وہ ایسا بزرگ ہے کہ ایسی نیکنامی وغیرہ کا طالب اور محتاج نہین ہے اور
کوئی غیر کی نیکنامی مین شراکت نہین کرتا ہے اور نیزی امداد آگ ہی کرنگی
گایتری نے اوم کہا یعنے سچا ہی ۲ تمام رنگ اور بو اور صورت اور مزہ اور لمس پرنو
مین ہین اسواسطے پرنو یعنے اوم کا ایک نام اندر بہی ہے بمعنے بادشاہ حرفون اور
عناصر اور چاند ہرون کا یہہ کوئی غیر اور مجسم نہین ہے ۳ پرنو کے پڑہنے کو
صبح کیوقت آہستگی چاہئے کہ دشمن آہستگی سے دفع ہوتے ہین اسواسطے حکم ہی کہ جو
کوئی منتر صبح کو پڑہے آہستہ سے قرات کرے کہ اول کلمہ ہر منتر کا اوم ہے اور
وزن اسکا گاینری ہے اس وجہ سی اسکا نام انشٹپ ہی بمعنے توحید اور موکل اسکی
آگ ہے ۴ دوپہر کو موافق وزن ترشٹپ کے پڑہے اور موکل اسکا اندر ہے اور شام
کو موافق وزن جگتی کے اور موکل اسکا آفتاب ہی ۵ آہنگ سے پڑہنا سبب بزرگی
کا ہے ۶ جو کچھ ہے پرنو ہے اور جو چاہئے اس سے حاصل کرے پرنو کی چار
ڈالی اور ۲ پانو اور ۳ سر اور ۷ ہاتھ ہین اور تین صورت سے گرفتار ہے باآنکہ سب سے
بزرگ اور روشن ہے ۱- شاخ عبارت ہی ۳ حروف سے یعنے ماترا ۲-۳ پانو عبارت
ہے الف اور واو اور میم سے ۳-۲ سر کی مراد یہہ ہی کہ الف اور واو کو ایک جا پڑہتے
ہین اور میم اور نون غنہ کو ایک جا پڑہتے ہین ۴ سات ہاتھ مراد سات سُر سے ہی کہ
پرنو کو ان سے پڑہتے ہین تفصیل سات سُر کی اکہرج ۲ رکہب ۳ گندہار ۴ مدہم
۵ پنچم ۶ دہوت ۷ نکہاد ۵ گرفتاری تین سے مراد ہے کہ تین صفت یعنے تین
گن سے بستہ ہی یعنے ست ورج وتم ۶ تین آگ یا تینون بید یا تینون عالم مین
آہنگ سے پڑہنا پرنو کا بمعنے اندر ہے کہ بزرگی اوسکی پرنو کے پڑہنے سے ہے
۷ چونکہ اس ایک کلام سے تمام عالم بستہ ہی اسواسطے اسکو فضیلت ہے

گیان پریس گوجرانوالہ مین منشی برج لعل کی اہتمام سے چہپا فقط

۲ متاخرین عارف تجویز کرتے ہین کہ صحت مخارج حروف موافق بیاکرن نیچے
صرف اور نحو اور جاننا معنے الفاظ اور وزن نظم اور اوقات عمل پر نگاہ چاہیے
اسواسطے لازم ہے کہ پہلے بیاکرن کا علم حاصل کریگا یتری اسکا وزن ہے کہ دیوتا ایک
حرف سے ادا کرتے ہین اور اسکا رنگ سفید ہی ۳ اتھربن بید بزرگ ہی اور اوم اول
اس بید کے لکہا جاتا ہے چار کلمہ بزرگ مین رگہہ بید کی ابتدائے لفظ سوہ نے
اور اسمین تعریف آگ کی ہے گایتری کی ججر بید مین تعریف ہوا اور عالم فضا اور
باران ہے ترشٹپ وزن سام بید مین تعریف آفتاب اور نور وزن جگتی اور عالم
بہشت کی ہے ۱۱ اتھربن بید تعریف مین عناصر کے ہی اور اسسے تمام ساکن اور
متحرک کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے اس سے اسکی فضیلت زیادہ ہے ۱۲ بیاس
رکہشر کا قول ہے کہ سلوتون مین کہ خیر ماہ سالتون ہی یہہ اتھربن بید کو نشان
دیتا ہے شیام بید کی فضیلت ہی کہ ترک لذات اور سلوک کی اس سے تمیز ہوتی
اتھربن بید سے بغیر سلوک اور ترک لذات وہی کیفیت حاصل ہوتی ہے
جو اوسکا نتیجہ ہے تینون بید کا خلاصہ اتھربن بید ہی ۱۳ انادانی سے جیو
آتما کو غیر بینی ہے اوسکا علاج مطالعہ اتھربن بید سے ہوتا ہی ۱۴ اجتک اوم
کہے یعنے مین وہ ہون دوگانگی باقی ہے اسواسطے سمادہ اور استغراق افضل ہے

۴ ۳ سونک اپ نکہد یہہ سر اکبر مین نمبر ۹ ہے اور اتھربن بید
مین نمبر ۳۱ ہی اوم کی فضیلت مین - اسر اور سُر ایک وقت مین جنگ
کرتے تہے اوسوقت حقارت سرونکی ہوئی تب اندر نے گایتری سے کہا کہ تو سرون
کی ممد ہوگا یتری نے جوابدیا کہ جب سُر عاجز ہوئے ہین کسطرح غالب ہوسکتی ہون
پہر اندر نے کہا کہ پرانو کو تیرا ممد اور تیری کمک کو ہمراہ کیا جاوے گا گایتری
نے جوابدیا کہ اگر وہ میری ممد ہوگی پس نیکنامی میں شریک ہوجاویگی اندر نے کہا کہ

پہونچے اور مجسم علم اور عقل ہو جاوے ۹ پرجاپت سے اصل اس کلام کی اور ترکیب اسکی قرات کی استفسار کی اور صحت کلام کی چاہی کہ تذکیر ہے یا تانیث یا واحد یا تثنیہ یا جمع اور کس چیز کے اجتماع سے اوسکے معنے پر علم ہو اور قرات پست یا بلند یا اوسط طرح پر چاہیئے اور دہیان اوسکا کسطرح جیسے کرے اور مخرج اسکے الفاظ کا کہان سے ہوتا ہے اور تلفظ کی اور تعلیم کی اور فعل کے واسطے پڑہنے کی تعداد اور یہہ کہ کس سُرتی رگہہ بید مین اس کی تعریف ہے اور اسکا دیوتا کون ہے اور کون سی ساعت کس عمل کے پڑہنے کو مقرر ہے ۱۰ پرجاپت نے جواب دیا کہ تمام سوال کے تین حصہ کر کے جواب دیتا ہون ا اصل اسکا ا ہے اور بعضے او کہتے ہین یعنے اول محیط ہے اور یہ معنے دوم پروردگار اور محیط سے برتر ہے پس اسسے او ہوتا ہے یعنے جسطرح برہم محیط کل کا ہے یہہ محیط تمام کا ہے اس کے ایک حرف سے وہ معنے برآمد ہوتے ہین جو کل اسم جس حرف سے اسکو آمیزش ہو یا اسکو کسی حرف سے اگرچہ تلفظ مین تفاوت ہو معنے واحد ہین پکار کے پڑہے یا آہستہ مساوی ہے کہ اسکی نسبت سب سے برابر ہے تبدیلی الف مفتوح اور میم جزم سے دو صورت اوم کی ہوتی ہین چونکہ تین حرف اسکے ہین پس تین طرح جیسے اسکو پڑہتے ہین اور بسبب تیم ماترا کے ساڑہی تین طرح جیسے پڑہتے ہین مخرج اسکا دونون لب سی ہے اور تلفظ دو جگہہ سے ہوتا ہے الف کے تلفظ سے گلا کشادہ ہوتا ہے میم کے تلفظ سے دونون لب بند ہوتے ہین حرف اس اسم کے مفرد ہین مرکب نہین ہین اسکے قرات کو کچہہ بلندی اور اوسط اور پستی کی شرط نہین ہے واحد اور تثنیہ اور جمع اور مذکر اور مؤنث کی اطلاق اسپر نہین ہے کاملین اس طریق سے پڑہتے اور پڑہاتے ہین کہ شاگردون کو احتیاج ایسے سوالات کی باقی نہین رہتی ہے اور بمجرد پڑہنے کے ترکیب کو سمجہہ لیتے ہین

دل بدن مین ۱۲ علم اور فہید اور شرتی بید کی اور پیدائیش عالم قضا اور
عالم خواب اور اقسام منتر اور تمام امر و نہی اور ۷ کلام توحید کے اور ۷ سُر
یہ تمام آواز اس سے برآمد ہوتی ہین اور باجے اور نور اور تجلی اور وزن بہنی
خوسب اوزان نظم مین اشرف ہی اور ۳۳ شرتی شیام بید کی اور سمت اوتر کی
جو کہ ہمیشہ یکسان ہے اور چار مہینے دو فصل پانی کے متعلق ہین ۶ یہہ لفظ
اوم کا ایک کلمہ اور ایک شرتی ہی اور برہما کے وجود سے اسکا وجود پیشتر
ہے اور بید یہی ہے اور تخم بید کا یہہ اسم ہے جو کوئی کسی منتر کو بغیر اسکے پڑہے
اثر نہو خدمت گرو اور سب قسم کی ریاضت مقدم ہے اور یہہ اتہرن بید
سے ہی اور پستی سے بلندی کو اور نقصان سے کمال کو پہونچاتا ہی تمام
منترون کا اثر خود آہین ہے جیسے وقت بچہ پیدا ہونے کے کجی ہووے تو
سبب مرگ حاملہ کا ہو اسطرح اگر قرات اول اور آخر اسکی درست نہووے تو
اثر نہووے جگ کے اول اور آخر اسکا ذکر کرتے ہین تاکہ جگ مین کوئی نقصان
نہو اور کمال کو پہونچے یہہ آواز آسمانی ہے اور تمام دیوتا اسکے اندر ہین
جسکو اسکی حقیقت پر عمل نہین ہے اوسکو بیدونکے پڑہنے سے نفع بہی
کچھہ نہین ہے جو اسکی حقیقت کو جانتا ہے وہ آزاد ہو جاتا ہے ۷ جو کوئی
کچھہ اچھیا رکہتا ہو تین شبانہ روز فاقہ کرے اور گھاس کا فرش رکہے اور
مشرق کیطرف مونہہ رکہے اور ہزار دفعہ پرنو کا ذکر کرے پس تمام جگ
اور تپ کا نتیجہ حاصل ہو ۸ سب کام کے شروع مین قرات اوم کی
چاہئے کہ اسسے اثرون پر غلبہ ملتا ہے جو اسکی فضیلت سے جاہل ہے
وہ مجبور اور مثل حیوان کے بے زبان ہے اور جو واقف ہی وہ خود رگھہ بید
اور ججر بید اور شیام بید ہے جس عالم کو اسکے قاری کا دل چاہتا ہے

سنیاسی پر اسکا ذکر کرنا فرض ہے لیں چاہیئے کہ اسمین مشغول رہین جو اس اپنا نکہد
پر عمل کرے پہر بندہن مین نہ پڑیگا ۳۳ پر تو اپنی نکہد یہہ ہے اگر بہین ہمبر ۹۴ اور راتہرین
بید مین ہمبر ۳۳ ہی تعریف مین اوم کے ۱ - بر ہما جب موجود ہوا اتفکر
ہوا کہ وہ کون سا کلمہ ہے جو حاوی کل کائنات کا ہو لیں نہایت فکر اور غور سے اوسکو کشف
ہوا کہ اوم ہے ۲ یہہ حاوی ہی اور صاحب کل کا ہے اور کلام الہی ہے اور جو کچہہ ہین اور
ہونگے سب اسمین ہین ۳ تمام آرزو اور تمام دیوتا اور تمام عالم اور تمام
گفتار اور بید اور جگ اور متحرک اور ساکن اس سے پائے جاتی ہین ۴ پہلی صورت سی
پانی اور اجتماع اشیا کا پانی سے تمیز ہوتا ہے دوسری صورت سے آگ
اور متعلقات اوسکے کہ روشنی ہے تمیز ہوتی ہے ۵ الف سے اوم کے
کہ اکار ہے ماترا اول زمین ۲ نباتات ۳ رگہہ بید ۴ آگ ۵ اسم اول کلمہ
توحید کہ لفظ ہہو ہے ۶ وزن گائتری ۷ توشرتی شام بید کی ۸ سمت
پورب ۹ دو مہینے فصل بسنت کے ۱۰ گویائی بدنین ۱۱ زبان ولذت زبان
کی ۹ او سے کہ ماترا دوم اکار ہے ۱ عالم فضا یعنے اعراف ۲ ہوا ۳
ججر بید ۴ اسم دوم بہوہ کلمہ دوم اوکار ہے ۵ وزن ترشٹپ ۶ بندرہ
شرتی شام بید کی ۷ سمت غرب ۸ دو مہینے فصل گرمی کے ۹ پران بدنین
۱۰ ناک ۱۱ قوت شامہ یعنے بویائی میم سے یعنے ماترا سیوم کہ مکار ہے ۱
بہشت ۲ آفتاب ۳ شام بید ۴ لفظ سوہ اسم سیوم کلمہ توحید کا ۵ وزن
جگتی ۶ سترہ شرتی شام بید کی ۷ سمت شمال ۸ دو ماہ فصل باران ۹ نور
بدنین ہے ۱۰ آنکہ ۱۱ بینائی نیم ماترا سے کہ ماترا چہارم ہے نون غنہ ۱
پانی ۲ چاند ۳ اتہربن بید ۴ کو اپ ۵ تمام اسم اوم ۶ جیو آتما ۷ وزن
نشٹپ ۸ ۷۲ شرتی شام بید کی ۹ سمت جنوب ۱۰ دو مہینے جاڑے کے ۱۱

اور ہر یہ ماترا کے ضمن مین پڑہو پس اس لفظ اوم کے حروف کو باعتبار بیان مذکورہ
قرات کرو تو قلب روشن ہوجاوی اور اعلی سے متصل ہو وجہ یہہ ہی کہ قرات
حرف اول کی پران باو کو بلندی کیطرف متوجہ کرلیتی ہے اس سبب سی اسکا
نام پرنو ہے یعنی اوڑانیوالا پران کا اوپر کو اور اسکا نام پرلے بمعنے قیامت بہی
ہی یعنی محو کرنیوالا اسکا شاغل وقت مرنیکے پرم آتما مین محو ہوتا ہے کہ جو اس شغل سے
قاصر ہین اونکی جان اور طرف سی برآمد ہوتی ہی اور شاغل اس اسم کی اسکی بدنین
محو ہوجاتی ہے اور اسکو عالم ذات اور نور پاک کردیتی ہے اسواسطی اسکا نام
جنتروتا بہی ہے یعنی چارون بید اسمین ہین اور برہما اور بشن اور مہیش اور برہم سب
اسمین ہین اسوجہ سے دہرتا نام ہے یعنی سب کا رکہنے والا اور بہی اسکا نام ہی کہ پاپ
لگاتا ہی اور دریا غم اور اندوہ سے چہوڑاتا ہی اور بشن نام ہی بمراد پرورش کرنیکے اور برہما نام
بسبب پیدا کرنیکی اور پرکاش نام ہی بسبب روشنی کرنیکے دلونمین اور بدیت نام ہی
کہ مثل برق کے شاغل کے دلکو روشن کرتا ہی مہادیو نام ہی کہ سب دیوتاؤن سے
اکبر ہی اور سب سے بزرگ چارون حروف مین چارون عالم ناسوت اور ملکوت اور
جبروت اور لاہوت مین اور ایک ایک حرف مین بہی یہہ چارون عالم مین پس جو اسکا
شغل کری مرتبہ برہما کا پاوی جو حواسونکو ضبط کرکے دلسے ذکر کری بشن کا مرتبہ پاوی
یعنی پر الوہن غلبہ پاوی جو ہرن گرہہ مین نگاہ رکہی مہادیو ہوجاوی جو خود اس
اسم کو اناد مین محو کری پس وہی ذات بزرگ ہوجاوی جیسے کہ موجود ہوا ہی
خود برہما اور بشن اور مہیش اور اندر آفتاب اور چاند اور سب دیوتا اور جو اس شغل
یہہ شغل کرنیوالا اور مقصود شغل اور خود ذکر اور ذاکر اور مذکور بن جاتا ہی ذکر کا
کرنیوالا مثل آکاش کے ہوجاتا ہی اور فقط نیم ماترا کی ایک لمحہ کی تصور سی ثواب تمام
جگ اور تپ اور داو یا شا اور جوگ اور زنرک اور تجرید اور جو کچہ مذکور ہوا سب کا پا

بشن اس حرف کے دیوتا ہین اور گایتری اسکی وزن کا نام ہے اور پہلے آگ
ظاہری اوسمین ہے **دوسرا** حرف واو مضموم یعنے او کا رسی مراد قضا و ملکوت
و سین اور رجر بید اور تمام سرتی اور بشن اور رودر اسکے دیوتا ہین اور وزن
اسکا ترشٹپ ہے اور دویم مین حرارت غریزی ہے تیسرا حرف میم ساکن یعنے
مکار سرگ یعنے جبروت اور سکھپت اور شام بید معہ اوسکی سرتی اور آہنگ سے
اشارہ ہے اور مہادیو اور سورج اسکی دیوتا ہین اور وزن جکتی ہے اور آگ
سوم نور آفتاب کی اس سے نسبت رکہتی ہے **چوتہا** نیم ماترا یعنی نون غنہ
کہ اوسکا تلفظ نصف ہوتا ہے اور اس صورت سے رقم ہوتا ہے یہہ اشارہ برہم
سے ہے کہ عالم ذات اور ترپا اور لاہوت ہے اور اتہربن بید معہ اوسکی سرتی
کے ہے اسکا موکل پرم آتما ہے ۳ غرض یہہ ہے کہ جو تینون حرف سے اشارہ ہے
اور جو اونکی متعلق ہین سب اس سے موجود ہوی ہین اور اس سے قایم رہتی ہین
اور اسمین محو ہو جاتے ہین اور اسکا وزن وراٹ ہے **تمام** اوزان او تمام
اتش اور تمام صفات اسمین ہین ا پہلی ماترا کو رنگ نارنجی تصور کرے
اور برہما کو اسکا موکل فرض کرو **دوسرے** کو گندم رنگ سبزی مایل
اور بشن کو موکل فرض کرو **سیوم** کو سفید رنگ اور مہادیو تصور کرو
چوتہے کو سب رنگ کا تصور کرو اور موکل اسکا اوس پرش کو جو ہر جگہہ
موجود ہے یہہ صفت پرلو کی ہے اور اسمین تمام عناصر اور تمام موجودات
ہوتے ہین مراد یہہ ہے کہ وراٹ روپ کا تصور کرو ۲ اسکی قرات کا ادب
اور اسکی سمجہنے کو اندک علم موسیقی بہی درکار ہے ورووشن ٹہبر ہنی ان ۳۰
ماترا کی یہہ ہے کہ ۳۰ ماترا کو ۳ پد تصور کرو اور ماترا اوس عرصہ کو کہتی ہین
جسمین ایک ماترا ٹہر جاوے اسیطرح دو چند سہ چند مدت کر لو اور چوتہی نیم ماترا کو

اتہرین بید مین نمبر ۳ سے **فضیلت مین لفظ اوم کے** ۔ ۱
بہاردواجکا سوال کہ تارک معنی ہین دریا سے پار اوتار نیوالا اور ذرہ سے
آفتاب کرنیوالا وہ کون ہے ۲ جاگولک کا جواب وہ اسم اوم ہی کہ یہہ روشن
اور چاند اور ہوا اور تمام سرور اور برہم اور آتما اوسیسی ہی یہہ ۴ اسکو نکہو اور
اسکو سمجھو کہ پہلا حرف مفتوح دوسرا حرف واو مضموم تیسرا میم ساکن چوتہا
فقط جزم ہی بصورت حلقہ ماہ یعنے نیم ماترا پانچوان حرف اسکا نقطہ اور
چہٹا نا د معنے آواز ہے لہ وجہ تسمیہ تارک کا یہہ ہی کہ پار کے کنارہ پر پہونچا
نیوالا عالم کے دریا سے اور یہی سبب ہے کہ ذکر اسکا پار ہوتا ہے اور
تعلق عنصری اور خوف مرگ اور پیری سے نجات پاتا ہے پس تارک اسکو کہتے
ہین ۵ اس اسم کے کہنے سے برہم کو جانتا ہے اسکے ذکر سے پہلی جنموں کے
گناہ برطرف ہوئی ہین اور تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ جو اتفاقاً اور خطاءً سرزد
ہوگئی ہوں بخشے جاتے ہین کہ جب اسکو جانتا ہے پہر اوس سے گناہ نہین ہوتا
۶ اسکے سمجھنے سی وہ محتاج بغیر نہین رہتا ہے اور تمام فضیلت کو پاجاتا ہے
۳۲ - **اتہرب سکہا** اپنکہد یہہ سر اکبر مین نمبر ۲۳ الور اتہرین بید مین
نمبر ۱۳ ہے **لفظ اوم کی فضیلت مین** ۔ ۱ ۔ پہلاد اور انگرا
اور سنت کمارنے اتہرا ہی رکہشیر سے استفہام کیا کہ سب سے پہلا شبد کیا ہے
۲ شغل کس لفظ کا افضل ہے ۳ شغل کرنیکی ترکیب کیا ہے لہ شغل کرنیوالا کون
۵ شغل سے مقصود کون ہے ۲ جواب سب سے پہلے آواز لفظ اوم کی ظاہر
ہوئی ۲ اسی اسم کا ذکر کرنا بہتر ہے کہ اس اسم کے چار حرف ہین اور وہ
مراد چارون بید سے ہے چار حرف اشارہ آفرید گار سے ہی ۲ الف یعنے
اکار مفتوح عالم جاگرت اور ناسوت اور رگہہ بید معہ تمام سُرتی اور برہما اور

الکھہ پکا...

کل نیلوفر جو ناف مین ہے اوسکی آٹھہ پتے ہین اور بوہہ پہول کا نالے کیطرح
اور نال اوپر کیطرف ہی ۱۲ ایک نیلوفر جو سینہ مین ہی ایک اُسکا پہنہ ہی مثل غنچہ
سکے اوسکا سر تلے کو اور ہمیشہ سب دیوتا اوسکے اندر بند مین ۱۳ ایک کنول
سر مین ہی اوسکے پتے یعنی رگ بہت مین ہم اسیطرح بہت کنول مین اوسکی گرد
اوسکے درمیان آفتاب اور اوسکے اوپر چاند اور اسکے اوپر آگ ہی ۱۵ جب
سبکا تصور کری سر نگون نیلوفر کا اوپر کو تصور کری اور درمیان اونکے چاند
اور آفتاب اور آگ کو چاند پر تصور کری پہر سبکو ایک کری ۱۶ ایس جیو آتما ہر
شغل اور سمجہے تمام موجودات پر حکم کری ۱۷ تین محل ناف مین اور تین سینہ
مین اور تین دماغ مین ہین اور تین تین راہ رکہتے ہین ۱۸ ایہہ ہم تین قسم کا نظر
آتما ہے ناف مین بصورت بشن سکے ۲ دلمین بصورت برہما کے بعد سر مین
بصورت مہادیو کے ۱۹ تین حرف برہم اور چوتہی ماترا پر نو ہی جو اس مرکز
سمجہے وہ بید کا جاننے والا ہی ۲۰ اتصال اس شبد کا مثل جرس کی آواز کی ہی
اور کیفیت اُسکی بیان سے باہر ہے اور وہ بعد کہنے پرنو کے از خود ظاہر ہوتی ہے
۲۱ تو جیو آتما کو تیر اور برہم آتما کو نشانہ کر اور دل کو قوی کر خدا ہو گی اور
عین آتما ہو جاویگا ۲۲ جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور
تصور کو حرکت چوب اوپر کی خیال کرکے مدام شغل کر دیں جو ذات کہ پوشیدہ
ہے نظر آویگی ۲۳ ایک سو کنول کی ڈنڈی کا جو پانی کے بیچ مین اوسکو دو سیر ...
سر سے سی اوپر کہینچی یعنے دم کو تلے ہی اوپر کہینچے ۲۴ نیم ماترا کو رسی کرکے
جسطرح ڈول کو پانی بہر کے اوٹہاتے ہین اسیطرح مقام دفع براز سی ہوا کو
... سکہمنا سے کہینچکے درمیان سوراخ دونون ابرو کے لیجاوی ۲۵ پس
... ہم لوک مین مقام ہو وی - ۲۶ تارک اپنکہد یہہ سر اکبر مین نمبر ۹ م اور

ن نمبر ۲ ھی تصورت کے قائم کرنیکو ا- قطرہ شغل کا یعنی خلاصہ جوگ اور راہ سلوک کا
طی نفع سالکون کے رقم ہوتا ہے ۲ لفظ اوم تمام آوازونسی افضل ھی کہ سبب
سرور اتم کا ہے کہ یہہ آواز بیسم بے آوازکی ہی اور یہہ انہد شبد سی ہی برتر ھی
۳ جوگی اور عارف جو اسکی صفت سے وقف ہو تمام شکوک اوسکے دل سے برطرف
ہو جاوین ۴ یہہ لطیف سے لطیف ہے اس مثال سے ہی کہ اگر ایک باریک بال کی نوک کے
ہزار حصہ کرو اور اوسکے ایک حصہ کو دو کرو تو وہ بہی اسکی لطافت کے آگے کثیف ہو
۵ تمام عناصر اور اجرام اور اجسام اور ذی روح اور غیر ذی روح اوسمین مین گو کہ
اوس مرتبہ مین لطیف ہے کہ جیسا اس مثال سے یقین کرو ا پہول مین خوشبو نظر نہین
آتی ہے مگر یقین ہے کہ ھی ۲ دودہ مین مکہن ظاہر نہین ہی مگر محنت عقل کے ساتھ
کرنیسے جدا ہوتا ہے اور جدا ہونیکے بعد پہر اسمین ملتا نہین ۳ تل مین تیل ہی ہم تہہ
مین ہوتا ہے ۵ تسبیح مین رشتہ ہے اسی طرح برہم تمام اشیا مین موجود
ہے تمیز کو عقل سلیم درکار ہے نادانی سے اوسکا پانا مشکل ہے اگر نادانی
کو دور کری پہر یہہ خود وہی ہے جسطرح تل مین تیل اور پہول مین خوشبو اسی
طرح سے آتا جسم کے اندر بہی ہے اور جسم سے باہر بہی ۶ اصل بہی آتا ہے
اور فرع بہی آتا ہی اور جسم بہی آتا ہی اور سایہ بہی آتا ہے جیو آتما اجسام لطیف
اور کثیف سب مین ہے ۷ حبس دم کے تین جزو مین کہینچنا روکنا چہوڑنا
۸ وقت کہینچنے دم کی ناف مین تصور کری آتش کا کہ جسکے چار ہاتہہ ہین اور رنگ گل
آتش کے ہی اور صاحب قدرت ہی ۹ وقت نگاہ رکہنے نفس کے دل مین تصور
کری برہما سفید رنگ مائل بسرخی اور چار مونہہ اور بانی کا باپ اور گل کنول
بیٹہا ہوا ۱۰ وقت چہوڑنے دم کے پیشانی مین صورت مہادیو کی تصور کری ج
تین آنکہہ مثل بلور کی صاف ہین اور گناہونسے پاک ہین اور عین حکمت ہے

الکھہ پر

کہ یہہ سب حرکات ایک سمت یعنے غرض سے ہین یہہ شخص بے غرض ہی ہے
کسی سے جدا ہے اور نہ پیوستہ اور نہ ظلمت ہے اور نہ نور اور اوسکے نزدیک
شب و روز اور زمین اور نو سب مساوی ہین اسکو کچھہ ضرور نہین کہ کسی مقـ
خاص مین رہی کہ سب جہان اسکا ہے اور جہان رات ہووے وہی محل سلطنـ
اسکا ہے ۲۱ جبتک اس مرتبہ کو نہ پہونچے اگر کہین قیام کرنا چاہیے تو وہ مقام
ہے جہان مردے جلای جاتی ہین یا ویرانہ ہین یا جنگل مین کسی درخت کے
سایہ مین ۲۲ گدائی کو بعد تو جبتک دو پہر کے کہ سب آدمی پکا چکے اور کہانے سے
فارغ ہو گئے ہون اور گداگر اپنے حصے پا چکے ہون جاوی اور اوس صورت مین کہ
کوی اسکی تعظیم نکرے جب کسی سے کچھہ طلب کرے اور وہ دیوے تو فرح اسکے
قلب کو نہو اور جو نہ دیوے ملال نہو جتنی دیر مین گای کا دودہ نکالتے ہین اوتنی
دیر انتظار کرے زیادہ توقف کسی کے دروازے پر نکرے گوشت اور شہد
سنیاسی کو لینا اور کہانا منع ہے اس سے سوای اچھا یا برا جو دی سو لیوے اور
کہالے سونا اور چاندی اور جواہرات یعنے معدنی اشیا کا سنیاسی کو لینا
منع ہے پس ہرگز نہ لیوے بلکہ نگاہ سے بہی نہ دیکھے جو کوی سنیاسی کو
سواے طعام پختہ کے کچھہ اور دے گنہگار ہے کہ یہہ طامع نہین ہین اور انکو
طعام پختہ ندے تو بہی گنہگار ہے کہ انکا یہہ حق ہے دنیاداروں پر ۲۳
تکلیف اور سختی اسپر گذرے اوس سے ملول نہو بلکہ اوسکی مرافقت کو
خوشی اور لذت کا خیال نہ رکھے ۲۴ جو اس صفت سے موصوف ہو وہ
ایسا ہے کہ اپنی مین آپکو اور جگت کو اپنی مین دیکھتا ہے اور صفت حدیث
بالا تک ہے اور واحد مطلق ہے اور [illegible] اندک تعلق رہنے جسم کے مینسر
موسوم ہے ۲۵ دہیان اب لکہنا یہہ سر اکبر مین بنمبر ۱۱۵ اور انتر [illegible]

الکہہ کرہ کی

یانز ایک دیگر اور تکرار اور تصور وحدت اور کثرت کا اور نفی اور اثبات کا اور
شق اور عشق اور معشوق کا اور ایشر اور جیو اور مایا کا یہہ ہی کمال اور اسباب
ذران اور وضع معاش سنیاس کی ہے ۶ اجو بدستی کو ڈنڈی کہتی ہین
اور چھٹے نمبر مین لکہا ہے کہ سو دنیا کی بدافعت کو رکہے اوسے مراد یہہ ہے کہ گیان
کی ڈنڈی سے موذیان یعنی اگیانکو دفع کرے یہہ مطلب ایک ڈنڈی کا ہے
یہہ نہین ہے کہ سانپ اور بچھو کو موذی سمجھہ کے اونکی بدافعت کو ڈنڈی رکہے
اور ایک ڈنڈی اپنا لقب کرے جو کوی اپنا لقب ڈنڈی یا سنیاسی کری اور گیان
نہ رکہتا ہو اور جاہل مطلق اور شہوت اور غضب مین گرفتار ہو وہ مردود دارین ہے
کہ دنیا کی لذات سے محروم رہا اور وہان بہی کچھہ میسر ہونیکو نہین ہے ۷ اجو فخر
یا دولت یا شکم سیر ہونیکو لباس سنیاسیونکا پہنے یا اونکی وضع اختیار کری اور عوام کو
کسی حیلہ سے فریب دیکر معتقد کرے وہ رہزن اور دزد اور خونی کیموافق گنہ
گار اور سزاوار ہے ۱۸ اجو سنیاس اصغر سے اکبر مین آوی وہ پرمہنس ہے
اور پرم آتما ۱۹ ا ایسا پرمہنس جہات یعنی مشرق اور مغرب وغیرہ کو اپنا لباس
ستر پوش جانتا ہے کسیکو سلام نہین کرتا ہے اور جو کرتا ہے کسیکی تواضع
نہین کرتا اور نہ کسی سے تعظیم کو چاہتا ہے ۲۰ ا تمام عمل جوگ اور تپ
اور برت اور تیرتہہ وغیرہ ہین اونسے مراد خوش کرنے دیوتا یا پتہرون کی ارواح
کی ہے پرمہنس کچھہ نہین کرتا اور کسی سے غرض نہین رکہتا اور تبدیلی کو
امٹ جانتا ہے خواہش زندگی اور لذات محسوسات نہین رکہتا اور جو
موت اور توہمات صعوبت دوزخکو خیال مین نہین لاتا ہے اسکی پاس کوی آوے
منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنیوالا کون ہے منتر اور جپ
اور منتر اور جپ اور تپ اور دہیان اور دہارنا کچہہ اسکے واسطی لازم نہین

۱۲ سنیاس کا لازمہ ہے کہ اون چہئون حالت کے سبب سے سرور اور مغموم ہووے اور مدح اور ذم سے متغیر ہو اور بدن کے تعلقات کو چھوڑ دے اور کسی کی تعریف یا شکایت نکرے اور عجب اور تکبر اور رشک اور خصومت اور طمع اور حرص اور حسد اور تعصب اور غضب اور غرور اور خودبینی اور خودفہمی نکرے جس سے لوگ اوسکو ولی اور صاحب کشف اور کرامات اور معجزہ سمجھین اور اسکی تعریف کرین اور رجوع کرین اور وہ حرکت نکرے کہ جو علم یا صفت اسمین نہین ہے عوام اسکو اوس صفت سے موصوف کرین اور کسی چیز سے نفرت نرکہے اور کسیے جاندار سے دشمنی نکرے اور اوسکی جان اور مال کا طمع کرے اور کسی مرغوب کے حصول سے بہجت اور مکروہ کے وقوع سے کدورت نکرے بلکہ ان دونون کو ایک کردے اور کسی کو تصدیق نکرے اور نہ کسیکا شکر رہے غرضکہ جسم کو بخس اور مُردار سمجھکر اس سے بے تعلق ہوجاوے ۱۳ ایسا تصور کرے کہ مینے اس جسم کو معرفت کی آگ سے جلادیا ہے اسیواسطے رسم ہے کہ سنیاسی کو بوقت مرنیکے داہ کرم نہین کرتے ہین اور اگیانی کو کہ شک اور شبہہ اور بیم و رجا مین پہنسا رہتا ہے اور کچھہ کو کچھہ سمجھتا ہے جلاتے ہین تعلقات وجود سے جدا ہوجانا یہہ ہی کاشی کروٹ اور مثل اسکی اور خودکشی کی رسمیات ہین یہہ نہین کہ بغیر اپنی موت کے کسیطرح اپنے تئین ہلاک کرنا ۱۴ بدن کا تعلق چھوڑ سکے کہ آخر چھوڑنا ہوگا عین آتما ہوجاوے کہ وہ محض گیان اور علم استغراق ہے اور کمال سرور ہے اور لاثانی اور جوہر بسیط ہے تصور کرے کہ وہ آتما مین ہی ہون اور نہ جزو اور کل مین ہون کہ پرپوچھکا نام ہے وہ ہی میرا نام ہے ۱۵ ایک جاننا جیوآتما اور پرم آتما اور آتما کا اور جزو اور کل کا اور چھوڑ دینا

اور کثرت کیفیت کو لیجاتے ہین ۵ خلاصہ یہہ ہے کہ پہلے دنیاداری کی تمام لذات
حاصل کرے اور علم کو واسطے دفع کرنے حیرت کے پڑہے اور عمل کو واسطے قدرت
انکے اعمال پر کرے جبکہ حیرت دفع ہوجاوے اور قدرت کامل ہوجاوے تب ان
حرکات کو کہ متوقع کثرت کی کرتی ہین دفع کرے اور خواہشونکو انتشار سے انقباض
کیطرف متوجہ کرے یہہ غرض نہین ہے کہ مثل بہائم کی سب افعال کو چہوڑ کے
گذران کرے ۶ ایک کپڑا واسطے ستر کے چہپانیکو اور ایک چوبدستی واسطے حفاظت
آفات ہوذیان کے اور ایک برتن مٹی یا لکڑی کا واسطے پینے پانیکے رکہے اور ردائے
دفعیت آفات موسم کہنہ کپڑی جو لوگون کے پہینکے ہوئے ہون اونکو پیوند کرکے
اور لائق پہننے کی بناکر اپنے پاس رکہے ۷ غذا واسطے قوت بدن کی ضروری ہے
کہ بغیر اسکے حیات ناممکن ہے سو وہ اس ادب سے حاصل کرے کہ اپنے تئین ناچیز تصور
کرے اور سمجہے کہ جو مجکو غذا دیگا ثواب میری افعال کا اوسکو ملیگا پس گدائی کر
حاصل کرے ۸ یہہ راہ سنیاس کی جو مذکور ہوئی مرتبہ ادنی مین ہے اعلی مرتبہ
اور ہے ۹ بالاپوش بہی دور کرے یعنے گدڑی وغیرہ مذکورہ بالا کو کیونکہ
جسکا دل محو ہوجاوے اوسکو رنج اور راحت اور سردی اور گرمی اور تعریف اور مذمت
کا درمیان از خود نہین رہتا ہے ۱۰ جسم کیواسطے چہہ صورت ہین اول ہستی
کہ حقیقت مین پہلے کچہہ نہ تہا اب ہست تہا دوسرے پیدائش یعنے ہستی کہ موجود
اور موسوم اور رنگ اور وضع اور قطع سے مرکب ہوا تیسری بڑہنا یعنے
چہوٹے سے بڑا اور پتلے سے موٹا ہوتا ہے اور طاقت پاتا ہے چوتہے
تغیر حالت جیسے طفولیت اور جوانی اور پیری پانچوین تغیر کیفیت کہ کبہی بیمار
اور کبہی صحیح اور کبہی لاغر اور کبہی فربہ ہوتا ہے چہٹے فنا یعنے مرنا جلنا
غرضکہ خاک ہونا کہ صورت نیست کی ہے ۱۱ جیو آتما جیسون صورتونسے منزہ ہے

کرے اور بہوکھہ پیاس کی تکلیفات کا تحمل کرے ۲۲ وہ ترکیب اور عادت اختیار کرے جس سے اوسکا بدن فربہ ہو اور مدام مشغول اوس ذات پاک مین رہ سکے ۹ پرمہنس اپ نکھد یہہ سر اکبر مین نمبر ۳۴ اور اتھربن بید مین نمبر ۲۳ سنیاس کے آداب مین نارد سایل و برہما مجیب ا- یہ ہم جیج یعنی طلب راہ حقیقت اور ترک لذات اور جوگ کرنیکو پرم ہنس کہتے ہین یعنے منش سے پرمہنس اور جیو آتما سے پرم آتما ہونیکے آداب مین اور راہ گذران سکے بیا نمین ۲ اس راہ پر واجبی اور سچائی کیساتہہ چلنا سخت مشکل ہے اور چلنے والا اس راہ کا کمیاب ہے لیکن جو اس راہ پر سچے دل سے چلے وہ ہر عیب سے پاک ہوگا اور منتہائی مراتب کو پہونچیگا کہ اسکی تعریف بید مین رقم ہے اور عالم بید کے اس عامل کو مہاپرش کہتے ہین ۳ دل اسکا عین آتما اور آتما عین دل ہوجاتا ہے یعنے حالت دوئی جاتی رہتی ہے اور یکتائی پیدا ہوجاتی ہے اور یہی مقصود اعلے ہی ۴ جو کوئی اس راہ پر چلنا چاہے اوسکو لازم ہے کہ اول چارون بید کو پڑہے کہ یہ جاوی تمام حکمت نظری اور عملی اور معقول او منقول کے ہین دوسری معنے اور مدعا کو سمجھے اور سوچے اور جو شکوک جسمین پیدا ہون وہ دلیل سے رفع کرے جہل مرکب کو دخل نہ دے اور حیرت کو دفع کرے تیسرے موافق اچھی سمجھہ کے عمل کری اور عمل کی کیفیت یہہ ہے کہ پہلی ترک عیال اور اطفال کو کرے بعد تحقیقات اوسکی لذات کے دوسرے لذات حواس ظاہری اور باطنی کو ترک کری تیسرے یہہ اور جا اس جہان اور اوس جہان کو دور کرے چوتھے ترک رسومات کو جو مثل زنار اور چوٹی اور کنٹھی اور جگ اور تپ اور کرم کانڈ اور اوپاسنا وغیرہ ہین پانچوین ترک تمام مراتبات جو بید اور شستر اور عالم اور عالمیان سے متعلق ہین اور پڑہنا اور لکھنا اور عمل کرنا کہ یہہ سبب علایق دنیاکی

ہہ قیام نکرے آٹہہ مہینے تنہا پہرتا رہے اور چار مہینے مین بہی فقط ساون ا
ون یکجا رہے ۲۰ ترپہا بید کا اور رسومات اباواجداد سب کو چہوڑے
ات اور شہرون مین نجاوے ۲۱ ۔ ۱۶ لقمہ سے طعام زیادہ نہ کہاوے
ہم کہاوے ۲۲ ۔ بہیک کے مانگنے کو کوئی برتن نرکہے ہاتہہ مین یا پانو کو برتن
کے لیوے یا پیٹ پر رکہا لے اور زمین پر رکہہ کے مونہہ سے کہاوے
۲۳ ۔ جسکے گہر گدائی کو جاوے کچہہ طلب نکرے جتنے عرصہ مین گائے دوہی جاتی ہے
ٹہرا رہے جو کچہہ ملے بہتر نہین تو دوسری جگہہ جاوے ۲۴ ۔ اگر ضرورت سوال کرنیکی
پڑے تین مرتبہ پرنو یعنے اوم کی آواز بلند کرے کہ صاحب مکان کو مسموع ہو
۲۵ گدائی تین گہر یا پانچ نہایت سات گہر تک کرے اگر میسّر نہو بہوکہا پڑا رہے
اور گدائی کرکے جنگل مین چلا جاوے ۲۶ ۔ یہہ طریق سنیاس کا ہی اور اسکا مرتبہ
بلند ہے اسطرحکا سنیاس سوا اسے عارف اور گیانی اور سے ہو ہی نہین سکتا
۲۷ گیانی اُس پرم آتما کو سب جگہہ مثل آکاش کے محیط جانتے ہین اور عبودیت سے
ربوبیت کا مرتبہ پاتے ہین ۲۸ یہہ حکم بید کا ہے جو کوئی سنیاس کرنا چاہے اس
ترکیب سے تعمیل کرے اور برہم چرج اور گرہست وغیرہ چارون ترکیب کو بجا
لاوے اور مان اور باپ اور سب عیال اور اقربا کو خوش کرکے اور مال اور
اسبابکو تقسیم کرکے تمام شرط بجا لاوے ۲۹ ۔ بعد قطع کرنے چوٹی اور جنیوکے اپنے
بیٹیکو اپنے روبرو کہڑا کرکے کہی کہ تو برہم ہے اور گہر کا مالک اور قوم کا محافظ او
ملک اور کرم کانڈ کا کرنیوالا اور تمام عملونکا منصرم اور علوم کا یاد کرنیوالا اور سب
ولی ارادونکا پورا کرنیوالا تو ہے اور جملہ میری صفات نے تجہین حلول کیا ہے
اونکو نگاہ رکہہ ۳۰ جو شخص لاولد ہو وہ آپنے آپ کہہ کے گہر سے باہر نکلے ۳۱ یہہ
یا دترجنا و اور جو یہہ پورا ناکہڑا رکہتا ہو وہ ہمراہ لیوے یا درخت کے تونبے

خاک مین دباوے یا پانی مین بہاوے ۵ کسیہ درخت کی ڈالی کے تلے
بسر کرے اور سب لذات کی خواہش کو دل سے دور کرے ۶ پہر کبہی کسیہم کا
برتن یا کسی مہم کے سرانجام کا اسباب فراہم نکرے ۷ بعد اس تعمیل کے جو بتہی
ہی پہینک دی ۸ کسیکے ساتہہ نرہے تنہا رہے ۹ کسی سے کسی شئے بالفظ کا
دعوی یا حجت نکرے ۱۰ کوئی دعا کسی مدعا کی حصول کیو نہ پڑہے ۱۱ صبح اور دوپہر
اور شام کو غسل کرے ۱۲ بجاے سندہیا آتما کی تصور مین محو رہے اگر کبہی دل
گہبراوے تو یہہ جو پچاس اپنشد مین ایک مین سے کبہی کوی پڑہے ۱۳ امرت
یعنے مدعا اپنا فقط برہم سے رکہے اور اسکو بمنزلہ زنار جانے ۱۴ جو بطور جسم
تمام کائنات کو چہوڑ دی وہ دعوی رکہے کہ فی الحقیقت میںنے شہوت اور غضب
اور خوشی اور طمع اور محبت اور تن پرستی اور خودنمائی اور غرور اور مکر اور
فریب اور جہوٹہہ وغیرہ نیک اور بد جہان اور اپنے آرام کو ترک کیا ہے پس
جنگل کے وحشیون سے کہو کہ تم مجہسے خوف نکرو جو تم ہو وہی مین ہون یا عہد
کہو کہ اندر نے جسطرح حربہ اپنی پاس رکہا ہے اسیطرح تمکو میںنے اپنے
رکہا تہا ستر عورت کے کپڑہ سے کہی کہ تجکو فقط واسطے حفاظت اپنی شرم کے
رکہا ہے ۱۵ طعام کو بطور دوا واسطے دفع اشتہا کے کہاوے لذت سے غرض نرکہے
۱۶ چار چیز ہنوز اسکے پاس باقی مین ۱ ترک لذت ۲ ترک آزادی چہوڑنا ۳
نگاہداشت سامان مایحتاج ۴ ترک کذب ان چار دلسی کہے کہ میںنے سبکو چہوڑ تمکو رہنے
دیا ہے اور تمہاری حفاظت کرتا ہون تمکو چاہیے کہ تم بہی میری محافظ رہو
اور موافقت کرو ۱۷ یہہ سب حرکات کرکے تین دفعہ کہے کہ میںنے سبکو چہوڑ دیا سنیاس
لیا ہے ۱۸ زمین مین سووے اور زمین پر رکہہ کے کہاوے اور مٹی یا لکڑی
کے برتن یا کدو کے تونبی سے پانی پیے ۱۹ اسکو چار مہینے برسات

چداکاش مین کہہی اسکی اصل ہے جا ملتا ہے ۸ چراغ اور بتی اور تیل وغیرہ کئی چیز کے
اتفاق سے روشنی ہوتی ہے اون سبکی قوت اتفاقیہ کے دفع ہونیسے روشنی محو ہوجاتی ہے
اسیطرح سے سزا اور جزا اوسکی جنسے اعمال کے بدلے کی خواہش نہ کی معدوم ہوجاتی ہین کہ
سوختہ کو کوئی سوخت نہین کرتا ۹ چاہئے کہ حبس نفس کو چہری اور اوم کو چہری کا حرکت
دینے والا اور ترک لذات اور تعلقات اور تصورات کو اسباب صفائی چہری تصور
کرکے تمام بند دام دنیا اور عقبی اور اعمال جگ اور تپ وغیرہ کاٹے

۲۸ ارنگ اپ نکہد یہہ سر اکرین نمبر ۳۵ اور اتہرین بیدین نمبر ۲۲ ہے **ترک دنیا**
اور لذات کے بیان مین **اوالک رکہیشر** کو پرجاپت نے سمجہایا ۱ تمام افعال
یعنے کرم کے چہوڑنے کی شروط یہہ راہ ہی اولاد و اقربا و برادر و جنبلی و زنار و جگ کرنا
و بید کا پڑہنا سوائے اپ نکہد اور امید ساتون بہشت کی جسکا نام ان تفصیل سے مشہور ہے
ترکہے ۱ بہور لوک ۲ بہوی لوک ۳ سور لوک ۴ مہ لوک ۵ جن لوک ۶ تپ لوک
۷ ست لوک ہفت طبق زمین جسکی تفصیل یہہ ہے ۱ اتل ۲ تل ۳ ستل ۴ تلاتل
۵ مہاتل ۶ رساتل ۷ پاتال ۱۰ تمام برہمانڈ یعنی جو کرہ بیضاوی مین مفہوم اور موہوم
اور موہوم اور مشکل ہے سبکو چہوڑدی کہ کچہہ باقی نرہی مگر چند چیز رکہنی کی لائق ہین اونکی
تفصیل اسطرح ہی ۱ ڈنڈ یعنی چوبدستی اور عصا ۲ کپڑا ستر پوشی ۳ کمنڈل یعنے
برتن کلی پانی پینیے کو ۲ تین آگ جو واسطے تین قوم یعنے آشرم کے مقرر مین اونکی
تفصیل یہہ ہی ۱- برہم چاری یعنے تلاش کرنیوالا برہم کا ۲- گرہست یعنی دنیا دار
اور کرنیوالا رسومات نیک دنیا کا مثل جگ اور خیرات اور زرست معاملگی اور انتظام
معیشت عیال کا ۳- بان پرست جو کہ جنگل مین گذران کیا کرتے مین ان تینون
آگون کو اپنی معدہ مین ڈال لے یعنے کہا وی ۴- گائیتری جو ایک منتر ہے
اوسکو زبان کی آگ سے جلاوے یعنی زبان سے ذکر نکرے ۵ زنار کو

پہنچاوے جیسے مکڑی تار نکالکے پہر نکل جاتی ہے اور تار کے راہ سے لیئے تبلین اوپر چڑہاتی ہے اوسیطرح اوس ہوا کو دلمین پہونچاکے پہر حلق مین پہر ام الدماغ مین پہونچاوے اور وہان نگاہ رکہے ۱۳ پہر دل کی کارد کو عقل کے سان پر دہرے اور اطمینان سے تمام نام اور صورت اور صفات کو قطع کرے کہ یہہ سبب غیر بینی اور دوی کے ہین ۱۴ اس ترکیب سے جیو آتما اور پرم آتما ایک ہوجاتے ہین ۱۵ اجر بہ اندر کا جو مشہور ہے اسسے جہل اور نادانی کاٹی جاتی ہے ۱۶ مرم یعنے راز پوشیدہ اور رہنا عبارت ہے اوسمقام سے جہان نتہنے ناک کے ہر دو سوراخمین اڑا اور پنگلا کے جمع ہوئے ہین ۲ وہان پران باو ۷۸ حصے یعنے چار مساوی بارہ حصے کرکے نگاہ رکہے جو اسکی حقیقت کو سمجہے وہ انتہائے مراتب کو پہونچے کہ وہ محبت پیدا کرتی ہے حقیقت یہہ ہیکہ رگ سکہمنا صفت ستوگن کی رکہتی ہے وجہ یہہ ہے کہ اوسمین جو ۷۲ ہزار رگ اسسے ملی ہین وے مسدود ہوجاتی ہین اور راہ رگ سکہمنا کی بستہ نہین ہوتی ہے کہ راہ آمد و شد پران کی ہے بسبب مشغولی اور سلوک کے اون رگون کو افعال سے باز رکہتی ہے جیسے تل کو پہول مین لبانی سے خوشبو ہوجاتی ہے اور پہول ہوجاتا ہے ۳ ہوئے نیک اور بد مثل عمل نیک اور بد کے ہے آدمی جز اعمال نیک اور بد سے اوس عالم کو جاتے ہین ۵ جو راہ اون رگونکی چہوڑدے اور بند کردے وہ عالم پاک مین جاتا ہے ۶ جو ایسا کرتا ہے وہ دل کو ان خیالات سے کہینچ کے اور نیک اور بد سے پاک کرکے گوشۂ تنہائی مین بیٹہہ رہتا ہے اور کسی کی آواز کو نہین سنتا ہے اور کسیکو اپنے ہمراہ نہین لیتا ہے اور کسی چیز کی خواہش نہین کرتا ہے اور سلوک یعنے خلق اور ادب سے بسر کرتا ہے ۷ شاہین اور باز جب جال مین پہنس جاتا ہے اپنے چونچ سے اوسکے بند کاٹ کے اوڑجاتا ہے اور اپنے گہر مین جا پہونچتا ہے اسی طرح سے جسکو گیان ہوجاتا ہے وہ تمام بند تعلقات جسمی اور مجازی کے قطع کرکے

ناخوانده فقیر یا برہمن کے چیلے ہو جاتے ہین ۷ ۲ چہور کا اپنکہد یہہ تر اکبر مین
نمبر ۲۳ اور اتہرن بید مین نمبر ۱۲ ہی جوگ کے ادب مین چہور کا کے معنے مین
تر اشنے فی الاجہل اور غفلت کا یر جایت کی نصیحت اپنی شاگردونکو ۔ ۱ ۔ آتما کو جیو
آتما مین دہار نا کرکے ملاوی کہ بال کی برابر بہی دوی نرہی اور جو ایسا کری وہ پہر قیود
عالم مین نہ پہنسے اور عین ذات ہوجاوی یہی نتیجہ بید اور بیدانت کا ہے اور بطلب
سویم بہو معنے خود بخود اور سویم جوت ستی یعنے آپ ستی آپ روشن ۲ دہارنا کی
ترکیب یہہ ہی اوہ جگہہ تلاش کری جہان غیر کی آواز مسموع نہو ۲ جس آسن
جی چاہی بیٹہے ۳ جسطرح کچہوا تمام اعضا کو اپنے پیٹہہ مین کشش کر لیتا ہی یہہ سب
عضو ظاہری اور باطنی کو سمیٹ لے ۴ تمام حواس ظاہری اور باطنی کو روک
لی کہ کسیطرف نہ دیکہی اور نہ فکر کرے ۵ تمام حواسون کو طرف دل کے رجوع کری
اور دلکو دل کے سوراخمین روکا رکہی ۶ بارہ ماترا اسقدار بر آمد ہولی تنفس کا ہی
۷ ایک زیر لو کو قلب سے کہکے دم کو اوپر چڑہا وی یعنے بہری ۸ پہر اونکلیون
سر دو ہاتہہ اور ایڑی پانو سے نہہ دروازی جسم کے بند کرنے ۹ وہ دم جو
کہینچ کے بہرا ہے جب تک روکے رہی سینہ اور کمر اور گردن اور سر وغیرہ کو سیدہ
رکہے اور متحرک نکرے ۱۰ پہر جب روک نہ سکے آہستہ آہستہ چہوڑ دی ۱۱
وقت جس دم اپان باو کو جو باءین کو ہمیشہ ستوجہ ہے نچہوڑی کہ تلی کو جاوی
۱۲ پہر اپنی تصور مین اوسکو نزدیک ہر دو پانو سے کہینچکر ٹخنون تک اور ٹخنون سے
کہینچکر زانو تک اور زانو سے بیچ یعنی جڑ ران تک پہونچا کر وہانسے دونون عضو
مخصوص مین اور وہانسے ناف مین پہونچاوی کہ درمیان ناف کی رگ سکہمنا ہے
اور رگ کثرت سے برنگ سرخ اور زرد و سبز اور گلگون اور صندلی اور
پیوستہ ہین اور رگ سکہمنا نہایت باریک سفید ہی وہان جو اپان باد ہی ستہ مین

عبادت کرسکتا ہے ۸ وہ آواز جو تمام مخلوق کے دل سے برآمد ہوتی
ہی کہ وہی اسکے سننے اور سمجھنے سی عاجز اور قاصر ہین یہہ سنتا ہی ۹ سی ایسا
لطیف ہو جاتا ہے کہ جہان چاہی اوڑ کے چلا جا سکتا ہی اور عوام کی آنکھہ سی محجوب
ہو سکتا ہے کہ یہہ سبکو دیکھی اور وے اسکے دیکھنی سے عاجز ہین اور یہہ
دیوتاؤن کو بہی دیکھتا ہے ۱۰ آواز اناہد سے برہم سے مشغول ہوتا ہے
اور سنکلپ اور بکلپ سے باز رہتا ہے اور تمام نیک اور بد جہل اور عقل اور
کشف اور وہب اور سدہی اور کرامات اور معجزات کو لونڈونکا کہلونا سمجہتا
ہی اور جانتا ہی کہ اصل مطلب یہہ ہی اور اس ترکیب سے عمل کرنیسے سدا اشو یعنے
ہمیشہ خوش ہوتا ہے اور تمام تعلقات اور توہمات سے آزاد ہوکے آرام
سی وقت کاٹتا ہے ۶ اوم کے جو معنی ہین کہ وہ مین ہی ہون اوسپر صادق آتی ہین
کیونکہ ذات جامع اسما اور صفات کی پیدا کرتا ہے مولف جو بموجب اس
ترکیب کی کرے وہ کمال کو پہونچی اور اوسکو یہہ کیفیت پایدار رہی اور تادم مرگ
اوس سے حالت اوسکی باطل نہو لیکن فقط صفائی قلب ایکساعت سے تمام مراتب
از خود حاصل ہو جاتے ہین کہ تمام کام متعلق اس کتاب کی منحصر صفائی
قلب پر ہین دل کی خاصیت ہی کہ آٹھہ قسم کے اشغال کیطرف آدمیکو لیجاتا ہے
اٹھون طرف سی روکے جو کثرت کو چھوڑ وحدت کو پاتا جاسے اور جو وحدت
سے کثرت کو رجوع کری آٹھہ قسم مذکورہ کا انتظام کری تاکہ انتظام عالم کا عدلسی
ہو سری الکھہ سوامی کے خواب خیال مین جو فصل باب سلطنت کی ہے ان آٹھون
قسم کی تعریف مفصل تحریر ہے جو کوئی سنیاس کو بغیر کرنے اور دیکھنے تمام
امور عالم یعنی کثرت کے کرتا ہی وہ ٹھوکر کہاتا ہی اسواسطے سنیاس کم عمر آدمیکو
کرنا جایز ہے اور جاہل کو تو کرنا ہی جایز نہین ہے سخت نادان وہی ہین جو

آتا ہے حالت سکھپت یعنی خواب غفلت کہ بیخبری عالم سی برپا ہوتی ہی اور آرام
سے سوتا ہے اور خودی سے خبردار رہتا ہے ۱۳ جب دل کو چھوڑ دیتا ہے اور مرتبہ تریا
پاتا ہی تب یہہ جیوآتما آتما مین داخل ہوجاتا ہے اور آواز اناہد سنتا ہی ۷ جیوآتما
تعینات سی جب رہا ہوکے اناہد سے محو ہوجاوے پرم آتما و پرم برہم ہوجاتا ہے ۸
جب اچپا جاپ پر مشاق ہوجاوے خیال کرے کہ کسطرحکی آواز تمیز ہوتی ہے کہ
آواز تمیز اناہد دس قسم کی ہوتی ہے ۴ دس قسم کی آواز اناہد کی تعریف ۱ قسم مثل
چڑیا کے بچہ کے چون کی معلوم ہوتی ہے ۲ مسلسل ومکرر چون چون کی آتی ہے
۳ آواز زنگولہ یعنے گھنٹہ کی ۴ آواز سنکھہ یعنی ناقوس کی ۵ آواز بین کی ۶
آواز تال یعنے تاڑی کی ۷ آواز نے یعنے بانسری کی ۸ آواز کیا وج کہ ہاتھہ کے مارنے
ہی نزدیک کان کے ہوا اٹھتی ہے ۹ آواز نفیری خورد کی ۱۰ آواز گرج بادل کی گرڈ گڑ
ہو ڈ ڈ کے موافق ہوتی ہے ۲ نہہ آواز جب تک کان مین آوین چھوڑتا جاوے
اور اونکی خیالین نہ رہ جاوی دسوین آواز ناہد ہے مولف جو کوئی ایکساعت
حواسونکو منتشر ہونے ندی پہلی آواز بغیر بند کرنے کان کے اور دسوین کان کے بند
کرنے سی سماعت کری اور آٹھہ کی حقیقت کسی مشاق سے معلوم کری اور اسکے
امتحان کرنے مین کچھہ خرچ بہی نہین ہوتا ہے اور کسی مدت کا قرار بہی نہین ہوتا ہے
۵ علامت تصدیق سماعت ہونے اون آوازونکی یہہ ہے ۱ آواز سی بدن کے
بال کہڑی ہوجاتے ہین ۲ آواز سے عشق اور محبت دلمین آتی ہے ۳ آواز سے
بدن مین کاہلی پیدا ہوتی ہے ۴ آواز سے سر گہومنی لگتا ہے مثل نشہ کی ۵
انبجیات ام الدماغ سے تالو کو اوترتا ہے ۶ وہ پانی حلق مین پڑتا ہے ۷ کشف
اور اشراق ہوتا ہے کہ ضمیر خلائق پر آگاہ ہو اور دور دور کی آواز سنتا ہی اور
نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہے غرضکہ حواسونکی طاقت مین سب مثل خواب خلاف

پس جو حرکات متعلق نفع عام اور خاص سے ہے اس برگ یعنے حصہ مین حساب کر لو اور اسکی تفسیر مین لکہہ لو ۲ پتے کا مونہہ بطرف گوشہ شرق اور جنوب کے ہے اور اس گوشہ کو اگنی کون کہتے ہین جب دل اسطرف متوجہ ہوتا ہے صاحب دل طالب خواب اور کاہلی اور آرام طلب اور سست ہوجاتا ہے پس خوبیت ہمتی کے اوازمات مین سب اسکی تفصیل مین ۳ پتے کا مونہہ جنوب یعنے دکہن کیطرف ہے اسمین دل جب مقام کرتا ہے غضب اور سنگدلی اور خلق آزاری کو ہمت ہوتی ہے اور اس قسم کے سرانجام کو جہد کرتا ہے پس جس کتاب مین اور مزاجمین اور روایت مین یہہ حرکت زیادہ نظر آوے وہ اسکی شرح مین درج کرو ۴ پتے کا مونہہ بطرف نیرت یعنے گوشہ مابین مغرب اور جنوب کے ہے جب دل کا اسپر اجلاس ہوتا ہے خواہش کرنے گناہونکی ہوتی ہے جیسے چوری اور ڈکیتی اور جعلسازی اور رشوتخواری پس تمام جرائم صغیرہ اور کبیرہ اسکی تفصیل تصور کرو ۵ پتے کا مونہہ مغرب کو ہے جب اسمین دل آتا ہے ہنسنا اور کہیلنا اور خوش ہونا اور ناچ دیکہنا اور پتنگ لڑانا جو جو ایسی حرکات ہین اونکو غنیمت ہوتی ہے ۶ پتے کا مونہہ گوشۂ شمال اور مغرب بین ہے اوسکا نام بائیب ہی جب دل اسپر سوار ہوتا ہے قصد سفر کرنے اور حرکت کرنے اور دوڑنے کو کرتا ہے یعنے حرکت ارادی کو کرتا ہے ۷ پتے کا مونہہ بطرف شمال کے ہے اس طرف دل جب جاتا ہے ارادہ صحبت اور جو حرکات اس قسم کے متعلقات ہین اونپر متوجہ ہوتا ہے ۸ پتے کا مونہہ ایشان کون مین ہے جو کہ درمیان گوشہ شمال اور مشرق کے ہے اسطرف دل رجوع کرنیسے سخاوت اور فضول خرچی کیطرف ارادہ ہوتا ہے ۹ جب دل کے اندر مقیم ہوتا ہے ترک لذات اور تجرد کے خیالات عالم سے خواہش کرنا چاہتا ہے ۱۰ جب دل کا مالک دروازہ سوراخ پر دل کے آتا ہے جاگتا ہے یعنے کیفیت جاگرت کی ہوتی ہے ۱۱ جب اندر دایرہ دل کے آتا ہے حالت سپن یعنے خواب دیکہتا ہے ۱۲ جبکہ چہوٹی سوراخ ہین کہ چاول کے برابر ہے

مین عضو مخصوص اور ناف کے ہے اور اسکو پہرا کے دوسرے چکر درمیان عضو
صوص اور ناف مین بلو کہ چکر سوم ہے پہونچاوے پہر چکر چہارم جو دلمین ہے وہان پہونچاو
ر وہان پران باو کو حبس کرے یعنے جب اپان باو وہان پہونچتی ہے پران باو موسوم
ہوتی ہے پہر ام الدماغ مین تصور اوم کا کرے اور جانے کہ برہم مین ہون اور آواز
انا ہد جو بے رنگ اور مثل بلور کے صاف ہے یعنے آواز مطلق بغیر قطع ہونے کے مسموع ہوتی
ہے تمام بدن مین وہ پر ہے اوسکو صاف اور بے زوال اور بے رنگ اور بیخوف جان کے
شغل کرے کہ وہ آواز انا ہد پرم آتما اور پرم برہم ہے اور تصور اوسکا دلمین کرے
اسکا نام اجپا گاتیتری ہے **مولف** ترکیب جوگ فقط لکہنے سے معلوم نہین ہوتی
ہے مگر عامل کے بتانے سے اور بتانیوالے نایاب اور بخیل ہین لیس جو اصل مین
تہا نقل کیا اناہد کی آواز سماعت کرنیکو کان اور آنکہہ وغیرہ کا بند کرنا شرط ہے مگر مولف
بغیر اس ترکیب کے فقط ضبط حواس سے آواز اناہد سماعت کیا کرتا ہے اور جب پریشانی
حواسون مین آجاتی ہے اور دل متوجہ محسوسات کا ہوتا ہے وہ کیفیت جاتی رہتی ہے
یہہ اپنا تجربہ ہے ۳ تنفس تمام حیوانات کو رات اور دن مین ۲۱ ہزار ۶ سو بار
ہوتا ہے اسکے علم سے کہ عین نور ہے پاک ہوجاتا ہے ۴ جب تک اسکو ایسا علم نہو
اور آفتاب اور چاند اور لطیف اور کثیف کو غیر جانتا ہے یہہ تنفس جیو کہلاتا
ہے اور جیو آتما ۵ جب یہہ معلوم کرے کہ آفتاب اور چاند اور تمام خورد اور کلان
اور اجرام اور اجسام جو عرض اور جوہر اور وحدت اور کثرت سے موسوم ہین ہی
ہون اور دل ضبط مین آجاوے تب وس منتہائے مراتب کو پہونچتا ہے کہ پرم
اور پرم آتما موسوم ہے ۶ جسکا دل ضبط نہین ہوتا ہے اوسکا دل آٹہہ تیتے کے
مین جو دل کے گرد ہے سیر کیا کرتا ہے اپنے کا رخ مشرق کیطرف ہی جب دل اوسط
متوجہ ہوتا ہے نیک افعال کو متوجہ ہوتا ہے اور اوروں کو نفع پہونچانا مرکوز

سمان کا رنگ بلور اور گائے کے دودہ کا کہ اپان مین رہتی ہے **اودان** کا
رنگ صندل کا کہ سمان مین مقیم ہے **بیان** کا رنگ شعلہ آگ کا کہ تمام بدن مین ہے ۲۶
جسکے پران آم الدماغ کو توڑکے نکلین وہ جہان مرے اوسکو وہ سب زمین تمام زمین کے
تیرتہون سے افضل ہے اور جسکو یہہ مرتبہ حاصل نہو پاک زمین پر مرے تاکہ زمین پر
رہنا ہوگا **مؤلف** اس ترکیب مین نہ کچہہ خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ روپیہ جمع کرنا اور
نہ بہت سے روپیہ لگاکے بیاہ کرنا تاکہ اولاد ہو اور وہ کرباکرم کرے اور نہ تیرتہہ کو
جانا اور برت کرنا اور نہ کسیکا داس بننا اور نہ اولٹا لٹکنا اور نہ بن بہل کہانا اور نہ
ناخن اور جٹا کو بڑہانا اور نہ عافیت اور جنم آیندہ کی قرار پر قرض دینا اور مکت سہل مین ہاتہہ آتی
ہے جو آسمان تک کے مرتبہ کو ناچیز سمجہے وہ کسکی پرواہ کرے یہہ مرتبہ بغیر پڑہنے اور نہ
لکہنے اور دوسرے پڑہنے اور لکہنے کے کہنے اور بات سنانے کے میسر نہین ہوتا ہے —

۲۶ ہنس ناد اپنشد یہہ سر اکہرین نمبر ۱ اور اتہرین بید مین نمبر ۵ ہے

جوگ کا ادب ست سجاگ نے گوتم ریکہیشر کو سمجہایا — ایہہ راز
نہایت پوشیدہ ہے غیر مستحق کو بتانا نا وجب ہے تنفس جو ہوتا ہے اوسکا نام ہنس
ہے جو اسکی درآمد اور برآمد کی ترکیب سے وقف ہو وہ سعادت دارین کی پاوے ۲
جب آدمی تنفس کرتا ہے یہہ منتر از خود ندکور ہوتا ہے یعنی ہنس ہنس اسکے معنے ہین
کہ مین وہی ہون گو کہ یہہ منتر تمام جاندار حتی کہ حیوانات بہی تلفظ کرتے ہین مگر اسکی
حقیقت ہر ایک کو علم نہین ہے جسطرح آگ ہر ایک لکڑی مین موجود ہے مگر بغیر عقل کو معلوم
نہین ہوتی اور بغیر سعی اور تردد پائی بہی نہین جاتی ہے اور تیل تل مین موجود ہے
مگر حاصل کرنیکو سعی مطلوب ہے اسکے علم اور عمل سے نجات ہوتی ہے ۳ جاننا چاہئے کہ ایڑی
سے سوراخ مقعد کو کہ وہ اول چکر ہے بند کرے اور اپان باد کو آہستہ آہستہ اوپر کو کہینچے
کہ اب وہ متوجہ اخراج بطرف پائین کے ہے اور دایان ہاتہہ تین دفعہ گود اچکر پر پہیرے

ترک کرے ۱ غصہ ۲ کاہلی ۳ بہت سونا ۴ چوتہا بہت جاگنا ۵ بہت کہانا ۶
فاقہ کرنا ۱۷ جو تین مہینے تک یہہ عادت کرے اور کسی روز خلاف نکرے آپ سے آپ
وہ حالت پیدا ہووے کہ چوتہے مہینے مین تمام دیوتا اوسکو نظر آنے لگین اشارہ یہہ ہے
کہ راہ ملکوت کی اوسپر منکشف ہووے پانچوین مہینے مین خود صورت اور سیرت دیوتاؤن کی
پاجاوے چہٹے مہینے مین سب سے آزاد اور برتر ہوکے عین ذات ہوجاوے اور پرنو کا شغل
کیا کرے ۱۸ پانچ ماترا کے شغل اور سمجہہ سے راہ مشغولی زمین کی پاوے کہ زمین ہی پانچ عنصر
رکہتی ہے رنگ[1] بو[2] مزہ[3] لمس[4] آواز[5] چار ماترا کے شغل سے پانی کی کیفیت حاصل کرے کہ
پانی مین چار صفت ہین یعنے سوا بو کے اور سب ہین تین ماترا کے شغل سے آگ کا مرتبہ پاوے
کہ اسمین مزہ بہی نہین ہے دو ماترا کے شغل سے ہوا کا مرتبہ پاوے کہ اسکے رنگ ہی نہین ہے
ایک ماترا کے شغل سے بہوت آکاش کا مرتبہ ملے کہ اسمین فقط آواز ہے ۱۸ پرنو جس
مرتبہ مین ہے کسی ماترا کو وہان گنجایش نہین ہے وہان اندیشہ کو جگہ نہین لیکن اندیشہ ہی
نکرو ۱۹ ایسا سمجہنا اور سوچنا ہی شبد ہے اور اپنے کو آپ جاننا اور اپنے مین مشغول
ہونا ہی تپشیا ہے ۲۰ مقعد سے سینہ تک اور گلے سے سینہ تک تین[3] انگشت کی وسعت
ہے اوسمین پران جو مقیم ہے اوسکا نام جیوآتما ہی اور اسی کو پران کہتے ہین اور نفس کو
پران اسواسطے کہتے ہین کہ جیوآتما اوس کو متحرک کرتا ہے ۲۱ اکیس ہزار چہہ سو بار
پران کو ہوا حرکت دیتی ہے یعنے اتنی ہی مرتبہ آدمی روزانہ تنفس کرتا ہے جو اعتدال
سے مزاج کو رکہتا ہے ۲۲ پانچوان پران اور اپان اور سمان اور اودان اور بیان
اوسیقدر متحرک ہوتے ہین ۲۳ کُل کی حرکت ایک لاکہہ تیرہ ہزار ایک سو اسّی مرتبہ ہے
۲۴ پران باد سینہ مین رہتی ہے اپان باد مقعد مین سمان باد ناف مین اودان باد
گلے مین بیان باد تمام بدن مین یعنی مسامات مین ۲۵ ہر ایک ہوا کے رنگ
کا بیان پران کا رنگ یاقوت کا اپان کا رنگ بیر بہوٹی کا کہ پران مین رہتی ہے

کہ آتما کل اشیا محیط ہے اور ہر طرف آتا ہی اور وہ ہمیری محافظ ہے ۳ پرلو کا دھیان
دہری ۴ واسطے نشست کی مربع خواہ دوزانو یا جسطرح کہ دل چاہی اور عادت ہو
غرضکہ تکلف نہ کری اور قصد تعیم نماو تہاوی بیٹھے ۵ اپنا موہنہ شمال کیطرف کرے
۶ ایک انگلی سے ایک نتھنا ناک کا بند کری ۷ دوسری نتھنے مین ہوا کو کھینچ کے دوسری
انگلی سے بند کری کہ دم نکلنے نہ پاوے ۸ پرلو کو عین حرارت کہ دلمین ہے جان کی اور اوم
کو بریم جان کے دم کو روکے رہے اور یہہ خیال رکھی ۹ کہ ذکر اوم سے تمام کثافت
دور ہوتی ہے اور بریم عین حرارت ہے پس ذکر قلب سے کری ۱۰ اول اوم کی حقیقت
سمجھکے شغل کری اور ایک مرتبہ کی کشش مین ۸۰ مرتبہ اوم کا تلفظ قلب سے کری ۱۱
جب استعمال ہوجاوی جسقدر زیادہ ہوسکے عدد مین زیادہ کری ۱۲ جب تلک چھوڑنا
چاہی دم کو ناف سے کھینچکی اوپر کو لاوی اور ناک کی نتھنے سے رہا کری ۱۳
احتیاط چاہیے کہ اوسحالتمین نظر اوپر اور تلے اور یمین اور یسار کو نہو اور کوی عضو
حرکت نکری اور بے حرکت بیٹھا رہی ۱ پانچ چیز کی تمیز پیدا کری ۱ عادت ضبط کرنے
دم کی ۲ مقدار وقت روکنے دم کا ۳ حد کھینچنے دم کی اور حد چھوڑنے دم کی ۴
دلکو ایک طرف رکھنا ۵ جیو آتما اور بریم آتما کو ایک جاننا جبکہ جبن دم کو شروع کری
ابتدا مین ذکر اوم فقط بارہ مرتبہ ایکدم مین کری آہستہ آہستہ پھر مشق سے زیادہ کری
۱۴ اسمین تصور پرلو کا رکھی اور تصور کری اور ہر قسم کی آواز اور حرف اور روشنی
وغیرہ سے برتر سمجھے اور جانے کہ یہی باعث حیات ہی غرضکہ اسیطرح راہ حق کو تلاش کری
دروازہ آمد رفت پران ایک سوراخ دلمین ہی اوسکا نام سکھمنا رگ ہی اور وہ
ام الدماغ سے راہ رکھتی ہے یہہ پل مشہور ہے وجہہ یہہ ہی کہ راہ پار اوترنے
کی ہے ورنہ بصورت پل کے نہین ہے ۱۵ عارف کی پران وقت مرگ کی اس
رگ سے خارج ہوتے ہین ۱۶ سالک کو بموجب تفصیل کے چاہیے کہ چھوڑدے اور

قایم رہی اور کثافت حواسون کو تمام جلادی تاکہ راہ نیک باید کوی نہ ستاوی جیسے
سونا اور ریگ معدن سے ملی ہوئی نکلتے ہین اور طالب اوسکا خاک کو جلا سونا صاف اوٹہا
لیتا ہے اسیطرح یہہ حواسون کی خواہشونکو خاک کر اوس زرخالص کو اوٹہالی ہم سمادہ
جس نفس سے بخوبی ہوتی ہے اور یہہ اسکی خوبی ہے کہ تصور قایم رہتا ہے ۵ حبس
نفس کے تین جزو ہین ۱ کا نام پورک یعنی کشش کرنا دم کا اور پکیطرف ۲ کا نام کنبہک
یعنی روکنا دم کا داعنبن ۳ کا نام ریچک یعنی چہوڑنا دم کو واسطی اخراج کے ۷ جبکہ دم کو
داعنبن ہو کے جسقدر امکان ہو دم کا ذکر کرے جب دم کو روکا کری یعنی اندر سے کہینچ کی باہر
کری اور یہہ تصور کری کہ جو ہوا آکاش سے بہوت آکاش مین جدہ کے داخل ہوئی ہے
اوسکو پہر مین اوسکے گرہ مین شامل کرتا ہون جب دم کو کشش کری یہہ ترکیب کرے
یعنے جس طرح کنول کے پہول کی ڈنڈی کو پانی سے ایک سرا لگا دوسرا موہنہ سے
لگا پانی کو اوپر کہینچتے ہین اسیطرح ہوا پران کو اندر موہنہ کے کشش کری اور پہر
اسحالت مین دم کو باہر نکلنے نہ دی اور زیادہ آنے بہی نہ دی اور کسی عضو کو اوسیحالت مین
متحرک نکری او وہ ہوا جو کسی قدر جسم مین بہری ہے اوسکی حفاظت کری ۶ ان حبس نفس
سے مثل اندہے کی آنکہہ اور بہری کے کان اور اپنے حس مانند چوب کے ہوجاتا ہی پہر منزل
مقصود کو پاتا ہے ۷ چونکہ عزیمت اور فتح دل کے تعلق ہے جو دل کو سعد اوسکی
حواسون کے آتما کی طرف متوجہ کری اور کوشش کری کہ پہر وہانسے سرکنے نہ پاوین
اسکا نام دہارنا ہے ۸ معنے لغوی دل کو آتما سے لگانا دہارنا ہی
۲ قول بید پر یقین کرنا ترک ہے ۳ تمام اجسام اور اجرام مین آتما کو برابر جاننا —
استغراق اور سمادہ ہے ۹ آسن کی ترکیب جہان کہ آرام ملے اور پریشانی خاطر
نہو اور کسیطرحکا وہم اور شک وہان پیدا نہو اور زمین بہی ہموار صاف و پاک ہو
وہان گہاس کو بچہا کے فرش کری اور بیٹہے ۱۲ استقلال کو دل کا حصا سمجہے

لیتے ہین کہ روشنی سے ٹھوکر نہین لگتی ہے ۲۲ تاریکی ہین جب چلنا پڑتا ہی منثل
اندہی کے دوسری کا ہاتہہ پکڑنا پڑتا ہے جب کمال حاصل ہوجاوے اور ہر قسم کے
منقول اور ہر نوع کے معقول سے فضیلت پاوی مباحثہ علمی بہی چہوڑدے
کہ علم الہی سب سے آخر ہے جب وہ حاصل ہو گویا روز روشن ہو گیا پہر مشعل
کی ضرورت نہین ہے ہم جو اس مرتبہ اشراق کو پہونچے وہ پابند کرم اور اوپاشنا
کا نہین ہے جو بغیر تحصیل علم کے مدعی اوس مرتبہ کا ہو وہ نادان ہے کہ اندہی سے
آنکہہ والون کے کام درست اور اچہے نہین ہوتے ہین ۵ فضیلت انسان کو فقط
علم سے ہی بے علم اور حیوان دونو برابر ہین بلکہ انسان حیوان سے کم زور ہین ۲
اصل مطلب کے پانیکی راہ یہہ ہی کہ اوم کے ذکر کو منزلہ اعرابہ کے سمجہے اور ستوگن
یعنے لشش کو صفت ربوبیت اور ہانکنے والہ اعرابہ کا اور برلا سیوالا خواہشونکا جو تمام
عالم کی نعمائے سرا علے ہین اور تمام خیالات اور حواس ظاہری اور باطنی کو رودر
یعنے فانی اور فنا کرنیوالا سمجہے اور اوسپر استغلال سے بیٹہے اور مراتب ثلاثہ تہام
کثیف یعنے پرجاپت اور لطیف یعنے ہرن گربہہ اور الوہیت یعنے برہم سب کو چہوڑدے
اور ناچیز سمجہے پہر اوس منزل اور مرتبہ کو روانہ ہو جہان صوت اور آواز کو رسائی نہین ہے
اور نقطہ بہی وہان نہین رکہا جاتا ہے ۲۳ اس دولت کے پانے اور اس نازنین سے
ہم آغوش ہونے اور اس محل مین پہونچنے اور اس آبحیات کے پینے کو ۶ شرطین ہین
۱ پرتیاہار یعنے ضبط کرنا حواس عشرہ ظاہری اور باطنی کا
۲ دہیان یعنی تصور استغراق سے ۳ پرانایام یعنے حبس نفس ۴ دہارنا یعنے دلکو
باندہنا ایک چیز خاص سے بمعنے عشق حقیقی ۵ ترک یعنے حیرت کو دلائل عقلی سے دفع
کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرتا ۶ سمادہ یعنے
استغراق مین ایسا ثبات کرنا کہ پالو بیچہے کو نہ ہٹے بلکہ آگے کو بڑہے غرضکہ بجا خود

اوسکی درمیان دل اصلی ہے ۶ پہلے حرف پر نور کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے۔
دوسرے حرف کے پڑہنے سی دل شگفتہ ہوتا ہے **تیسرے** حرف کی پڑہنے
سے آواز اناہد کی ظاہر ہوتی ہے **چوتھے** درجہ مین جو نصف حرف ہی اوسے
محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے ۷ جب دل صاف اور پاک مثل
بلور کے ہو جاوی شعاع لطیف اوس پاک نور کی کہ آفتاب کے نور سے زیادہ منور
ہے انعکاس کری ۸ اگر اسطرح سے تصور قایم نہووی اور برہمانڈ مین روشنی
نہ آوی تو نون دروازی کہ جنسے ہوا برآمد ہوا کرتی ہے مسدود کری ۱ مقعد کا ۲
آلہ تناسل کا دونون پانو کی ایڑی سے ۳ اور ۴ دونون کان کو دونون انگشت
ابہام سے ۵ اور ۶ دونو آنکہہ کا دونو انگشت سبابہ سے ۷ اور ۸ دونو ناک
کے دونو انگشت وسطی سے ۹ یعنے دونو بست انگشت خنصر اور بنصر دونو ہاتہہ کی سے
۹ اسکا نام کنبہک ہے یعنے حبس دم بزرگ اور اس شغل سے مکت ہوتی ہی ۱۰
نفع حبس دم کشئے یہہ ہے کہ حبس کرنے سے حواس کا وہ چراغ کہ بدن کے گہری مین ہے
ہوا سے محفوظ رہتا ہی اور گل ہونے نہین پاتا اور تمام جسم کو منور کرتا ہی ۱۱ جسجگہہ
دونو ناک کے نتہنون کے سوراخ اتصال پاتے ہین اوسکو شہر جسم کا کہتے ہین اوسکو
غور کری ۱۲ تعمیل اور برکت اس جوگ سے جمال اوس جمیل اور دیدار معشوق حقیقی
کا میسر ہو پس تمام ترددات دفع ہووین اور بے نہایت سرور حاصل ہو ہو المراد
۲۵ امرت ناد اپ نکہد یہہ سر اگر ہین بنمبر ۳۴ اور اتہرین بید مین نمبر ۲۹ ہی

حبس نفس اور علم کی تعریف مین

۱ ہر بشر کو چاہئے کہ سب کاموں سے علم کو مقدم سمجہے کہ نتیجہ بہتری دونو جہان کا ہے اور جو مقدم کو موخر کرتا ہی اور مطلب کو پریشان کرتا ہے **بدیا** کو پڑہے اور حفظ کری اور غور کری اور مکرر پڑہے اور اوسکی معنے سمجہے اور معلوم کری کہ مشعل کو واسطی دفع کرنے تاریکی کے ہاتہہ مین

لیتے ہین کہ روشنی سے ٹھوکرنہین لگتی ہے ۲ تاریکی ہین جب چلنا پڑتا ہی مثل اندھی کے دوسری کا ہاتھہ پکڑنا پڑتا ہے جب کمال حاصل ہوجاوی اور ہر قسم کے منقول اور ہر نوع کے معقول سے فضیلت پاوی مباحثہ علمی بھی چھوڑدے کہ علم الہی سب سے آخر ہے جب وہ حاصل ہو گویا روز روشن ہوگیا پھر مشعل کی ضرورت نہین ہے ۴ جو اس مرتبہ اشراق کو پہونچی وہ پابند کرم اور اوپاشنا کا نہین ہے جو بغیر تحصیل علم کے مدعی اوس مرتبہ کا ہو وہ نادان ہے کہ اندھی سے آنکھہ والون کے کام درست اور اچھے نہین ہوتے ہین ۵ فضیلت انسان کو فقط علم سے ہی بے علم اور حیوان دونو برابر ہین بلکہ انسان حیوان سے کم زور ہین ۲ اصل مطلب کے پانیکی راہ یہہ ہی کہ ادم کے ذکر کو بمنزلہ اعرابہ کے سمجھے اور ستوگن یعنے لشن کو صفت ربوبیت اور ہانکنی والہ اعرابہ کا اور برلانیوالا خواہشونکا جو تمام عالم کی نعماے سے اعلے ہین اور تمام خیالات اور حواس ظاہری اور باطنی کو رودر یعنے فانی اور فنا کرنیوالا سمجھے اور اوسپر استقلال سے بیٹھے اور مراتب مثلاً شہود کشف یعنے پرچاپت اور تطیف یعنے ہرن گربہہ اور الوہیت یعنے برہم سب کو چھوڑدی اور ناچیز سمجھے پھر اوس منزل اور مرتبہ کو روانہ ہو جہان صوت اور آواز کو رسائی نہین ہے اور لفظ بھی وہان نہین رکھا جاتا ہے ۳ اس دولت کے پانے اور اس نازنین سے ہم آغوش ہونے اور اس محل مین پہونچنی اور اس آبحیات کے پینے کو ۶ شرطین ہین

۱ پرتیاہار یعنے ضبط کرنا حواس عشرہ ظاہری اور باطنی کا ۲ دھیان یعنی تصور استغراق سے ۳ پراناپام یعنے حبس نفس ۴ دہارنا یعنے دلکو باندھنا ایک چیز خاص سے بمعنے عشق حقیقی ۵ ترک یعنے حیرت کو دلایل عقلی سے دفع کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا ۶ سمادہ یعنے استغراق مین ایسا ثبات کرنا کہ پالو سمجھے کو مٹی بلکہ آگ کو بھی غرضکہ بجا خود

اوسکی درمیان دل اصلی ہے ۶ پہلے حرف پر نو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے
دوسرے حرف کے پڑہنے سی دل شگفتہ ہوتا ہے **تیسرے** حرف کی پڑہنے
سے آواز اناہد کی ظاہر ہوتی ہے **چوتھے** درجہ مین جو نصف حرف ہی اوسمین
محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے ۷ جب دل صاف اور پاک مثل
بلور کے ہو جاوی شعاع لطیف اوس پاک نور کی کہ آفتاب کے نور سے زیادہ منور
ہے انعکاس کری ۸ اگر اسطرح سے تصور قایم نہووی اور برہمانڈ مین روشنی
نہ آوی تو نون دروازی کہ جنسے ہوا بر آمد ہوا کرتی ہے مسدود کری ۱ **مقعد کا** ۲
آلہ تناسل کا دونون پانو کی ایڑی سے ۳ اور ۴ دونون کان کو دونون نگشت
ابہام سے ۵ اور ۶ دونو آنکہہ کا دونو انگشت سبابہ سے ۷ اور ۸ دونو ناک
کے دونو انگشت وسطی سے ۹ یعنے دونو بست انگشت خنصر اور بنصر دونو ہاتہہ کی سے
۹ اسکا نام کنبہک ہے یعنے حبس دم بزرگ اور اس شغل سے مکت ہوتی ہی ۱۰
نفع حبس دم کرنے یہہ ہے کہ حبس کرنے سے حواس کا وہ چراغ علم کہ بدن کے کوٹہری مین ہے
ہوا سے محفوظ رہتا ہی اور گل ہونے نہین پاتا اور تمام جسم کو منور کرتا ہی ۱۱ جسجگہہ
دونو ناک کے نتہنون کے سوراخ اتصال پاتے ہین اوسکو شہر جسم کا کہتے ہین اوسکو
غور کری ۱۲ تعمیل اور برکت اس جوگ سے جمال اوس جمیل اور دیدار معشوق حقیقی
کا میسر ہو لیس تمام ترددات دفع ہووین اور بے نہایت سرور حاصل ہو فہو المراد
۲۵ امرت ناد اپ نکہد یہہ سر اکبر مین نمبر ۴۳ اور اتہرین بید مین نمبر ۲۹ ہی
حبس نفس اور علم کی تعریف مین ۱ ہر بشر کو چاہئے کہ سب کامونسے
علم کو مقدم سمجہے کہ بذریعہ اوسکے بہتری دونو جہان کا ہے اور جو مقدم کو موخر کرتا ہی اور مطلب
کو پریشان کرتا ہے بدیا کو پڑہے اور حفظ کری اور غور کری اور مکرر پڑہے
اور اوسکی معنے سمجہے اور معلوم کری کہ مشعل کو واسطی دفع کرنے تاریکی کے ہاتہہ مین

ا سب سے بزرگ مرتبہ بین لشن مین وہی جوگ کیا کرتے ہین اور ہمیشہ دہیان بین
اوسکی جو محیط عالم کا ہے رہتی ہین حیف ہے کہ دنیا کے آدمی اوس نور منور کو جو کہ سب کے
دلو نمین بہرا ہے خیال نکرکے اور بہول کے محسوسات کیطرف جو کہ فنا ہونیکو ہین مشغول ہین
سخت نادان ہین وے کہ جس پستان سے طفولیت مین دودہ پیتے تہی اوس پستان کو
جوانی مین ہاتہہ مین پکڑ سبب لذت کا جانتے ہین گو کہ جسم عورت کے متعدد ہون پستان وہی
ہین کیا غفلت ہے کہ جس دروازی سے برآمد ہوتے ہین اور وقت برآمد تکلیف پاتی ہین
پہر اوسی دروازی مین داخل ہونیکو لذت تمام سمجہتے ہین جس صورت کو کبہی ماں کہتی ہین
اوسکو جورو فرض کرتے ہین اور جس ہیئت کو پدر کہتے تہی شوہر سمجہتے ہین اور پسر کو فرض
کرتے ہین ۲ غور سے دیکہو تاکہ معلوم ہو کہ جو باپ تہا وہی بیٹا ہو جاتا ہے جیسے کہ
چاہ کی دولچی جو چرخہ کے اوپر چڑہتی ہین خالی ہوتی ہین او نسکلے کی بہر لی جاتی ہین
اسی غفلت اور نادانی مین تمام عالم سیر کرتا ہے اور راہ خلاصی اور نجات کی تلاش
نہین کرتا ہے ۳ آدمی کو چاہیے کہ اپنے خالق کا تصور کری اور اوس نور پاک کو یاد
کری ہم اوسکے تصور کو اور ذکر کو اوم کا لفظ سب سے اعلیٰ ہی اسکی ۳ حرف ہین
امین حرف تینون عالم سے اشارہ ہے۔ بہشت اعراف دوزخ بالای
آسمان خلا دنیا سرگ فضا مرت لوک ۲ تینون بید سے اشارہ ہے
رگ بید ججر بید شام بید ۳ تینون دیوتان سے اشارہ ہے برہما بشن
مہیش رجوگن ستوگن تموگن ۴ تینون آگ سے اشارہ ہے آگ عنصری
آگ آفتاب حرارت غریزی اور یہہ حاوی تمام محسوسات کے ہین ۵ وہ جو لطیف
حرف ہے کہ مثل نون غنہ کی ملفوظ نہین ہوتا ہے وہ پرم پد ہے جیسے کہ پہول مین
خوشبو اور دودہ مین مکہن اور تل مین تیل اور پتہر مین سونا اور جسم مین جان ۵ ...
مین جو دل ہے وہ شبیہ گل کنول کی ہے اور نال اوپر کو اور مونہہ پہول کا ... کو اور

جوگ سکہا اپ نکھد بہہ شتر اکبر مین نمبر ۱۱ اور اتہرن بید مین نمبر ۲۰ ہے

جوگ کے آداب مین پرچایت کا قول

۱ خلوت مین پدم آسن مار کے یعنے چوزانو جسطرح کہ چاہئیے بیٹھے ۲ نگاہ اپنی ناک کے
نتہنون پر رکہی ۳ دونون ہاتہہ اور دونون پانو کو آپسمین جوڑ لے یعنے ملالے ۴
من کو توہمات اور تفکرات محسوسات سے روکے ۵ دل سے ذکر پاک پرنو کا
کری ۶ جسکا ذکر کرتا ہے اوسکی ذات کا تصور کری ۷ خیال کرنا چاہئیے کہ یہہ جسم کثیف
جو انسان کا ہے مثل ایک گہر کی ہے ایک ستون بڑا تین ستون چہوٹے اور نو دروازے
پانچ دیوتا انمین ہین ۸ ایک ستون کلان عبارت پیٹہہ کی ہڈی سے ہی اسکے متصل
رگ سکہمنا ہے ۹ ستون خود عبارت ستوگن اور رجوگن اور تموگن سے ہی ۹
دروازی اشارہ ہی دو کان دو آنکہہ دو سوراخ ناک ایک سوراخ موہنہ اور دو سوراخ
شرم گاہ سے پانچ دیوتا اشارہ ہی پانچون پران سے کہ پران اور اپان اور
بیان اور اودان اور سمان ہین ۹ اس ہیئت مجموعی کو ایک گہر فرض کرکے دل کے
سوراخ مین قرص آفتاب کا تصور کری اور اوسکو عین نور ذات پاک کا فرض کری
اور اس تصور کو کامل کری ۱۱ اس ترکیب سے جوگی اور سالک وقت ترک کرنے جسم
کے دایرہ آفتاب مین سوراخ کرکے راہ سے رگ سکہمنا کے برہمانڈ کو توڑ کر پرم لوک
کو جاتے ہین ۱۲ جو کوی کاہلی اور غفلت سے یہہ شغل نہین کرتے ہین کم بخت ہین اور جو
مشغول ہوتے ہین وہی اس ترکیب کی برکت سے عین سرور ہوجاتے ہین اور منزل مطلوب
کو پہونچتی ہین ۱۳ صبح اور دوپہر اور شام کو یہہ عمل ہر روز کیا کری اگر ہر وقت نکرسکے
اور وقت کرینکے اس اپ نکہد کو بہی واسطی دریافت دستور کے مطالعہ کرے اور
پرمیشر کا بہروسا رکہے فقط تم ۲ جوگ تت اپ نکہد یہہ شتر اکبر مین نمبر ۱۲ اور اتہرن بید مین
نمبر ۱۲ ہے — جوگ کی اور حبس نفس اور ذکر کی ادب مین پرچایت کا قول

تمام عالم اوسکا روپ ہے ۹ نمونمہ بار بار اوسکو سجدہ ہے ۲۴ جو کوی اس منتر کو
ہر روز صبح اور دو پہر اور شام کو پڑہی جو گناہ صغیر اور کبیر اوس سے ہوئی ہون سب معاف ہو
جاوین گناہ کبیرہ پنچ ہین اگر سب سے زیادہ یہہ ہین ا قتل کرنا عالم اور عامل اور برہم
کے گیانی کو ۲ چوری کرنا طلا وغیرہ مال کا ۳ زنا کرنا اوستاد کی عورت سی ۴
قتل کرنا راجہ کو ۵ کسی جاندار کو ستانا اور اوسکی دل کو دکہانا ۴ جسکو یہہ منتر یاد
ہو جب اوسکی موت قریب ہو بموجب تفصیل فی ذیل کے الفاظ منتر کے اوسکی یاد سے
جاتے رہینگے ۱ اوم چہہ مہینے پیشتر ۲ ستیم ۵ مہینے پیشتر ۳ پرم برہم چار مہینے
پیشتر ۴ پرشم تین مہینے پیشتر ۵ کرشن پنگلم دو مہینے پیشتر ۶ اور دہ
لنگم ایک مہینے پیشتر ۷ تر چاکشم ۵ ایوم پیشتر ۸ لکشو روپم تین روز پیشتر
۹ نمونمہ وقت دم واپسین فقط



پھر کہا کہ جو برہم کو پہچانے اوسکو نمسکار ہے ۳۵ پھر کہا کہ الکیا نیونکو گیان ہوئی
مولف یہہ اوپ نکھد بطور حکایت کے ہی عقلمند کو چاہئے کہ نتیجہ کلام سمجھے ۱ مثل
گاے عقیمہ کی کسیکو ندی ۲ مثل تحکیں کے باپ کا خیر خواہ ہو ۳ جو کلام زبان سے
نکالے وہ وفا کرے ۴ غضب سے بکمال غم اوٹھانا پڑتا ہے ۵ مہمانکی تواضع کرنا
سخت گناہ ہے ۶ خدا کو جاننا اور معلوم کرنا کہ بعد مرگ کے کیا ہوگا کسیکو معلوم نہین ہوا اور
نہ ہوگا پس جو بات کہتا ہے جھوٹہا ہے یا مکار اور غرض گو ہے یا احمق ۷
بخشش اور خیرات عمدہ صفت ہی مگر جبکہ بغیر طمع اور نتیجہ کے ہو ۸ خدا شناسی سے
زیادہ کوئی مرتبہ جگ اور تپ کا نہین ہے ۹ بغیر علم اور غور کے یہہ مرتبہ نہین ملتا ۱۰
محسوسات مین جو چیز آتی ہی وہ فانی ہے بہشت اور اوسکی لذات بہی محسوسات مین ہین
غرض اسیطرح ہر ایک جملہ سے مطلب کو حاصل کرنا چاہئی حکایت فقط حکایت ہے
بہاگ بہری کو دیکہو اور اس الکہہ پرکاش کو اور اندک غور کرو پس
معلوم ہوگا کہ حکما ہند اور یونان کی ایک ہی سمجہہ ہے اور کرم کانڈ یونکی را مختلف
فقط ۲۴ امرت لانگول اپ نکھد یہہ سر اکبر مین نمبر ۲۶ اور اتھرن بید مین نمبر
۲۸ ہے۔ وقت موت کا معلوم کرنیکی ترکیب۔ اشٹپ
کے وزن پر ایک منتر ہے مثل آگ کے جلا ہوا اور اوسکا دیوتا رودر ہے چاہئی کہ اس منتر
کو یاد کری اور جم راج یعنے ملک الموت کی تعریف کرتا رہے اور بدمنی کے معنے ہین
کہ قسم کی لذت اوسسے حاصل ہون پس یہہ صفت اس منتر مین ہے ۲ منترکے الفاظ
جنکو پڑہنا چاہئے ۱۔ اوم معنے زمانہ ہے اور اسکے نشان بڑی ہین اور اسکی تین
آنکہین ہین یعنے تین گن اور موجودات کا صاحب ہے ۲ ستیم یعنی حق ۳ پرم برہم
۴ پرشم سب مین محیط اور پرم ۵ کرشن پنگلم سیاہ اور صندلی
۶ اوردہ لنگم نشان بڑی اور بلند ہین ۷ ترچاکشم تین آنکہہ رکہتا ہی ۸ بشورو پم

دلیل سے یقین حاصل کرے پس آتما کو جانے پس ستگار ہی پاوے ۱۰ جب حسونکو
محسوسات ظاہری سے باز رکھے اور جیو آتما مین محو کرے یہہ مرتبہ بلند ہے اور یہی جوگ
ہے ۱۱ جب کوئی ایسا کرتا ہے ہوشیار ہوجاتا ہے اور غلطی نہین کرتا ہے چاہئے کہ
ہوشیار رہے اور غفلت کو آنے ندے کہ غفلت ضد تعقل کی ہے پہر کوشش کرے کہ
ادراک زیادہ ہو اور غفلت کو دخل نہو ۱۲ یہہ آگاہی بغیر علم کتابی اور تصفیہ باطنی ہونیکے
محال ہے بغیر اچہی تعلیم اور تصفیہ باطنی کے جو مدعی ہو لایق اعتبار کے نہین ہے ۱۳
اگر کوئی اور راہ بتاوے باور نکرو کہ کوئی اور راہ نہین ہے ۱۴ اوسکے وصل ہونیکی
دو راہ ہین ۱ اوسکو اوسکی ہستی سے پہچانو ۲ یا اپنی جہل اور نادانی کہو کے معلوم کرو
جسنے اپنی نادانی کو دور کیا یا اوسکی ہستی سے وقف ہوا وہ عین وہی ہوگیا ۲۳
آدمی مرنیوالا ہے جب خواہش دل سے خلاص ہوجاوے تب اس عالم مین مرگ سے بیخوف
ہوجاوے اور اسی جسم مین برہم کو پہچان لے ۲ جب گرہ جہل اور نادانی کی کہلجاوے
خوف مرگ سے ایمن ہوجاوے ۳ ایک سو ایک رگ دل سے ملی ہین اونمین سے ایک رگ سکہمنا
ہے جو ام الدماغ سے ملی ہے جسکی جان اوس رگ سے نکلے وہ اوس مرتبہ بیزوال کو
پہونچی جسکی جان اور کسی رگ سے نکلے موافق مرتبہ رگ کے دوسری عالم کو پہونچی ۴ وہ
پرش جو تمام دلونمین ہے اوسکی روشنی انگوٹہی کی برابر ہے اور جیو آتما موسوم ہے
اوسکو عقل کامل سے اسطرح معلوم کرو جیسے تلوار کو میانسے باہر نکال کر دیکہتے ہین
اسطرح جیو آتما کو بدنسے جدا جان کے تمیز پیدا کرو ۵ نچکیتا یہہ علم سمجہ کے کرم کانڈ اور اوپاسنا
کی قیود سے آزاد ہوگیا ۳۳ پس ملک الموت نے نچکیتا کے روبرو یہہ دعا
مانگی کہ مین اور تو اور جو اسکو پڑہے اور سنے اور دیکہے اور اسپر عمل کرے وہ ہمیشہ امن
اور امان پرم آتما مین رہے اور کسی بیم اور رجا مین نہ پہنسے اوسکا دل معرفت الٰہی سے
روشن ہوجاوے اور بغض اور حسد اور تعصب اوسکی طرف نہ جاوے ۳۴ -

ونامن اوزنام اسکا استوتہہ ہے اور درخت سب فنا ہوتے ہین یہہ قیامت تک رہتا ہم
رہتے اسکے ہمیشہ متحرک مین اسی سبب سے یہہ عالم ہمیشہ متغیر ہے اور ایک حالت پر نہین
رہتا ہے اور یہہ نہایت دیرینہ ہے جڑ اسکی برہم ہے اور وہ بے زوال اور پاک ہے اور سب
عالم اوسسے متعلق ہین کوئی اوسسے غیر نہین ہو سکتا ہے اوسی برہم کو آتما کہتے ہین
۲ تمام عالم اوسسے اسطرح ڈرتا ہے جیسے اوسسے ڈرتے ہین کہ شمشیر برہنہ ہاتھہ مین
رکھتا ہو ۳ جو اوسکو سمجھتے ہین وے بیخوف ہو جاتے ہین اسکے خوف سے آگ سوزان ہے
اور آفتاب خوف سے تابان اور اسیطرح اندر اور ہوا اور موت اوسکے خوف سے اپنے اپنے
فعل تک دوڑ رہتی ہین ۴ جسنے اوسکی حقیقت کو نہ سمجھا وہ افعال کی بندین مین پہنس کے
ایک عالم سے دوسرے عالم مین منتقل ہوتا رہتا ہے اسواسطے ضرور ہوا کہ پہلے مرتبے آتما کو پہچان لے
۵ جسطرح صاف آئینہ مین مونہہ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے عقل سے
دل کو صاف کر پہر دیکہہ لے ۶ بسبب کثافت عقل کے ظاہر اگر نظر نہ آوے تو خواب مین دیکہہ
سکیگا اور عالم ملکوت مین یعنے خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک پانی مین اپنا مونہہ
نظر آتا ہے ۷ جو برہما کے لوگ کو فائز ہوگا وہ حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایہ کے
دیکھے گا ۸ دیکہنے کے تین مرتبہ ہین اول اوسط اور ادنی **اول** مرتبہ عارفون کا ہے کہ
کے آئینہ مین خود دیکہتے ہین **دوسرا** اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ اعمال کے اعتبار
دیکہتے مین **جو** عارف محسوسات سے جدا ہوکے محویت پیدا کرتا ہے وہ بے اندوہ ہوجا
جو جانتا ہے کہ بالاتر عقل اور حواس سے ہے وہ جو حواس سے دلکو اور دل سے عقل کو
عقل سے ہرن گربہہ کو اور ہرن گربہہ سے اعتدال تینون صفات کو اور اسسے
پاک کو جو بے نشان ہے تصور کرتا ہے پس وہ تمام قیود سے بری ہوتا ہے
جیون مکت ہے اور بدیہہ مکت بعد مرنے کے ہوتی ہے ۹ اوس ذات کو حواس
اوسکا محال ہے مگر عقل سے بدخواہش عبارت ہے شک اور شبہہ سے وہ دو

سے ہے جیسے پران اور اپان وغیرہ زندہ اور موسوم ہوئے ہین ۱۲ برہم قدیم اور بے نہایت ہے اور آدمی بعد مرنے کے آتما ہو جاتا ہے ۱۳ جسطرحکا جو عمل کرے اور جسطرح کی جو خواہش رکہے ویسے ہی مقام مین بعد مرنے کے وہ جاتا ہے بعضے اسی عالم کی قید مین پہنسے رہتے ہین دلیل یہہ ہے کہ وقت خواب کے سب حواس معطل ہو جاتے ہین جیو آتما وقت بیداری کے جس قسم کی خواہش رکہتا ہے وقت خواب کے اوسی قسم کی صورت پیدا کر لیتا ہے باآنکہ وہ ایک ہی ہے اور بے زوال ہے اور برہم ہے ۱۴ تمام عالم اوسکی پناہ مین ہے کوئی اوسسے باہر نہین ہو سکتا ہے اور وہی آتما ہے ۱۵ جو آگ مین پڑتا ہے آگ کی صورت ہو جاتا ہے اسی طرح سے سب مین آتما ہے ۱۶ ہوا ایک ہے بسبب اختلاف مواضعات جسم کے پران اور سمان وغیرہ پانچ قسم کی کہلاتی ہے اسیطرح وہی آتما سُر اور اسر اور انسان اور حیوان کہلاتی ہے ۱۷ درون بہی آتما اور برون بہی آتما ہے اور ایک ہی بصورت مختلف ہے جیسے کہ ایک آفتاب جہان کا نور چشم ہے اگر کسی کی آنکہہ مین ضرر پہونچے یعنے اندہا ہو جاوے کچہہ سورج مین نقصان نہین ہوتا ہے آفتاب پاک اور ناپاک پر روشن ہوتا ہے کسیکی پاکی اور ناپاکی آفتاب مین موثر نہین ہوتی ہے کہ وہ منزہ ہے ۱۸ آتماکے اختیار مین سب ہین وہ کسیکے اختیار مین نہین ہے وہ ایک صورت ہے اور بہت نظر آتی ہے ۱۹ گیانی اس آتما کو اپنے شریر مین دیکہتے ہین دوسرے نہین جانتے ۲۰ وہی آتما سبکی کامنا پوری کرتی ہے مین حیران ہون کہ اوسکی تعریف تجہسے کسطرح کرون ۲۰ نچکیتانے کہا کہ جب تم اوسکی کیفیت کے اظہار سے قاصر ہو مین اوسکی تفہیم کو کسطرح قادر ہو سکون اسم ملک الموت نے کہا کہ سب مین محیط جانو اور آفتاب اور چاند اور برق اور آب اور پانی وغیرہ سے زیادہ سمجہو اور بابہمہ اور بے ہمہ جانو ۲۲ عالم کو ایک درخت ایسا فرض کرو کہ جڑ اوسکی اوپر کو اور شاخین تلے

جیو آتما کو جدا جدا جانتا ہے وہ کہین جاوے اور کوئی عمل کرے آفت اور اندوہ سے
ہین ہے ۵ ایس چاہئے کہ ہمیشہ دلمین تصور کرے اور غور سے سوچے پس معلوم کر
وہی آتما ہون بلکہ جدائی جیو آتما اور آتما مین نہین ہے ۱۶ جو مین اور تو اور
جانتا ہے اور قوم مین اور مقام مین نوع بنوع سے تفاوت سمجھتا ہے اور
غیر اور شریف تصور کرتا ہے وہ کم بخت ہے ۷ جو کل شے مین بھید اوسکو سمجھے وہ موت سے
ڈرے اور بہشت اور دوزخ کو یکسان سمجھے اور جو اپنے مین آتما یعنے برہم کو سمجھے وہ
دوسرے سے کسو طرح کچھ نہ مانگے اور نتائج کی امید نہ کرے ۱۸ - آتما کو مثل مینہہ کے تصور کرو
اور مینہہ پہاڑ اور دریا مین یکسان برستا ہے اور پہاڑ کی بلندی سے تلے آتا ہے ۱۹
سبب پیدائش کل عالم کی آتما ہے ۲۰ جو صفات کا نگران رہے وہ صفات مین
گرفتار رہیگا جیسے کہ صاف پانی صاف برتن مین نظر آوے اور رنگین مین رنگدار
پس وہ آتما صاف دلمین صاف نظر آتا ہے اور کثیف مین کثیف ۲۱ جیو آتما کی
روشنی سب جگہ یکسان ہے اور اسکے گہر کے ۹ در ہین آس آتما کا دہیان کرو کہ تجلی
ہو ۲ سبکا فنا کرنیوالا آتما آفتاب مین ہے ۳ آباد کرنیوالا اور حرکت دینیوالا
مین ہے ۴ تمام خلا مین پر ہے ۵ وہ آتما آگ ہوکے زمین مین اور نجیات
ہوکے بتون اور پہلون مین رہتا ہے ۶ وہی آتما جانورون مین اور آدمیون مین
اور جگون مین اور سچائی مین اور بہوت اکاش مین اندر دیوتا ہوکر ہے جیسے جو
خلقت آبی ہے وہ آب مین رہتی ہے اور زمین کی پیدائش زمین مین ہے ۷ جگون کی
جو ساگری ہے اور جو پہاڑون مین اشیا پیدا ہوتی ہین سب ہی آتما ہے ۸ پران باد
اوپر کو جاتا ہے اپان باد تلے کو سمان باد درمیان مین ہے ۹ سب دیوتا اس کا دہیان
کرتے ہین ۱۰ بعد متفرق ہونے اجزا جسم کے جو باقی رہتا ہے وہ آتما ہے ۱۱ آدمی
تک زندہ رہتا ہے پران باد اور اپان باد سے زندہ نہین رہتا کیونکہ حیات اوس

کرتا ہے ۳ جو کوئی دانا اور صاحب ہمت ہے وہ جو اسکو باہر سے اندر کرکے آتما کو
دیکھتا ہے اور نادان بچونکی طرح گرفتار محسوسات ظاہری کا رہتا ہے ۴ پس نادان کی جان
عالم مین خیالات مرگ اور بیم اور رجا اور بہشت اور دوزخ کے رہتی ہے اور کسیطرح آواگون سے
باہر نکل نہین سکتی ہے ۵ جو عالم اور عاقل ہین اوس چیز پر جو فانی اور محسوسات کے متعلق
ہے نظر نہین کرتے اور بے زوال کو تلاش کرکے قابو کرتے ہین ۶ وہ جو بدن مین متصرف ہے اور
ہر طرف حسون پر کرتا ہے اور رنگ اور بو اور لمس وغیرہ سے لذت لیتا ہے وہ جیو آتما ہے
ہر ایک حس اپنی حد کا کام کرتی ہے دوسری حد کے کام مین متصرف نہین ہو سکتی ہے اسی
دلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جیو آتما بدن سے جدا ہے اور سب پر محیط ہے اور جیو آتما آتما
ہے ۷ جو سپنا نہین دیکھتا اور بیداری مین دیکھتا ہے وہ کامل ہے اور محیط ہے
حکما اسکی حقیقت کو تحقیق کرکے بے اندوہ ہو جاتے ہین ۸ جو جیو آتما کو نزدیک اور لینے
والا لذتون کا جانتا ہے وہ ماضی اور حال و استقبال پر قادر ہو جاتا ہے پس خوف
موت اور عاقبت سے ایمن ہوتا ہے ۹ جب معلوم ہوا کہ جیو آتما اور آتما واحد ہے
اور اول خلقت ہرن گربہ ہے اور وہ درمیان سوراخ دل کے مقیم ہے اور بسبب مقید
ہونے کے اعضا مین محجوب ہے پس یہہ مقید وہی آتما ہے کہ ہرن گربہ کا صانع ہے وہ
پیدا ہو کے تمام دیوتا اور حواس اور گیرندہ لذات محسوسات ہوا ہے ۱۰ اور عناصر
ہے اور عناصر آتما مین آگ جو لکڑی مین محجوب ہے دیوتا احتیاط کو پوشیدہ رکھتے ہین
مثل حمل کے کہ شکم مادر مین رہتا ہے ۱۱ بید خوان ہوشیار ہر روز بوقت ڈالنے کسی چیز
کے آگ مین آگ کی تعریف کرتے ہین ۱۲ آفتاب کو ہوا کے لباس مین فرشتے پکڑے
ہوئے ہین پس مقام معین سے طلوع ہوتا ہے اور مقام مقرری مین غروب ہوتا ہے
یہہ مجال نہین کہ اپنی جائے معین سے تجاوز کرے جہان آگے جا نہین سکتا وہ مکان ہی
آتما ہے ۱۳ جو آتما دل مین ہے اور حق ہے اور علم ہے اور عین سرور ہے وہی آتما ہے

کو گہوڑے اور دل کو لگام گہوڑونکی اور عقل کو رتہہ بان اور جیو آتما کو سوار تصور کرے اور محسوسات سے راہ اور شرک نظر آتی ہے ہو اسطے جیو آتما کو گیرندہ نتایج اعمال کہتے ہین جسکی عقل ہانکنے کو اچہی ہو اور دل قوی ہو اور گہوڑے سیدہے ہوے ہون وہ منزل مقصود کو پہونچتا ہے اور وہان مقیم رہتا ہے اگر رتہہ بان یعنے عقل ناقص ہے گہوڑے یعنے حواس اوسکے قابو مین نرہینگے پس منزل کو نہ پہونچیگا بلکہ کسی غار مین رتہہ سمیت گر پڑیگا ہو اسطے یہہ راہ اور سواری مشکل ہے ۵ اول حجاب اس راہ کی حواس ہین دوسرے عناصر کہ جیسے حواس بنے ہین تیسرا حجاب دل ہے چوتہا حجاب عقل ہے پانچوان حجاب ہرن گربہ ہے چہٹا حجاب پرکرت ساتوان حجاب آتما ہے اور وہ سب سے بڑا ہے کہ محیط عالم مین ہے ۶ انکے مراتب کو سمجہنا منزل کو پہونچنا ہے ۷ یہی عناصر اور جاندار ہے ۸ جبتک ایک سر موا سے خواہش باقی ہے وہ ذات پوشیدہ ہے ۹ جو تیز ہوش ہین اور مطلب کو سمجہتے ہین وہ اوسکی وحدانیت کو سمجہتے ہین ۱۰ پہلے حواسون کو جمع کرے پہر دلکو محو کرے پہر عقل کو جیو آتما مین اور اوس کو مجموع ارواح ... منزل پر پہونچے ۱۲ مرشد کامل سے اسکی حقیقت کو سمجہے کہ تلوار کی دہار سے ... باریک راہ ہے ۱۳ عارف اور عاقل اور حکیم کہتے ہین کہ وہ ذات اشبد ہے یعنے نطق ... اور حرف اور آواز اور لمس اور رنگ اور بو سے منزہ ہے ۱۴ تعریف سے باہر ہے جو ... اوسکی حقیقت کو سمجہے وہ خوف مرگ سے ایمن ہووے اور سرور دائمی پاوے ۱۵ ... جو عام کو یہہ راہ دکہلاوے وہ نتیجہ نیک پاوے کہ جو اس راہ سے غافل مین سخت ... توہمات دنیا اور عقبی مین مبتلا ہین اور ہر دم بار دون کے دم مین آنکے سخت نقص ... اوٹہانے مین ۲۸ آتما کو ہر کوئی نہین پہچانتا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ آتما نے ... حواسونکو اپنی طرف سے ہٹا کے باہر کیطرف متوجہ کر دیا ہے پس بیرونی محسوسات کو ... ہین اور وہ جو آتما اونکی اندر ہے اوسکو نہین دیکہتے ہین ۲ وہ مالک ہے جو چاہتا ...

۱۰ آتما بزرگ سے بزرگ اور خورد سے خورد ہے اور سب کے دلمین مقیم ہے ۱۱ جب
سب مین ہے نظر نتیجہ عمل پر کہنا غلط فہمی ہے ۱۲ جو ایسا سمجھتا ہے وہ آتما کی بزرگی
سے واقف ہے ۱۳ آتما اگرچہ غیر متحرک ہے مگر تمام حرکت اوسکی ہے اور خواب
مین بھی وہ سیر کرتی ہے اور عیش سرور ہے اور سرور سے بھی منزہ ہی ۱۴ آتما من ہے
یعنی قلب پس سوائے قلب کے کوئی سمجھنا اور سمجھانا نہین سکتا ہے ۱۵ آتما اپنے کو
آپ خود سمجھتی ہے ۱۶ آتما نور ہے مجسم نہین ہے گو کہ سب اجسام مین ہے ۱۷ جسنے
آتما کو پہچانا وہ مستغنی ہو گیا اس سبب سے ہر کوئی اوسکو پا نہین سکتا ہے ۱۸
آتما عبارت اور اشارت مین نہین آسکتی ہے پس بید کے پڑھنے اور جگ اور اوپاسنا
کرنے سے وہ پائی نہین جاتی ۱۹ جو آتما کو جانتا ہے وہ آتما کو پاتا ہے کہ آتما
خود اپنی صورت آتما کو دکھلا دیتی ہے ۲۲ جو کوئی بدفعلی کرتا رہتا ہے وہ ہمیشہ
بیقرار اور تکلیف مین رہتا ہے ۲۳ جسکے حواس اوسکے قابو مین رہتے ہین
وہ آتما کو نہین پاتا ہے ۲۴ جو بد افعالی کو چھوڑ دے اور حواسون کو روکے
نیک افعالی کیطرف بھی رجوع نکرے اور توقع نتائج جگ وغیرہ کی دل سے کھو دے وہ
آتما کو پاوے ۲۵ گیان سے آتما ملتی ہے اور کرم اور اوپاسنا سے نہین ملتی
۲۶ تمام عالم مثل جگ کے ہے اور موت اوسکا مصالح پس آتما کہانیوالی اور عالم
اوسکی خوراک ہے ۲۷ درمیان دل کی سوراخ کے بسبب دو ہی کے دو آتما ہین
۱ جیو آتما ۲ جیو آتما لینے والی لذتون کی اور کرنے والی عملون کی لیکن حقیقت
مین ایک ہے اور پرم آتما دیکھنے والی تماشا کی چونکہ سب ایک مین پس سب گیرندہ
لذتون کے ہین ۲ برہم کے جاننے والے دو آتما کو نسبت روشنی اور اسکے سایہ سے
دیتے ہین پرم آتما مثل روشنی اور جیو آتما مثل سایہ ۳ آگ جگ ناچ کیت ایک دلیل
ہے کہ عامل کو پار کرتا ہے اور عالم بے زوال کو پہونچاتا ہے ۴ بدکو اعرابہ اور حواسون

لذات محسوسات کا ہوتا تو خوب ہوتا اور مین مین ربہم تہا اور محتاج بغیر نہ تہا تو ہرن کر یہ
سے ہی بزرگ ہے کہ اوسمین ہی خواہش بہری ہین کہ اوسسے خواہشین پیدا ہوتی ہین اگرچہ ایسا
نتیجہ جگ اور نیک افعالی ایک مرتبہ رکہتی ہین لیکن اوسسے ہی بزرگ مرتبہ وہ ہے کہ بیم اور
رجاسے آزاد ہووے جس مرتبہ کا تو متلاشی ہے وہان بڑی بڑی اولیا ہی نہین پہونچتی ہین
کہ اونکی خواہش سدراہ ہوجاتی ہین کمال دانش سے خواہش دور ہوتی ہی جو دانا ہین وی
خواہش محسوسات ظاہری اور باطنی اور دنیاوی اور عاقبت کو ترک کرتے ہین اور دل
کو جیو اتما اور جیو آتما کو دل سے ملا دیتی ہین پس وی نور اعظم سے وصل ہو کے بیم اور رجا
آزاد ہو کے عین سرور ہوجاتے ہین اور آتما کو سمجھتے ہین کہ ہم ہین لیکن اُن بدنکو جو فنا ہونیوالا
ہے آتما نہین جانتے ہین اور آتما کو محسوسات سے جدا جانتے ہین اور مین یقین کرتا ہون
کہ اوس گہر کا دروازہ تیری بوساطت کہل گیا ہے ۲۰ نچکیتا نے کہا وہ آتما عمل نیک اور بد او
اونکی نتایج اور ماضی اور حال اور استقبال اور خلق اور خالق اور مخلوق اور نفی اور اثبات
اور شک اور یقین سے منزہ ہی اوسکی کیفیت کو ارشاد کرو ۲۱ ملک الموت نے کہا جو
تمام بیدونمین لکہا ہے اور جگ اور ریاضت اور ترک لذات سے غرض ہی معلوم
کرنا اوسکی حقیقت کا ہے اور وہ فقط اوم ہے یہی پرنو ہے اور بزرگ ترسے اگر اس مطلق
سمجھے مطلق ہوجاوے اگر اوسکو مقید سمجہی مقید رہجاوے ۲ یہی مطلق ہے اور یہی مقید اور
مفرد ہے اور یہی مرید نیہ اور یہی وسیلہ اوسکے پانیکا ہے مثل اوسکی دوسرا کوئی نہ
ہے ۳ اسکے علم سے منتہائی مراتب کو پہونچتا ہے ۴ آتما نہ پیدا ہوئی نہ مریگی اور
موجود ہوا وہ معدوم ہوگا ۵ نہ اوسسے کچہہ پیدا ہوا نہ اوسسے کچہہ پیدا ہوگا او
کسی سے پیدا ہوا ہی ۶ وہ بحالت خود دایم اور قایم اور بے زوال ہے ۷ بدنکی
اور شکست ہونے سے وہ نہین مرتا ہے ۸ جو اپنے تئین قاتل یا مقتول سمجہتا ہی غلط
۹ نہان وہ چیز نہین ہے جو ماری جاوی یا مجروح ہووے جو آفت مین جسم پر ہین جان پر نہین

میر بہی نہین ہوتا ہی اور افزایش کو حریص ستاہی پہر انکو مین کیا کرون جب مین ایسے
ام المراتب کے حضور مین حاضر ہوا مجہکو تحقیقات اور طلب نعمت عظمی کا چاہیئے
ر ناچیز اور برے حقیقت اشیا کا طلب کرنا ہی پست ہمتی ہے تمام جہان پیری
ر موت اور عاقبت کے خوف سے ڈرتا ہے پس مین آپکی مہربانی سے اس بیم اور
ل سے نجات حاصل کرون اور یہہ سوال سو بہی بہرا ہے ۹ ملک الموت نے کہا دنیا مین
و چیز ہین ایک نکوئی دنیا دوسری نکوئی عاقبت ان دونونکی قید مین تمام جہان پہنسا
ور ان دو مین سے ایک کو ہر کوئی چاہتا ہی پس اسکی حقیقت مین کہتا ہون ۱ انہین جو کوئی
وئی آخرت کی چاہتا ہی وہ محمود ہے ۲ جو کوئی نکوئی دنیا کی چاہتا ہے وہ آخرت کی خوبی
سے محروم رہتا ہے ۳ عاقل اور عالم کو چاہیئے کہ عاقبت کی نکوئی کا طالب ہووے
ہ بیوقوف دنیا کی دولت کے خواہان ہوتے ہین اور وی سب نعمت جنکو ہزار خرابی جمع کرتے
ہین مرنے سی معدوم ہوجاتی ہین آفرین ہی تجکو کہ تمنی کوئی چیز محسوسات کی طلب نہ کی او دنیا
او عقبی اور نتیجہ اوسکی ایک دوسرے کے خلاف ہین تو طالب راہ معرفت کا ہوا پس تو لائق تعریف
کیا ہے جاہل اور عاقل خواہش لذات کی دنیا اور عقبی مین کر کے بہت تکلیف اوٹہاتے
ہین اور حقیقت سے واقف رہتے ہین بعضے سمجہتے ہین کہ جو کچہہ ہے یہی عالم ہی اور کچہ
نہین ہے بعضے دوزخ کے قصے سنکے بیم اور رجا کرتے ہین جیسکہ سیر کی جنگل مین پہنستے ہین حیران
رہتے ہین حق کی معرفت کرنیوالی اور اوس راہ کے سننے اور سمجہنے اور دیکہنے والی کم ہین کیونکہ
اس رمز کے سمجہنے کو ذہن رسا چاہیئے سمجہانیوالا بہی جب ایسا ہو کہ آتما سے وصل
ہوگیا ہو تب لائق تعلیم کی ہو کیونکہ وہ نہایت لطیف ہے اور محسوسات سے نیارا ہے
جاتا ہے جسنے بید کی رمز دلیل سے سمجہی ہو وہ لائق ارشاد کے ہے تو نے ضرور
دنیا اور اوسکی لذات کو فانی سمجہا ہے برابر کوئی سایل بہی مینے نہین دیکہا افسوس
مین نے بہی کئی مرتبہ جگ کئے اور بہشت کی امید مین پہنسا ہون اگر مین جگ کرنا او طالب

اسکی سمجہہ کے موافق عمل کرے وہ تمام سامگری جگ کی اپنے جسم مین تصور کرے اور
دام سے اعمال نادانون اور ضاجان غضب اور شہوت اور حسد اور تعصب سے آزاد ہو جاوے
اور اندوہ بیم ورجا سے فارغ ہو کے بہشت اعظم کو پاوے کہ بہشت کا دینے والا گیان ہے
۴ انچکتانے کہا تیسری آرزو یہہ ہے کہ مردون کے حقین روایت مختلف ہین البعض
کہتے ہین کہ جو کچہہ تہا یہہ جسم تہا جو خلاط پنج عنصر سے مرکب ہوا اور حرارت غریزی سے
متحرک ہوا جب وہ گذر گیا یعنے مرگیا ہر ایک عنصر متفرق ہوگیا اور کچہہ باقی نہین رہا جنکا
مذکور ہو خلاصہ یہہ ہے کہ جیو آتما کو کوئی شے مثل جوہر بسیط کے نہین جانتے ہین
اور جسم کے ہمراہ مثل اور قوتون کی روحکو فانی سمجہتے ہین ۲ بعضے کہتے ہین کہ جیو آتما
عقل اور بدن اور دل اور حواس سے جدا ہے بعد جدا ہونے جسم سے جیسے عمل کی ہوتی ہین
ویسی ہی جگہ جاتا ہی ۳ تم کہو کہ سچ کیا ہے اور حقیقت اسکی کیا ہے اور اصل اسکی
کیا ہے ۵ ملک الموت نے جواب دیا کہ اسکی کیفیت دیوتا بھی برہما اور بشن اور مہیش بہی
نہین جانتے ہین اور انکو بہی باوجود اس فضل وکمال کے کہ عقل کل مین نوع بنوع کے اپنے وہم
اور قیاس سے شک ہین اور یہہ جواب سخت مشکل ہے کیا کہون سخت حیران ہون تو اور
بات پوچہہ ۶ انچکتانے کہا کہ جب یہہ جواب ایسا مشکل ہے کہ کسیکو اسپر علم نہین بہتر
ہے کہ آپ اپنی رای کیموافق فرما دین کہ میرے واسطے وہ ہی مفید ہوگا ۷ ملک الموت
نے جواب دیا کہ دولت دنیا اور کثرت اولاد اور سلطنت روی زمین اور آزادی عمر
اور اقسام نعمت طعام اور شراب اور لباس اور اسباب جو تجہکو درکار ہے طلب کر اسکی
حقیقت استفسار نکر کہ بعد مرنے کے کیا ہوتا ہے کہ کہنا اسکا مشکل ہے اور سمجہنا
اشکل اگر کوئی مرکے زندہ ہوتا تو بوا بھی کہتا جو معلوم ہی نہین وہ کیا کہون ۸ ا
نچکتانے کہا کہ جن نعمتون کے تم متوقع کرتے ہو یہہ سب فنا پذیر ہین خدا جانی کل
کون جئے کہ مرنے کے بعد یہہ سب بیکارہ ہو جاتے ہین اور انکی پانے سے پانیوالا

صفت
تیسرے میرے تئین بہہ باپ کے پاس وہ الیس کرو مگر اس
اپنا یہ یاد نہیجے ...
سے کہ اوسکو بعد اقت میری حاضری کی تمہارے حضور مین ثابت ہو جاوے اور ان
تینون درخواست کو ایک آرزو میری سمجھکے پوری کرو ۱۱ ملک الموت نے کہا کہ تیرا
باپ تجہسے ضرور اب خوش ہو جاویگا اور آرام بہی پاویگا یعنے اپنے گناہون سے پاک ہو جاویگا
اور اوسکا غضب بہی جاتا رہیگا اور تو موت کے موہنہ سے آزاد ہو جاویگا کہ تیرا
نام یادگار رہیگا ۱۲ نچکیتا نے کہا دوسری آرزو میری یہہ ہے کہ بہشت وہ چیز ہے
کہ جہان کوئی خوف نہین ہے اور تم جو سبب موت ہو وہان دخل نہین رکہتے ہو اور وہان
بہوکہہ اور پیاس بہی نہین ہوتی ہے اور کسیطرح کا سوچ اور بچار بہی نہین رہتا ہے
غرضکہ یہہ تین سرور ہے اور مین سنتا ہون کہ جگ کے کرنیسے وہان رسائی ہوتی ہے
آپ صاحب کمال ہین ضرور اسکی کیفیت جانتے ہو گے پس مجہکو مفصل سمجہا دو
۱۳ ملک الموت نے کہا کہ وہ جگ جسسے اس تعریف کا بہشت ملتا ہے اوسکا موکل
وہ ہے جو صورت کل عالم کی ہے اور اوسکا مسکن گیانی یعنی دانشمندون کا دل ہے وہ
سب سے بیشتر اور سب سے بڑا ہے اور سب قسم کے جگ اور اونکے موکلونکی صورت
اور صفت سے جدا ہے چنانچہ اوسکے کان ہین بموجب بید کی تحریر کے سمجہا دیا اوس
حیب نچکیتا اچہی طرح مطلب کو سمجہہ گیا ملک الموت نے دعا دی کہ عالم مین جگ تیری
نام سے مشہور ہوگا اور ایک مالا جسمین بہت فائدے تہے اوسکو عطا کی اور نام
اوس جگ کا ناچ کیت مقرر کر دیا اور کہا کہ جو کوئی تین مرتبہ اس جگ کو قرات کری اور
سمجہے اور تعمیل کرے ماں اور باپ اوسکے حق مین خوش ہووین تین مرتبہ کے عمل
کی تعریف اخیرات ۲ جگ ۳ بید کا پڑہنا صورت کل عالم کے موکل کی اور جگ
کی آگ کی ایک ہی تاہے جو کوئی برہم کو کہ برہم اشارہ ہرن گربہہ سے ہے بموجب علم بید
کے جانے اور یقین کرے وہ آرام اور سرور حاصل کرے جو اس ناچ کیت کو سمجہے اور

جسسے کچہہ نیک نتیجہ باپ کو نہین ملیگا **اور** باپ بہی غمگین ہوا کہ غضب کی حالت
مین بے ساختہ میری زبان سے ناسزا کلام برآمد ہوا لیکن اوس طفل جوان سیرت نے پہر
باپ سے کہا کہ بزرگون کی آئین ہے کہ جو منہہ سے نکالین اوسکی تائید کرین اور جو
دینا کرین اوسکو ادا کرین اور کسیطرح انحراف نکرین جو کہ دنیا مین موجود ہوا ہے وہ
ایک وقت مین معدوم ہوگا اور تمام انتظام اس عالم کا بے ثبات ہے پس تمنے جو زبان سے
فرمایا اوس کی تعمیل کرو اور اپنے اوپر الزام دروغگوئی کا عاید ہونے ندو اور میری حیات
کے معدوم ہونیکا تردد نکرو کہ آخر ایک روز یہہ جانے والی ہے **۶** باپنے کہا کہ بہت اچہا
تم ملک الموت کے پاس جاؤ **۷** القصہ نچکیتا ملک الموت کے گہر گیا لیکن بوقت ورود
صاحب خانہ کو گہر مین نہ پایا اور تین روز اسنے بغیر دانہ اور پانی کے صبر کیا کہ سچی شرط
مسافر نوازی کی ادا نہ کی **۸** جب صاحب خانہ گہر مین آیا اور مہمان کو تشنہ اور گرسنہ
دیکہا اپنی بی بی پر خفا ہوا کہ یہہ کیا نالائق ہے کہ مہمان نوازی نہ کی **مہمان** کو مثل
آگ کے تصور کرنا چاہئے اور میزبانی کے پانی سے اوس آگ کو بوجہانا فرض ہے
افسوس کہ تونے اوسکی خبر نہ لی اور وہ بہوکا اور پیاسا خراب حال ہے رہا تمہارے
اس قصور سے تمہاری سب امید معدوم ہوجاوینگے اور جو نعمت ملنے کو تہی سب جاتی
رہینگی اور نیک آدمیون مین تم بیٹہنے کے لائق نہین رہوگے اور تمہارے قول کو عزت
نہ رہیگی گو کہ تم سچ کہو اور نیک کہو عام باور نکرینگے اور تمام عمر کی حسنات کا نتیجہ ایک
مہمان کے ملول رہنے سے باطل ہوجاتا ہے **۹** پہر نچکیتا سے مخاطب ہوا کہ میرے قصور کو معاف
کر اور اس قصور کے عوض مین جو تیرا دل چاہے طلب کر مین تجہکو عطا کرونگا کہ تو تین شب
میرے گہر تکلیف سے رہا تیری تین خواہش کا پوری کرنا میرے ذمہ فرض ہے **۱۰** نچکیتا نے کہا
کہ اول میرے باپ کی بدافعالی کہ جسکی شرح تمکو بروشن ہے دفع کرو اور اوسکو شاد کرو دوسرے
میرا باپ مغلوب الغضب ہے یہہ علت اوسسے دفع کرو کہ جسطرح مجہکو تمہارے پاس

اسی عمل سے گناہ سب بخشے جاتے ہین اور اسی عمل سے دنیا اور عقبی کی بہتری
ہوتی ہے مؤلف راجگان اور متعصبان مذہب اسکو رد کرتے ہین تو بغیر عدالت عقلی
کیکی جان و مال کے لاگو ہو رہے ہین اور گوشت کے کہانیوالی اسکی حقیقت کو سمجھین
تو تمام آدمی اور تمام حیوانات کو یکسان سمجھین اور اپنی اندک لذت کیلئے اونکی تمام
عمر کی لذت کو برباد کرین تمام انسان خلقت مین برابر ہین کیونکہ سب کی پیدایش
پانچ عنصر سے ہے اور سب مین روح اور حواس ظاہری اور باطنی یکسان ہین جسکو
کچہہ بزرگی ہے فقط باعتبار علم اور عمل کے ہے اور جنکو حقارت ہے باعتبار جہل اور شہوت
اور غضب اور ظلم کے ہے قومیت پر ناز کرنا محض نادانی ہے ایک کو خدا کا دوست
دوسریکو خدا کا دشمن سمجہنا سخت بیوقوفی ہے فقط

۱۲ کہٹولی اپنشد یہہ شرتی مین نمبر ۳ اور اتہرین بید مین نمبر ۴ ہے عاقبت
کے حال اور تہذیب اخلاق مین ۱ ایک رکہیشر نے بامید پانے نتیجہ جگ کے اپنی جایداد
کو فروخت کر معبود گایی خرید برہم کے جاننے والون اور توکل سے گذران کرنیوالی
اور لذات کے ترک کرنیوالون کو نذر کین لیکن وہ سب گایی عقیم محض و
بیکار تہین ۲ نچکتا نامی ایک لڑکا خوردسال اوس رکہیشر کا تہا اوسنے کہا کہ باپ
نتیجہ اپنی عمل کا چاہتا ہی اور اوسنے جو خیرات کی اوسکا نتیجہ نیک نہین ہے کہ عقیم گایی سے
کچہہ نفع لینے والیکو حاصل نہین ہوتا ہے پس یہہ امید غلط ہے ۳ پہر اوس لڑکے
نے فکر کیا کہ جو سرمایہ گہر مین تہا وہ سب باپ نے بخشدیا مگر ناحق کیا اگر میرا باپ مجہکو
کسیکو خیرات کردے تو عجب نہین کہ نتیجہ نیک ملے اس بات پر یقین کرکے اوسنے اپنے باپ سے
کہا کہ مثل ان گاوان کی مجہے بہی کسیکو بخشدو یہ باپ خاموش ہو رہا جب لڑکے نے دوسری
اور تیسری دفعہ جواب طلب کیا باپ ناخوش ہوا اور بولا کہ تجہکو ہم جمراج یعنی ملک الموت
کو بخشینگے ۵ جب باپ نے ایسی بددعا کی نچکتا ملول ہوا کہ باپ نے ناحق ایسا بد کلام کہا

کہا کہ اسکی حقیقت کو سمجھنا ہماری امکان سے بعید ہے اور محسوسات سی باہر ہے پہر
فرشتے پہر ہوا کے پاس گئے اور ہوا بہی اوسی تکلیف سے وہان حاضر ہوئی اور ہوا نے
ظاہر کیا کہ میرا فعل اوڑانا اور رکہنا ہے مگر جب اوس نور کے رو برو ہوا اور نور نے
کہا کہ اس گہاس کو اوڑا ہوا نے تا بمقدور خود سعی کی آخر عاجز ہوئی اور کہنے لگی
کہ مین تمام خلا مین محیط ہون مگر اسکی صورت اور سیرت کے سمجھنے مین قاصر ہون ۵
پہر اندر کے پاس فرشتے گئے اور اندر وہان حاضر ہوا مگر وہ صورت غایب ہو گئی
اور بجائی اوسکی ایک صورت عورت جمیل کی کہ اوما یعنے پاربتی موسوم ہے موجود نظر
آئی اندر نے اوس عورت سے کہا کہ وہ صورت عجیب جو پہلے یہان نظر آئی تہی وہ
کہان گئی اوس عورت نے کہا کہ وہ برہم تہا اور دیوتا جو اس غرور مین تہے کہ ہمنی فتح
اسرون پر پائی بتلانے آیا تہا کہ فاعل ہر فعل کا مین ہون دوسرا کوئی نہین ہے تم کس
بات پر غرہ کرتے ہو اور اپنی طرف نسبت دیتے ہو پس اندر نے برہم کو پہچانا ۶ منجملہ
اندر اور آگ اور ہوا اندر کو فضیلت اس حکایت سے ہے کہ پہلے اوسنی برہم کو پہچانا ہے
اور وہی سزاوار تعظیم کے ہے کہ مثل برق کے پلک مارنے مین آنکہہ کے سامنے سے
غایب ہو گیا ۷ آدمی کے جسم مین وہی برق جسکی تعریف ہوئی روشنی دہندہ ہے
اور وہی خواہش کنندہ ہوا اور وہی غضب کنندہ آگ ہے اور وہی صورت عجیب ہے اور
وہی صورت ادم ہے ۸ یہہ دل یا جیو تما ایک
ہی ہے لو نام فقط واسطی بیان کے ہین پس اسکو برہم جانکے اس سے شغل کرو ۹
جو اس بزرگی برہم کل کا مذہب ضرور اختیار کرے اس سب جاندار ونسی اوسکی محبت
ہوتی [illegible] سب اوسکی مطیع ہو جاوین اندر نے فرشتون سے کہا کہ ریاضت او ضبط حواس
[illegible] موافق [illegible] کرو اور بید کو پڑہو اور سب شرایط بید کے موافق تعمیل کرو
[illegible] اور راستی کو سب تمام کی جڑ جانو یہی رجوع تمام کی ہے اور

کور ہوا ہے اور جو کہتا ہے کہ مین سمجھا وہ کچھہ نہین سمجھا ہے کہ وہ فہم مین نہین آتا
ہے ۵ جو سمجھا کہ مین سمجھا وہ خاک سمجھا یعنے کچھہ نہین سمجھا جو سمجھا کہ مین نہین سمجھا
وہ حقیقت کو پہونچا جو سمجھا اوسنے بیان نہ کیا کہ کوئی بجز سمجھنے کے جا نہ رہی
اور بیان کو دوئی درکار ہے جسنے کچھہ بیان نہ کیا اوس نے اندہے کی مانند
بیان کیا کہ لائق اعتبار کی نہین ہے یہہ سمجھنا عین برہم گیان ہے اور مکت کا سبب ہے
۶ معرفت کو سبب رستگاری کہتے ہین یہی جاننا معرفت ہے اور رستگاری یہی ہے
کہ اپنی حقیقت کو پہونچنا ۷ جو تو یہہ سمجھا تو تو سچا ہے اور جو تو اسکے خلاف سمجھا
تو تو جھوٹھا ہے ۸ جسنے اوسکو سب شئے مین محیط سمجھا اوس نے اس عالم کو چھوڑ
دیا کہ وہ کسی سے بدی نکریگا اور جسنے اوسکو غیر سمجھا اوسنے آفت کو برپا کیا اور
جہالت مین پہنسا اور رہا ہوگیا ۹ سُر اور فرشتہ اور دیو تا مراد ہے افعال نیک سے
اور اسر اور شیطان اور جن مراد ہے افعال بد سے غرضکہ سُر اور اسر یہی حضرت انسان
مثلاً نقل ہے سُر اور اسر مین جہاد ہوا اسُرون نے خیال کیا کہ ہمارے فتح ہوئی اسُرون نے
سمجھا کہ ہم جیتے اور جانین غرور اور تکبر مین آگئے ۲ ایک عجیب اور غریب نورانی
صورت وہان موجود ہوئی کہ سزاوار تعظیم اور تکریم کی تہی ۳ فرشتون نے اوس
بزرگ کی حقیقت کو نہ پہچانا اور آگ کے موکل سے استفہام کیا کہ تمنے اس صورت
مین حلول کیا ہے پس آگ اوسکی تحقیقات اس حقیقت کے کہ وہ کون ہے
اوس صورت پاک کے پاس آئی لیکن اوس نورانی کے جلال کو دیکہکے دم بخود ہوگئی
اوس نور پاک نے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہے آگ نے جواب دیا کہ مین آگ ہون
اور جہان کو روشن کرتی ہون اور سبکو جلاتی ہون اوس صورت عجیب نے
اوسسے کہا کہ یہہ انبار گہاس کا جو موجود ہے اسکو جلا تا کہ تیری قوت پر علم ہو آگ
نے تا بمقدور سر پٹاری دہوان بہی نہ نکلا پہر خجل ہوکے معترف بقصور ہوئی اور پہر

کے گیانیون اور بزرگون کے قولون سے معلوم کرتے ہین کہ صانع صنعت کوئی ہے
جو عواس ظاہری اور باطنی اور انتہہ کرن مین نہ آوے اور جسکو پران تمیز نہ کرسکے وہ
برہم ہے اور جو وہم وقیاس اور دید وشنید اور نطق مین آجاوے وہ برہم نہین ہے
ہان سمجھنے والے کی فہم کی غائت ہے کیونکہ وہ بے نہائت ہے جو وہم اور قیاس مین سما
جاوے وہ محدود ہوتا ہے اور اوسکی نہائت کچھہ نہین ہے برہم بے نہائت ہے
کسی طرح کسیکے فہم مین نہین آتا ہے کہ کسی نے کوئی شکل اوسکی نہین بنائی گو کہ
لاکہون باتین اپنے فضل اور کمال کو بہتون نے بنائین اور معجزات دکہلا گئے بہیات
کے جواب مین معترف بقصور رہے جو کوئی کچھہ بتاوے وہ برہم نہین ہے فقط بتانیوالے
کے من کا بہرم ہے ۲ تم کیسے گرو ہو کہ کہتے ہو کہ مین نہین جانتا کہ وہ کیسا ہے مینے
سمجہا تہا کہ میرا گرو اچہا ہے اور سب کچھہ جانتا ہے **جواب** یہہ تیری اچہی سمجہہ نہین
ہے جو تو گرو اور اپنے تئین جدا سمجہتا ہے بلکہ لائق یہہ ہے کہ سمجہاو سمجہانیوالا
اور سمجہنے والے کو ایک تصور کرو اور برہم جان اگر دیوتاؤن کو جدا یا بصورت متفرق
تصور کرے تو بہی خطا ہے کیونکہ وہ تمام موجودات مین بیا ایک ہے **اسوجہ** سے یہہ
جاننا واجب اور بجا ہے مین ہی برہم ہون **ای چیلے** اب تو سمجہا جو مینے اپدیش کیا ۳
چیلے نے کہا کہ مین نہین سمجہا کہ تم کیا کہتے ہو **جواب** اے مرید اگر تو نہین سمجہا تو تو نے
کیون کہا کہ مین نہین سمجہا جب تو نے مین کہا یعنی اہنکار کیا اور انانیت مین آیا تب
تو نے مین کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو اپنے تئین جانتا ہے پہر تو نے کہا کہ مین نہین سمجہا
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو دو چیز سمجہا ہے ایک خودی کو دوسرے اپنے جہل کو بس دو کچھہ مین
ثابت ہوئے **فہمید** یعنے علم اور گیان اور تمیز اور عقل کہ بہت نام اس قسم کے مین
وہ ہی برہم ہے **تو** برہم کو سمجہہ اور یہہ مت کہہ کہ مین نہین سمجہا ۴ اس جماعت مین
برہم مین جو سمجہتا ہے کہ مین نہین سمجہا وہی سمجہا ہے اور اسیقدر سمجہا ہے جو کہ

دنیا کو چاہتے ہین حلما آتما کو چاہتے ہین جنکا دل آتما کیطرف متوجہ ہوا اوسکو آسایش
جسمانی کا خیال نہین ہوتا ہے **اسکی** تلاش کو علم اور بچار اور صحبت نیک اور
تہذیب اخلاق شرط ہے جب گیانی مرتا ہے اسکی حواس اور اعضاے افعالی اپنے
اپنے دیوتاؤن کے پاس جاتے ہین اور کہتے ہین کہ اعمال کا بدلہ ہمکو ملے وے کہتے ہین کہ
نتیجہ اعمال کا بیوقوفون کے واسطے ہے تم اپنے اصل سے جیسے دریا جب پہاڑون سے
نکلتے ہین گنگا اور جمنا اور چناب وغیرہ بہت نام اور صفت جدا جدا رکھتے ہین جب
سمندر مین جا ملتے ہین پھر انکا نام اور نشان کچھہ باقی نہین رہتا سمندر کہلاتے ہین
اسیطرح سب کو جانو **۱۲** نامعقول ہے اس راز کو چھپانا چاہئیے کہ احمقون کو بہشت
کی نعمتون کا متوقع کرنا اور دوزخ کے عذاب سے ڈرانا عین مصلحت ہے فقط

۲۰ کین اپ نکھد یہہ سر اکبر مین نمبر ۳۶ اور انہر بن بید مین نمبر ۲۵
ہے **علم توحید**۔ ایک چیلہ سایل اور رہنمایت مجیب۔ ۱ پران اور دل کہ یہی اصل
اصول ہین کسکے حکم اور مرضی سے حرکت کرتے ہین اور نیک اور بد فعل کرتے ہین اور
نطق کسکے حکم سے اور بصر کسکے حکم سے علی ہذا القیاس تمام حواس ظاہری اور باطنی کسکے
حکم سے اپنے فعل کے فاعل ہوتے ہین **جواب** سماعت ایک قوت عالمگیر ہے اوس
سے حصہ ہر ایک کے کان کو ملا ہے اسیطرح بصر اور نطق اور تمام حواس کی قوت کو سمجھو
ان سب کا موکل وہ نور ہے کہ جسکے جاننے سے عارف راسخ دم اور ثابت قدم ہوتا
ہے اور جب اس جسم فانی کو چھوڑتا ہے مکت پاتا ہے اوس موکل کی ماہیت جاننے
کو دل اور تمام موکل حواس ظاہری اور باطنی عاجز اور حیران ہین وہ دل کی فکر رو تر
تعلیم سے سمجھا نہین جاتا ہے پس ہم اوسکی تعریف کیا کرین وہ جہل اور تمیز اور
منقول اور معقول سے برتر ہے صانع کی صفت مصنوع کو معلوم ہونی محال ہے
اور مصنوع کی حقیقت صانع کو معلوم ہے کہ اوسکی صنعت ہے ... دقت

اورچاند اورسب کواکب کی روشنی برابر ہوسکتی نہین بلکہ جیسے آفتاب کے
مقابل ذرہ نظر آتا ہے اوسکے مقابل ان سبکو ذرہ کی برابر سمجھنا بہی پست ہمتی
اور بے ادبی اور بے تمیزی ہے ۱۲ اس سمجھ اور اس کام کے برابر کوئی کام اور کوئی
عبادت نہین ہے ۱ ایک درخت پر دو پرندی بیٹھے فرض کرو ۲ ایک درخت کے پہلون
کو نہایت لذیذ سمجھ کے کہا رہا ہے یہہ جیو آتما ہے ۳ دوسرا فقط تماشا دیکہتا ہے
یہہ پرم آتما ہے ۴ درخت مراد بدن انسان سے ہی ۵ میوہ تمہا مراد نتیجہ اعمال نیک
سے ۶ جو پرندہ پہل کو کہاتا ہے وہ نادان اوا اپنی حقیقت سے ناواقف ہی اس سبب سے
متفکر اور آزار مین ہے جب دوسری پرندی کی حقیقت سے واقف ہوگا اوسکی کہانیکی
ہوس چہوڑ دیگا اور عملیات کے تردد مین نرہیگا کہ جیو آتما کو جب عرفان ہوتا ہی تب
معلوم کرتا ہے کہ یہہ از خود منور ہے اور محتاج امداد غیر کے نہین ہے اور محیط عالم اور
ہیولی عالم ہے اور ایسا معظم ہے کہرن گر یہہ اس سے موجود ہوا جو عارف ہوگا وہ
اعمال کے توہمات مین پہنسا رہیگا اور آتما سے مشغول ہوگا تمام عناصر اور رشی
مین بران مین جو یہہ سمجھ لی وہ موحد اور عارف ہی ۷ اگر کوئی حجت کری کہ کیسا گیانی
ہے جو زیادہ بات کرتا ہے کہے کہ برہم بات کراتا ہے کہ بزرگ ہے اور پہر کہی کہ کیسا گیانی
ہے کہ خود بخود عیش مین ہے جواب دی کہ برہم اپنے آپ کہیل کرتا ہے ۸ اگر یہہ عمل
بہی کرے اسکو عیب نہین یہہ ہی شرف ہے ۹ جب سب خواہشونکو چہوڑ دے
اور محویت حاصل کرے اور راستی اختیار کری وہ برہم کو یاد کرے اور وہ فقط گیان سے
پایا جاتا ہے ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین ہے اور نہ
مباحثہ منطقی
دنیا سے تناسنر یعنی ترک دنیا کا وہ ذوگانگی سے منزہ ہے اور جب تک دل ذوگانگی سے
پاک نہو وہ ثبت دور ہے دل کی خاصیت ہی کہ جسکا تصور کرتا ہے اوسکو حالت
خواب مین دیکہتا ہے کیا جو آتما کی خواہش کری اوسکو دیکہہ نہ سکے جسطرح جاہل متاع

۶ ساتون حصے زمین کے مثل ساتون پالواو سکے ہین اور وہ جان سب جہان کی
ہے کہ وہ محیط کل عالم کا ہے اور اوسکا ایک نام وسیاٹ پرش بھی ہے یعنی شخص کل
۸ پانچ آگ خاص ہین جو اوس سے مخلوق ہوئی ہین ۱ بہشت ۲ ابر بارندہ ۳ زمین
۴ مرد ۵ عورت ۶ آفتاب یعنے پہلی آگ جو سوم بہشت ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ تمام نباتات اوس زمین پہ پیدا ہوئی ہین اور اوگتی ہین اور مرد جو سبب نطفہ کا ہے
اور عورت جو محل نطفہ کا ہے اوسکی قوت سے ہین اور تمام مخلوق اور چارون بید
اور ارادہ خلائق کا اور عمل جگ اور خیرات اور تعین اوقات اور کتابین اور نتائج
سب اسکی متعلقات سے ہین اور چاند اور کواکب اور فرشتے یعنے نیک افعال
اور حیوان ناطق یعنے بدافعال آدمی ہین اور حیوان اور نباتات وغیرہ سب اس سے
فیض پاتی ہین اور کیفیت ساتون بہشت یعنے ساتون سیارہ اور تمام پہاڑ
اور دریا اور موجودات کی اوسکی روشنی سے ثابت ہوتی ہے ان [illegible]
آفتاب کو عزت اور فضیلت ہے پس وہ مشہور ہین پرستے اسمین بہی ہے جو اس ترکیب
آفتاب کو یقین برہم سمجھے اور یہہ سمجھے کہ میرے دلمین وہ آفتاب ہے اوسکی تمام گرہ جہل
اور غفلت کی کہل جاوین چونکہ عقل کی قوت آفتاب سے ہے اسواسطے سب سے اسکو
فضیلت ہے آفتاب کی عظمت بیان سے باہر ہے اگر کوئی چہوٹے نشانہ پر
تیر لگاوے احتمال ہے کہ خطا کرے یہہ ایسا نشانہ ہے کہ اسپر تیر لگانے سے خطا ہونیکا احتمال
نہین ہوسکتا ہے تمام قوت ابر اور زمین اور مرد اور عورت اسکے سبب سے ہین ۹
جسم آدمی کا شہر برہم کا یعنے برہم پوری ہے اور عقل سے اوسمین روشنی ہے
اور دلمین جو سوراخ ہے وہ خاص محل آتما کا ہے وہی متحرک کرنیوالا ہے اور حکومت
والا ہے اوس سے محبت کرو اور شک نتائج عمل جگ اور کرم وغیرہ کا دور کرو
سب قیود کی حرکات ہین وہ برہم غیر مقید ہے اور اوسکی روشنی سے آفتاب

ہین وے زن اور فرزند رکہتے ہون یا آزاد ہون آتما کو پہچانتے ہون گرہستی ہون یا
سنیاسی ہون جب وے مرتے ہین شعاع کے راہ سے آفتاب مین سوراخ کرکے وہان پہونچتے
ہین کہ جہان خوف مرگ اور پیری کا نہین اور سرور ابدی ہے اور اوسکی تعریف انریچی ہے
اور وہ ہرن گربہہ ہے کہ ہیولی عناصر لبسیط کا ہے ۱۰ جو برہم گیانی ہو اوسکو لازم ہے
کہ اعمال کے نتایج کی بالکل امید قطع کرے کہ یہہ مقتضائے پست ہمتی کا ہے اور لائق جوان
مردی یعنی شجاعت کے یہہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنے کرمون کو
ترک کر دے اور سمجہے کہ عمل اور عامل اور نتیجہ تمام اسباب فانی ہین
۱۱ آتما جو جاودانی ہے اوسکے پانے کو کوئی عمل اقسام مذکورہ سے درکار نہین ہے فقط
گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے ۱۲ اگر وہ عاقل اور عالم اور عامل کرے یعنے برہم دان اور
حواسون کو ضبط کرکے اور صدق کو بڑہا اور غرور اور تکبر کو چہوڑ آتما کی گیان کو سعی کرے
۱۳ اس برہم بدیا سے بیزوال ہو جاتا ہے اور اوس ذات بے زوال کو پاتا ہے جب
ایسا مرید صادق ہو تو گرو بہی بے مضایقہ و بے پردہ اوسکو یہہ راہ راست بتلاوے ۱۴
بے تکلف و بے حجاب سچ یہہ بات ہے یعنی جسطرح ایک روشن آگ سے ہزارون چنگاری
اوڑتی ہین اور سب چنگاریونکی صورت اور رنگ آگ کی مانند ہوتے ہین اسیطرح اوس
لطیفہ بے زوال سے بیشمار جیو آتما ظاہر ہوتے ہین اور اوسیمین محو ہو جاتے ہین ۲ وہ ذات
عین سرور ہے اور عین نور ہے اور ظاہر اور پوشیدہ اور ظاہری اور باطنی حواس سے باہر ہے
اور پاک اور لطیف اور برتر ہرن گربہہ سے ہے ۳ جب ہم اوسکی صفت بیان کرتا ہون
مراد سمجہانے سے ہے ورنہ وہ ہر ایک سے منزہ ہے ۴ تمام عالم اوسکی صورت ہی اور
کواکب اور عناصر اور اجرام اور اجسام اور صفات اور اطراف اور نطق اور کیفیت اور
لطیف اور کثیف سب وہی ہے ۵ جب وہ دم لیتا ہے تمام عالم دم لیتا ہے اور ربینت
کی حالت مین تمام عالم فانی ہوتا ہے کیونکہ کل عالم دل اوسکا ہے اسواسطے جیو آتما مین محو ہوتا ہے

ہے جب کہ آگ بہت مشتعل ہو اور اوس سے شر آہستہ آہستہ پیدا ہو وین پس اوس وقت
جو کچھ اوس مین ڈالا جاوے تعمیل حکم بید کی ہو ۲ اوسکے نتیجہ مین ساتون بہشت مین جگہ ملے
پہونچتا آگ کی سات زبان ہین ۳ جس زبان مین ہوم کرکر اوسمین جگہ پاوے ۴
اس غایت سے شعاع آفتاب کی راہ سے آفتاب کو فائز ہوتا ہے پھر اندر کے لوگ کو ۵
پھر بسبب نتائج جگ کے اوسکے برابر کو بہشت مین لذیذ نعمتین ملتی ہین پس وہ خوش ہوتا
١٩ ہے ۶ جو کچھ علم کے عمل کی تعریف ہوئی لیکن اس کشتی کو ایک سخت عیب ہے کہ جب
شخص ادا کرتے ہین تب یہہ عمل تمام ہوتا ہے ۷ اگر کوئی ایسے عمل کو بغیر نتیجہ آخرت
کے فقط ایشر پریت کرے تو یہی بہتر ہو جو کہ ایشر پریت نہین کرتے ہین اور نادانی کی توقع
رکھتے ہین سخت غافل اور نادان ہین کہ پھیری اور مرگ تو اونکی ہمراہ رہتی ہے اور غفلت
مین اور دنیا یعنی جہل کے پردے مین مثل ایک اندھے کے کہ دوسرا اندھے کا ہاتھ پکڑی جاتا ہے
اور آخر دونو چاہ مین پڑینگے ۸ جو نادان جانتے ہین کہ بید کے موافق عمل کرنے سے بہشت
ملیگا اور بسبب ان عملون کے ایشر ملیگا وہ غلط کرتے ہین کیونکہ بید کے حکم کے موافق جب
اونکے عمل کی میعاد ختم ہوگی وے پھر دنیا یعنی جہنم مین واپس آوینگے ۹ عمل دو قسم کے
ہین کہ اونکا نتیجہ نیک ہے ایک جگ دوسرا خیرات جو کہ باامید نتیجہ ملنے کے انکو بہتر
جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے یا اوسکے پہچاننے کو فضول و بے ضرور جانتے ہین
وے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہہ ہے کہ اوس کا دل حد سے زیادہ جورو
اور لڑکونکی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق ہے اور زندگی دنیا مین
اور زر کے اسباب کو منتہائے مراتب نعمائے کا جانتا ہے پس جو فعل کرتا ہے برائے زیادہ
ہونے اور قائم رہنے ان اسبابون کے کرتا ہے اور نتیجون کا متوقع رہتا ہے تو فعل کرکے وہ
چاند کے لوک مین پہونچتا ہے اور نتیجہ اپنے عمل کا پاتا ہے لیکن بعد تمام ہونے میعاد عمل کے
پھر جہنم کو آتا ہے ۱۰ دوسرے جو سلوک اور ریاضت دل سے بغیر امید نتیجہ کرتے

الکھہ ہے کیونکہ اوسکی ماہیت حس ظاہری اور باطنی سے منکشف نہین ہوتی ہے
نہ وہ مجسم ہے اور نہ اوسکا کوئی رنگ ہے اور نہ اوسکی کوئی صفت تمیز مین آتی ہے
اور ویسی کوئی کیفیت نہین رکہتا جسسے ہم تشبیہہ دین اوسکی حقیقت کو جیسا
کہ واقعی ہے جاننے کو برہما جو عقل کل اور صانع تمام مصنوعات کا ہے حیرت سے
حیران اور حسرت سے سرنگون ہے باوجود اس لطافت کے ہر جزو اور کل مین آشکار اور موجود
ہے تمام جہان اوسکے وجود سے موجود ہوا باوصف اسکے اوسکی صورت الی کم اور
کاست بحالت اصلی ہے اوس سے تمام عناصر صورت اور سیرت عنصری مین آئی اور
اوسمین معدوم ہونگے جو عارف اور حکیم ہین اور علم اور عقل سے مشرف ہین یہی تصور
کرتے ہین کہ جسطرح مکڑی تار اپنی دہن سے نکال کہر نگل جاتی ہے اوسیطرح وہ اجرام
اور اجسام اور آسمان اور زمین اور کواکب اور نباتات اور جمادات اور حیوانات
ناطق اور مطلق کو موجود اور معدوم کرتا ہے ۶ جب وہ وحدت سے کثرت کیطرف رجوع
کرتا ہے غذا پیدا ہوتی ہے ۲ جان یاران ۳ دل ۴ ستی ۵ تمام عالم ۶
عمل ۷ نتیجہ عمل ۷ شنکر اچارج کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جب وہ وحدت سے متوجہ
کثرت کا ہوتا ہے پہلے غذا موجود ہوتی ہے کہ اعتدال تینون صفات کا یعنی پرکرت
کہ سب اوس سے پیدا ہوئی ہین ۲ پران کہ مجموعہ ارواح ہے یعنی اجرام اور ہرن
گربہہ ۳ دل اشارہ نیلوفر سے ہے کہ اسکی برگ کثیر ہین کہ پیدایش جمیع خواہش
کی اس سے ہوتی ہے ۴ مجموعہ عناصر کثیف مراد پرجاپت سے ہے ۸ وہ ذات
پاک جزو اور کل کا عالم ہے کہ ستی کہلاتا ہے اور مجمل اور مفصل پر قادر ہے
اور یہہ علم اوسکو بغیر تعلیم لدنی ہے اور اوسی ذات مطلق سے ہرن گربہہ ظاہر ہوا کہ
۹ جس سے نام اور صورت اور غذا پیدا ہوتی ہے اوسکو سچ جانو ۱۰ تینون بیدون مین
جو عمل ہین اونکے کرنے سے مراد ملتی ہر اعمل کے ثواب کی راہ ہولنی ایک راہ جگ

اسندوک اپنکہد یہہ سر اکبر ہین نمبر ۴ اور اتہربن بید ہین نمبر ۱ ہے

۹ **گیان کی فضیلت کرم کانڈ سے ھی** اس سے پہلی جو مفہوم او
موسوم ہوا اور عقل کل کہلایا وہ برہما ہی یعنے صفت رجوگن ۲ تمام علوم اور عقول
اور نفوس اور اجرام افلاک سب اسی سے ظاہر ہوئے ۳ برہم بدیا یعنے علم توحید تمام
علوم سے اعلیٰ اور اکبر ہے اور سب علوم کی تکمیل سے غرض حصول اس علم کی ہی ہے سب سے
پہلے اتہربا اپنی فرزند کو برہما نے برہم بدیا پڑہائی اور اوسنے تمام نیک افعال رکہیشور کو
پڑہایا ۴ جیسا برہما ایک صفت موصوف کا نام ہے اسکا فرزند بہی ویسا ہی فرض
کرنا چاہیے اور اصل مطلب یہ ہے کہ متقدمین سے متاخرین کو پہونچی ہے ۵ سونک رکہیشر
نے انگرس رکہیشر سے استفسار کیا کہ وہ کیا علم ہے کہ جسکے جاننے سے تمام علوم متعلق
حکمت نظری اور عملی یہ علم ہو وہی اور معقول اور منقول کا نتیجہ سمجہہ مین آوے ۶ اوسنے
جواب دیا کہ وہ برہم کا گیان ہے اور اوسکی دو فرع ہین **ایک** کا نام علم صغیر دوسری
کا نام علم کبیر علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اوسکے فروعات سے جیسے کہ چہہ شاستر
اور بہ اپوران اور صرف اور نحو یعنے بیاکرن اور نظم اور نثر اور ریاضی اور طبعی
اور اوسکے فروعات مثل نجوم اور طب وغیرہ کے ہین کہ انکی تعلیم سے تمیز نیک
اور بد اور نیک افعالی اور بد افعالی کی پیدا ہوتی ہے اور قدرت تہذیب اخلاق کی
ہو جاتی ہے اور معلوم کرنے اقوال مختلف رکہیشرون اور اخبار اور تواریخ میر
ولائت سے کہ پڑہنے والا باادب ہو جاتا ہے اور تمام خلق بموجب آئین اور اعتدال کے
کرتا ہے اور عیوب سے پاک ہو جاتا ہے اور ایسا ہوشیار ہو جاتا ہے کہ کسی
شعبدہ باز کے دم مین نہین آتا ہے اور کسی سے نہین ہارتا ہے علم اکبر مراد
ہے علم الٰہی سے جسکو مابعد الطبیعت اور ماقبل الطبیعت کہتے ہین اسی سے اوس
ذات پاک کو پاتا ہے جو بے زوال ہے اور فنا سے آزاد ہے اور اوسکی کیفیت

ہے اور عبارت مین آنے نہین سکتا ہے ۵۸ جو ایک مرتبہ اوسکی روشنی سی روشن ہو جاوے
ہمیشہ روشن رہے ۲ اوس وشن کا نام پرم ہنس اور برہم اور اجپا ہے یعنے تمام جانداروں
کے نفس سے بے اختیار جاری ہے یعنے اوم جسکے معنے ہین کہ مین وہ ہون اور وہ مین ہون
۵۹ صاف کہو کہ تمنے اوسکو دیکہا ہے یا نہین ج وہ جاننے اور نہ جاننے سے برتر ہے
۶۰ س وہ دانائی محض گیان ہے کسطرح وہان رسائی ہووے اور اوسسے حاصل
کیا ہو کا ج مین اسکے بیان کرنے سے ڈرتا ہون چاہئے کہ کوئی اور بات استفسار کر لیکن
بمجبوری بیان کرتا ہون کہ جو کچہہ ہے یہی آتما ہے اور یہی دانائی محض ہے اور مین وہی
آتما ہون ۶۱ پرنو کی چار حالت ہین اور آتما کی بہی حالت چار ہین ۱ حرف پرنو سے
پہیر پانا کل کا اور یہہ حالت آتما کی ہے ۲ حرف عطا کرنا اپنا اور آتما کا علی ہذا القیاس
دانائی و لا نانی دونون کی تعریف مساوی ہے ۴ غیر کوئی نہین رکہتا ۶۲ عالم کی پیدائش
کی تعریف ست جگ ۱۷ لک ۲۸ سال ترتیا ۱۲ لک ۹۶ سال دواپر ۸ لک ۶۴
سال کل جگ ۴ لک ۳۲ سال میزان ۴۳ لک ۲ سو ۲۰ سال جب اس میزان کی
ہزار دفعہ ہووین ایک روز عمر برہما کی ہے برس کی ہی جب ہزار برہما گذرین تب ایک گہری
بشن کی عمر سے گذری اور اسکی بہی سو برس کی عمر ہے جب دس لاکہہ بشن ہو جاوین ایک گہری
ردر کی عمر سے گذری اور اسکے عمر بہی سو برس کی ہی جب گیارہ ردر تمام ہووین ایک
گہری شیو کی ہووے اور اسکی عمر بہی سو برس کی ہی جب ایکہزار رشیو ہو جاوین ایک پل
مایا کی عمر سے گذری یہہ حساب ایک فرض ہوا ہی لیکن اوسکی قدرت لا انتہا ہی
مولف جسکی یہہ قدرت ہے اوس کی جناب مین بہت ادب سی سجود نامحدود مین انسان
کی عمر کے پل اور مایا کی تمام عمر کے پل کو تضعیف کر کے ضرب کرے ۴ پہر جو حاصل ضرب
ہووے فی نفسہ ضرب کرے اوسکی حاصل ضرب کی تعداد نمشکار اوسکی جناب پاک مین
کاتب اور مولف اور قاری اور سامع کی قبول ہووین فقط

اور مختار کو مجبور اور مجبور کو مختار کر لیتی ہے ۴ مایا مثل تخم درخت بڑ کی ہے دیکھنے
مین نہایت خورد لیکن قوت مین نہایت عظیم ہی کہ بہت شاخ اور بہت پہل اور بہت برگ
اور بہت تخم رکہتی ہے ۵ مایا کسی چیز سے جدا نہین ہے سبکو جدا جدا کر کی تماشا
کرتی ہے کسیکو معبود اور کسیکو عبد کر دیتی ہے ۲ ۵ مایا کی دو شاخ ہین ۱
ودیا کسی ذات مین ملکے عبد ہو جاتی ہی ۲ بدیا کسی ذات مین ملکے معبود ہو جاتی ہی
۳ اس مایا کی اشکال مختلف ہین اور بہت مضبوط اور بہت شاخ اور ثمر سے بہری
ہوئین ۳ تین صفت یعنے ایجاد اور ابقا اور فنا ہو کے جدا جدا ہوتی ہین اور
برہما اور بشن اور مہیش سے روشنی عین ذات کی آمیزش کر کے اپنی صورت دکہلاتی
ہے ۴ اس سبب سے آتما کی صورت سی تین صورت نظر آتی ہین ۱ رجوگن مین برہما
۲ ستوگن مین بشن ۳ تموگن مین مہیش ۵ نسبت دینے والا سبب کا مونکا آدمی
ہے اور کرانیوالا ہر فعل کا معبود ہی ۶ تفاوت درمیان پرجاپت اور ہرن گربہہ کے
یہی ہے کہ پرجاپت جدا جدا جان کے مین کہتا ہے اور ہرن گربہہ سبکو ایک کر کے مین
کہتا ہے ۷ ہرن گربہہ سے تین صورت پیدا ہوتی ہین ست رج تم ۸
خدا جو چاہتا ہے پیدا ہوتا ہے اور ہرن گربہہ سے ظاہر ہوتا ہی ۹ سمجھنے سے
قدرت کے صاحب قدرت ہوتا ہی ۱۰ جیو آتما وہی آتما ہی اور چارون حالت ناسوت
اور جبروت اور ملکوت اور تریا بہی وہی ہے پرم آتما بزرگ ہی اور کل ہی دریا
پرآتما اور لہر جیو آتما اور باعتبار تعینات اسما کے دو مین یہی آتما عناصر اور
حواس ہے اور کل عالم کیصورت اور فرشتے اور نر اور اسر اور پانچون خزانے اور
یہ سب ہر جسم مین ظاہر مین ۱۱ وہ خود سب مین ہے اور تمام دانائی ہے لیکن بسبب
مایا کے نادان ہو کے تمام فعل کرتا ہی اوسکی ماہیت جو اسکو ہے تمیز نہین ہوتی
ہی لیکن سمجھو کہ جو سب سے پہلے ہے اور افضل ہے اور ہر صورتسی بہتر کردہ برہم ہے

ہے یعنے اوم کا میم آخر پر نواتخیر برہم کے ہے اس میم کو برہم سمجھکے ذات کرو ۵
رہم ہی کہ جب کسی سے کچھ کہتے ہین اگر اوسکو یقین ہوتا ہے جواب مین کہتا ہے کہ اوم
یعنے حق ہے اور سچ ہے چاہیئے کہ الف سے جیو آتما کو تلاش کرو اور دل سے حق اور
سچ سمجھکے میم سے ایک کرو کہ میم ہی برہم ہے جو ایسا سمجھے وہ بدن ور نادانی اور
غفلت سے نجات پاکے خودبخود روشن ہوجاوے کل عالم برہم ہے اور برہم سبکا
نگلنے والا ہے اور مہربان ہے اور صاحب قدرت ہے تمام منہہ اوسکے منہہ ہین کہ وہ
نرسنگہہ ہے اور سرور اور غم اور بیم و رجا کا دینے والا ہی پس سزاوار تعظیم ہے اور وہی مین کہتا
اور جو کچھ ہے وہی ہے ۶ ہم الف سے برہم کو تلاش کرے اور میم سے دل کو کہ ا
جو ہون سے ہی پس جو شاہدان سبکا ہی وہ آتما ہے جب وہ آتما اس عالم کیطرف متوجہ
ہووی تمام عالم واوین آجاوی یعنے درمیان مین اور جب چاہے تمام عالم اوس سے
برآمد ہووی جب تک چاہے اسکو رکہی جب چاہی معدوم کردی یعنے کاربار سے
ہاتہہ کہینچ اور جلاکے اوسکو کہاوی اور اپنے تئین اوسکو کہلاوی چاہیئے کہ اسی
طرح دل کے شک کو دور کرے پس جہل اور ظلم اور شہوت اور غضب سے
آزاد ہوجاوے ۲ بید کی سُرتی ہے کہ ڈالی کو ڈالے سے ملاکے ایک کرو اور پہر
ڈالی کو ڈالی سے ملاو مراد یہہ ہے کہ تمدن کے معنے پیدا کرو یعنے خلقت کی الفت
پیدا کرو ۷ ہم نیم ماترا کے تانے اور بانے کی حقیقت کو سمجھو آتما شیر نر یعنے نرسنگہ ہے
مراد یہہ ہے کہ تمام عالم اوسکے شکم مین ہے جو کچھ ہے وہ ہی اور لاثانی ہی یا یہی
ہی ہے اور دشمن بہی وہی ہے اور وہ متغیر نہین ہوتا ہے یہہ عالم جو نظر آتا ہی
اسکی ہستی کچھ نہین ہے اور نمود اسکی بے نمود ہے اس عالم کے درمیان مین
تا مثل رشتی وہی شمع کی ہے اور اوسکی روشنی ہے وہ ہر جگہہ مساوی ہے اور کوئی
ل یہہ نہین کرتی ہے اور ہر کوئی اوم کہتا ہے پس جو کچھ ہے وہ حفظ کو ہا ی

اور سرور اور قادر ہے پہر تینون حروف کو ایک کرو اس سے سب کا سر لوٹتا ہے جو
ایسا سمجہہ لے وہ قید سے بدن کثیف اور لطیف کی کہ محل حواس ظاہری اور باطنی اور
جسم اور جان اور دانائی اور نادانی اور حالت جاگرت اور سکہپت وغیرہ کا ہے
آزاد ہووے اور ہستی محض ہو کے خود بخود روشن ہو جاوے ۱ اہم جو اسون کے
دیوتاؤن نے پرجاپت سے استفسار کیا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ اہم بمعنے مین
ہون اور ظاہر کہ جیسے سوال کرو کہ تو کون ہے وہ کہتا ہے کہ مین ہون دوسرے بات اہتمام
چونکہ سبکی یہی رسم ہے اور اہم سبکا نام ہے اور اہم کی تعریف پہلے حرف سے
ظاہر ہے کہ عین آتما ہے دو نام سبکے ہوئے اس باعث سے سب آتما ہوئے مراد
سمجہو کہ یہہ الف سب مین ہے اور وہ کوئی نہین ہے جسمین آتما نہین ہے پس جو کچہہ
ہے آتما ہے اور وہ الف ہے اسواسطے وجب ہے کہ الف سے آتما کو تلاش کرو اور جو کچہہ نظر
آتا ہے سبکو برہم سمجہو ۲ چونکہ برہم صورت ہستی اور علم اور سرور ہے پس عالم اور
ہستی اور علم برہم ہے کیونکہ جو نظر آتا ہے اوسکی ہستی ظاہر ہے ۳ چونکہ ہستی کے دیکہنے
سے سمجہہ ہوتی ہے اور اوسکے معنے سمجہے جاتے ہین ۲ ۴ دوسرا سوال کیا کہ ہستی
کی تعریف کرو جواب ہستی سے اشارہ ہے سمجہنا کہ جسمین اعتبار اسکا اور اوسکا
اور میرا اور تیرا نہ رہے اسکو سنسکرت مین انبہو کہتے ہین اور وجدان عربی مین
۳ ۴ وجدان کے معنی کیا ہین جواب پرجاپت نے جواب زبان سے نہ دیا اور آنکہہ
بند کر کے چپ ہو رہا مراد یہہ ہے کہ وجدان ایک حالت ہے کہ زبان سے بیان نہین
ہو سکتی ہے ۴ ۲ سوال سرور اور عالم کی تعریف کرو جواب انبہو یعنے وجدان
سوال انبہو وجدان کیا ہے جواب پرجاپت پہر آنکہہ بند کر کے خاموش ہو گیا
مراد یہہ ہے کہ علم اور سرور بہی وجد ہے اور سرور اوس ذات کا سرور عظیم ہے پس سرور
برہم ہے اور نام بہی برہم ہے ۳ آخر لفظ برہم کا میم ہے اور پرنو کا اخیر حرف بہی میم

اور کبر اور تمام لذت محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے ۲ چوٹی اور جنیو کو کہ یہہ
چراغ واسطے اندہون کے ہین کاٹ کے اور توڑکے پھنک دیتا ہے اور آزاد کی
طرح کان اور آنکہہ وزبان بند کر کے رہتا ہے ۳۸ اندری اور حواس ظاہر اور
باطن کو قید کرتا ہے اور حواس کو روکتا ہے اور ہوشیار دل ہو کے اور تمام
آتما سے شغل کر کے اپنے مین آپ مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت
کہ پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہو جاتا ہے ۲ اپنے تئین برہم سمجھتا ہے ۳
بید کی مُرلی ہے یا سب ڈالیون کی جڑ ایک ہے وہی آتما ہے پہر آتما سے آتما کو
ملا کے ایک کر یہی نرسنگہہ ہے ۳۹ دو شاخ کو ایک شاخ کر یعنے برہم اور مایا
کو اور تین حرف کو فراہم کر یعنے برہما اور بشن اور مہیش کو بس تمام قیود سے آزاد
ہو ۴۰ حواسون کے دیوتاؤن نے پرجاپت سے عرض کیا کہ ہمکو کچہہ تعلیم
کرو پرجاپت نے کہا کہ الف ارج ہے یعنے کسی سے پیدا نہین ہوا ہے اور وجہ
ظاہر ہے کہ ارج از خود پیدا ہوتا ہے کسی سے پیدا نہین ہوتا ۲ امر ہے ۳
اجر ہے یعنے پیر نہین ہوتا ہے بزرگ ہے اور بیخوف ہے مثل خدا
کے ۵ اور اشوک ہی یعنے غم نہین رکہتا ہے اور بودہ ہے یعنے داناہی اور نادانی
نہین رکہتا ہے اور اننشٹ ہے یعنے بہوکہہ نہین رکہتا ہے اور پیاس نہین
رکہتا ہے اور اودیت ہے یعنے مثل نہین رکہتا ہے الف
سے جیو آتما تلاش کرو ۲ حرف واو ہے یہہ بزرگ ہے اور پیدا کرنیوالا ہے
اور سب مین سمانیوالا ہے اور پرورش کرنیوالا اور بلند نظر کرنیوالا اور حرکت
دینے والا اور تصرف کرنیوالا ہے اس واو کو پرم آتما اور الف کو جیو آتما
سمجہہ کے ایک کرو پس مثل اوس پتھر کے ہو جا وجوب کو توڑتا ہے ۴ سیم بزرگ
اور بہت روشن اور عین نور ہے اور بہ برکت کا اور صاحب علم اور ہستی بزرگ

آتما ہے جیسے عالم ناسوت اور ملکوت اور جبروت اور برہما اور بشن اور مہیش اور شہوت اور غضب اور تمیز ہین ان سب کو علم سے ایک کر و پہر نکل جاؤ ۲۶ وہ جو آتما سوم سے ہی خالق خلق کی ہے اور وہی چہارم ماترا پرلو کی ہے اسکو ایک خاص سُرتی بید کی جان کے نمشکار کرتا ہوں ۲۷ پرلو کو مہربان اور ذاکر اور مذکور ایک جان کے کہی کہ وہ مین ہون اور اسکو تمام حقیقت پنجم ماترا کی سمجھہ مین آتی ہے ۲۸ ایک سُرتی پندرہ لفظ کی ہے اور وہ صورت اوسکی ہین جو کوئی جیو آتما کو پرم آتما کردی اوسکو نمشکار ہے ۲۹ جو جیو آتما کو چوتھی ماترا پرلو کی سمجھہ مین اور تو کو دور کرے اوسکو نمشکار ہے ۳۰ آنند یعنی تمام سرور ہو جاوے اور آتما کو سب شئے مین محیط سمجھے اور آتما اچھی طرح پہچانے اور برہم سے لین ہو جاوے یہہ سُرتی بید کی ہے اسکو اور اپنی کو ایک جانے اسکے پندرہ لفظ ہین اور اسمین کل عالم کی صفات کی تعریف ہے ۱ وہ سب پر مہربان ہے ۲ صاحب قدرت ہے ۳ پالنے والا عالم کا ہے ۴ روشن یعنی چراغ جسم عالم کا ہے ۵ سب طرف اوسکا مونہہ ہے ۶ لینے والا سب کا ہے ۷ کہانیوالا سب کی جان کا ۸ ڈرانیوالا سب کو ۹ خوش کرنیوالا سب کو ۱۰ افنا کرنیوالا امرگ کا ہے ۱۱ سب وہی ہے ۱۲ ابزرگ ہے ۱۳ انور دہ ہے ۱۴ اسب سے پیارا ہے ۱۵ اسکے نمشکار ہے ان سب صفات کو لینے مین جان کے اور پرلو اور برہم کو ایک کرکے اور اپنی خواہشون کو مثل اپنے فرزندون کے پریشان جان کے جمع کری اور طلب لذات سی باز رکھے اور بدی سی کنارہ کرکے اور نیکیو لینے وصل کرکے علم کی تلوار سی خواہشون کے بند بند جدا کری پہر مایا کو جانے کہ سب جگہہ جہوٹی نمود کر رہی ہے ماں اور بچھڑون کی خواہش ہے پہر اسکو عاجز کری پہر اوس آتما کا دودہ پیئے کہ جس سے سب پیتی اور جیتی ہین جو یہہ مرتبہ حاصل کری وہ صاحب قدرت اور بہادر اور شجاع ہے بید کے درخت کی شاخین اپنے ہاتھہ مین انکو سرسبز کرکے پہر خواہشو نکو اپنی پاؤن کے تلے ڈال دی یا ماں سب خواہشون کی ہی اوسکو اپنی مین سمجھے جو ایسا کری اوسکو نمشکار ہی جو ایسا سمجھے وہ آتما ہی ۳۱ جیسے آتما سمجھہ

نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک سب کو یکسان سمجھتا ہے خواہ وزن خواہ
دیوتا خواہ انسان خواہ حیوان یا کوئی اور ہوا اور بیداری اور خواب کے عالم سے
عالم سُکہیت مین آجاتا ہے اور آرام سے اوسکو یہی محو کرکے خود بصورت
کل عالم کے ہوکے سب پر یکسان نظر رکہتا ہے یہی حیات جاودان ہے
اور یہی ہما کا سائیہ ہے اور یہی کیمیا اور یہی پارس تہر اور کامدہن گائے
اور چنتامن مہرہ ہے جب اس حالت مین آتا ہے کثیف اور لطیف اور تخم
اور گواہ اور اصل کُل اور بخشنے والا اپنے کو آپ اور تلاش کرنیوالا اپنے کو آپ
اور علم اور عقل کو چہوڑ دیتا ہے اور ان سب تعینات سے درگذر کے اوس
مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بے نہائت ہے ۲۳ وہ ذات جملہ صفات سے دل کے
تخت پر جلوس فرما ہے اور مقید نہین ہے جسم اوس کا گہر ہے اور تمام ترلوکی
دیوتا اور تمام رنگ اور وزن یعنے منتر وغیرہ اور حرف اور آواز جو مذکور اور
مفہوم مین انکو عین آگ تصور کرو وہ جو اول اور تنفس اوپر کہینچنے سے اشارہ ہے
پہلے حرف کو برہما ناف مین دوسرے کو بشن دلمین تیسرے کو مہیش درمیان
دونوا برو کے تصور کرکے نیم ماترا کو سرتاج انکا جانو اور ام الدماغ مین
تصور کرو اسی طرح ناسوت اور ملکوت اور جبروت کو تصور کرو اور
لاہوت کو مقام اعلیٰ کا ان سب کو فانی سمجہو اور نیم ماترا کو جو چوتہا حرف ہے
واحد اور ایک نور اور باقی اور جاودان سمجہو ۲۴ بدن لطیف اور بدن
کثیف سُکہیت کی حالت ہے جو آتما ان تینون بدن مین رہتا ہے چاہئے
کہ اسکو علم کی آگ سے روشن کرکے اور قوت روشنی سے تمام صفات
کو ایک کرکے تمام نور کردو ۲۵ جیسے مجموعہ کُل اجسام کثیف کا پرجاپت
اور مجموعہ کُل اجرام لطیف کا ہرن گربہ ہے یعنی مرتبہ الوہیت ان دونون

١٧ اگر خیال کرو تو اوم کی نیم ماترا یعنے نون غنہ بہی ایک حصہ ہی اور دوسری طرح غور کرو تو اوم منزہ چون اور چرا سے ہے نیم ماترا بہی تلفظ سے باہر ہے یعنے ملفوظ نہین ہوتی ہے ١٨ تین حرف اوم کے بمنزلہ ہستی عالم کے ہین نیم ماترا محض سرور ہے ١٩ اس کیفیت سے اوم کو پرلو تصور کرو ٢٠ تیسرا حرف پرلو کا تیسرا پالو پرلو کا ہے - یہہ چار چیز کہ ١ واپس لینا کل کا ٢ عطا کرنا اپنے کو آپ ٣ تلاش کرنا اپنے کو آپ ٤ دانائی اور یقین اور لطافت اور کثافت اور تخم اور گواہ وہی ہے اور سب عالم اسکے اندر ہین پس نیم ماترا کے اندر سمجہہ سب کو ایک لقمہ کر کہا جاوے یعنے انکا خیال دل سے دور کرے ٢١ پہلے حرف ہین جملہ سُرتی رگ بید اور برہما اور آٹہہ دیوتا یعنے آٹہہ وزن گایتری اور آگ ظاہری ہے اور لطیف اور کثیف اور تخم اور گواہ سب ہین دوسرے حرف ہین جملہ سُرتی یجر بید اور عالم فضا اور بشن اور گیارہ رودر اور وزن ترشٹپ اور آگ اور آفتاب اور لطافت اور کثافت اور تخم اور گواہ ہین تیسرے حرف ہین سام بید اور راگ مہا دیو اور بارہ مہینے سال تمام کے اور وزن جگتی اور حرارت غریزی کل عالم کی ہے اور اس ہین بہی لطافت وغیرہ چارون ہین چوتہے حرف ہین عالم ذات اور اتہربن بید اور تمام منتر آگ کے اور صفت بادشاہی اور فنا کرنے کی اور عنصر اور کل اوزان منظوم ہین اور لطافت وغیرہ چارون اس ہین ہین

پس ہر ماترا ہین چار ماترا موجود ہین جب ہر ماترا ہین چارون ماترا موجود ہین پس ان ہر ایک کو سولہ تصور کرو ان سب اجزا کو ایک کر کے بہجن کرو ٢٢ جو گیانی اور عارف ہے وہ تمام خواہش کو گیان کی آگ روشن کر کے اور دنیا کے سامان کو بہسم کر دیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور نعمات کیطرف متوجہ

جدا ہونے کی ہے اور گواہ اسکے وہی نطق اور بصر ہین ۱۴ یہہ چارون
قسم مایا کی ہین ورنہ وہ پرنو متعدد نہین ہے - ۱۵ اوم یعنی آتماکے
جو چار حرف ہین اول اوسکا الف ہے اسمین عالم جاگرت اور جو اسکی متعلقات
سے ہین سب ہین اور اسکے معنے اشبد ہین یعنی سب سی مقدم برہم ہے پس
الف لطیف اور کثیف اور تخم اور گواہ سب کچہہ ہے کیونکہ تمام برہم ہین
بالقوہ موجود ہین مثل ملکوت وغیرہ اور دوسرا واو ہے وہ آنکر ہے یعنی بزرگی
دینے والا پس دوگانگی کیفیت رکہتا ہے کہ الف کے بعد ہوا اور سب صفت
اسکا یعنے الف کی رکہتا ہے تیسرے میم یہہ دکہلانے والی اور محو کرنے والی
اور لطیف اور کثیف اور تخم اور گواہ ہے - چوتہے نون سب اسمین موجود
ہین کہ حالت تریا ہے اور اسمین ناسوت اور ملکوت اور جبروت سب
محو ہوجاتے ہین اور خود بخود روشن اور ظاہر ہے اور اسکی چار صفت ہین
پہلی صفت محو کرلینا کل کو کہ آتما سب مین محیط ہے اور وقت جہاپرلے وہ
بصورت موت اور آگ اور آفتاب ہوکے تمام شعاع اپنے کو اپنے مین
کشش کرکے نیم ماترا کرلیتا ہے دوسری صفت عطا کنندہ ہے کہ اپنے
تئین آپ جوئندہ کو بخش دیتا ہے اور اپنے آپ کو آپ سمجہی ہے جیسے کہ آفتاب
اپنی تاریکی کو اپنے مین محو کرلیتا ہے اور روشن کردیتا ہے تیسرے
دانائی اور علم محض ہے کہ سب کو اپنے علم مین چہپا دیا جیسے کہ جو آگ مین
پڑے سب کو مثل اپنے رنگ کے کرلے چوتہی بے تعین اور نرلیپ مطلق ہے
پس چارون صفت آتما مین یعنی پرنو مین موجود ہین ۱۶ آتما کی جو چار قسم
ہین یہی ہین اور یہہ تمام عالم کہ نام اور صورت رکہتا ہے تمام آتما ہے پس پرنو
بطریق اول کے عین ذات ہے اور آتما ہی اور ایک رنگ ہی جیسے آتما چار قسم
کی ہے پرنو بھی چار قسم کا ہے جیسے آتما ایک ہی پرنو بھی ایک ہی تمام عالم ایکہا

اور کمال حالت سرور مین ہوتا ہے اس حالتمین بجائے موہہ کے
ایک موہہ رکھتا ہے کہ عین علم ہے یہہ تینون حالت تینون عالم کے حجاب ہین
چوتھی حالت تریا عین علم ہے جسکو لاہوت کہتے ہین اور سب حالتین اور سب
عالم اسمین محو ہین جیسے رسی ناگ کے دانو تمہین یہہ سب حالتون مین ابتلا ہے -
۹ جو اس حالت مین آجاوے وہ جانے کہ مین سب مین موجود ہون یہہ جاننا اوس
حالت تریا مین گویا حالت جاگرت کی شبیہہ ہی جب سمجھے کہ مین برہم ہون
تب وہ حالت سپن مین ہے جب عقل اور عاقل اور معقول کو ایک سمجھی یہہ شبیہہ
عالم سکھپت کی ہے جب عین سرور مین آجاوے وہ حالت تریا کی ہے اور یہہ
حالت ذات بے صفت کی ہے ۱۰- تینون حالت تینون عالم کی علت مایا ہے
کہ نمود بے بود ہے آتما عین علم ایک حالت پر ہے جب حالت چہارم مین ہے
تو لطافت اور کثافت سی منزہ ہے سکھوپت مین لذت سرور کی لیتا ہے
یہہ شبیہہ منزہ کی ہے اوسکو نادانی نہ کہنا چاہئیے بلکہ دانائی ہے اوسحالت
کی کیفیت بیان نہین ہوسکتی اور قسمت نہین کیجاتی یہہ نادانی ہے نہ دانائی
اور ادراک سی برتر ہے اسواسطی بجز اسکے ہم اور کچھہ نہین کہتے کہ ایک آتما ہی
اور منزہ دوئی سے اس حالت کو عارف چہارم مرتبہ کہتے ہین ۱۱ پرجاپت
مجموعہ کثیف اور عالم ناسوت سی مراد ہے الوہیت اور وہ حالت سکھپت اور
جبروت ہی تریا اور ذات بحت اور عالم لاہوت ہے جسکا تعین کچھہ نہین اور
الکھہ ہے ۱۲ جسکا دل عالم ناسوت کی سیر کرتا ہے وہ سپن اور جاگرت
وتریا سے معطل رہتا ہے جو عالم خواب مین رہتا ہے وہ اور تینون حالتون سے
معطل رہتا ہے جو عالم سکھپت مین ہوتا ہے وہ اور حالتون سے منزہ ہو
جاتا ہے جو تریا مین ہوتا ہے وہ ہمیشہ ایک حالت مین رہتا ہے یعنی ان تینون
حالت کو تغیر جو تا ہے یہہ تغیر سے منزہ رہتا ہے ۱۳- آتما دانائی اور بینائی
اور گویائی وغیرہ سے جدا ہے کہ سبکی کیفیت جانتا ہے اور یہی دلیل اسکی

ان تینون کو نفی کرو اور اوم کو نگاہ رکھو جو صاحب تینون حالت کا ہے
۴ برہم تینون جسم فرض کرو - ۱ - اعتدال تینون صفت کا کہ اسکا نام پرکرت
ہے - ۲ ہیولی عناصر بسیط کا کہ اسکا نام ہرن گربہ ہے + -
۳ صورت کل عالم یا ہیولی عناصر کثیف اس کا نام برجاپت ہے
۵ جیو آتما بدن کثیف رکھتا ہے اور جاگرت مین کثیف حواسون سے
لذت محسوسات کثیف کی حاصل کرتا ہے برہم بہی جسم کثیف بصورت کل عالم
کے رکھتا ہے پس عالم ناسوت مین کل عالم سے لذت لیتا ہی - ۶ جیو آتما
بدن لطیف رکھتا ہے اور حالت سُپن مین لطیف حواسون سے لذت
محسوسات لطیف کی لیتا ہی برہم بہی جسم لطیف رکھتا ہی اور عالم ملکوت
مین ہرن گربہ ہو کے لذت لطافت حاصل کرتا ہے - ۷ جیو آتما حالت
سکہپت مین اور برہم حالت جبروت مین ایک ہو کے لذت سرور کی حاصل
کرتے ہین اور اوسوقت دوی درمیان مین نہین رہتی ہے اور اعتبار جزو
اور کل کا نہین رہتا ہے ۸ آتما یعنی اوم کی چار حالت ہین یعنی چار پانو
۱ - بیداری اسمین ادراک کثافت کی کرتا ہے اور
پانچ عناصر اور دس حس اور پانچ پران اور چار انتہکرن سے لذت
محسوسات کثیف کی لیتا ہے اور اسکی چار قسم ہین ۱ حرارت غریزی یعنی
معدہ کی آگ اور حرارت غریزی کل عالم کی یہہ سب مین رہتی ہے اور
یہہ جاگرت ہے ۲ - حالت سُپن یا ملکوت اسمین وی تمام عضو اور موہنہ
بحالت خود رہتے ہین مگر اس حالت مین ادراک لطافت کیا کرتے ہین اور لطافت
حواسون سے ادراک محسوسات لطیف کا کرتے ہین اور روشنی قلب اور
ہرن گربہ اسی حالت سے مراد ہے ۳ حالت سکہپت یا جبروت مین امتیاز
واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا ہے اور حواس کسی طرف متوجہ نہین
ہوتے ہین جیو آتما اور برم آتما ایک ہی ہو جاتا ہے اور دانائی کے بہر جاتا ہی

اور تکسیب علم کی متوجہہ نہین ہوتے ہین جیسے کہ مستورات اور راجے اور مہاجن اور پروہت وغیرہ اور جو علمی پیشون سے گذران کرتے ہین جیسے کہ منشی اور پنڈت اور متصدی اور نجومی اور پاٹ اور پوجا کرانیوالے وہی جب تعلیم کمانے اور معاش پیدا کرنے کی لائق پا جاتے ہین بس کرتے ہین زیادہ کرنے علم کا شوق نہین ہے بلکہ کہتے ہین کہ زیادہ علم سے آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے جو غور سے سمجہے تو معلوم کرے کہ علم سے غرض تحصیل علم الہی معقولات کے ساتہہ ہی جیسے کہ وید اور اسکے کنایہ اور اشارہ سمجہنے کو ضرورت علم منقول و طبعی اور ریاضی کی ہے کیونکہ بغیر تمام جہان کے جزویات مراتب کے کل کی میزان صحیح نہین ہوتی ہے اس علم کا جاننا راجہ سے تا چمار اور مرد اور عورت اور مخنث سبکو ضرور ہے معاش کیواسطے پڑہنا نظم اور نثر اور عربی اور سنسکرت اور فارسی اور اردو باکمال کرنا زرگری اور آہنگری اور پارچہ دوزی اور حرام خوری سب برابر ہین کیونکہ اونکے بغیر ان کا اور ان کے بغیر اونکا کام نہین چلتا ہے اکثر پڑہے لکہے زراعت اور پیشہ کرنے والون سے زیادہ سامان کر سکتے ہین ظلم اور فریب بہی زیادہ کرتے ہین اور مصیبت اور تکلیف بہی زیادہ پاتے ہین - برہم ودیا کو انضباط حواس چاہئے اور اوسکے ضبط کو علم معقول و منقول بغیر اوس کے جو اس طرف متوجہ ہو گمراہ ہو جاوے فقط -

۱۸ اندر سنگہ انترجامی اپنکہد یہہ سراکیرین بہ نمبر ۵ اور اتہربن بید مین نمبر ہے

برہم اور مایا کی تعریف مین

اسب دیوتاؤن نے پرجاپت سے کہا کہ آتما جو لطیف ہے اوسکی تعریف کرو ۲ - اوسنے کہا کہ یہہ عالم موجودات اوم ہے اور زمانہ ثلاثہ مین اوم ہے اور پرے اور پرا اور کمتر جو کچہہ ہے اوم ہے جیو آتما یا پرم آتما یا آتما اوم ہے چاہئے کہ سب کو ایک سمجہے اور جانے کہ وہ بے مرگ ہے اور بے زوال ہے اور بیخوف اور بے شبہہ ہے ۳ جیو آتما کی تین حالت ہین - جاگرت سپن سکہپت

ایک ہین - چوتھے جو نیم ماترا ہے وہ عین سرور ہے - ۵ پہلا حرف
آفتاب دوسرا چاند تیسرا برق ہر چوتہا جو نیم ماترا ہے وہ برہمانڈ ہے -
۶ تین حرف کو مثل گھر اور چوتھے حرف کو چراغ سمجھو کہ روشنی گھر کی چراغ
سے ہے - ۷ سبکو چھوڑ دو اور وہ جو عین سرور ہے اور لطیف ہے اور مثل چوٹی
کے سب کے اوپر ہے اور برہمانڈ یعنے دماغ مین ہے اوسمین محویت کرو ۸ - اس
اسم کے پڑہنے اور سمجھنے سے رگ سکہمنا کہ درمیان دونو ابرو کے ہے اور کمال
باریک کہ مثل اوس تار کے ہے جو بوقت توڑنے نال نیلوفر کے نکلتا ہے اور مثل
آفتاب کے منور ہے اور اوس سے ۲ ، رگ اور ملی ہین وہ راہ نجات کی ہے
جاننے والا اس کیفیت کا وقت مرگ کے اوس رگ کی راہ آفتاب سے جا ملتا ہے
یعنے یہہ وہ رگ ہے جس سے کرن آفتاب کی آنکہہ کے نور سے متصل ہوتی ہین پہر آفتاب
سے برہما کے لوک کو پہونچتا ہے یعنے سدرۃ المنتہا کو - ۹ - اس اسم اوم کا ذکر اس
طرح سے کرنا چاہئے - ۱ - مثل آواز گھڑیال کے کہ جب بجاتے ہین اول بلند آواز
ہوتی ہے پہر آہستہ آہستہ وہ آواز تمام ہو جاتی ہے - ۲ جب
ایک مرتبہ کا ذکر تمام ہووے دوسری دفعہ بدستور سابق کرے -
۳ - جو کمال آرام اور اطمینان سے یہہ شغل کرے اور محسوسات سے دلکو
ضبط کرے تب اوسکو تمیز ہو جاوے کہ جہان وہ آواز تمام ہوتی ہے وہ پرنو
برہم ہے پرے ہے - جب اس سے علم ہو پہر برہم مین محو ہو جاوے - •
۱۰ وہ آواز جو پرنو اوم کے کہنے سے ظاہر ہوتی ہے وہی آواز جدا آکاش
کی ہے اور ظاہر ہو کے پہر اوسمین محو ہو جاتی ہے - ۱۱ جو کوئی اس اسم
کو ناد یعنے آواز کبعی جانے اور اوسمین محو ہو جائے اور اعتقاد درست
رکہے وہ امید وار پانے آرام تمام اور بے زوال کا ہووے - مولف
عوام علم کو فقط وجہہ معاش کی جانتے ہین اسواسطے جو ترکہ پدری
یا سلطنت یا وہ سامان پاتے ہین کہ بغیر علم کے گذران کر سکین وہ تحصیل

عناصر لطیف کا موسوم ہی اور لفظی معنی جہلنی والا غرور اور گمان اور شک کا
ہے بموجب پرجاپت کے قول کے یہہ اوپنکھد ہی - ۲ جاننا علم الہی کا کہ حکما
اسکو ما قبل الطبیعت کہتی ہین سب سے پہلے واجب ہی اور اسکے علم سے کل کا علم
حاصل ہوتا ہی کیونکہ جب تک ہر قسم کا علم نہو یہہ علم نہین آتا ہی اسیوجہہ سے مابعد
الطبیعت بہی اسکا نام ہی سب علوم سے یہہ علم اعلے اور اشرف ہی کیونکہ اس
کشف اور اشراق یعنے انبہو ہوتا ہی عالم اس علم کا جس چیز کی ماہیت سے
ناواقف ہو اوسکو اپنی غور سے بقوت اشراق ... اور دیکہے کے معلوم کر سکتا ہی
اس علم سے برہما اور بشن اور مہیش موجود ہوے ہین اور اسی علم سے قایم ہین
اور فنا بہی ہوتے ہین وہ جو صانع اس صنعت کا ہی کہ جسکی عجیب اور غریب
اور طرح طرح کے فعل اور صفت ہین اوسکی کثرت کو دکہلا کے یہہ علم وحدت کو دکہلا
ہے - یہہ علم تمام عالم کے علم کا خلاصہ ہے اور نتیجہ ہے اور حاصل مطلب ہی
جہل اور غفلت وغیرہ اسباب کے جلانے کو یہہ علم آگ ہے اور گناہ اور بدافعالی
کے دہونے کو یہہ علم ایک صاف پانی ہے - ۳- تمام مدعا اس علم کا ایک
اسم اوم مین کہ پر تو ہے محفوظ ہے ظاہر کی آنکہہ سے یہہ ایک چہوٹا نام
معلوم ہوتا ہی مگر پروردگار کا نام ہی جو سب سے بزرگ اور کل عالم کا محیط ہی اس اسم
کے حروف مثل عناصر اجسام جسم اس موسوم کے ہین کہ موسوم اس اسم سے
پایا جاتا ہی اور نظر آتا ہے - ۴ تین حرف اسکے تینون بید اور تینون عالم
تینون دیوتا اور تینون آگ کی کیفیت رکہتے ہین اور اونکی حقیقت کو بتاتے ہین
ہر ایک حرف اس اسم کے مثل بدن اور نیم ماترا آتما اوس بدن کے ہین
پہلے حرف سے معلوم کرو کہ رگ بید اور آگ عنصری اور زمین اور برہما چار
لفظ ایک معنی ہین - دوسرے حرف سے معلوم ہو کہ یجر بید اور آتش
آفتاب اور بشن اور عالم فضا یعنے اعراف اصطلاحی نام ایک ہتے کے ہین
تیسرے حرف سے سام بید اور آتش غریزی اور بہشت اور مہادیو

...یرکاش، فو کا یا اور لسی نام اور صفت اوسکو مقید نہ پیدا
لگاوے اور ... اوسکو اندر محیط کے اور باہر محیط کے بیان کرنے
ہی اور ناپیدا کنارہ ہے مین اوسکو نہین ہے اور
نہین سکتا ہون اور نور اور ظلمت اور بہوکہہ اور سیری کچھہ اوسکو نہین ہے کیا معلوم ایسے
وہ صانع تمام صنعت کا ہے اور کل عالم اوسکی قدرت کا نمونہ ہے اندر اوسکا خان
عالم اور کتنے اوسکی قدرت سے بنے ہین اور اول اور آخر وہی ہے
ہے اور سب دیوتا ایک ایک خدمت کے منصرم ہین برہم کی حقیقت نہ کسی کو
معلوم ہووے اور نہ ہوگی وہ لا انتہا مراتب ہے ہرکوئی ایک صورت
ہتا ہے اگر وہ نادان ہے جو کوئی اوسکی تلاش کرنا چاہے پہلے کشف حاصل کر
نفی اور اثبات اور جگونگی کیفیت مین دم بہرے - ۱۴ - سب نے اس قول
تسلیم کیا اور کہا کہ سچ ہے ۵ وہ الحق ایسا ہی معبود ہے قلم جو لکھے
اوس سے افزود ہے وہ ایسا نہین کہ جو زبان کہے اور قلم لکہے اور دل
سوچے وہ اوس سے زیادہ ہے آخر کار سب نے نمسکار کی مولف اس مقام
مین سب کی زبان گنگ ہے ایک شکاری کا شکار بہاگ گیا شکاری نے
تیشبری سے کہ جو راہ مین بیٹہا تہا پوچہا کہ میرا شکار کسطرف کو گیا تپسیا
نے والے نے کہا کہ آنکہہ کا کام دیکہنا ہے اوسکو طاقت گفتار نہین ہے زبانکا
م نطق ہے اوسکو قوت بصر کی نہین ہے جسکو قوت نطق اور بصر ہو وہ
موجب رویت کے بیان کرے اور وہ صادق نہی ہو یہہ بظاہر محال ہے
جنکو رویت ہوتی ہے اوسکو بیان کی قوت نہین رہتی ہے کیونکہ دوئی د
ہو جاتی ہے اور جنکو دوئی رہتی ہے اون کو حقیقت سے آگہی بواجبی نہین ہوتی
اس سے مطلب کو سمجہہ لو فقط - ۱۲ - برہم بدیا اوپ نکہد یہہ سرا
یہ نمبر ۲۵ - اور تہرین بید مین بہ نمبر ۱۵ ہے
برہم کے گیان مین - ۱ - یرجابت کے معنی مین موجود
... اور اشارہ ہے ہیولی عناصر کثیف سے جیسے برن گرہہ

محیط ہے اوسمین ایک عظیم نقصان یہہ ہے کہ محدود ہے اور جو اس سے
باہر سمجھو تو بہی نقصان ہوتا ہی یہہ سب اوسکی قدرت اور عظمت ہین اسکو
اوسکی قدرت سمجہکے تعظیم کرو اگر اسمین سے کسی کو برہم سمجھے نادان ہے
۱۰- ایک اور نے کہا کہ تم بتاو یہہ وہ کیا ہی جو کہ ہمیشہ پایدار ہی اور ہر الزام سے
پاک - اسنے جواب دیا کہ آفتاب سب سے زیادہ روشن ہے اور اس سے
سب اقتباس نور کا کرتے ہین اور ہمیشہ ایکصورت پر بغیر تنزل اور تغیر کے ہی
اور دور او نزدیک سے ماہیت اسکی تمیز نہین ہوتی ہے اور اسکی روشنی
سے چستی اور چالاکی پیدا ہوتی ہے پس یہہ برہم ہی - ۱۱- گوتم رکہیشر نے
کہا کہ یہہ بہی مقید اور محیط اور فنا پذیر ہے کیونکہ اوسکا نور ہر ایک نادان اور دانا
کو مساوی دکہلائی دیتا ہے اور نور حقیقت صرف عارف کو نظر پڑتا ہی پس یہہ
بہی قدرت قادر سے ہی از خود قایم نہین ہی اور نہ خود طلوع ہوتا ہی گو کہ
انواع اور اقسام کی منفعت اس سے ہین جو اسکو برہم سمجھتے ہین گمراہ ہین اس
سے برق کو فضیلت ہے اور ہمارے راے مین برق برہم ہی کیونکہ یہہ کمال
درخشندہ اور رخشندہ ہی اور دور او نزدیک سے یکسان دکہلائی دیتی ہی کہ اور
چیز دور سے سالم نظر نہین آتی - ۱۲- اشٹ بکر رکہیشر نے کہا کہ گرج
ابر سے درخشندگی برق کی دکہلائی دیتی ہے پہر معدوم ہو جاتی ہے اور دانا اور
نادان یکسان اوسکو دیکہہ سکتے ہین اور برہم کو غیر عارف کے کوئی دیکہہ نہین
سکتا پس یہہ بہی برہم نہین صرف اوسکی قدرت ہے اور جو کوئی برق کو برہم
سمجہی غلط فہم ہے کہ برہم اقسام مذکورہ سے نہین ہی اوسکو سواے عارف
کامل کے کہ کشف اور اشراق اور وہب رکہتا ہہ کوئی شناخت کر نہین سکتا ہی جنکی
تم تعریف کرتے ہو مین ان سب کو صنعت اوس صانع کی جانتا ہون - ۱۳-
ایک اور نے بسشٹ سے پوچھا کہ پہر وہ کیا ہے بسشٹ نے جواب دیا کہ اوس کی
تعریف یہہ ہی کہ کچہہ تعریف نہ کرنے اور تعین اور اطلاق کسی حالت کا اوس

آسمان کے ہے اور دلیل یہہ ہے کہ وہ بے حرکت ہے اسکے وجود مین کوئی شی
داخل نہین ہوتی ہے اور سب مین وہ داخل ہے اور ابر غرندہ اور برق
جہندہ اور خوفناک کے ساتھہ اوسمین سیر کرتا ہے اور غیر مجسم ہے اگر اسکو
آگ مین جلاؤ یا پانی سے ترکرو یا رسّی سے باندہو یا اوسمین سوراخ کرو
یا تراشو کچھہ نہین ہوسکتا ہے پس اسکو فضیلت ہے ۲ جمدگن نے کہا مین
یہہ رائے تمہاری قبول نہین کرتا ہون کیونکہ جو کچھہ زمین کے اوپر اور
آسمان کے تلے ہے سب فانی اور محدود ہین اور یہہ تعریف عالم فضا
یعنی اعراف کی ہے پس یہہ اسباب قدرت برہم کے ہین یہہ برہم ہو نہین سکتے
انکو اوسکی قدرت کا نمونہ سمجھہ کے تعظیم کرو تو مضائقہ نہین ہے کہ اوسمین
یہہ بھی محو ہونگے جو انکو برہم سمجھے وہ گمراہ ہے ۳ دوسرے نے کہا کہ پھر
برہم کیا ہے جمدگن نے کہا کہ جو ہمیشہ رہے اور فنا نہو اور جسمین زمین
اور آسمان ہین اور سب اوسمین ہی محو ہوجاتی ہین اور وہ کسی چیز کے آسرے سے
نہو اور کوئی اوسکی حقیقت کو نہ جانے اور کوئی اوسکو دیکھہ نہ سکے اور اوسپر
کوئی محیط نہو ہماری دانست مین وہ برہم ہے اور دلیل یہہ ہے جسمین مثل
اس کرہ بیضاوی کے متعدد غلطان ہین اور
پیدائش تعیناتی سے باہر ہین کہ تمام عمر گشت کرے تو بھی اسکے انتہا کو نہ پاوے
یہہ برہم ہے ۴ ـ بعضے کہتے ہین کہ وہ فقط ایک نور ہے ۵ پانچوین نے
کہا کہ وہ تاریکی ہے کہ روشنی آفتاب سے ہوتی ہے پس روشنی قائم بالغیر ہے
اور تاریکی قائم بالذات ہے ۶ ـ چھٹے نے کہا کہ آکاش ہے کہ اسکی انتہا کچھہ
نہین ہے ۸ آٹھوین نے کہا کہ یا وہ آتما ہے یا وہ کچھہ بھی نہین ہے ۹
بہاردواج نے کہا کہ میری دانست مین یہہ سب تمیز حقیقت سے دور ہین کہ جو
تعریف یہہ سب کرتے ہین ایک شکل بناتے ہین اور وہ معدوم شدنی ہین یہہ
بہوت آکاش بھی محیط ہے اور محدود ہے اور اوسمین ہے کیونکہ جو کچھہ کل عالم مین

اور پھر کوئی بصورت اور رنگ کے جدا جانتا ہے حقیقت میں وہ کچھہ اور نہی
ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب سے نیارا ہے - ۶ اوٹھنا اس حجاب کا
ناممکن ہے جب تک کہ کوئی اپنے میں طمع غفلت ترس تکبر شہوت
حرص حسد تعصب ہوس رشک غضب غرض کینہ الفت عداوت
ہر قسم کی اور جو کچھہ شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم کے متعلقات ہیں اون سے
پاک نکرے اور علم اور ادب سے تمام موجودات اور محسوسات کی حقیقت
سمجھہ کے اور اوسکی ناپائداری پر یقین کر کے متلاشی شئے پائدار کا ہنو اور
ایسی محویت حاصل نکرے کہ تعینات دوی کا دفع ہوجاوے مؤلف
اگر اوسکو کوئی پہچان سکے تو اوسکے کمال میں نقصان عائد ہووے جو پہچان میں آوے
وہ نہیں ہے جو امکان بشر کی پہچان سے باہر ہے اور کسی نے اوسکو
پہچانا بھی نہیں اوسکے پہچاننے کی کوشش بھی احمق ہے کہ وہ کچھہ نہیں ہی اسکو
سمجھنے کو تہوڑا حجاب ہی کہ اوسکو سوائے اوسکے دوسرا نہیں پہچان سکتا
ہے پس چاہئے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت میں حلول کرے پہر اپنے تئین
آپ پہچان لے کہ آتما سے جیوآتما اور پرم آتما مشتق ہوئے ہین اور وہ واحد
ہے جیوآتما کو پرم آتما اور پرم آتما کو جیوآتما کوئی کہہ نہیں سکتا اور جو کہوے
وہ نادان کہلایا جاوے آتما جسکو جاہو سمجھو کچھہ گناہ نہیں آتما کی شناخت
سے آتما ہوجاتا ہے اور تعینات جیو اور برہم کا کہ یہی حجاب ہے دور ہوجاتا ہے
پس اپنے کو آپ پہچاننا یہہ اوسکی صفت ہی دوسرا اگر اوسکو پہچانے یہہ اوسکی
مذمت ہی یہی حجاب ہے اسکو دور کرے یہی مراد ہے +
۱۶ رکہی اُپ نکہد یہہ سر اکبر میں بہ نمبر ۴ اور اتھرین بید میں نمبر ۳۱ ہی

آتما کی تحقیقات میں چندر کہا بشرونکی بحث

۱ - بسوامتر نے کہا ہماری دانست میں بہوت آکاش پرم برہم ہے جو درمیان اور میں

حد سے زیادہ لطیف اور میں سرور اور تمام قدرت ہے اوسکو قابو
کرنا اور اوسکی ماہیت کو جاننا اور اوسکو محسوسات سے دیکھنا نا ممکن ہے
اوسکو عارف اور حکیم بھی جزو اور کل جان نہیں سکتے ہیں جو اوسکے جاننے
کا شوق کرے اوسکو لازم ہے کہ بموجب اسکے عمل کرے ۲ غذا کم کرے
اور غضب کو بالکل کہووے اور خلائق سے زیادہ ملاقات نہ رکھے اور
حواسون کو روکے اور کسی طرف کو جانے نہ دے اور سردی اور گرمی اور شادی
اور غمی کو مساوی سمجھے اور اوسکی کوئی تعریف کرے یا شکایت اسکی حالت
مین تغیر نہو اور خواہش اور انانیت اور امید بہشت اور خوف دوزخ نکرے
اور کوئی چیز اپنے واسطے نہ رکھے ۳ غنیمت درست رکھے اور دل مین
سواے رضاجوی مرشد کے یا راہ پرشیر کے کوئی اور مطلب نہ رکھے ایسے
مرید کیواسطے تین کام ضروری ہین ا ترک محسوسات سے ۲ جہد واسطے پانے
راہ مقصود کے ۳ اعتقاد گرو سے کہ ان تینون حرکات سے دروازہ منزل
مقصود کا کشادہ ہوتا ہے ۴ جیوآتما کہ نفس ہے اسکے پانے کو تین کوچ کی
راہ ہے ا جاگرت ناسوت ۲ سپن ملکوت ۳ سکہپت جبروت تُریا
یا لاہوت اسکا اصلی وطن ہے لیکن محجوب ہو رہا ہے اور تینون منزلونکی سرگون
سے کلان ہے اور مثل آکاش کے محیط اور بے نہایت ہے اور حواسون سے لطیف ہے
اور جو صفات لشن کی ہین یہہ اوسیکی ہین اور تین آنکہہ جو رودر کی ہین وہ اوسیکی
صفت ہے کہ تینون ... تینون آنکہہ سے اشارت ہے اور رجوگن اور ستوگن
اور تموگن بہی اوسی سے خطاب ہے پیدا کرنا اور قائم رکہنا اور فنا کرنا منسب اوسیکی
صفت ہین وہ تینون عالم کو قائم رکہتا ہے اور بے حرکت اور بے شک اور
سب دوسرے کے خود بخود قائم ہے اور اوسمین کسی رنگ کو اثر نہین
... فرق کرنا کہ حجاب ہے فقط اپنے گیان سے ممکن ہے کہ اوس ذات
... نیست بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اوسکی ہستی کے مقر ہین

آتما ہے اور غم اور آنند وہ مطلق اوسکو نہین ہے ۶ تمام آزار آدمی کو دوی سے پیدا ہوئے ہین یعنی جب ایک کو دو سمجھتا ہے اور ایک کو بارہ اور دوسرے کو جدا قرار دیتا ہے اور ایک امیدوار ہوتا ہے اور دوسرا پرورش کرتا اور ایک کو پسند کرتا ہے اور دوسرے سے کراہیت کرتا ہے جب دوی کو دور کر یکتائی اختیار کرے تمام ڈر اور امید از خود جاتے رہین جو ایک کو دو سمجھتا ہے اور بنظر غیریت کے دیکھتا ہے وہ کبھی دنیا اور عقبی کے خوف سے بری نہین ہوگا اور ہمیشہ موت سے ڈرتا رہے گا ۷ جو دل مین مقیم ہے اور کل شی مین موجود اور کل کو محیط ہے وہ گیان اور علم کی آنکھون سے نظر آسکتا مگر ان آنکھون سے اور کسی حس سے محسوس نہین ہوتا ہے وجہہ یہہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب اور بے شرم ملتا ہے اور حجاب اور شرم اوسکی فقط جہل اور نادانی ہے ۸ - چاہئے کہ جہل کو دور کرے اور تابع معقولات ہووے پہر آتما کو گوشہ دل مین متلاشی ہو ۹ - آتما کو جو اس ترکیب سے تلاش کرے جب قالب عنصری سے جدا ہووے مثل شاہین تیز پرواز کے فردوس برین کی سیر کرے کہ جہل سے مثل کبوتر پر قلنچ کے اوڑتا ہے مگر گر پڑتا ہے ۱۰ اپنے علم اور عمل پر غرور بہی نہین چاہئے مگر عجز اور انکسار کرنا اور اس عبارت سے دعا مانگے اور مناجات کرے اے نور دائمی و ای نور بے زوال و ای سب سے برتر مجھے جہل اور شہوت اور غضب اور ظلم سے دور رکہہ اور عفت اور شجاعت اور حکمت اور عدالت سے قریب کر اور فانی اسباب کی خواہش دل سے خارج کر اور جاودانی نور کو موجود کر اور خود بے حجاب ہو ۱۱ جو دو گہڑی بہی اس شغل مین رہے وہ دوسری مرتبہ قید مین تعینات کے نہ آوے ۱۲ جو ہر شی ظاہر اور ہر ظاہر مین پوشیدہ ہے اوسکو نمسکار ہے -

۵ اپنیہم بندہ اب لکہد یہہ سر اکبرین بہ نمبر ۲۷ اور اتہربن بید مین بہ نمبر ۱۷ ہے برہم کے گیان مین ۱ - وہ جو سب سے برتر اور درمیان مین دل کے اور

جوکہ تمام عالم کی سیر کرتا ہے اور انتہای نظر تک پہونچتا ہے اوسکی طرف
محو ہونے سے جملہ اعمال نیک وبد کے از خود جاتے رہتے ہین اور تمام
تعلقات سے نجات حاصل ہوتی ہے **مؤلف** اس قول سے مراد ہے کہ بعضے
تن پرستی مین رہتے ہین اور بعضے مباحثہ علمی اور افکار باطنی مین اور نیک
وہی ہین جو انکو چہوڑ کے محو اوس ذات پاک مین ہوجاتے ہین ۲ بعضے بہشت
اور دوزخ کی امید اور غم مین مبتلا ہین بعضے دنیا کی تلاش مین سرگردان ہین
نیک وہی ہین جو ان حرکات کو لغو سمجہ کے پرمیشر کے سمرن مین رہتے ہین
۳ حواس ظاہری کے متعلقات اور حواس باطنی کے لواحقات مثل اس تعراف
کے ہین اور آتما اون سے جدا ہے -
۱۴ آتم پربودہ اپنکہد یہ سر اکبین ہے نمبر ۱۱ اور اتہربن بید مین نمبر ۹ ہے

آتما اور آتما کے علم کی تعریف مین

۱- آتما جسکا نام پرنو ہے اگرچہ سب سے جدا ہے مگر سب کے دل سے
متصل ہے اور پرنو اوم سے اشارہ ہے اس سے شغل کرنے سے نجات ہوتی ہے
اور یہہ صاحب تینون صفتونکا ہے جو اسمین محو ہووے وہ فردوس برین
سے بلند مرتبہ پاوے مین اسکو تشکار کرکے بیان کرتا ہون ۲ **دل** مثل کنول کے
پہول کے ہے اور یہی محل پرمیشر کا ہے اور پرمیشر کا نام آتما ہی ہے ۳ آتما
دل مین انسان کے ہے وہی آفتاب مین ہے اور یہی سبب تمام موجودات کا ہے
اور سراپا نور اور علم اور عقل ہے جیسے چراغ کی روشنی سے گہر کا اسباب
نظر آتا ہے آتما کے گیان سے تمام موجودات کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور
محتاج غیر کا نہین رہتا ہے کہ آتما محتاج غیر کا نہین ہے ۴ آتما کے علم سے کرشن
ولد دیوکی اور رام ولد جسرتہ عارف اور ممتاز ہوئے اور وہی عارفون کو
عزیز رکہتے تہے اور جسکو یہہ مرتبہ بالغیر عرفان کے ملا نہین آتما کل شی مین ہو خود
اور غم اور اندوہ اور افسوس سے منزہ ہے ۵ سبکا خالق آتما ہے اور سبکی جان

۱۳۔ آتما اُپ نکھد بیہ سرا کیر ہین یہ نمبر ۴ اور اتھرین بید مین یہ نمبر ۴ آیا ہے

آتما کی صفات ہین جو انگرا رکھشیر نے اپنے شاگردونکو سمجھایا

۱۔ آتما یعنی پرش کی تین قسم ہین۔ ۱ درونی یعنی خفی ۲ برونی یعنی جلی ۳ پرم آتما یعنی خداوند عالم ۴۔ آتما برونی اشارہ ہے جسم سے اسکی تفصیل یہ ہے حواس خمسہ ظاہری مثل باصرہ وغیرہ کے اور پوست و ناخن و گوشت و موے انگشت و استخوان و شکم و ناف و ہاتھ و پانو و آلہ تناسل مرد و زن عورت و رخسار و بروت جملہ اعضا بموجب تشریح جسم کے کہ پیدا ہونا اور فنا ہونا انکا رسم ہے۔ ۳ آتما درونی مراد ہے عناصر خمسہ بسیط سے مثل آسمان اور ہوا اور آرزو و حسد و شادی و غم و خوف و محبت و خواہش نیک اور بد یاد حالات زمان گذشتہ اور قرات اور آواز راگ اور رقص و فصاحت اور تمیز خوشبو کی کرنا اور تمیز ذائقہ کی کرنا یعنی جنکا تعلق حواس خمسہ باطنی مثل حس مشترک وغیرہ سے ہے اور علم کے متعلق ہین آتما بیرونی منتظم مہمات ضروریات اور آسایش اور آرایش گوشت اور پوست کے ہے اور درونی آتما متلاشی علم اور عقل اور محسوسات اور مفہومات ہے اور اسکو انتر آتما بھی کہتے ہین یعنے اتھہ کرن ۴ پرم آتما وہ ہے جو ان دونون کا خیال چھوڑ کے پرلوکی دہارنا کرے اسکے تین ڈہنگ ہین ۱ ضبط کرنا نفس کا یعنی پرانایام ۲ ضبط کرنا حواس ظاہری اور باطنی کا اور حاصل کرنا حکمت نظری اور عملی کا ۳ محو ہوجانا پرم آتما مین کہ جسکی تعریف بیان ہو نہین سکتی جو محو ہووے وہ آپ معلوم کرلے وہ محسوس نہین ہے جو محسوسات سے بیان کیا جاوے اور اوسکو ان آنکھون سے دیکھنا بھی محال ہے مگر حالت محویت مین گیان کی آنکھون سے کہ اوسکے ہاتھ اور پانو اور کوئی علامت محسوسات کی نہین ہے مگر کل مین محیط ہے وہ قسمت پذیر نہین ہوتا ہے اور ہر صفت نیک اور بد سے منزہ ہے اور اندیشہ کی رسائی وہان نہین ہے

عمل بامید نتیجہ مختلف ہین وراس اختلاف کا سب ہی پایا جاتا ہے -
۴ آتما کا نام ہنس ہے اور مثل موتی کے روشن ہے اور اعمال اور نتایج کے
پانے والون سے اور اون پچیسون ہی کہ جیسے آدمی کی پیدائش ہوئی جداہی
اور کرنے والا اعمال کا بھی ہے اور اوسکے جاننے کو تمام عمل ہین ۵ بعض کے
قول سے ۲۴ سے موجودات ہی اور آتما پچیسوین ہے لعبض کے قول سے چھبیسوین
ہے لعبض کے قول سے یہہ ستائیسوین ہی اور اسیر ہی حصر نہین ہے -
۶ **گیانی** سمجھتے ہین کہ جو کچھ ہے وہی ہے ایک کہو خواہ دو خواہ تین خواہ
پانچ خواہ پچیس و چھبیس و ستائیس غرض کہ اوسکا انت نہین ہی دریائی
نہر اور حباب سب دریا ہین کہ موج اور حباب سب دریا سے پیدا ہوتے
اور اوسمین محو ہو جاتے ہین دریا کبھی ساکن کبھی متحرک ہی غرض کہ جو جاوید
اور اعظم اور لطیف اور روشن ہی دریائے مضمر ہے اور یہہ نمود عالم
اوسسے بارہا ہوتی ہے اور فنا ہوتی ہے اور اوس پرش کو جیو آتما مین
جسے اوسی سے سمجھا جاتا ہے **مولف** ۶۰ بیل یا جسقدر عرصہ مین بچہ ۶
مرتبے پلک مارے ایک پل ہوتا ہے ۶۰ پل کی ایک گھڑی ۷۰ گھڑی کا ایک پہر
یا ۶۰ گھڑی کا ایکدن اور رات ہوتا ہے - پڑوا سے ماوس تک ۱۵ تتھی
کا کرشن پچھ پرکرا سی پورنماشی تک ۱۵ تتھی کا شکل پچھ ایک برج سے
جب دوسرے برج کو سورج جاوے تب مہینہ ہووے ۱۲ مہینے کا ایک برس ہوتا
۱۰۰ برس آدمی کی عمر طبعی بموجب شرتی بید کے ہے ایک ایک سانس کو غنیمت
جانو کہ جو گیا پھر لوٹتا نہین بدافعالی مین اور بے سود افعالون مین اسکو برباد
نہ کرو بلکہ نیک کام مین جو ساتھ جاوین اور مرنیکے وقت کام آوین یہہ
جپ اور تپ اور کرم اور دان اور پن اور جگ اور ہوم وغیرہ سے
اور اسکا نام برہم گیان ہے بغیر اسکے بندھن نہین ٹوٹتا ہے اور
اور رجا نہین دیتا ہے فقط

آتما کی تعریف مین

۱- آتما کے دن اور رات مین ۲۱ ہزار چھہ سو تنفس ہوتے ہین یعنی سانس لیتا ہے اور آٹھہ پانوسے دوڑتا ہے ۲ ست اور رج اور تم یہہ تینون صفتین اسکو ہر وقت اور ہر آن مثل رسی کے جکڑے رہتی ہین اور ہر عضو کو پکڑے ہین مگر جہل اور دانی سے اسکو اونکی کیفیت نہین معلوم ہوتی ہے اور وہ بے نقصان ہے اور یہہ عالم جو دکہلائی دیتا ہے وہی ہے اور عالم نمود بے بود رکہتا ہے اور محض جہوٹھا مثل خواب اور صرف ایک خیال اور وہم بیننده کا ہے اور آتما نورون کا نور ہے باوصفی کہ اوسکو دیکھتے ہین لیکن نہین دیکہتے کیونکہ غفلت اور نادانی سے حجاب ہورہا ہے جب کہ اودیا جاتی ہے وہ آتما جو بے صفت عین بقا ہے اور درمیان خانہ دل کے تمام صفتون سے بہرا ہوا ہے نظر آوے اور بدون جانے جہل کے آتما کو دیکھہ نہین سکتا ۔ ۳ مایا یعنے ارادہ ازلی دو صورت کا ہے اس سبب سے انسان کو توہمات پیدا ہوتے ہین اور غفلت مین ہہسارہتا ہے ا صورت - اوس مان کی ہے کہ بچے کو بغل مین چہپای رہتی ہے یہہ اشارہ علم الہی سے ہے اسکے انصال سے خود بخود سب نعمت عالم کی مہیا ہوتی ہین اور نمود پاتا ہے اور بغیر تحریک کے مطلب حاصل کرتا ہے ۲ صورت مثل مادہ گاو بے زبان کے ہے اسکے تین رنگ ہین سیاہ اور سفید اور سرخ یعنی تینون صفت مذکورہ اسکا نام اصطلاحی کامدہن ہے یہہ علم دیتا ہے کہ اس کی محسوسات کی لذت حاصل ہوتی ہے اور اسکی اقسام ہین مثل نادانون کے بے اختیار شیر لذات کا پیتے ہین یعنی مایا دینے والی لذات کی ہے اور جو آتما بینے والا ہے کہ باختیار خود دودہ پیتا ہے - ۲ دیدہ و دانستہ لذات محسوسات مین مبتلا ہے ۳ بعضے ہمراہ حصول لذات کے اوسکو جانتے ہین مایا کا لطف اور کرم سے ہیر مثل مادہ گاو شیر دار کی برابر ہے دودہ دوہنے والون یعنی عمل کرنے والون

ستناخت کو بید سنے ہین وہ سب کی بنا ہے **جو** بے وہم ہین یعنے
شک نہین رکہتے وے اوسکو اپنے مین آپ دیکہتے ہین اور خوب آرام مین
ہین یہہ خوشی تمام مخلوقات مین سے فقط انسان کو ملتی ہے ۱۳ **پانچ**
عنصر سے تمام موجودات ہی اور اون مین محو ہو جاتے ہی اور وہ صاحب
انہین بہی ہے دیو یعنی روشن اور لائق تعریف اور کناری سے لگانے والا
اور لطیف ہی **بخل** اور غضب اور خواہش یعنی یہہ صفات ہی اوسکی بنائی ہین
خواہش اور غضب سب کا تخم ہے اور صبر اور تحمل اور تعقل سب اسکے اندر
ہین انکو دل مین کہے تب مہادیو کا مرتبہ پاوے یعنی جو صفات مہادیو کی
مذکور ہوئین اوس مرتبہ کو پہونچے ۱۴ **غذا** اور قوت بھی وہی ہے اور
ریاضت کرنے سے میسر ہوتی ہین اور تکلیفات سے نجات دیتی ہین پس
بہی مہادیو ہین - ۱۵ **خاک** جو سیناسی بدن پر ملتی ہین اسسے یہہ اشارہ
ہے کہ مثل خاک سوختہ کے آگ اور ہوا اور زمین اور پانی اور دل اور حواس
ہین ۱۶ **اس** اوپنکہد مین جو رمز اور کنایہ اور اشارہ اور صنعت لفظی
اور معنوی ہی ہیکہ سمجہے وہ جہل کی قید سے نجات پاوے ۱۷ **وہی** رودر ہے
جو سب مین سمایا ہے اور عناصر مین سمایا ہے اور اوسکی قدرت سے زمین
کی قوت اور روشنی آفتاب مین ہے اوسکو نمسکار ہے ۱۸ **جسنے** بید نہ پڑہا
ہو یہہ اوپنکہد پڑہے **جو** بد افعال پڑہے نیک افعال ہو جاوے اور تمام جگ
اور تپ اور برت اور تیرتہہ کا پہل پاوے اور تمام دیوتاؤن کو بخوبی پہچان
لے - ۱۹ **اس** اوپنکہد مین پہیانک اور رودچاک کلام کچہہ مثل ہتہیار کے ہے
مؤلف - اس اوپنکہد کے مطالب سمجہنے کو چاہیے کہ پہلے بہاگ بہری پڑہے
یا کوئی اور کتاب علم اخلاق کی مطالعہ کرے جب حکمت نظری اور عملی سے
واقف ہو تب لذت اس کی پاوے فقط -

سب مرتبوں سے بزرگ وہ ہے جو اپنے تئین تمام خواہشوں سے خلاص کرے یہہ حقیقی معنے ہین اور جملہ صفات یہہ صفات غضب کی ہین ۶ بشن کے معنے روشن اور بزرگ اور درون اور بیرون جہات مین محیط اور بنا جہات تعینات سے ہوتی ہین اور تمام اسمے ہین وہ پیٹھہ اور پہلو کچہہ نہین رکہتا ہے یعنی مجسم نہین ہے اور کل وہی ہے اور تمام ہاتہہ اور تمام پانو اوسکے ہین کہ سب ہاتہہ اور پانو جہان کو اپنی طرف کہینچتا ہے تمام آسمان سے زمین تک جو انہہا کی نظر پڑتی ہے یا اسسے باہر ہے سب کو اوسنے پیدا کیا ہے۔ سب مین وہ ہے بشن کہو یا رودر کہو وہی ہین جو اپنے تئین صفات ذمیمہ سے آپ اپنے مین اوسکو پاوے ۱۰ جسکو یہہ علم اور عمل ہووے وہ مثل بادشاہ عقیل کے اپنے مہمات کا سرانجام اپنے آپ کرے بلکہ اورون کی مدد کر سکے جسکو اسسے جہل ہو وہ مثل بادشاہ بیوقوف کے وزیرون اور مشیرون کا محتاج رہے پس وزیر اور مشیر وہ کرین اور وہ اوسکو سمجھاوین جیسے اونکو منفعت ہو جو مثل بادشاہ مستقل اپنے جسم اور عقل پر قادر ہو سب ملک پر غالب اور قادر ہے جو مثل بادشاہ غیر مستقل تابع فرمان پارا سے اورون کے ہو مثل حیوان کے مجبور ہو ۱۱ حواسون اور اندریون مین اوسیکی قدرت ہی انکی بالطبع خاصیت ہے محسوسات کو حس کرنا اور انکو قدرت یہہ ہی ہے کہ اوس عین سرور سے وصل ہو جب متوجہ باہر کے ہون تعینات کا ادراک کرین اور جسمہ متوجہ اندر ہونے کے ہون اوسسے پیوست ہووین وہی خالق ظاہر اور باطن کا ہے اور عارف اس مطلب کو سوچتے ہین ۱۲ جیو کی مکتی ہے کہ بغیر مشغولی یعنی دہارنا کے اوسکو پانا محال ہے اس مشغولی سے سب فرشتے اور آدمی اور اونکی ارواح اور ترا یعنی شمالی روشنی سے آفتاب کو پہونچتے ہین پھر عالم برہما کو جو یہان پہونچنے سے معرفت اور گیان وہ ہوتا ہے جو برہم گیان مکتی موسوم ہے یہی سمجہہ گت ہوتی ہے وہ جو لطیف ہی وہ سب جاندارون کے دلمین ہی اوسکی

۶ پرلوا سواسطے کہتے ہین کہ ایک دفعہ اسکے کہنے سے کہ اوم ہی چارون
بید اور تمام حکمت نظری اور عملی کے فروعات اور تمام اعمال کو نمسکار ہوجاتی
ہے ۲ سرب بیاپی اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے کہنے سے تمام اسم صفات عالم کے
کو اسمین کشش کرکے محیط ہوجاتی ہین - ۳ اننت کے معنے بے نہایت اس کے
کہنے سے تمام جہات مین بے نہایت ہوجاتا ہے کہ بجز داسکے کہتے کے غفلت
اور بیماری اور خوف اور جملہ آفات دور ہوجاتی ہین ۴ سوجیہم بمعنی لطیف
اسواسطے ہے کہ بجز و کہنے کے تمام اجسام مین حلول کرتا ہے ۵ شکل اسواسطے
کہتے ہین کہ پاک ہے کہ بجز د کہنے اس لفظ کے صفات رج اور تم سے
پاک ہوجاتا ہے اور محض ستوگن ہوجاتا ہے یعنی دانا اور نرم دل ۶ تار
یعنی کنارہ پر لگانے والا دریائے غفلت اور غم اور پیری اور مرگ
اور آواگون سے ۷ نارائن یعنی جھکانے والا سر کا غرض کران سات
صفتون سے ست گن ہے گویا یہ فروعات تمیز کی ہین ان صفتون سے
جو موصوف ہو وہ شہوت اور غضب کو قابو کرے ۷ پدت اسواسطے کہتے
ہین کہ مثل برق کے روشن ہوکے تاریکی ظاہر اور باطن کو دفع کرتا ہے -
۲ پرم برہم کہنے سے حواس پاک ہوجاتے ہین ۲ کیول اسواسطے کہتے ہین
کہ وہ یگانہ سب اشیا کو آپ سے ظاہر کرتا ہے اور اپنے مین فنا کرتا ہے -
۴ - رودر فنا کرنے والا ہے یعنی بدافعالی اور گناہون سے چھوڑانے والا
۵ ایشان یعنے صاحب جملہ فرشتون کا تاکہ قدرت کل پر ہو - یہ صفات
شجاعت کے ہین ۶ تو جملہ صفات سے موصوف ہے اور ہم نالائق محض ہین
کہ ہمسے کچھ ہو نہین سکتا جیسے گای بغیر دودہ والی سے بچہ کو کچھ حاصل
تو فضل اور کرم کر کہ تو مالک تمام نباتات اور جاداتع کا ہے - انشان
یعنی تمام عالم کو خلاص کرنے والا نادانی سے گیان معرفت آتما کی ضیا د
والا [illegible] بادشاہ بادشاہان کا

اور سفید سب کو نمسکار ہے ۴ شمرنے کہا کہ سر تمہارا آسمان اور کمر تمہاری عالم فضا اور پانو تمہارے زمین ہین اور بہی بہشت اور دوزخ اور اعراف ہین تم برہم ہو اور برہما ند تمہارا روپ ہے اور فی الحقیقت تم ایک ہی ہو بسبب مایا کے تم دو نظر آتے ہو اور بسبب تین صفت ستوگن اور رجوگن اور تموگن کے تم تین معلوم ہوتے ہو اب مہربانی کرو کہ خیالات ہم غلط مین میرے دل سے دور ہو جاوین اور تمہاری صورت یکتائی کی نظر آوے اور توفیق دو کہ نیک عمل کرون تاکہ تسلی اور آرام حاصل ہو۔ کہ جس حالت مین کہ تم سب جزو اور کل مین محیط ہو تمام اعمال جاپ اور کرم کانڈ اور اپاسنا کے اور آبحیات ہی تم ہو مین ان سب کو اچمن کرلون کہ اوس چمتکار کو دیکہہ کے دوسری طرف دل رجوع نہین کرتا ہے جبکہ میرا دگار تمسا قوی بازو سے خوف مرگ اور ترک دل سے جاتا رہا کرتا دانون کو ہوتا ہے جیسے مینے نکو پایا مرگ میرے پاس آنے اور ضرر دینے نہین سکتی ہے اور میرے رنج اور تردد کے دور کرنے کو اوم کی نیم ماترا کافی ہے کہ وہ بہی تم ہو ۔ تمہاری حقیقت پر اتہ یعنی نیم ماترا اوم سے بہی بسبب کمال لطافت کی پائی نہین جاتی ہے تم ہست مطلق ہو اور تمہیر کچہہ اطلاق نہین کیا جا سکتا ہے جیسے لفظ سے پائی جاتے ہین تم سب کو محو کرتے ہو۔ تمہاری خوراک کا شرالقمہ لشن یعنی صفت ایجاد ہے اور تمہاری صفت سے بُرا کو لینے والا۔ تمام دلونا تمہاری صفت فنا کے اندر ہین کہ سب پران سے موجود ہوئے ۔ تین ماترا یعنی شہوت اور غضب اور تمیز سے سب ہین اور تم بہار ہم ہو یعنی ستگ کے محو کرنے والے اور اعتدال دینے والے۔ تمہارا سر طرف شمال اور پانو طرف جنوب ہین یعنے دونون قطب تم ہی ہو ۔ تا یعنی رسی کے ہین کنارہ پر پہونچا نیوالا اور حد سے نکالنے والا وہ تم ہو۔ سوہم ہو یعنی لطیف اور پاک ہو یعنی مثل برق کے روشن اور پرم برہم ہو یعنی خالق رد در ہو یعنی فنا کنندہ سب کے ۔ ایشان ہو یعنی سب کے صاحب اور مہیشر ہو یعنی شاہنشاہ

- شر کے معنی ہیں دیوتا اور موکل اور فرشتہ اور نیک خصال اور نجبتہ
ال - اُسر کے معنے ہیں جن اور شیطان اور خبیث اور بدکار رودر تموگن
غضب اور فنا کنندہ اور دفع کرنے والے کو کہتے ہیں میں اور تو اور وہ ضمائر
ہیں اِس صفت سے پیدا ہوئے ہیں ۲ ایک سُر نے رودر سے پوچھا کہ تم کون ہو
جو سب کو فنا کرتے ہو - رودر نے جواب دیا کہ اگر دو ہوتے تو میں کہتا کہ تو کون ہے
اور میں کون ہوں جس حالت میں کہ ایک ہی ہے میں کیا کہوں کہ میں کون ہوں
پس میں وہ ہوں جو اول تھا اور حال میں ہے اور آخر رہے گا اور تمام گنج مخفی
اور اطراف اور جوانب اور مرد اور عورت اور مخنث اور وزن منظوم گائتری
وغیرہ اور ظاہر اور پوشیدہ اور برہما اور بشن اور برتر اور بالا اور برہم اور
سبب اور مسبب اور وحدت اور کثرت اور فاعل اور فعل اور آگ ہر قسم کی
اور آفتاب اور سب کواکب اور عناصر کثیف اور لطیف اور اقسام موجودات
اور جان اور جسم اور مطلق و مقید اور بحر اور بر اور ظلمت اور نور اور چاروں
بید جو مثل پستان مادہ گاؤ کے چار ہیں اور تمام افعال جگ وغیرہ اور جو کچھ
کہ ذید اور شنید اور بیان وغیرہ میں آتا ہے - دوسرا کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور
نہ ہوگا جو کوئی ان سب اسما کی حقیقت کو تمیز کرے وہ عمر یعنی زندگی کی کیفیت
جانے بہر راستی کی بہبودی اعمال کی اور جب ایسے نیک عمل ہووین وہ آسودہ
ہو جاوے - ۳ بعد بیان کرنے اس کلام کے وہ اپنے نور میں چھپ گیا - سُر نے
صورت اوس نور کی اپنے ذہن میں رکھی اور ادب سے تعریف کی اور اوس نور کو
جیسے یہ مضمون ذہن میں سمایا اور اوسکی قدرت یعنی مایا کو سجدہ کیا اور کہا
کہ تمہارے جملہ صفات کو کہ رودر اور برہما اور مہادیو اور پاربتی اور اندر
اور آگ اور ہوا اور آکاش دیا اور خاک اور طبقات آسمان و زمین
اور کواکب اور ثوابت اور سیارہ اور کرۂ ہائے زمین اور جزائر اور
جسم اور رنگ اور حیات اور زمان تماشا اور لطیف اور کثیف اور تمام رنگ

کچھہ ثواب ہی اور نہ ثواب کی توقع اور نہ مجھکو عذاب ہی اور نہ خوف گناہ اور نہ شوق حیات ہی اور نہ رنج فنا - بدن بھی میرا نہین ہے اور مین پیدا بھی نہین ہوا اور حواس اور اون کی طاقت اور انتہہ کرن اور اون کی خواہش بھی مین ہون مین عقل اور عناصر سے مقدم ہون اور جو کچھہ نام اور نشان ہے سب سے منزہ ہون ۲۳ جب یہہ سمجہہ بالطبع ہو جاوے تب مُکت ہو - ایسے سمجھنے والے کو گناہ اور ثواب کسی حرکت بشری اور نفسانی سے نہین ہوتا ہے لیکن جسکا دل ایسا نہوا اور زبان ایسی ہو وہ ایسا نہین ہے ۲۴ آتم گت نام کاشی کا ہے وہ کاشی دونو ابرو کے درمیان مین ہے اوس مین دہیان کرکے ست رو وریی پڑہے پس مُکت ہو - **مؤلف** اس اوپنکہد کا نہایت عمدہ مطلب ہی اور تہوڑی عبارت مین بہت معنی ہین جسکی ایسی سمجہہ ہو جاوے وہ تمام نعمت سے کامیاب ہو - لیکن افسوس ہے کہ بہت بدافعال اس مضمون کو بے عقل اور بے علم زن اور مرد کو سمجہا کے آمادہ شراب خواری اور بدکاری کا کر دیتے ہین اور حیا اور شرم اور ناموس کو کہوتے ہین - اس کے مطلب کو سمجہہ بدافعالی کو چہوڑنا چاہیے اور جہان سے اتفاق دلی رکہنا اور گذران کرنا چاہیے یہہ نہین کہ خلاف فطرت حیوانات کی طرح بے حیائی کرے اور متعدد عورت اور مرد ایک جا بیٹہہ کے بے حجاب شراب پیوین اور گوشت کہاوین اور برہنہ ہو کے ناچین اور وہ حرکت کرین کہ جسکا ذکر نا ... کرنا ہی بہلا ہے - جو ایسی حرکت کرے اونکو برہم گیانی نہ جاننا چاہی بلکہ ٹہگ اور جہان کا کچھہ سمجہنا چاہیے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ بہت لوگ ان مسایل کو دام بنا کے جانورون کو پکڑ عادت بہایمی کو ظاہر کرتے ہین اور بہت مکار شراب کو شیر اور اقسام کی شعبدہ بازی کرکے اپنا کمال جتاتے ہین اونکی اصل کچھہ نہین ہمہ تن بدمعاشی ہے -

۱۱ - اتہرب سر اوپنکہد یہہ اتہربن بہ نمبر ۹ اور اتہربن بید مین نمبر ۱۰ ہے	
فہرست ابواب	

ن تینون اجسام سے بچون کیطرح کہیل کرتا رہتا ہے - ۱۸ جب ان تینون
اجسام سے نکل کے محویت اوسمین ہوتی ہے جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا
کرنے اور زندہ رہنے اور فنا کرنیوالا تینون حالتون کا ہے تب جیو آتما سے آتما
ہو جاتا ہے اور اس مرتبہ کا نام تریا ہے - ۱۹ پران اور دل اور حواس اور آکاش
اور ہوا اور آگ اور پانی اور خاک اور زمین اور جو اسمین اور اسیر ہے سب اوس
آتما سے موجود ہوئے ہین اور وہ بنانے والا تمام جان اور نام اور مکان
اور آواز اور خیال وغیرہ عالم کا ہے - اکال اور قایم بالذات ہے اور تو
وہی ہے اور وہ تو ہے - ۲۰ یہہ تینون جاگرت ناسوت اور سپن ملکوت
اور سکہپت جبروت ایک نمود بے بود ہے - قایم اور دایم ایک برہم ہے
مین وہی ہون دوسرا کوئی نہین ہے پہر مین دوسرا کیونکر ہو سکتا ہون جو ایسی
سمجہہ پیدا کرے وہ گناہون سے آزاد ہووے - ۲۱ تین صورت ہین ایک
لذت دوسرا لذت کا لینے والا تیسرا لذت کا دینے والا یعنی فعل اور فاعل اور
مفعول جو کہ ان تینون حالتون سے جدا ہے وہ خدا ہے اور ان حالتون کا
ساکہی یعنی شاہد ہے سمجہو کہ وہ مین ہی ہون اور سب عالم مجہہ سے پیدا ہوا ہے
اور مجہہ سے قایم ہے اور مجہہ مین محو ہوگا - ۲۲ وہ برہم جو دوسرا
ثانی اپنا نہین رکہتا وہ مین ہون جو چہوٹے سے چہوٹا اور بڑے سے بڑا ہے
وہ مین ہون جو بشکل گوناگون ہے مین ہون جو قدیم ہون اور سب مین پر ہون
اور ہوا اور علم مین ہون میری وہ قدرت ہے کہ کوئی اوسکو نہین پا سکتا ہے
کیونکہ بغیر آنکہہ کے مین دیکہتا ہون اور بغیر کان کے مین سنتا ہون اور وہ
نورانی ہون کہ کوئی مجہے دیکہہ نہین سکتا ہے تاآنکہ مین سب کو دیکہتا ہون
جسمین سے سب موجود ہوئے اور جو سب مین موجود ہو وہ مین ہون
جو کچہہ کہ آپ نکہد مین لکہا ہے اور ان کا لکہنے والا ہے اور جو مطلب اور معنی
ون - بید اور بیدون کا بنانے والا اور بید و ان مین ہون مجہ

ست ورج وتم ہین اور سیہ ہگا برہما اور بشن اور رودر موسوم ہین ۸ جہل
اور نادانی جسسے برہم اور مایا اور برہما اور بشن اور رودر کو جدا سمجھتے ہین
جاتی رہے - ۹ اوم کے تین حرف سے یہہ اشارہ ہے اور وہ چہارم یعنی
ماترا جو بصورت لفظ کے ہے وہ آتما ہے یعنی آواز مطلق ہے کہ جسکی تعریف امکان
بشر سے باہر ہے اور پرنو اوسکا نام ہے ۱۰ اگنی اور پران اور آفتاب اور چاند اور
زمان اور مکان اور آگ یعنی جو کچھہ کہ تہا اور ہے اور ہوگا یا نہین ہے اور
نہین تہا اور نہین ہوگا وہی واحد لاثانی ہے ۱۱ سب عناصر اوسمین ہین
اور وہ سب عناصر مین ہے پس عناصر بہی وہی ہے - ۱۲ جو کوی اس
رمز کو غور کرکے سمجہے اور بموجب بیان کے دیکہے وہ برہم ہو جاوے -
۱۳ میرے خیال مین دوسری راہ اس سے بہتر نہین ہے - ۱۴ جیو آتما کو
ایک پتہر پائین اور پرنو کو دوسرا پتہر بالا اور گیان کو دونو پتہر کا لڑانے
والا تصور کرکے آگ نکالو وہ حاصل مطلب ہے - ۱۵ آتما جب مایا سے
تعلق کرتا ہے اوسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور روپ پیدا کرتا ہے
پس جیو آتما موسوم ہوتا ہے اور تمام افعال محسوسات کے کرتا ہے اور اکل
اور شرب اور تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہے اور اس
حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشے سیر ہوتا ہے عالم سپن مین جاتا ہے
۱۶ سپن کی حالت مین اپنے آپ اشکال نوع بنوع کی بناتا ہے جیسے شادی
اور غم اور خوف و امید کرتا ہے اور بغیر دوسرے کے اپنے آپ لذت نیک و بد
پاتا ہے - ۱۷ سکہپت کی حالت مین نہایت آرام ہے اور تعینات ظاہری
اور معنوی اسمین کچھہ نہین رہتا ہے اور سب سے غفلت ہو جاتی ہے مگر جیو آتما
تمام اعمال اپنے اپنے ہمراہ رکہتا ہے اس سبب سے کبہی عالم سپن مین جاتا ہے
اور خواب دیکہتا ہے اور کبہی جاگرت مین آجاتا ہے - بدن کثیف عبارت
جاگرت سے اور لطیف بدن عبارت سپن سے ہے اور اودیا عبارت سکہپت سے ہے

کیول اوپ نکھدیہ سراکیرمن بہ نمبر۱۱ اور اتھرن بید بہ نمبر۱ ہی

تھذیب اخلاق مین

اشتولائین رکھیتر کا سوال برہما کا جواب -

۱- **سوال** - وہ علم جسکا نام برہم بدیا ہے اور نہایت لطیف اور عجوبہ ہے اور اوسکے علم سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہین اور مرتبہ اعلے کو پاتا ہے - مجھکو بتاؤ
۲ **جواب** اس علم کی تحصیل کو چند شروط ہین پہلے وہ بجالاوے سمجھہ ۱ شرط ہے اعتقاد کو درست کرنا ۲ گرو کی خدمت کرنا ۳ حواس ظاہری اور باطنی کو ضبط کرنا ۴ عمل یعنی فعل نیک کرنا اور بد نکرنا ۵ جملہ لذات اور خیالات کونین کے دل سے دور کرنا - ۳ وہ آتما آنند سروپ ہے اور دلمین بصورت نور کے مقیم ہے اور وہ ہارنا اور سادہ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل ہوتا ہے ۴ جسنے تحصیل علم بید کی کی اور اوسکا خلاصہ سمجھا اور ترک لذات کونین کا کیا اور اپنے باطن کو خیالات حواسون سے پاک کیا اوسنے اوسکو پایا ہے اور جب وہ قالب عنصری کو چھوڑتا ہے برہم کے لوک کو پہونچتا ہے - ۵ چاہیئے کہ سنگاسن یا کسی طرح سے فراغ خاطر سے بیٹھے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے جسم اور دل کو پاک کرے اور گردن اور سر کو سیدھا رکھے اور کسی عضو کو حرکت ندے اور دل مین جو شکل گل نیلوفر کے ہے تصور اوس ذات پاک کا کرے جو کہ تمام جزو اور کل مین محیط ہے اور غم اور سرور سے منزہ ہے اور مختلف اشکال سے ظاہر ہے اور بے زوال ہے اور وہم اور قیاس سے برتر ہے ۶ سمجھے کہ ہرن گربھہ اوس سے موجود ہوا ہے اور اول اور اوسط اور آخر سے بھی منزہ ہے اور وہ احد اور تثنیہ اور جمع سے بھی پاک ہے اور بے رنگ ہے اور رنگا رنگ اور عجیب اور غریب ہے اور عین علم اور تمام سرور ہے ۷ وہ نور منور مہادیو ہے اور اوسکی قدرت پاربتی ہے پس قدرت اور قادر کو ایک تصور کرے ۸ تینون صفت تینون آنکھون کو یقین معلوم ہوجاوے کہ صانع تمام عناصر اور عناصر کی تینون صفات -

کہ واقعی پرمہنس تہے جیسے کہ اودالک سوئیت کیت رتہہ درباشا دنا رتہہ جیدر کہہ بدارک سموز تک انوبک وغیرہ انکا کوئی طریق نہ تہا اور نہ اونکے اعمال لائق بیان کے ہین مگر یہہ ظاہر مین مستا اور باطن کے ہوشیار تہے یہہ دنڈ اور کمنڈل یعنی برتن طعام اور کپڑا اور چوٹی اور زنار نہین رکہتے تہے اور سب جگہہ برہم جانتے تہے ۱۱ ہر ایک کو چاہئے کہ ان سب چیزون کو اور انکے خیالون کو پانی مین غرق کرے اور سمجہے کہ شکم مادر سے یہہ اسباب ہمراہ نہین آئے ہین پرمہنس کی تہراہب ایسی جانو جیسے کہ آج شکم مادر سے برآمد ہوا ہے اپنا اسلوب سے یہہ پرمہنس بہی رہتے ہین ۱۲ سیاسی اور پرمہنس کو سردی اور گرمی کا فعل کرتی ہے مگر اوسکے دلکو سرور و ملال نہین ہوتا ہے ۱۳ جو کوئی اس طرح سے دل کو صاف کرے وہ برہم ہو جاوے اور جب تک تعین جسم کا باقی رہے یعنی زندہ رہے شکم کے برتن کو گدائی کے طعام سے بہرے یا اپنے ہاتہہ سے کہاوے یا کہلانے والا کہلاوے پانی سے شاد اور نہ پانی سے ناشاد ہو جب یہہ کہہ لگے شہر کو جاوے ورنہ جنگل مین رہے یا ویرانہ مین یا سجدگاہ مین یا غارون مین پہاڑ وغیرہ کے یا کمہار کے گرہون مین یا درختون کے تلے یا کوہستانکی گوپہا مین یا کسی چشمہ کے کنارے یا میدان مطلق مین اور یہہ بہی ضرور ہے کہ کہین ایک جگہہ رہنے کو خاص نکرے اور وجہ معاش کچہہ قرار نہ دے اور پرلوکا شغل رکہے غرضکہ اپنے مین آپ کو دیکہے یہہ مرتبہ پرمہنس کا ہے **مولف** جو تیرتہہ مشہور ہین سب سے بڑا اور قدیم کاشی ہے اوس سے غرض یہہ ہے کہ کاشی کے معنی سے واقف ہووے جو معنے سے واقف ہو وہ کہین مرے مثل مرنے کاشی کے ہے اور جو معنی سے ناواقف ہے کاشی مین مرنے سے بہی مثل اور جگہہ مرنے کے ہے راستی اور نیک چلنی ہر کام مین چاہئے زراعت یا تجارت یا خدمت کوئی پیشہ کرے بدچلنی سے کچہہ فضیلت کسی خاندان کو نہین ہے دل کی صفائی مقدم ہے

فقط

پڑہنے کو نہین ہے اور چہتری اور بیس کرم جو ہین جب تک چہتری باپس
اپنے کرم کو واجبی کرے تو یہی سبب مکت کا ہے مثلاً چہتری
کا کام ہے شستر باندہنا اپنا واجب ہے کہ جو دشمن گیان کا ہو اوسے سنکہہ
ہو کے جنگ کرے اور راستی اور حق کو کسی حالت مین ہاتہہ سے ندے اس حالت مین
جو رنج یعنی زخم اوٹھاوے یا جان سے جاوے سبب نجات کا ہے کہ اصلی
معنی سیناس کے اپنے نفس سے جہاد اور جنگ کرنے کے ہین پس جسنے نفس پروری
کی کوئی قوم کا ہو سیناسی نہین ہے اور جسنے نفس کشی کی کسی قوم کا ہو وہ سیناسی
ہے اور بیس مراد تجار سے ہے راستی معاملات نفس کشی سے ہوتی ہے کہ نفس
ہمیشہ مال مردم خوری کو رغبت دیتا ہے جب جو نفس پر غالب ہو کوئی پیشہ
کرے سیناسی ہے اور جو بیماری یا ناتوانی کے سبب سے سیناس کے شرائط ادا
نکر سکے اور وقت مرگ قریب آجاوے ترک لذات اور ترک تعلقات دنیا اور
اہل دنیا کا دل سے کردے وہ بہی سیناس کے مساوی ہے ۔ بعضے بہشت کی امید
سے اپنے تئین حالت بیماری مین کہانے اور پینے سے محروم رکہتے ہین۔ بعضے
اپنے تئین دریا مین غرق کرتے ہین بعضے آگ مین زندہ جلجاتے ہین بعضے
برف مین اپنے تئین گلاتے ہین یہہ راہ نجات کی نہین ہے ۔ سیناس کی
رسومات سے ہے کہ کپڑا گیروئی کے پہول کے رنگ کا پہنے اور سر مونہہ کے بال مونڈے
اور کسی شئی کو اپنی قرار ندے یعنی سبکو عارضی سمجہے اور ہمیشہ پاک رہے اور کسی
عداوت اور کینہ نرکہے اور ایک ... گدائی کرے دریوزہ گری نکرے ۔
جو کوئی اس ترکیب سے زندگی قطع کرے وہ جیوآتما سے پرم آتما ہو جاتا ہے ۔
۹ اگر کسی کو رہبر کامل لائق تسلی دل کے نہ ملا ہو اور دل اوسکا سیناسی
ہوا ہو تو اپنے دل اور زبان سے کہے کہ مین سیناسی ہون اور سب کو چہوڑ
دیتا ہون اور برہم ہون یہہ بید کی شرتی ہے کہ یہہ بہی برہم ہو جاتا ہے کہ
[illegible]

کئی ہوں پانچ کیے ہوں جب کہ اوسکے دل سے دنیا کی لذات کی خواہش دور ہو جاوے
اور جو فرضیت ہو مرتبہ سنیاس کا اوسکو لیجاتا ہے اور جو خیالات کرم کا متعلق جگ وغیرہ
اور اوپاسنا متعلق تیرتھ اور برت وغیرہ ہیں اوسکے دلسے دور ہو جاتے ہیں ۳
پران وگیان کی آگ کو اپنے سامنے رکھ کے کہے کہ اے آگ اب تم میری دلمین
آگھسو چاہئے کہ میری تینوں صفات کو کہ ست رج تم ہیں جلادو ۴ تم میرے
پران ہو اب چاہئے کہ تم مجکو اصل میری سے ملادو اور جلوہ نور مطلق کا دکھلادو
۵ اے آگ تو میرے واسطے موجود ہوئی تھی اور تو اوس سے پیدا ہوئی ہے
پس اوسمین واصل ہو ۶ دولت معرفت کی سب سے زیادہ ہے مجھے زیادہ نصیب
ہو اور پھر ہاتھ آگ کے نزدیک لیجاکے سونگھے اور کہے کہ تو پران سے پیدا ہوئی
ہے اب پران میں داخل ہو ۷ جسنے جگ کیا ہو وہ کسی پاک جگہ سے آگ
کو اوٹھاکے یہی تقریر کرے ۸ اگر جنگل میں آگ ملے تو پانی میں کھڑا ہو کے
یہی بات کہے کہ پانی کے تلے بھی یہی دیوتا ہے اور جو عمل کہ پانی کی تعریف میں
مقرر ہیں وہ کرے ۹ اس عمل کے کرنے سے حیات ابدی میسر ہوتی ہے
۱۰ یہہ احکام بید کے ہیں اور پرنو کے متعلق عمل تینوں بید کے موافق
ہیں یعنی چاہئے کہ پرنو کو اسم اعظم سمجھ کے جپے ۵ جنک نے کہا کہ کیا فقط یہی سنیاس
کی تعریف ہے جواب ہاں خلاصہ یہی ہے ۶ سوال اتری رکھیشر کا کہ زنار
کو چھوڑنا سنیاس کی شرائط سے ہے پس بغیر زنار کے برہمن یعنی برہم کا جاننے
والا کس طرح سے ہووے جواب جسنے آتما کو پہچانا اوسکا زنار آتما ہو جاتا ہے
پس زنار کو آگ میں جلاوے اور آتما کی بجائے زنار تن اور من میں رکھے
۷ سوال اتری چھتری اور ویش جو سنیاس دھارن نہیں کرتے ہیں اور بید کو
پڑھنے نہیں پاتے ہیں انکی رستگاری کی کونسی راہ ہے جواب مکت گیان سے
ہوتی ہے اور گیان کے پیدا ہونے کو مدد علوم اور بید کی درکار ہے جسکو کسی
طرح سے گیان ہو جاوے سبب مکت کا ہو جاوے اور ان کو کچھ منع بید کے

معنی سے آگاہ کرو جواب پرنا کے معنی ہین دور کرنیوالا اگنا ۔ اور نقصان تج اسونا کا ۔ اشنی کے معنے ہین دور کرنیوالا بدن اور بدن کی خواہشون کا چوتھا سوال آدمی کے بدن کو جو تم کاشی بتاتے ہو آدمی کے جسم مین وہ دونون ندیا یا نالے کہان اور کس طرح سے ہین جواب جہان دو نو سوراخ ناک ہین آدمی کے ایک ہی جو ہین وہ مقام درمیان دونو ابروکے ہے وہ ہی مجموعہ دونون عالم کا ہے اور یہی بہشت اور فردوس ہے ۔ برہم کے گیانی اوس جگہہ کو سند ہیا کہتے ہین اور اوسکے تصور مین رہتے ہین یعنی پران وایو کو اوس مقام مین لیجاکے قید کرتے ہین پس اصل مطلب یہہ ہی ہے جو مشہور ہے کہ کاشی مین مرنے سے مہادیو کان مین منتر پھونکتے ہین اوسکا مدعا یہی ہے ۳ چند مریدون کا سوال ہے وہ کونسا ذکر ہے جس سے رستگاری ہو جواب ایک سونام ۔ و در کے جو ست ۔ ودری ین رقم ہین انکو جپے کہ یہہ سب ذات ہین اور بے زوال ہین انکے ذکر سے ذاکر بے زوال ہوتا ہے ۔ ۴ جنک راجا کا سوال مجھکو سنیاس کی راہ بتاؤ ۔ جواب چار راہ ہین ایک برہم چرج یعنی لذات کو ترک کرکے اوستاد کی خدمت کرکے بید اور علوم منقول اور حکمت نظری اور معقول اور فروع کو پڑہے دوسرے بعد فضیلت اپنے تحصیل علوم سے گرہست اختیار کرے یعنی شادی کرے اور شغل تجارت اور بنک عیان دنیا دارون کے معاملات دنیا کرے اور اعتدال سے لذات دنیا حاصل کرے جبکہ فرزند پیدا ہو اور لائق انتظام دنیا کے ہوجاوے انتظام مہمات دنیاداری تفویض فرزند کے کرے اور آپ معہ جورو گرہست باہر ہو تیسرے جورو ہمراہ ہو یا نہو اوسکی مرضی سے گھر چہوڑ جنگل مین جاکے رہے اور حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی کو طلب لذات سے قابو کرے اور سردی اور گرمی موسم اور نفسانی اور آسودگی کی آفات سے محفوظ رہے یہہ صفت بان پرست کی ہے ۔ چوتھے جب یہہ عادت ہوجاے اور اوسکی شرائط کی تکمیل ہو سنیاس اختیار کرے بید کے پڑہنے سے شوق الہی پیدا ہوتا ہے اور خواہش لذات دنیا کی ناچیز مقصود ہوتی ہین ۲ عمل نیک کسی

چاروں آشرم کی تعریف میں

بطور سوال اور جواب یعنی برہسپتی کا سوال اور جاگولک کا جواب

۱- سوال وہ کونسی زمین ہے جہاں دیوتا پوجن کرتے ہیں اور برہم آتما کو پاتے ہیں

جواب وہ زمین جسم انسان ہے اسمیں عبادت کرنے سے مکت ہوتی ہے اور تہذیب اخلاق سے برہم آتما حاصل ہوتا ہے اور رستگاری پاتا ہے اسواسطے اسکو کرکہیت کہتے ہیں جیسے عوام کاشی کو مقام رستگاری کا جانتے ہیں خاص اسکو زمین کرکہیت جانتے ہیں یقین کرو کہ جو اس میں عبادت کرے یعنی خلق کو درست کرے اور طالب حق اور صاحب معرفت ہو وہ کہاں ہے اور کہیں مرے سب مقام اوسکے واسطے کاشی سے بہتر ہیں یہی مقام پرستش کا ہے تمام دیوتا یعنی حواس ظاہری اور باطنی عبادت کرتے ہیں کاشی کی تعریف میں رقم ہے کہ مرتے وقت مرنیوالے کے کان میں مہادیو تارک منتر سنا دیتے ہیں کہ وہ سبب رستگاری اور مکت کا ہے اور منتر یہ ہے تو مسی یہ مہا واکیہ سام بید کا ہے اسکے معنے ہیں کہ تو وہی ہے جبکہ کان میں مرنے والے کے یہ منتر پہنچتا ہے وہ نجات پاتا ہے یہ بھی بیدکی ہے اور واقعی ہے پس آدمی کو چاہئے کہ ہمیشہ تدبیر مکت میں خبردار رہے کہ موت قریب ہے - ۲ انتر کیشیر کا سوال - آتما کی حقیقت لا انتہا ہے اور نہایت محجوب ہے میں اسکو کسطرح دریافت کروں - جواب مکت کے مقام یعنی آنم گت کا شغل کرو تب حقیقت کا انکشاف ہو - دوسرا سوال آنم گت کا مقام کہاں ہے جواب برناشی کے درمیان میں ہے اور یہ نام دو ندیوں کے ہیں جنکے درمیان میں بنارسی یعنی کاشی آباد ہے اور بقول دیگر برنا نام ایک رودرکا ہے اوسکا ایک شوالہ ہے - اشی نام ایک رودرکا ہے اوسکا ایک شوالہ ہے - دونوں شوالوں کے درمیان جو زمین ہے اوسکا نام برنا دشی یعنی کاشی اور بنارس مشہور اور معروف ہے - تیسرا سوال برنادشی سے کیا

اور سین در ہیت مین ایسی ہی حالت رہتی ہے جو حد سے زیادہ
سردرکی ہے اس حالت کی تعریف حد سے زیادہ ہے علم ہے یا دانائی
یا نادانی کہ دو نو طرح سے کہنا اوس ذات کو نقصان دیتا ہے اور لا تعین ہے
متعین کرنا پڑتا ہے افسوس کہ وہ نظر نہین آتا ہے اور کسی صفت سے
مین بیان نہین کرسکتا ہون کیونکہ سب نشان او سکے ہین اگر او سکے نہین
تو کسکے ہین اور جو نشان ہے ان سب سی باہر ہے وہ دل کے متحرک کرنے
پایا جاتا ہے زبان کی تیز بیانی سے ہاتہ نہین آتا وہ مرد اور عورت
اور مخنث کے القاب سے منزہ ہے اور بے ران اور بے شرم سی جدا ہی اوسکی
مہان وہی جانے میری طرف سی او سکو نمسکار ہے ۲ یہ تو اشارہ اوم سے ہے
اس کا اول حرف اکار یعنی الف مفتوح ہے اور اوستہا کی قسم اول جاگرت کہ موکل
اوسکا بیسواز ہے تمام نظام اسی حرارت عزیزی سے ہی اور اس سے تمام
محسوسات اور لذات جاہل اور عالم اور کامل اور عاقل کو ملتی ہین جو اسکی حقیقت
سی واقف ہو دل کی مراد پاوے اور اسکو الف اسواسطے کہتے ہین کہ اول سب کا ہی
اور سب اس سے پائے جاتے ہین ۔ اوم کا حرف دوم او کار یعنی واو مضموم ہے
اور حالت دوم سپن کہ موکل اوسکا نام تیجس ہے اس سی ثابت ہوتا ہے کہ دل کے
خیالات سے جہان چاہے جا سکتا ہے جو اسکی طاقت سی واقف ہو وہ کامل ہووے
اور وہ اوسب سے بزرگ ہی ۸ اوم کا تیسرا حرف مکار یعنی میم ساکن ہے وہ اشارہ
حالت سکہپت سی ہے اس کا موکل پراگ یعنی دانائی ہے کہ میم دکہلانے والے
کہتے ہین جو کہ سب کو دکہلاوے اور سب کو محو کرے اور سکہپت کی یہی تعریف
جو ہوی ۹ نیم ماترا ن غنہ سے اور حالت تریا جسکو لاسوت کہتے ہین
یہہ ماترا تلفظ مین نہین آتی ہے اور کیفیت حالت تریا کی یہی بیان سے
باہر ہے ۱۰ جو عارف ہو اس عبارت اور اس مضمون کو سمجہے ۔

مال اوپ ہدیہ ستراکبر مین نمبر ۹ و ۱۰ اور الترین بید مین نمبر ۱۰ ہے ۔

پہر ہمکو سوائے اوسکے اور کچہہ فرض کرنا کب جائز ہے ۲ پہلے جاگرت کہ جسکو
عالم ناسوت کہتے ہیں اوس حالت بیداری میں تمام عالم اسباب سے خبردار
ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے اور انتہائے نظر تک دیکہہ سکتا ہے اور امکان بشری کی
نہائیت تک عمل ہر ایک کرسکتا ہے باہر اول کے سات تعلق ہیں ۱ سامعہ ۲ لامسہ
۳ باصرہ ۴ ذائقہ ۵ شامہ ۶ دل ۷ عقل اور ۱۹ چیزوں سے عالم ظاہریت
متوجہ ہے ۱۶ اکلا جو بدن میں آدمی کے ہیں اور تین گن ستوگن اور رجوگن اور تموگن
کہ انسے ادراک محسوسات کثیف اور لطیف کا کرتا ہے اور دیوتا اس حالت کا
بیسوانر اگنی یعنی حرارت غریزی ہے اور یہہ سب آدمیوں میں برابر ہے ۳
دوسرا ایک مراد حالت سپن سے ہے یعنی وہ حالت جسمین خواب اور سپنا
دیکہتا ہے اس حالت ملکوت میں تو جملہ ۱۹ قوت اسکے ہمراہ رہتی ہیں اتنا تفاوت
حاصل ہے کہ حالت جاگرت میں اعضائے کثیف سے محسوسات اجسام کثیف کی لذت
کرتے ہیں اور اس حالت میں اعضائے لطیف سے محسوسات لطیف کی لذت
حاصل کرتے ہیں ۔ اس حالت کے دیوتا کا نام تیجس ہے بمعنی روشنی ۴ تیسری حالت
سکہپت اور جبروت موسوم ہے اس حالت میں حواس ظاہری اور باطنی اور
صفات سب اپنے فعل سے معطل ہو جاتے ہیں اور جو کچہہ محسوسات حالت
بیداری اور خواب میں کرتا تہا کچہہ نہیں کرتا ہے اور کچہہ نہیں دیکہتا ہے سبب یہہ
ہے کہ جیو آتما اور پرم آتما ایک ہو جاتے ہیں اور یہہ وقت کمال سرور کا ہے
اس حالت کا موکل پراگ ہے یعنی محل دانائی ۵ چوتہی اوستہا تریا یعنی
لاہوت ہے اور یہہ عالم اور دانائی ہے جو مدد سے اون ۱۹ اشیا اور
عمل نیک کے حاصل ہوتا ہے اور صاحب محل اور اطراف اور جو کچہہ ہے یہی
ذات واحد ہے پس اوسمین محو ہو جاوے ۔ سکہپت کی حالت خوب ہے
جو کہ پراگ موسوم ہے کہ جب آنکہہ کہل جاتی ہے پہر وہ لذت جاتی رہتی ہے
اسواسطے حالت سکہپت سے یہی بہتر ہے کہ صاحب اس حال کو جاگرت

پاجاتاہے وہ ہمہ اوست تو ضرور کہنے لگتاہے مگر بدافعالی کو نیک افعالی کی
برابر سمجہکے کرتاہے جو بعد تہذیب اخلاق کے یہہ علم پاتاہے وہ نیک افعالی
کو بھی مثل بدافعالی سمجہکے ترک کرتاہے اور بدافعالی کو علم اخلاق پہلے ہی
چھوڑدیتاہے - دان یعنی خیرات کی اقسام مین مثل گئودان ان دان بڑی
دان کنیا دان استری دان مگر بدیادان سرب اوپرہے کیونکہ اور جو چیز
دان کیجاوسے اوسمین دانی کا کچہہ خرچ ہو اور لینے والے کے پاس سے بعد
چندروز کے جاتی رہے اس دان سے دینے والے کا مال دن دونا اور رات
چوگنا ہو اور لینے والے کو اٹل راج کے سمان جیتے اور مرتے اور یہان اور
وہان کام آوے اور ایک کو دینے سے ہزار کو پہونچے جیسے ایک کے بدن
سے عطر لگانے سے سوکے دماغکو فرحت ہوتی ہے - بخیل وہ نہین ہے جو
اپنی زن زمین اور زر دوسرونکو نہین دیتاہے بلکہ وہ سمجہتاہے کہ مانگنے
والے بھی عقل اور حواس اور قوای افعالی رکھتے ہین اور محنت اور مشقت سے اپنی
خواہشون کا سرانجام کرسکتے ہین کہ کوئی چرندا اور پرندا اور روندا اپنے
ہمقوم یا غیر قوم کو طعام اور شراب اور لباس اور مکان سے متواضع نہین
ہوتاہے پس یہہ کیون دی بخیل اور ممسک اور کرپن وہ ہین جو علم کو بڑہاتے
اور معلومات کے بتانے سے دریغ کرتے ہین یا جہنا رہتہ نہ بتاکے یہانتک اور
روچک بتاتے ہین اوسکو نمسکار ہے جسکے انیک روپ ہین - فقط -

۸ - مانڈوک اپنکہد نہ سر اکبر مین یہ نمبر ۱۳۱ اور تہرین بید مین نمبر ۱۲ ای

چارون اوستہا کی تعریف

۱ - سب سے اول پرنو ہے جو کچہہ ہوا اور ہے اور ہوگا وہ ہے اور جو اس سے
برتر یا اسکے سوائے ہے وہ بھی وہی ہے اور برہم یا آتما یا کچہہ اور ہے وہی
اسکے چار پانون چارون اوستہا کو فرض کرو کیونکہ اوسکے سوای کوئی نہین

وہ دونوں میں ہے کیونکہ جسمین نہ ہوتا وہ موجود اور موسوم نہ ہوتا اور وہ دونوں سے باہر ہے بلکہ باہر سے بھی باہر ہے کہ جو موسوم ہے وہ وہ نہین ہے جب تک ۱۲ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہے کوئی ہو ۱۲ کلا سے باہر ہووے پرم آتما ہے کوئی ہو نفی اور اثبات کلا اور ان کی شمار سے درگذرے وہ آتما ہے کوئی ہو۔ بیدانت کے معنے ہین نہایت یعنی کمال اور حاصل مدعا اور نتیجہ بیدون کا اور یہہ کتاب بیدانت کی ہے اس علم کے سمجھنے کو دو بات مقدم ہین ایک ترک کرنا لذات کا کہ طالب لذت اس علم کے پڑھنے کے گمراہ ہو جاتا ہے اور وہ حرکات کرتا ہی کہ نالائقی کا اعلے مرتبہ پاتا ہے اسواسطے چاہئے کہ جسکو علم اخلاق سے علم نہ ہو اوسکو اس علم کی تربیت سمجھہ کے کرے۔ دوسری یہہ علم الہی ہے اسکو خلط اور مادہ شرط ہے کہ بغیر خلط و مادہ کے علم ہی نہین ہوتا ہے پس علم طبعی و ریاضی و منقول و معقول اور متعارفہ سے پہلے واقف کری تب پڑہا وی ورنہ جو بیان طبیہ اور خاصیت کواکب وغیرہ سے متعلق ہین اور نسے وہ کیونکر واقف ہو اور رمز اور اشارہ کو کیونکر سمجھے۔ مثلاً واقف کے روبرو کوئی کہے کہ سورج کے ۱۲ پانو ہین وہ ضرور مثل راون کے دس سر کے سورج کے ۱۲ پانو تصویر مین بناویگے اور اپنی سمجھہ پر جہل مرکب پیدا کریگا چونکہ حکمت علمی اور عملی کی کوئی کتاب سنسکرت کی اردو مین ترجمہ نہین ہے بلکہ جو سنسکرت جانتے ہین اونکو بھی شوق پڑہنے کا نہین ہے اور کسیکو پڑہانا تو خلاف حکمت عملی اونکے ہے۔ معقولات پر ولائیت کے حکما کے مسائل واحد ہین جیسے کہ سورج واحد ہے فارسی آفتاب اور عربی شمس اور فرنگی سن کہتے ہین اس خیال سے مولف نے ایک مختصر رسالہ حکمۃ نظری کا موسوم انوار ناقنا ہی اور دوسرا حکمت عملی کا موسوم بہ ناگ ہرجا بنایا کہ اوسکو پہلے پڑہے پیر اسکو تب لذت اس علم کی حاصل کرے۔ جو جیون اور قوتون کو تابو نہین کرتا اور حکمت نظری اور عملی نہین پڑہتا اور اس علم کو

تعریف کرو اور وقت دخول کے کون سی کلا داخل ہوتی ہے اور وقت خروج کے کونسی کلا خارج ہوتی ہے جواب اوس پران سے ہرن گربہہ ۲ ہرن گربہہ سے اعتقاد ۳ اعتقاد سے بہوت آکاش ۴ بہوت آکاش سے ہوا ۵ ہوا سے آگ ۶ آگ سے پانی ۷ پانی سے خاک ۸ خاک سے جملہ حواس ۹ حواسون سے دل ۱۰ دل سے غذا ۱۱ غذا سے نطفہ ۱۲ نطفہ سے ریاضت ۱۳ ریاضت سے عمل ۱۴ عمل سے نام ۱۵ نام سے صورت ۱۶ جیساکہ پانی سب دریا ون کا سمندر سے نکل کر نام اور صورت علیحدہ علیحدہ قبول کرتا ہے آخر سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین سماجاتاہے ۶ اسیطرح جیو آتما دیکھنے والی اس تماشا کی ہے اس سے یہ سب کلا و صورت پیدا ہوتی ہین اور اوسمین رہتی ہین اور پھر اوسمین محو ہو جاتی ہین ۳ جب یہہ سولہ کلین محو ہوکے اوسمین سماجاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھہ نہین رہا ہی پرش نام کہلاتاہے وجہ یہہ ہے کہ اوسمین پر ہوتی ہین اور جب یہہ سولہ کلا ظاہر ہوتی ہین جیو آتما کہلاتاہے ۴ غرضکہ محویت سے یہ زوال اور آزاد جملہ گرفتاریون سے ہوتاہے ۵ ۱۶ کلا بدن انسان مین معروف ہین ۵ حس ظاہری یعنی کرم اندری ۵ حس باطنی یعنی باصرہ وغیرہ ۳ اپنہ کرن و پران ودل۔ جب تک یہہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہرا بدیہہ مکت حاصل نہین ہوتی ہے کیونکہ لوازمہ بشریت کچھہ نہ کچھہ باقی رہتاہے مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہنے جسم کے جیون مکت ہوجاتی ہے ۶ یہہ ۱۶ کلا بدن سے مثل چوبہای پہیہ رتہہ کے ربط رکہتی ہین انکی حقیقت کو سمجھنے سے غم اور ملال دور ہوجاتاہے ۹ خلاصہ یہہ آخر پپلا دنے کہا کہ مجکو اس سے زیادہ تمیز نہین ہے اور اوسکی قدرت بے حد اور بے کنار ہے سب رکہیشر دن نے اوسکو منتکاری کی اور شکر کیا کہ تمنے راہ نیک بتائی اور رخصت ہوی مؤلف جو نام اور صورت اور رنگ اور نور رکہتاہے اور محیط ہوتاہے وہ ۱۶ کلا کی دانہ ہے اور سرگن ہے جو اس سے باہر ہے وہ نرگن ہے وہ جو مفہوم ذہنی ہے

آنتا ہے اور وہ عین علم اور دانائی ہے اور سب مین محیط ہے حال آنکہ
اوسکا سایہ اور رنگ اور جسم کچھہ نہین ہے اور سب سی پاک اور لطیف
ہے اور تمام عناصر اور حواس وسمائین محو ہو جاتے ہین اسکو جاننے سی کمال
ہوتا ہے ۷ ست کام رکہیشر کا سوال جو کوئی اوم کا شغل تا دم واپسین کری
وہ کس عالم مین جگہہ پاوسے جواب یہہ اسم پربرہم اور اپربرہم ہر دو یعنی مطلق
اور مقید کا ہے عامل اسکا دونون سے ایک مرتبہ کو پہونچے - ۲ جو جیسی
خواہش رکہتا ہے ویسے مرتبہ کو پاتا ہے جیساکہ یہہ اسم ہے ویسا ہی عامل کو مرتبہ
ملتا ہے ۳ ایک مطلق ہے یعنی نرگن دوسرا مقید ہے یعنی سرگن دو نوراہ سے
ایک راہ ملے ہم اس اسم کی ۳۰ ماترا ہین پہلا حرف رکہہ بید ہی اس
ترک لذات اور ریاضت وراہ راست اور درستی اعتقاد کی ہدایت ہے
کہ عامل اسکا تعظیم اور بزرگی خلق مین پاتا ہے یعنی اسی عالم مین ۵ دوسرا
حرف ججر بید ہے اسکے سبب سے اعلے مرتبہ کو یعنی زمین سے آسمان کو اور عالم
ماہ کو یعنی عالم فضا مین پہونچتا ہے اور وہان سے پہر بلندی کو ۲ تیسرا
حرف سام بید ہے اوسکے سبب عالم آفتاب کو پہونچتا ہے اور پہر لیتا ہم
دیگر ۷ چوتہے مرتبہ مین جو نیم ماترا ہے اوس سے شغل کری تو اوسکے طفیل
نتہاے مراتب کو پاتا ہے اور یہہ اتہرین بید سے متعلق ہے اور محیط کل عالم ہو
جاتا ہے اور ذات مطلق بنجاتا ہے ۸ ذکر کرنا اس اسم کا تین صورت سے
مقرر ہے ا بلند آواز سے کہ دوسرا سماعت کرسکے ۲ آہستہ کہ زبان سے
تلفظ ہو مگر دوسرا بجز اپنے سماعت نکری یہہ مرتبہ اوسط کا ہے ۳ زبان سے
تلفظ ہوا ور نہ زبان کو حرکت ہو مگر دل سے کہے یہہ مرتبہ اعلے ہے ۹ اس
ترکیب سی جو عمل کرے دنیا اور عالم آفتاب مین کامیاب ہو اور گناہون سے
پاک ہو اور عرفان کا مرتبہ پاوسے اور پہرن گربہہ ہو جاوی اور اس سے بزرگ
جتو قرار دیا اور فرقت کر و ہو جاوی ۸ سو کنا رکہیشر کا سوال سولہ کلا کی

نہین ہوتا ہے ۲ اس حالت کو سواپ کہتے ہین اسکے معنے ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہے ۳ جسم پرمیشر کا شہر ہے اور پانچون پران سے وہ آباد ہے اور یہہ بیدار رہتے ہین ایک آگ اپان باؤ ہے دوسری آگ بیان باؤ ہے تیسری آگ بڑی پران ہے ۵ یہی آگ بزرگ کی خاصیت ہی کہ جو اسین پڑے جل جاوے پس ہضم کرنے والی غذا کی ہے ۶ درآمد و برآمد تنفس کا موسوم بہ سوا ہے بمعنی وہ چیز جو بوقت جگ آگ مین ڈالتے ہین دل جگ کا کرنے والا ہے اور نتیجہ جگ کرنیکا اودان باؤ ہے کہ یہہ اودان باو دل کو نتیجہ پہونچاتی ہے ۷ نتیجہ اس کلام کا یہہ ہے کہ حالت سُکہپت یعنی خواب غفلت مین جیوآتما جو دلمین مقیم ہے پرم آتما کے پاس پہونچتا ہے یعنی اپنی بزرگی کو آپ دیکھا رہتا ہے ۸ حالت سُپن مین جو جی جاتا ہے اور جو حالت بیداری مین دیکھتا ہے اور سُنتا ہے اور سوچتا ہے اور دیکھتا ہے اور جو حافظہ مین ہے اوسکو مکرر تحقیق کرتا ہے اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہے ۹ بسبب اسکے کہ جیوآتما فاعل فعل کا ہے جسم کثیف سی جُدا ہوکے جسم لطیف سے مثل اپنی عادت کے فعل کرتا ہے اور تمیز کرتا ہے ۱۰ سُپن کی حالت مین ایک آگ جسکا نام نری ہت ہی یعنے جسمین صفرا پیدا ہوتا ہے اور دل مین آتا ہے وہ راہ بند کردیتی ہے پس کوئی خواب نظر نہین آتا ہے کہ راہ حواس کی بند ہوجاتی ہے اور آنند سروپ حالت سُکہپت پیدا کرتا ہی اور برعکس اسکے واقع ہونے سے خواب دیکھتا ہی ۱۱ حالت سُکہپت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہوجاتے ہین جسطرح پرندی وقت بسیرے کی درخت پر آرام کرتے ہین ۱۲ جملہ عناصر بسیط و مرکب یعنی آکاش بسیط اور مرکب کہ بہوت آکاش اور ہردی آکاش ہے حالت سُکہپت مین اور تمام حواس ظاہری ذائقہ وغیرہ اور کرم اندری وغیرہ مثل ہاتھ اور پانو وغیرہ اور حواس باطنی مثل من اور چت اور صفت یعنی ستوگن رجوگن وغیرہ معہ اپنے فعلون و صفتون کے آتما مین آرام کرتی ہین ۱۳ کرتا بفعل کا

باہر نہین نکلتا ہے اسمین گہو ماکرتا ہے ۱۰ پران بیرونی آفتاب ہے اور درونی چشم مین پس بیرونی درونی کا ممد ہوتا ہے ۱۱ موکل یعنی دیوتا بینائی کا آفتاب ہے کہ اس ہی روشنی ہے ۱۲ اپان بیرونی کا موکل زمین ہے اور درونی دوعضو مخصوص مین ہے پس بیرونی درونی کا ممد ہوتا ہے یعنی سجاۓ خود نگاہ رکہتا ہے ۱۳ سمان باو بیرونی کا موکل آکاش ہے سمان اندرونی ہواون ہے پس کھہ مساوی کرکے غذا تحلیل شدہ کو ہرجگہہ برابر پہونچاتا ہے اور نگاہ رکہتا ہے ۱۴ بیان باو بیرونی کا موکل ہوا ہے وہ اندرونی کا ممد ہوتا ہے ۱۵ اودان بیرونی کا موکل آگ ہے وہ ممد درونی کا ہوتا ہے — ۲ جب کہ اودان باو وقت مرنے کے باہر ہوتی ہے حرارت غریزی جسم کی زائل ہوجاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام چھوڑکے دل کے پاس جمع ہوجاتی ہین پھر ایک ہوکے خواہش دل کی جاتی ہے اور نیک یا بد عمل موافق خواہش کے ہواکرتے ہین پس واسطے حصول نتیجہ کے وہ عالم نتائج مین جاتے ہین وموافق عمل کے پیدا ہوتے ہین ۱۶ جو کوئی پران کی کیفیت سے آگاہ ہووے ضرور خواہش نیک اور بد کی چھوڑدے پس عالم نتائج سے محفوظ رہے اور رستگاری حاصل کرے یہہ کیفیت پانچون پران اور ورآمد او برآمد اور ظاہر اور باطن اور تصرف اور وجود اور سایہ کی ہے اور یہہ جب سرتی بید کے ہے - ۴ سورجائی رکہیسر کا سوال - رگین سوتی یا جاگتی رہتی ہین اور سپنا کونسی رگ دیکھتی ہے اور سرور کون پاتی ہے اور اوسکا مقام کہان ہے جواب پہلے ایک مثال کو سمجھو کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تمام کرن اوسکی چوڑی ہوجاتی ہین اور جب غروب ہوتا ہے سب اوسمین محو ہوجاتی ہین ۲ اسی طرح سے دل آفتاب جسم کا ہے اور حواس اوسکے کرن پس جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہی حواس ظاہری اپنے افعال سے معطل ہوجاتے ہین پس اوسوقت نہ کچھہ دیکھتا اور نہ سنتا نہ سونگھتا نہ چکہتا ہے اور نہ لمس کرتا ہے اور کسی عضو سے محسوس

اور جو خورد اور بزرگ رقم ہوئے ہین سب جسن کلام ہے پس صفات رجوگن وغیرہ
اور دیوتا جو گفتار مین ہین سب کا بادشاہ پران ہے - جس صفت کا ذکر کرو یا آفتاب
یا چاند یا غذا یا غذا کا وہ پران ہے ۵ کُسل بدہ رکھیشن کا
سوال پران کہان سے آیا اور بدن مین کسطرح پانچ قسم کا ہوکے رہا اور
کسطرح نکلتا ہی اور اندر اور باہر کسطرح سے متصرف ہی اور حواسون سے
کیا نسبت رکھتا ہی مفصل ظاہر کرو جواب پران آتما سے ظاہر ہوتے ہین جیسے
کہ سایہ وجود کا وجود سے ظاہر ہوتا ہے ۲ آتما مین رہتا ہی جیسے
کہ سایہ ۳ اپنی خواہش سے بدن مین آتا ہے ۴ جیسے بادشاہ صوبہ دار کو
حکم کرتا ہے اوسیطرح یہہ حواسون پر حکم کرتا ہے ۵ اپان باد ہو آلہ تناسل
مرد اور عورت مین رہتا ہے ۶ آنکہہ اور کان اور ناک اور
موںہہ مین پران ہوکے رہتا ہے ۷ مقعد مین سمان باد ہوکے رہتا ہی اور سبب
ہاضمہ غذا کا ہوتا ہے اور ہر ایک عضو کو برابر حصہ دیتا ہے اور جب جوہر
غذا کا اعضا کو پہونچتا ہے سات موضع کو تقویت ہوتی ہے ۲ آنکہہ ۲
کان ۲ نتہنی ۱ موںہہ اور لطافت اوسکی داہنے ہی نکلے ۱۰۱ رگ کو دل سے
پہونچتی ہے - ہر ایک اون رگون سے جو ایک سوایک ہین سو سو رگ
اور ملی ہین پس اوسی طرح سے ۷۲ ہزار رگون کو حصہ ملتا ہے - ۸ بیان اودہو
ان سب رگون مین سیر کرتا ہے ۹ اور وہی جو ایک سوایک رگ دل سے ملی ہین
منجملہ اونکے ایک رگ بڑی ہے کہ حلق کی راہ سے ام الدماغ مین پہونچی ہے
اور اودان باد ہو کر وقت مرنے کے پران اس رگ کی راہ سے نکلتی ہے
اور وقت برآمد ہونے کے اوس راہ سے باہر ہوتی ہے جو راہ واسطے پانی نتیجہ
اوسکے عمل نیک اور بد کے مقرر ہے ۲ اگر کسی کے عمل نیک اور بد برابر ہوویں
اور ہوس اوسکی اولاد مین رہے اور ندامت مین اوسکی اولاد سے نیک
عمل ظاہر ہوویں اور یہہ سبب نجات کا ہو ۳ ایسا آدمی اس عالم کے قیود سے

اوسکو حمل رہجاوے اور جو بچہ نہ جنے تو بھی ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہووے
اور جو وہ بھی برآمد نہ ہو اوسکا پیٹ واوتچا ہو جاوے جب تک وہ
گوشت شکم سے برآمد نہ ہو امید پیدا ہونے اولاد کی نہ ہووے ۱۳ اگر کوئی
کسیکو بے گناہ ظلم اور تعصب اور جنون سے جان سے مارتا ہو اور یا مال کو
کسیکے بجبر اور بے وجہ مثل ڈکیت اور غارت گری کے چھینتا ہو یا عورت
کسی کی خوشامد سے خوش ہوتی ہو بشرطیکہ اپنی منکوحہ ہو تو جو بات بے اصل
یعنی جھوٹھہ کہے تو وہ داخل جھوٹھہ کے نہیں ہے ورنہ جھوٹھہ بولنے سے جھوٹھہ
بولنے اور جھوٹھہ بلوانے اور ترغیب دینے والے کی ۶۲ پشت جہنم کو جاتی
ہین ہم بہار گورکھیشر کا سوال کہ کتنے دیوتا ہین جنکو پرستش کرنا چاہئی کیونکہ
وے بدن کے محافظ ہین اور روحکو قوت دیتے ہین اور انمین سب سی زیادہ بزرگی
کسکو ہے جواب آسمان ہوا آگ پانی خاک نطق دل سامعہ باصرہ
شامہ لامسہ نے دعوی اپنی بزرگی کے کئے تب پران نے کہا کہ تم سب کا دعوی
باطل ہے بدن کا نگاہ رکھنا اور روشن کرنا میرا کام ہے لیکن اون سب دیوتاون
نے قبول نکیا تب پران نے غصہ ہو کے ارادہ باہر نکلنے کا کیا پھر سب کو معلوم
ہوا کہ بغیر پران کے ہم سب ناچیز اور ہیچکارہ ہین ۔ ۲ پران کو مثل بادشاہ شہد
کی مکھی کے فرض کرو کہ جب وہ پرواز کرتا ہے سب اوسکے ہمراہ اوڑتے ہین
۳ حاصل یہہ ہے کہ جان کے ہمراہ سب قوتین ہین بغیر اسکے کسی سے کچھہ نہین
ہوسکتا ہے ۴ اس اشارہ سے سمجھنا چاہئی کہ پران آفتاب و آگ ہے اور
روشن کرنیوالا جسم کا اور اندر بادشاہ دیوتاؤن کا ہے اور ہوا اور زمین اور
نباتات وغیرہ سب غذا پران کی ہین ۵ جو کچھہ ہے اور جو بے زوال ہے
اور تینون بید اور محیط اور بسیط ہی اور حرکت دینے والا برہمنون و وردیوتاون
اور جگون اور بادشاہون اور حکیمون کا ہے وہ پران ہے ۔ ۶ پرجاپت
رحم مین نطفہ کو پسر اور دختر کرنیوالا ہے اور حواس عشرہ جو کچھہ کہ ہی پران نے

یعنی پران ہی اور شب غذا ہی ۱ جو کوئی دن مین عورت سی مجامعت کری
وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہی ۲ جو شب کو مجامعت کرتا ہی وہ کچھ نقصان
نہین کرتا ہے۔ ۳ شب کو صحبت کرنا بہت فائدہ رکھتا ہی۔ ۴ غذا بھی
پرجاپت ہی اور وجہ ظاہر ہے کہ غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سی
اولاد ہوتی ہے ۵ جو شب کو اپنی منکوحہ عورت سی صحبت کرتا ہی اوسکا
نطفہ ضائع نہین ہوتا ہے اور جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہووے مثل عالم ماہ کے
خوب صورت ہوتا ہے ۶ جو کوی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ اسکی
چار روز کی مدت مقرر ہے ۱۶ روز تک کہ ایام انجماد نطفہ کے مقرر ہین صحبت
کری کوئی روز یعنی مہینے مین ایکدفعہ یہہ داخل برہم چرج کے ہی اور مثل عبادت
کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہہ سعی ہے نہ واسطے حصول لذت کے
۷ اگر اس عرصہ مین ایک مرتبہ اوسکے پاس جاوی تو اوسیرا اتنا گناہ ہے
جیسا کہ قتل انسان لئیق کا ہوتا ہی اور برہم ہتیا کا ۸ چھٹی رات اور آٹھوین
رات اور دسوین رات اور بارہوین اور چودہوین اور سولہوین مین مجامعت
کرے تو فرزند پیدا ہوا اور پانچوین اور ساتوین اور نوین اور گیارہوین اور
تیرہوین اور پندرہوین مین کہ بعد میعاد پاکی حیض کے مقرر ہے صحبت کرے
تو لڑکی پیدا ہو ۹ جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہوئین عورت کو
چاہئے کہ اپنے معمول سی غذا کم کرے تا کہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب
رہے اور طفل جوانمرد اور زور آور ہووے۔ اگر اسکے خلاف وقوع مین آوی
لڑکا تو ضرور پیدا ہو مگر صفات اور عادات زنانہ رکھتا ہو ۱۰ اسیطرح مرد کو
اون راتون مین لحاظ چاہئی جو لڑکی کی پیدائش کو مقرر ہین ورنہ دختر بعادت
مردانہ پیدا ہوگی ۱۱ اگر دونو کے نطفے طاق اور جفت راتون مین برابر ہوین
فرزند حیز یا مخنث ہو یا صورت حیز کی سی باقیمانہ ختم ۱۲ اگر عورات اون
۱۶ راتون کو خواب مین تصور کری کہ مرد اوس سے مجامعت کرتا ہی اور انزال ہو

طرح سے نیک اعمال کرتے ہین وہ پرماہ یعنی خوراک جہانکی کہلاتے ہین - ۳ جو
ترک لذات کرتے ہین اور نظر اوسکے نتیجہ پر نہین رکہتے اور معرفت سے حقیقت
کی راہ پر چلتے ہین اور آتما مین محو ہوجاتے ہین وہ عین آتما ہو کے شمالی راہ
آفتاب سے آفتاب کو جا ملتے ہین کہ آفتاب گہر تمام جانون کا ہے اور بے زوال
اور بےخوف ہے ۳ جو آپ مین پہونچ جاتا ہے وہ واسطے تمام کرنے نتائج اعمال
بدکے واپس نہین آتا ہے ۴ بید مین لکہا ہے کہ جاہل اور بےتمیز اس مرتبہ
کو نہین پہونچتے ہین ۱۲ آفتاب کے پانچ پانو ہین اگرچہ بعضے ۶ کہتے ہین
یعنے سال کی ۶ فصل قرار دیتے ہین لیکن ہر ایک فصل دو دو مہینے سے
اشارہ ہے اور کثرت راہ سے ۴ مہینے زمستان کے ایک فصل مقرر ہوئی
پس پانچ فصل بمنزلہ پانچ پانو کے ہین ۱۳ آفتاب کے ۱۲ پانو ہین اوسسے مراد یہ ہے
کہ بارہ چاند کا ایک برس ہوتا ہے ۱۴ جب آفتاب دکہنتاین ہوتا ہے پانی
پڑتا ہے تین مہینے بارش ہوتی ہے تین مہینے اوس پڑتی ہے ۱۵ جب آفتاب
اوتراین ہوتا ہے ہمچین کہلاتا ہے یعنے عالم - جو اس چہ مہینے مین مرتا ہے وہ
ہمہ دان ہوتا ہے ۱۶ تمام سیر آفتاب جنوبی کی ایک رات دیوتاؤن کی ہوتی
ہے ۱۷ تمام سیر شمالی ایک روز دیوتاؤن کا ہوتا ہے یعنی قطب کے باشندون
کا غرض یہہ ہے کہ قطب مین ۶ مہینے کا دن اور ۶ مہینے کی رات ہوتی ہے
ان اشارات کے سمجہنے کو جغرافیہ اور ہیئت کا بہی جاننا ضرور ہے - چاند بہی
پرجاپت ہے یعنے عالم کا صاحب اور ظاہر ہے کہ روز اور شب اوسنے عالم
ارواح کے موجود ہوتے ہین ۱ پندرہ روز ابدالنور کے ہین یعنی شکل سچہ کے
یہہ سب عالم ارواح کے ہین اور اس مدت مین وہ متوجہ عالم اجسام کے رہتا ہے
۲ پندرہ روز ناقص النور یعنی کرشن پچہ کے ہین وہ بہی عالم ارواح سے متعلق
ہین اوس وقت جو کوئی کرم کرتا ہے ارواح مردونکو اوسکا نتیجہ ملتا ہے اسواسطے
مراد اس پچہہ مین کرتے ہین رات اور دن بہی پرجاپت ہے دن کہا ہوا الا

پہلے اوسنے دو چیز پیدا کین ایک سوم یعنی چاند اسکے اندر آبحیات ہے
دوسرا آفتاب یعنی پران کہ آگ اسمین ہے ان دونو سے پیدائش عالم کی
ہوئی پران یعنی آفتاب خورندہ ہی چاند یعنے آبحیات خوراک ہی وجہ یہ ہی
کہ آفتاب جس سمت کو رجوع کرتا ہی اوس سمت سی پانی کو زور کرکے اپنی طرف
کشش کرتا ہی یعنی جب مشرق اور مغرب مین ہوتا ہے سب جاندار اوس
سمت کو اور جب جنوب اور شمال اور سمت الراس اور تحت الارض مین
ہوتا ہی سب جاندار اون سمتون کے شعاع آفتاب سی بطرف آفتاب کے
میل کرتے ہین اور آفتاب اونکو اپنی طرف کہینچتا ہے یعنی جسطرف چارون طرف
سی اوسکی روشنی جاتی ہے رطوبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اس دلیل سے
اسکا نام بیسوانر یعنی حرارت غریزی ہے ۲ آفتاب کو بیسوروپ کہتے
ہین کیونکہ تمام عالم کی صورت اس سے ہوئی ہے ۳ پران اور آگ بہی
اسکا نام ہے کہ آگ ہو کے اوپر تلے جاتا ہے مراد یہ ہے کہ تلے اور اوپر
اس سے روشنی ہے ۴ ہرن گربہ بہی اسکا نام ہے کہ شعاع سی سب کو اپنی
طرف کہینچتا ہے ۵ جات وید یعنے جاننے والا اور سمجھنے والا ۶ پرانہی
یعنی سکان کلان سی موسوم ہے ۷ انیک جوت اسکا نام ہے کہ مثل اس کے
اور روشنی نہین رکہتا ہے اور سہنسر کرن اسکی ہین ۸ دہا یعنے گوناگون اشیا
اس سی نظر آتی ہین اور جب وہ طلوع ہوتا ہی جان سب جاندارون مین جا
۹ تمام سال آفتاب ہی کہ روز اور شب اور تاریخ اور ماہ اور سال کا حس
اس سے ہوتا ہی ۱۰ پرجاپت بہی یہا ہے ۱۱ اسکے دو راہ مین ا چھ
سمت شمال ۶ مہینے سمت جنوب ا اور ریاضت اور خیرات کرتے ہین
جنوب کی راہ سے چاند کو پہونچتی ہین لیکن مکت یعنی نجات نہین پاتے
بعد تمام کرنے مدت اپنے نتیجہ اعمال کے دنیا مین کہ بہی دوزخ ہی برادتمام
ا ۱۵ کے واسیہ آتے ہین - اسوجہ سے جو خواہش اولاد اور دو

پرمیشر کی راہ میں فنا کیا اور لذات کو ترک کیا ۵ اسکو برت کرنا اور تپ اور جپ اور جگ اور تپسیا اونہیں کچھہ ضرور نہیں ہیں اور جب ہم مرکے اسکو دینا بھی نہیں چاہئی اور جو تکلفات مُردے کو او نہانے میں کرتے ہیں وہ بھی اسکے واسطے ناجائز ہیں کیونکہ ہم پہلے سے آپ جلا ہو جلے کو کیا جلانا واجب ہی اور ہم مرا ہوئیں ہیں مکت کو پاتا ہی اسکو دینا کیا ضرور ہے ہم سالک راہ حقیقی کا ہی لیس ہمیں برہم ہے ۶ گرو کی سیوا جبتلک اگیان رہتا ہی اور جب گیان ہو جاتا ہے پہر جانتا ہی کہ میں برہم ہوں اور وہ ہی ہوں اور دوسرے کا آسرا نہیں رکھتا ہی اور جسم ہم بدہی کسی بندہن میں نہیں رہتا اور جو بندہن میں رہتے ہیں اوسکے واسطے کریا اور کرم جو بندہن کے لئے درکار ہیں کرنی لازم ہیں پہیں جو اس اُپ نکہد کو پڑہے اور سمجھے اور اسپر عمل کرے وہ آواگون کے بندہن سے مکت پاوے مولف تمام علم اخلاق اس قول کا موید ہے -

یہہ پرشن اُپ نکہد ہے اتہربن بید کا نمبر ۱۱ اور اتہربن بید میں نمبر ۶ ہے

چاند اور سورج کی فضیلت میں بطور سوال اور جواب

کہنڈی پپلاد کو ششکش یہہ سورج اور چاند اور ست کا ہم سوکہا وغیرہ رکہیشر اشلایل

اور پپلاد جواب

۱ - ان ستہ رکہیشروں نے پپلاد سے کہا کہ تم ہمہ دان ہو ہمکو وہ راہ بتاؤ جس سے برہم ملے جواب دیا کہ پہلے ایک برس تک نیک چلنی اور ریاضت اور ترک جمیع لذات کا کرو تب تم لائق تعلیم اس علم کے ہو اور جب اس حکم کی تعمیل کرلو تب جو مجھکو معلوم ہے تمکو ظاہر کردوں ۲ بعد تعمیل حکم پہر کر سب پہر حاضر ہوے اوستاد نے ہر ایک سے کہا کہ جو جسکے دلمیں شک ہو استفسار کرے ۳ کہنڈی کا سوال یہہ عالم کیونکر پیدا ہوا جواب پرجاپت نے پیدا کیا

۲ جہل مین رہنا اور جہل مرکب مین پہنسنا تمام آفتون کی جڑ ہی اور بدراہی کی سعلم جو ایسے ناقص اعمالون کو چھوڑ دے وہ ۲۱ پشت باپ اور دادے وغیرہ اور ۲۱ پشت فرزندان کو نرک کے عذاب سی محفوظ رکہے ۴ جو بید یعنی علم حکمت نظری اور عملی پرتبے اور اوروں کو پڑہاوی اور بموجب بید کے حکم کے نیک کام کری اور نکی سے سنسار کے ساتہہ گذران کری اور شجاعت اور عفت اور عدالت میاتہہ حکمت کے کری وہ ۱۰۱ پشت اعلی اور ۱۰۱ پشت اولی کو حسب بیان بالا کے بیکنٹہہ کو پہونچا دے ۳ جو اس دنیا ناپایدار کی حقیقت کو سمجہہ کے اور لذات محسوسات دنیا اور عقبی کو ناچیز جان کے اور گیان کے دیپک سی من کو روشن کرکے محو اوس ذات پاک مین ہوجاوے وہ مثل سورج اور چاند کی روشن ہوجاوی اور تاریکی اور نادانی سی خلاص ہوجاوی یہہ جسکی طرف دیکہے اور جسکی آواز سُنے اور جسکا ہاتہہ پکڑی سب کی نجات کردی کیونکہ ایسا کل سے ملجاتا ہے اور صفت کل کی پاتا ہی وجہ ظاہر ہے کہ جب قیود محسوسات ظاہری اور باطنی سے آزاد ہو پہر اسکو جسمی قید دینے آزادی ہے اور پہر مجسم ہونا اس کے واسطے ہرگز نہین ہے ۴ تیسری قسم کا جب تک زندہ رہے جسم اوسکا مثل رتہہ اور حواس اوسکے مثل اسپ اور دل اوسکا مثل رتہی فرمان بردار تمام کے رہین جہان اوسکا دل چاہیے از خود چلا جاوے اور مثل نارائن کے سب کے دلون مین جا پہونچے اور اوس کا جسم اوس سے وہ نسبت رکہے جیسے سانپ کی کیچلی کہ سانپ اوسکے جدا ہونے سے ہمیشہ ناخوش نہین ہوتا ہی اور جب تک اوسکے جسم سے لگی رہتی ہے کہہ اوس سے ناراض بہی نہین رہتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے اور جب اوس کیچلی سے جدا ہوتا ہے پہر اوس سے بیغرض ہوجاتا ہے سانپ کی کیچلی خواہ اچہے مکان مین گرے یا ناپاک مین سانپ کو برابر ہے اسیطرح سی اس مہاپرش کا جسم کہین چہوٹے اسکو برابر ہے اور اسکی مکت ہی وجہہ یہی کہ اسنے اپنی جسم

مثل دانا اور دہریا تھا کہلاتا ہے جیسا شادی اور تجرد ہی کو چھوڑی اور نیکی
اور بدی سے کچھ نکرے تب جیسا کہ حقیقت میں تھا وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے
نیکی اور بدی کے کرنے سے اوسکی صورت متغیر نہیں ہوتی مگر حالت میں تغیر
ہو جاتا ہے اور نیکی اور بدی کے ترک کرنے سے صورت اور حالت یکساں رہتی ہے

۴ غنگل آپ لکھتے ہیں کہ اسمین نمبر ۱۲ واہگرو جی نمبر ۱۳

نیک اور بد افعال کے بیان میں

جاگولک کی طرف سے سوال اور غنگل کی طرف سے جواب

۱ سوال گذران کس ادب سے بسر کرنی چاہیے اور کیا کیا برے کام
کیا افعال ہیں جواب ہر آدمی کو چاہیے کہ انانیت اور تکبر اور ریا اور
اور فریب اور تعصب اور شک اور حسد اور کینہ اور جھوٹ اور بد وہم اور آزار
اور حیوان آزاری اور شر اور فساد اور خود مطلبی اور جو جھوٹ اور تجسس سے
جہل کے متعلقات ہیں اور جو افراط اور تفریط میں ہیں نکرے اگر کرتا ہو تو ترک
کرے ان بد افعالی کی تفصیل بہت طول ہے مگر اختصار سے بیان کیا جاتا ہے
اجیسے کسی کی جان جاوے یا مان گھٹے یا اس کو دکھ یا سوچ ہو یا سر بیر کی
کشت یا کھیتی یا مال کا ہان ہو یا کسی کو جھوٹی آسا یا جھوٹا وہم پیدا ہو
وہ سب اول قسم کی بد افعالی ہے اگر دنیا اور عقبی میں ایسے بد فعل کرنے
سے نفع مظنون ہو تو بھی نکرے کیونکہ کیکر کے درخت سے انجیر نہیں پھلتا ہے
دوسرے قسم کی بد فعلی جیسے شراب پینا کہ اپنی عقل جاتی رہے اور پتنگ
اوڑانا کہ وقت تحصیل علم اور دولت کا مفت جاوے اور رنڈی بازی کہ
ہزار بیماری پیدا ہو وین غرضکہ جو حرکت لغو اور آفت اور نقصان دینے
والی ہیں اور تھوڑا وقت آرام دیکر مدت تک خراب کرنیوالی ہیں نکرے

۲ جبکہ بسبب معرفت کے تو وہ ہو جاوے پرم آتما ہو جاوے ۳ جب تعین
تو اور مین اوسکا جاتا رہے مثل آکاش کے سب جگہہ محیط اور لطیف اور منزہ
اور بسیط اور واحد اور ہست محض ہو جاوے پس آتما موسوم ہو ۴ مایا انادہ
ہے عشق ازلی ہے اور عشق کی ابتدا نہین ہے مگر انتہا ہے کہ جب معرفت یا ناقا
ہم پہونچتی ہے عشق درمیان سے جاتا رہتا ہے مایا کی خاصیت ہے کہ جھوٹھہ کو سچ
اور سچ کو جھوٹھہ کر دکھلاتی ہے اور سانپ کو رسی اور رسی کو سانپ بتاتی ہے
اور معدوم کو موجود مطلق اور وجود مطلق کو معدوم مطلق بتاتی ہے اور ہست
کو نیست اور نیست کو حق سمجھاتی ہے وہ ذات جو حق ہے اوسکو چھپاتی ہے
اور عالم جو جھوٹھا ہے اوسکو ہتھیلی پر دہر کے دکھلاتی ہے جو اسکی رمز کو
پہچانے وہ جانے کہ یہہ سب سوبہاویر جایت یعنی مجموعہ عناصر کثیف کے
ہین **مولف** - آتما الکھہ ہے اور الکھہ کی تعریف بھی الکھہ ہے بالک تعین
کرنا آتما اور الکھہ کا یہہ بھی بضرورت سمجھنے اور سمجھانے کے ہے ورنہ ان الفاظ
سے بھی منزہ ہے ہر کسی نے عبارت اور تمثیل علیحدہ سے سمجھا اور سمجھایا اس وجہ
اختلاف اسکی صورت مین پیدا ہوا جیسے ایک چشم بینا نے ایک کور چشم
سے کہا کہ تو کھیر کہاویگا اوسنے کہا کہ کھیر کیسی ہوتی ہے اس نے کہا کہ سفید
اوس نے کہا کہ سفید کی کیا تعریف ہے اس نے کہا کہ جیسے بگلا اوس نے پوچھا کہ بگلا
کیسا ہوتا ہے اس نے اپنے ہاتھہ کو خم کرکے اوسکے ہاتھہ مین دیا اوس نے اسکے خمیدہ
ہاتھہ کو دیکھہ کے کہا کہ کھیر نہایت سخت اور خربہ ہے مین ہرگز نہین کہانیگا
کیونکہ گلے مین اٹک جاویگی اسیطرح سے کور باطن حاصل مطلب کو نہ سمجھہ کے
کچھہ سے کچھہ بنا لیتے ہین ورنہ آتما اور مایا اور پرم آتما اور جیو آتما مثل ایک
لفظ چند معنے کے ہین آدمی جب نوکری کرے خادم کہلاتا ہے اور جب نوکر
رکھے مخدوم ہو جاتا ہے اور جب بدکاری کرے بدکار اور جور کرنے سے
ظالم جیسے کہ صفات ہون کہلاتا ہے اور نیک کاری سے جیسے کہ صفات ہون

فنا ہی ہو تا ضرور ہے بدن لطیف لسبب ہمراہی آتما کے ہست نہ ہو جب دل کی گرہ کہلجاوے اور جو جدائی سنکلپون سے جاتی رہی پہر امر ہے ۴ با وجود اتنی قیود کے مطلق اسو اسطی موسوم ہے کہ یہ جہاسے جینوتی تک سب مین آتما برابر ہے اور سب قید مین تعینات کے ہین اگر قیدی مطلق نہین کہلا سکتا ہے جب یہہ سب فنا ہو جاوین لیعنی انکا تعینات جاتا رہے وہ اطلاق جیسے کہ ہوا تہا وہ باقی رہجاوے مگر جب تک قیود تعینات مین رہی لقب اطلاق کا محال ہے ۵ انتر جامی یعنے کل کا واقف اسو اسطی موسوم ہوا ہے جیساکہ ایک ڈوری مین قسم قسم کے جواہرات پروئے ہوئی ہین ڈورہ سب کے اندر یکسان رہے گا اور سب کی حقیقت سی واقف ہی گو کہ جواہرات مختلف نام رکہتے ہین ۶ آتما جو جیو آتما کہلاتا ہے اوسکی حقیقت اسطرح سے سمجہو کہ سونے اور مٹی سے برتن اور زیور بنائی جاوین برتنون اور زیورون کی صورت اور نام اور اونکے کام جدی ہونگے حقیقت اونکی وہی سونا یا مٹی رہیگی اسطرح آتما تعلق بدن کے سبب ہی جیو آتما کہلاتا ہے اور مین اور تو اور وہ کا خطاب کرتے ہین یعنے تو مسی کہتے ہین ۷ پرم آتما اسو اسطی کہتے ہین کہ عین دانائی ہے اور سرور ہی اور مکان اور زمان اور فانی اشیاسی نہین ہے ۸ جو پیدا ہوا نہوا اور مرے بہی نہین اور کل کے حال سے واقف ہوا وسکا نام دانائی ہی وہ صفت اسمین ہے ۔ ۹ بے نہائت اسو اسطی موسوم ہے کہ تمام جسام مین ایک ہی مٹی ہے اور تمام برتنون مین ایک ہی سونا ہی اور تمام کپڑون مین ایک ہی تار ہے پس ابتدا سے انتہا تک سب مین مساوی ہے یہہ علامت بے نہائت اور اننت کی ہے ۱۰ انند سروپ ہی ایک اسکا نام ہے کہ یہہ عین سرور ہی جسم مین کچہہ سرور ہے اوسمین ایک ذرہ اوسکے سرور کا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ جو چیز نظر آتا ہے اوس کا کل وہ ہے ۱۱ چہار نشان اوسکی صورت کے ہین کہ ہر وقت اور جگہہ یکسان ہین ۱ جو مثنو ... ہین ہے وہی پرم آتما ہی یعنی آتما بزرگ

اور جیسے پہلے پہل بنا وہ پہل میں آکے تخم ہوگیا پہر سر ورنہو تو کیا غم
رہی ۵ سوال آتما کی کیفیت ظاہر کرو کرا اسکو اکرتا یعنے کرنیوالے کاموں
کا نہیں ہے کیوں کہتے ہیں جواب جو خوشی اور غم اور تعقل کرتا ہے
وہ کرتا یعنی کرنے والا افعالوں کا کہلاتا ہے اور خوشی تب ہوتی ہے جبکہ
خواہش کے موافق معاملات کا سرانجام ہوتا ہے اور غم برخلاف ہونے سے
ہوتا ہے اور عقل نیک اور بد کو تمیز کرتی ہے یہہ اسباب محسوسات کی احساس
سے ہوتے ہیں یعنے چکہنے شیریں اور تلخ اور سونگہنے خوش اور بدبو اور دیکہنے
دوست اور دشمن اور سماعت کرنے اخبار نیک اور بد وغیرہ سے یہہ خصلت
اسکی ذاتی نہیں ہے بلکہ عارضی ہے کہ بسبب تعلقات اجسام لطیف اور
کثیف کے یہہ حرکات خلاف لازمہ اپنے کے کرتا ہے اور جبکہ ایسا کرتا ہے
جیوآتما موسوم ہوتا ہے اور گرفتار نتیجہ افعال نیک اور بد کا رہتا ہے سوجب
اکرتا موسوم ہے ۲ ساکہشی یعنی جاننے والا کثیف کا موسوم ہے اور اوسکا
سبب یہہ ہے کہ لطافت اور کثافت اپنے جسم کی آپ ازخود جانتا ہے
اور کہتا ہے کہ میں ہوں اور میرا سر ہے اور میرا ہاتہہ یا پانو ہے اور من اور
چیت اور بدہ اور آہنکار جو چار انتہہ کرن ہیں اور پران اور اپان اور
بیان اور اودان اور سمان ہوا ہیں اور سنوگن اور رجوگن اور تموگن
یہہ تینوں ۳ گن ہیں یہہ اسباب دوستی اور دشمنی اور سعی نیک اور بد
کرتے ہیں اور یہہ خلاصہ بدن لطیف اور کثیف کے ہیں جب تک انکی حقیقت
سے ناواقف رہتا ہے اسکو رستگاری میسر نہیں ہوتی جب واقف ہو
ساکہشی ہے ۳ فانی نہیں جاودانی ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ علم اور عالم
اور معلوم اور فعل اور فاعل اور مفعول یہہ سب فانی ہیں کیونکہ پیدا ہوے
ہیں لیکہہ اِس راز سے واقف ہی جو ایسا جانتا ہے وہ ازخود موجود ہے
پیدا نہیں ہوا ہے اور جو پیدا نہیں ہوا ہے فنا ہی نہیں ہوگا پیدا ہونیوالے

فنا ہی ہو تا ضرور ہے بدن لطیف بسبب ہمراہی آتما کے ہست نما ہے جب
دل کی گرہ کھلجاوے اور جو جدائی مظنون ہے جاتی رہی پیر امر ہے ۳
یا وجود اتنی قیود کے مطلق اسو اسطے موسوم ہے کہ برہما سے چیونٹی تک
سب مین آتما برابر ہے اور سب قیدین تعینات کے ہین اگر قیدی مطلق
نہین کہلا سکتا ہے جب یہہ سب فنا ہوجاوین یعنی انکا تعینات جاتا رہے
وہ اطلاق جیسے کہ ہوا تہا وہ باقی رہجاوے مگر جب تک قیود و تعینات ہین رہی لقب
اطلاق کا محال ہے ۵ انتر جامی یعنے کل کا واقف اسو اسطے موسوم ہوا ہے
جیسا کہ ایک ڈوری مین قسم قسم کے جواہرات پروئے ہوئے ہین ڈورہ سب کے
اندر یکسان رہے گا اور سب کی حقیقت سے واقف ہے گو کہ جواہرات مختلف نام
رکھتے ہین ۶ آتما جو جیو آتما کہلاتا ہے اوسکی حقیقت اسطرح سے سمجھو کہ سونے
اور مٹی سے برتن اور زیور بنائے جاوین برتنون اور زیورون کی صورت
اور نام اور اونکے کام جدے ہونگے حقیقت اونکی وہی سونا یا مٹی رہیگی اسیطرح
آتما تعلق بدن کے سبب سے جیو آتما کہلاتا ہے اور مین اور تو اور وہ خطاب
کرتے ہین یعنے تو مسی کہتے ہین ۷ پرم آتما اسو اسطے کہتے ہین کہ عین دانائی ہے
اور سرور ہی اور مکان اور زمان اور فانی اشیا سے نہین ہے ۸ جو پیدا ہوا
نہوا اور مرے بھی نہین اور کل کے حال سے واقف ہوا اوسکا نام دانائی ہے وہ
صفت اسمین ہے - ۹ بے نہایت اسو اسطے موسوم ہے کہ تمام جسام مین ایک
ہی مٹی ہے اور تمام برتنون مین ایک ہی سونا ہے اور تمام کپڑون مین ایک ہی
تار ہے پس ابتدا سے انتہا تک سب مین مساوی ہے یہہ علامت بے نہایت او
انلت کی ہے ۱۰ انند سروپ بہی ایک اسکا نام ہے کہ یہہ عین سرور ہے جس
مین کچھہ سرور ہے اوسمین ایک ذرہ اوسکے سرور کا ہے خلاصہ یہہ ہے کہ جو چیز و
نظر آتا ہے اوس کا کل وہ ہے ۱۱ چار نشان اوسکی صورت کے ہین کہ ہر وقت
اور جگہہ یکسان ہیں ۱ جو تقو ... ہے وہی پرم آتما ہے یعنی آتما بزرگ

اور جیسے پہلے بیل بنا وہ بیل بن آکے تخم ہوگیا ہر سرور نہو تو کیا غم
ہی دہ **سوال** آتما کی کیفیت ظاہر کرو کر اسکو اکرتا یعنے کرنیوالے کاموں
کا نہین ہے کیون کہتے ہین **جواب** جو خوشی اور غم اور تعقل کرتا ہے
وہ کرتا یعنی کرنے والا افعالون کا کہلاتا ہے اور خوشی تب ہوتی ہے جبکہ
خواہش کے موافق معاملات کا سرانجام ہوتا ہے اور غم برخلاف ہونے سے
ہوتا ہے اور عقل نیک اور بد کو تمیز کرتی ہے یہہ اسباب محسوسات کی احساس
سے ہوتے ہین یعنے چکھنے شیرین اور تلخ اور سونگھنے خوش اور بدبو اور دیکھنے
دوست اور دشمن اور سماعت کرنے اخبار نیک و بد وغیرہ سے یہہ خصلت
اسکی ذاتی نہین ہے بلکہ عارضی ہے کہ بسبب تعلقات اجسام لطیف اور
کثیف کے یہہ حرکات خلاف لازمہ اپنے کے کرتا ہے اور جبکہ ایسا کرتا ہے
جیواتما موسوم ہوتا ہے اور گرفتار نتیجہ افعال نیک اور بد کا رہتا ہے اور جبکہ
اکرتا موسوم ہے ۲ ساکہشی یعنی جاننے والا کثیف کا موسوم ہے اور اوسکا
سبب یہہ ہے کہ لطافت اور کثافت اپنے جسم کی آپ از خود جانتا ہے
اور کہتا ہے کہ مین ہون اور میرا سر ہے اور میرا ہاتھ یا پانو ہے اور من اور
چیت اور بدہ اور آہنکار جو چار انتہکرن ہین اور پران اور اپان اور
بیان اور اودان اور سمان ہوا ہین اور ستوگن اور رجوگن اور تموگن
یہہ تینون ۳ گن ہین یہہ اسباب دوستی اور دشمنی اور سعی نیک اور بد
کرتے ہین اور یہہ خلاصہ بدن لطیف اور کثیف کے ہین جب تک انکی حقیقت
سے ناواقف رہتا ہے اسکو رستگاری میسر نہین ہوتی جب واقف ہو
ساکہشی ہے ۳ فانی نہین جاودانی ہے اوسکی وجہہ یہہ ہے کہ علم اور عالم
اور معلوم اور فعل اور فاعل اور مفعول یہہ سب فانی ہین کیونکہ پیدا ہوے
ہین یہہ اس راز سے واقف ہی جو ایسا جانتا ہے وہ از خود موجود ہے
پیدا نہین ہوا ہے اور جو پیدا نہین ہوا ہے فنا ہی نہین ہوگا پیدا ہونے والے

اور چوتھے میں عقل اور پانچویں میں حد سے زیادہ سرور ہے ۱۰ سوال
غذا کے متعلق خزانہ کی تعریف کرو جواب اس خزانے کے تحت میں ۶ جنس
ہیں ۱ خون ۲ گوشت ۳ پوست یہہ ماں کے اجزا ہیں ۱ ہڈی ۲ منی ۳
مغز یہہ باپ کے اجزا ہیں اور اسکو بھاگرت اوستھا فرض کرو ۱۱ سوال
پرانوں کی تعریف کیا ہے یعنے پران مے کوش جواب ۱۱ اسکے تحت میں ۱۰
پران ہیں جو گردش معروف ہیں ۱ پران اسکا مقام ہردے میں ہے ۲
اپان اس کا مقام مقعد میں ہے اور یہہ کثافت کو دفع کرتا ہے ۳ اودان
یہہ گلے میں ہے ۴ سمان یہہ سب رگوں میں ہے کہ ہر ایک جگہہ طعام سے قوت
پہونچاتا ہے ۵ بیان یہہ سب جسم میں ہے ۶ کرکل یہہ معدہ میں ہے اور
طعام کو ہضم کرتا ہے ۷ کورم یہہ آنکھوں میں ہے اس کے سبب سے وہ کھلتی اور
بند ہوتی ہیں ۸ ناگ اسکے سبب سے ڈکار آتی ہے ۹ دیودت جماہی لاتا ہے
۱۰ دہنجے اسکے سبب سے بعد مرگ کے بدن میں ورم ہوتا ہے ۱۲ سوال منو مے کوش
کی کیا تعریف ہے جواب اس کے تحت میں ۵ کرم اندری ہیں ہاتھہ پانو لنگ
گود ۱ اور موہنہ اور من بھی ہے جسکے دو کام ہیں ۱ سنکلپ یعنی واقعی دیکھنا
۲ بکلپ غیر واقع دیکھنا ۱۳ اس بگیان مے کوش کی تعریف کیا ہے
جواب ان تینوں کی حقیقت کو سمجھنا کیونکہ یہہ عقل کا کام ہے اور حکمت نظری
سے ہوتا ہے اور اسکے تحت میں ۵ گیان اندری ہیں کان پوست آنکھہ موہنہ
ناک اور چھٹے عقل کہ اس کے ذریعہ سے امکان بشری تک پہونچتا ہے ۱۴ سوال
آنند مے کوش کی کیا تعریف ہے - جواب اس کے تین جزو ہیں ۱ ساکھشی
بمعنی گواہ یعنی حالت خواب میں اور غفلت میں خودی کو نہ بھولنا ۲ سماکہا
بمعنی کمال سرور ۳ اگیانا کار بمعنی بیوقوفی یعنے بھولنا اور بیخودی اور
ظاہر ہے کہ جسکی تحت میں ایسا گنج ہوگیا دوسرا اوسکے مقابلہ کو رہے جب
سمجھہ میں آجاوے کہ تخم کے اندر ڈالی اور پتے اور پھول اور پھل سب میں

جیسے کان کو قوت سمع ہے ۳ جیسے ناک کو طاقت شامہ ہے
۴- جیسے زبان کو قوت ذائقہ ہے ۵ جیسے چرم کو قوت لمس ہے -
۶ من یعنے دل کا حاکم ۷ چیت یعنے قوت متخیلہ کا حاکم ۸ بدہ یعنے مدرکہ
کا حاکم ۹ آہنکار یعنے انانیت کا حاکم ۱۰ نطق کا حاکم ۱۲ پانو کا حاکم
۱۳ عضو مخصوص کو حرکت دینے والا ۱۴ موضع اسفل کا منتظم یعنے مقعد
کا ۵ سوال جاگرت کیا چیز ہے - جواب جب ۱۴ موکل جو اوپر مذکور ہوئے
بالا کے حالت بیداری یعنی عالم ناسوت مین تمیز محسوسات کی بموجب
شرائط مندرجہ حکمت علمی ورعملی کے کرین اسکو جاگرت اوستھا بولتے ہین -
۶ سوال - سُپن کی کیا تعریف ہے جس کو حکماے یونانی ملکوت اور عالم خواب
کہتے ہین جواب جب جیو آتما ہمراہ چار دیوتا انتہ کرن کے حالت خواب
مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر کرتا ہے اور خوابکے اقسام کی
دیکھتا ہے اس کا نام سُپن ہے ۷ سوال سکھپت یعنی عالم جبروت کی
کیا تعریف ہے - جواب محو ہونا ۱۴ حواسون کا جیو آتما مین اور نہ دیکھنا
کسی قسم کی خواب عالم اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ
اور مجازی و معنوی و سفلی اور علوی اور سچا اور برعکس اور جھوٹا یہہ
حالت سُکھپت اوستھا کی ہے یعنی خواب غفلت و بے خبری کی ۸ سوال تریا
جسکو عالم لاہوت کہتے ہین وہ کیا ہے جواب ان تینون حالتون سے گذرنا
اور آتما یعنی نفس ناطقہ کو محو ذات پاک مین کرنا اور مین اور تو اور وہ سب
خیال چھوڑنا اور خوف اور امید سونے اور جاگنے اور مرنے اور جینے کا
ترک کرنا انکا نام تریا اوستھا اور اشراق اور حکمت و رکمالات جو نام سب سے
اعلا قرار دے سکے وہ ہے اور عاین علم اور گیان بھی اور معرفت و استغراق
بھی ۹ سوال پنچ خزانے جو مشہور ہین اونکا کیا حال ہے جواب
خوراک کے دوسرا پرانون سے وابستہ ہے تیسری مین دل

۵ سرب او پ نکہد بہیسر اکہیں نمبر ۲ واتہر بن پیاریں نمبر ۲

آزادی اور گرفتاری کے بیان میں بطور سوال و جواب
کے سوال کی علامت س اور جواب کی علامت ج ہے

۱- س گرفتاری اور بند میں کیا ہے جواب جو آتما جسم اور تعنیات پر نظر کرکے کہتا ہے کہ میں ہوں یعنے اہنکار رکھتا ہے اور کبھی اپنے تئیں بد شکل اور کوتاہ قد اور فربہ و لاغر و حقیر اور ناتوان اور مفلس اور عجیب را درجھکم سمجھ کے متاسف ہوتا ہے اور کبھی اپنے تئیں مختار اور جمیل اور حسین اور علیم اور حکیم اور عقیل اور جملہ صفات سے موصوف سمجھ کے مسرور ہوتا ہے اور کبھی امید بہشت کرتا ہے اور کبھی دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہے اور کبھی کسی پر گمان دوستی کرتا ہے گو کہ وہ دشمن ہے اور دشمن سمجھتا ہے گو کہ وہ بدل دوست ہے یہی گرفتاری ہے ۲ سوال آزادی کیا ہے یعنی مکت و رستگاری جواب تعنیات سے دل کو دور کرنا اور سب کو مثل زبان اور مکان اور انسان اور حیوان اور جماد اور نباتات وغیرہ اور جو ضد پر گرفتاری کے ہیں مساوی سمجھنا آزادی ہے ۳ سوال- اودیا کیا چیز ہے جواب جیسے توہمات پیدا ہوویں اور فانی اور ناپائدار چیزوں پر رغبت ہووے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کا ہے مہیا کرے اور بے حقیقت کو ہم ور جاد کہلاوے اور سیدہی راہ سے ٹیڑہی راہ کو ہٹکاوے وہی اودیا یعنے جہل اور بے علمی ہے ۴ سوال بدیا کیا ہے جواب جیسے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہووے اور جیسے اودیا معہ اپنے متعلقات کے فنا پاوے اور جیسے ۱۴ دیوتا مفصلہ ذیل ایک دل اور ایک رای ہوکے فرمانبرداری کریں اور محسوسات کیطرف میل نکریں گو کہ انتہائی نظر تک سیر کریں وہ بدیا ہے اور علم و دانش ۱ دیوتا جیسے آنکھ کو قوت نظر ہے

ن جدا اور معنے مین بطور واحد کے ہے جیسے کہ مادہ گاو کالی اور پیلی
ر ہر رنگ کی ہوتی ہین اونکے دودہ کا رنگ اونکے رنگون کے سبب سے
مختلف نہین ہوتا ہے بلکہ یکسان ہوتا ہے ۱۸ عارف اور گیانی ہر ایک
مذہب مین کثرت ہی ہین اور بیان سب کے عبارت مختلف ہی ہین مگر سمجھہ اور
تحمل سب کا ایک ہی ہے ۱۹ جو چاہتا ہو کہ حق کو پاوے اور باطل سے جدا
ہووے وہ شک کو دور کرے اور حواسون کو ضبط کرے اور جہل کو دفع
کرے اور علم کو پاوے ۲۰ وہ خالق خلق کا اور منظور نظر ناظر کا سب
ہے اور سب ہی بنایا ہے **مولف** یونان کے حکما کی رای تمام بید کے

دل کی تعریف

احکام کے مطابق ہے فقط طرز بیان کا جدا ہے دیکھو
۲ نقل ہے کہ لقمان حکیم کے اوستاد نے لقمانکو
فرمایا کہ ایک جانور کو ہلاک کر اور جو عضو سب سے لطیف ہو اور جو سب سے
کثیف ہو حاضر کر لقمان نے دل اوس جانور کا روبرو کیا اوستاد نے کہا
کہ یہہ کیا ہے لقمان نے کہا کہ یہہ ایک ہی عضو دو خصلت رکھتا ہے نیکی سے
لطیف اور بدی سے کثیف ہو جاتا ہے اوستاد نے خوش ہو کے کہا کہ
کل مراتب حکمت نظری اور عملی کے تمام حاصل ہو گئے اب تجہکو تعلیم اور تفہیم کی حاجت
باقی نہین ہے جہل ہر قسم کی تمسے دور ہوی اور علم ہر قسم کا تمکو کشف ہوا
اب رخصت ہو ۳ جو جزو اور کل کو دیکہے وہ کیس سے ڈرے اور کسکی خواہش کرے
اور کسکو دوست اور کسکو دشمن جانے ہم زبان سے دعوی کرنا اس مرتبہ کا آسان ہے اور
وہ گمراہی ہے اور دلسے سمجہنا اسدرجہ کا انوار تا بتنا ہی ہے مگر حد سے زیادہ مشکل ہے
محبت کی تعریف ان حکما رقم کرتے ہین کہ شبیہ وحدت طبعی کی ہے پس اوسکو غور کرو
۴ جیسے دیوتاؤن کے خوش کرنیکو جگ اور خیرات اور تیرتہ انکو سیر کرنیکو سرادہ اور
اور ستارونکے خوش کرنیکو عدل اور انصاف ہی پرم آتما کو پانیکو سچ اور بچار ہی
اونکو غور کرنا اوسکے مطالب کا تیرتہ اور برت اور جپ اور ترتیب ہم سب ویدکی

لطیف اور کثیف اور انسان اور حیوان کی ایک ہی جیو آتما ہی کیا ہوا
جُدی جُدی صورت کی نظر آتی ہین دیکھو ایک چاند ہزار برتن مین جدا جُدا
نظر آتا ہے مگر وہ متعدد نہین ہو جاتا ہی - آکاش ہزار گھرونمین جُدا جُدا
متخیل ہوتا ہی مگر وہ ایک ہے - کوزہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ منتقل ہوتا ہے
آکاش بجائے خود قایم ہے اسی طرح تفریق اور تمیز انسان و حیوان اور
عالم اور جاہل و نباتات وغیرہ مین ہے مگر حقیقت مین جُدائی کچھہ نہین ہے
کہ کوزہ کی کثرت سے آکاش کی کثرت نہین ہوتی ہے اور کوزہ کی شکست
ہو جانے سے وہ شکست نہین ہو جاتا ہے ۱۱ بسبب جدا ہونے اقسام
مخلوقات اور اونکی ہدایت اور رسومات کے خالق اونکا جُدا نہین ہوتا ہے
اتنا تفاوت درمیان آکاش یعنی خلا اور آتما کے ضرور ہے کہ آتما بدیا ہے
اور آکاش اودیا ہے ۱۲ وجود عالم کا نام اور صورت سے ہے اور یہہ اسباب
مایا سے موجود ہوئے ہین گو کہ مایا برہم کی اچھیا ہے مگر اودیا ہے ۱۳
غور کرے وہ سمجھے کہ مایا فقط نام اور صورت ہی اور برہم اسمین پوشیدہ
ہے جب اودیا یعنی جہل دور ہو جاوے جو محجوب ہی پرگھٹ ہو جاوے
جیسے کہ چراغکی روشنی ہونے کے ساتھہ ظلمت شب کی دور ہو جاتی ہے
۱۴ برہم کے پانے کو دو راہ ہین ایک عام اس کے چلنے والے کو جُدا جُدا
تصور کر کے شغل کرے - دوسری خاص یعنی عشق اور عاشق اور معشوق
اور عبد اور عبادت اور معبود کو ایک ہی سمجھہ لے ۱۵ آدمی کو چاہیے پہلے
بید کو پڑھے اور اشارے اور کنایہ سب کو غور اور فکر سے سمجھے پہر من کے بہرمتا
کو کھووے تب برہم کو پاوے - ۱۶ جب برہم کو پا جاوے اور اوسکی
ماہیت سمجھہ مین آجاوے پہر تحصیل کرنا علم طبعی یا ریاضی یا الٰہی کا فضول ہے
بلکہ ہرج اوقات کا ہے پہر چاہئی کہ متوجہ اسکی طرف ہو کیونکہ جسکا علم ہے
وہ ہوسہ کیون کہاوے ۱۷ چارون بید کی بہت سی شرتی ہین بیان توحید کا

غلام بن رہا ہے جیسے ہاتہی زور آور قوت مین انسان سے سومرتبہ
اشرف ہی مگر اپنی جہل سے چہوٹے لڑکے فیلبان سے مثل گیدڑ کے ڈرتا ہے
جبتک اس کی آسا اور ترشنا نہ جاویگی مکت پراپت نہ ہوگی - ۲
جو مکت پانے کی اچہا رکہتا ہو وہ سب اچہا کو دور کرے اور جب اچہا مِن
سے جاتی رہے اور من شدہ ہوجاوے برہم آپ ہی اوسمین آن براجین ہیر وہ
سمجہے اور کہنے لگے کہ مین برہم ہون لیکن جب تک خواہش دور نہ ہوجاوے
یہہ جیو آتما کا گہر ہے اور یہہ غلام ہے بلکہ غلامون کا غلام ہے اور گیانیون کا
زبانی شور دار ہے - ۴ جب تک دلمین ایک بال کی برابر سورگ یا مکت کی
اچہا اور نرک اور جنم مرن کا بہے رہے اور وہ کہے کہ مین گیانی یا حکیم یا بیراگی
ہون یا دعوی کرے کہ مین عاقل ہون تم سمجہو کہ وہ جہوٹہا ہے ۵ آتما کی
تعریف تحریر اور تقریر اور وہم اور قیاس سے اعلے تر ہے اور جو تعریف
محسوسات کی ہے وہ سب اسکی تعریف ہی کیونکہ اسکی نسبت سب سی مساوی
اور جس مقدار ہاتہی مین ہی اوسیقدر مچہر اور چیونٹی مین ہے ۶ جب کوئی ایسا
سمجہتا ہی اور یقین کرتا ہے وہ جیو آتما سے از خود پرم آتما ہوجا تا ہے
اور اوم کہنے لگتا ہی ۷ جو برہم کو سمجہلے وہ بہرم سے پاک ہوجاوے پہر اوسکو
کچہہ خوف آواگون اور نرک اور امید بہشت اور نتائج نیک افعالی اور
خیرات اور حسنات کا نہ ہے ۸ یہی خلاصہ بیدانت اور برہم گیان اور
توحید کا ہی ۹ جب آتما حالت جاگرت اور سپن اور سکہوپت مین ایک حالت
پر رہے اوسکا نام ترِیا ہے کیونکہ سپن کیحالت مین من مین پہرنا ہوتی ہے
جیسے جاگرت مین برہم ہون وہ سب بیاپی ہوگیا پہر وہ کہان جاوے اور کہان
آوے یہ آدمی اور جب تک ان تینون حالتون مین رہے اور کہے کہ مین
برہم ہون نالائق ہے کیونکہ ان حالتون مین جدائی شرط ہے اور جب بہرم
جاتا رہتا ہے وہ تینون حالت از خود جاتی رہتی ہین ۱۰ تمام اجسام

نطفہ ۸ دام یہہ وزن صحیح المزاج آدمی کا ہے - بول اور غائط کا وزن قرار نہین دیا وجہہ یہہ ہے کہ جیسی غذا کی کمی اور بیشی ہو ویسی اسکی حقیقت ہو ۴۵ انسان کے جسم کی اتنی بڑی تعریف ہے اور اسکی بناوٹ کی کیسی ترکیب ہے لیکن انجام اسکو فنا ہے پس لازم ہے کہ وہ راہ تلاش کرے جسسے مکت ہو- چاہیے کہ نقش کو دیکھہ اور نقاش کو یاد کر مولف ایک سے پانچ اور پانچ سے پچیس ہوئے اور پچیس سے جملہ موجودات ہوا وہ اجرام فلکی ہے یا اجسام ارضی اور انہین پچیس اجزا کی تعریف ہر ایک اُپ نکہد اور ہر ایک بید مین ہے پس ان کو حافظہ مین رکہنا چاہیے انسے باہر وہ ہے جسکی تعریف عقل کل سے بہی نہین ہوسکتی ہے فقط

۴- امرت بیداُپ نکہد یہہ سر اکبر مین ہے نمبر ۲۶ واتہربن بید مین نمبر ۱۶ دل کی حالت کے بیان مین

۱- دل دو صورت کا ہوتا ہے ا لطیف اسکی علامت یہہ ہے کہ شہوت اور غضب سے خالی ہو یعنی خواہش نعماے عقبیٰ اور دنیا سے بے پرواہ ہو اور مکروہات اور مرغوبات کو یکسان جانتا ہو ۲ کثیف اسکی نشانی یہہ ہے کہ شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم سے یا کسی ایک ان چاروں سے آلودہ ہو ۲ آدمی کی رستگاری اور نجات کا سبب جسکو مکت کہتے ہین اور گرفتاری اور قید جسکو بندہن اور بیم و رجا کہتے ہین یہی من ہے اسکی حرکت سے اپنے تئین آزاد اور کبہی مالک اور کبہی غلام سمجہتا ہے اور امید بہشت اور خوف دوزخ رکہتا ہے اور سانپ کو رسی اور رسی کو سانپ اور سچ کو جہوٹہ اور جہوٹہہ کو سچ سمجہتا ہے جب یہہ علم اور عقل سے بہرے اور جہل اور غفلت سے خالی ہووے ہر آفت سے محفوظ رہے کیونکہ یہہ کسیکی قید مین نہین ہے فقط اپنے جہل اور نادانی سے آپ

رکاش
نیک عمل ہے اور تین شخصون سے مکمل ہوتا ہے ا جمان یعنی جگ کے
کا کرنیوالا ۲ جمان کی جورو وہ صاحب جگ کہلاتی ہے ۳ برہما جو جگ
کراتا ہے اور خبردار رہتا ہے تاکہ خلاف آئین کوئی عمل ہنوویں یہہ بھی
ل ہے غرضکہ دو عامل کہلاتے ہین اور ایک عورت اگر گیانی تو سمجھہ کر تیر
جسم مین جو جیو آتا ہے یہی جمان ہے یعنی جگ کا کرنیوالا اور دل تیرا برہما ہے
اور عقل عورت جمان کی ہے جو شوہر کے ہمراہ گانٹہہ جوڑ کے بیٹھتی ہے اور
اور وہ انکی بمعنی نصف جسم مرد کی کہلاتی ہے اور عقل ہمیشہ جیو آتما کے ہمراہ
رہتی ہے - احترام اور خبر کریا اور دھیانا بمعنی واحد ہے یعنی حق الخدمت جگ
کرانے والون کی پانچون گیان اندری یعنی قوت باصرہ اور لامسہ اور سامعہ
اور شامہ اور ذائقہ بمنزلہ دس برتن کے ہین جو جگ کیوقت کام مین
آتے ہین - وے پانچ چیز جو آگ مین ڈالی جاتی یعنی ہوم کیجاتی ہین
اور ہوم کی سامگری کہلاتی ہین یعنی وہ جانور جسکو ہونا جاتا ہے خواہش
حرص غضب حسد تعصب ہین بدن کے بال وہ گہاس ہین جسکو کشا بولتے
ہین اور سر کو وہ برتن سمجھو جسمین چیزون کو رکھہ کے آگ مین ڈالتے ہین جو اس
ترکیب سے جگ کرے اور اس قسم کے جگ کو جانے وہ قیود افعال نیک اور بد سے
آزاد ہو جاوے ۲۴ آدمی کی کہوپڑی مین چار ٹکڑے ہین اور وے باہم ملے
ہین ۲ جبڑہ یمین اور یسار مین ۱۲ ہڈی ہین ۳- ۳۲ دانت تلے اوپر
کے ہوتے ہین ۴ پدر کی پشت اور رحم مادر سے گذر کرنے کو ۱۰۷ منزل ہین
اور ان مین نہایت تکلیف ہوتی ہے ۵- ۱۰۷ پیوند انسان کے جسم مین ہوتے
ہین ۶ نو سوپے ہین جنسے پیوند مضبوط رہتے ہین ۷ سات سو رگ ہین
جنسے غذا لطیف داخل جسم کے ہوتی ہین ۸- ۳۶۰ ہڈی ہین ۹- ۴ کروڑ
۵۰ لاکہہ بال آدمی کے جسم مین ہوتے ہین ۱۰ گوشت برنگ نیلا فرک کے بے
یعنے دل وزن اوسکا ۲۲ دام ہے زبان ۲۴ دام صفرا ۳۲ دام بلغم ۱۲۱ دام

نہایت تکلیف اوسکو ہوتی ہے اور اوس حالت تکلیف مین چلاتا ہے یعنے روتا ہے ۱۷ جب ماں کے شکم سے نکلتا ہے فوراً اودیا یعنی غفلت اور نادانی اون سب خیالوں کو جو شکم مادر مین کرتا رہتا تھا بھلا دیتی ہے اس علت سے پھر محتاج علم اور عقل اور اعمال کا ہوجاتا ہے ۱۸ تین گن منتظم تمام امورات نیک اور بد دنیا اور عقبی کے ہین یہہ بمنزلہ تین خلط کے ہین ست اسکو ستوگن اور تمیز اور روشن کہتے ہین اور یہی سبب انتظام اور آسائش کا ہے ۲ رج اسکو رجوگن اور شہوت اور برہما کہتے ہین اور یہی سبب ایجاد کا ہے ۳ تم اسکو تموگن اور غضب اور رودر کہتے ہین یہہ سبب فنا کا ہے غرضکہ اسکے سبب سے مدت معہود رہکے بعد تمام ہوتا ہے ۱۹ پیدائش انسان کے دو موضع ہین ایک پشت پدر کیونکہ نطفہ پہلے باپ کی پشت سے خارج ہوتا ہے دوسرے رحم مادر کہ اوسمین مرتب ہوتا ہے اور پھر برآمد ہوتا ہے ۲۰ جسم کو شریر کہتے ہین اس کا یہہ سبب ہے کہ تین قسم کی آگ اسمین رہتی ہے ۱- آگ گیان کی جسسے تمیز یعنی نور معرفت نظر آوے اسکو حکما یونان نفس انسانی اور نفس ناطقہ کہتے ہین ۲ آگ بینائی اور یہہ نفس حیوانی سے اشارہ ہے اور نور آنکھہ کا ۳ جٹھر اگنی یعنے معدہ کی آگ اسکو حرارت عزیزی اور نفس نباتی بھی کہتے ہین ۲۱ حرارت عزیزی چار قسم کی غذا کرتی ہے ۱ وہ جو دانتوں سے چبائی جاوے جیسے روٹی ۲ وہ جو پی جاوے جیسے پانی اور شربت ۳ وہ جو چچوڑی جاوے جیسے ماں کے پستان کا دودھ ۴ وہ جو چاٹی جاوے جیسے دوا وغیرہ ۲۲ آگ بینائی کی دوست اور دشمن کو شناخت کرتی ہے اور دوست کی خواہش رکھتی ہے اور دشمن کی مدافعت چاہتی ہے یعنی جذب منفعت اور دفع مضرت جسکے متعلق ہے ۲۳ گیان کی آگ دو تو آگون کو جلاتی ہے اور نیک اور بد آزاد کرتی ہے یعنی کرمون کو قابو کرتی ہے اور بھسم کرتی ہے مثلاً جگ

حواس بجاے خود قایم ہو جاتے ہین وہ دہیان صانع صنعت اور رجہا کو مطلق کا
کرتا ہے اور ذکر یہہ تو یعنے اوم کا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ وقت برآمد ہونے
نفس کے لفظ اوم ناک سے نکلتا ہے اور وہ اوسوقت جانتا ہے کہ مین ۲۴
جُزون سے مرکب ہوا ہون ۱ اودیا یعنی جہل اور نادانی ۲ مہنت یعنی عقل
اور دانائی ۳ آہنکار یعنی انانیت اور خودی کہ اوسکے باعث ہی کہتا ہے
کہ مین ہون ۴ پانچ عنصر لطیف اور بسیط کہ مجموعہ اوس کا ہرن گربہہ ہے
شبد سپرش روپ رس گندہ ۹ پانچ عنصر کثیف کہ مجموعہ ان کا برجاپت ہے
اکاش ہوا آگ پانی مٹی ۱۴ دس اندری یعنے گیان اندری اور کرم اندری
۲۴ من یعنی دل جیو آتما اور روح کو کہتے ہین وہ ان ۲۴ سے جدا ہے گویا
ان ۲۴ سے ایک محل بنا اور جیو آتما اوسمین مقیم ہوا ۱۴ جو غذا مان کہاتی ہے
اوسکی لطافت ناف کی راہ سے بچہ کی غذا ہوتی ہے اور سبب نشو و نما کا
ہوتا ہے ۱۵ نو مہینے کا جب بچہ ہوتا ہے ہر طرح سے مکمل ہو جاتا ہے اور اوس
وقت یہہ خیال کرتا ہے کہ مین بلندی سے پستی مین آیا ہون اور آزادی سے
دام مین عناصر اور جمادات اور نباتات اور حیوانات کے پہنسا ہون وجہہ یہہ ہے
کہ نیک اور بد سے واقف ہو جاتا ہے پس غم اور اندوہ مین مبتلا ہوتا ہے
اور تکلیف اور تردد کے جنگل مین سرگردان ہوتا ہے اور سابقہ حال کو یاد
کرتا ہے اور بہت افسوس کرکے کہتا ہے کہ اب اگر شکم مادر سے نکلون تو سوائے
برم آتما دوسرے کسی محسوسات کا دہیان نکرون اور ہمیشہ اوم سے شاغل ہون
اور اوس راہ پر چلون اور وہ فکر کرون کہ اپنی اصل سے جا ملون اور ہمیشہ
صانع صنعت اور قادر قدرت کہ وہ نام اور شکل اور رنگ سے منزہ ہے اور
سراپا نور ہے اوسکی نعمت مین ہون اور سوائے نیک افعال بدفعلی ہرگز
نکرون پس اس آرزو سے سعی برآمد ہونے کو کرتا ہے پہر ان کے پیٹ سے
نکلتا ہے ۱۲ جب برآمد ہوتا ہے بسبب تنگی مکان مخصوص عورت کی

عورت کا جو بعد طہارت کے رحم مین باقی رہتا ہے - ۲ منی یعنی نطفہ
مرد کا جو جوش اور حرارت صفرا اور خون اور شہوت سے بنتا ہے - ۳
پران باد جو ان دونو کو حرکت دیتی ہے اور شہوت پیدا کرتی ہے -
۹ جب نطفہ رحم مین قرار کرتا ہے اس ترکیب سے نشو ونما پاتا ہے -
۱- آٹھہ پہر مین وہ نطفہ اور خون جوش کہا کے آپسمین ملتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے
اور علقہ ہو جاتا ہے ۲ سات روز مین جوش کہا کے مثل حباب کے بلند
ہوتا ہے - ۳ پندرہ روز مین گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے ۴ ایک مہینے مین
وہ سخت ہو جاتا ہے ۵ دو مہینے مین سر پیدا ہوتا ہے ۶ تیسرے مہینے
مین ہاتھہ اور پانو پیدا ہوتے ہین ۷ چوتھے مہینے مین انگلیان اور جملہ
اعضا مرتب ہو جاتے ہین اور پران اوسکو حرکت دیتا ہے ۸ پانچوین مہینے
مین پیٹھہ کی ہڈی اور سب ہڈی سخت ہوتی ہین ۹ چھٹے مہینے مین جمل
حواسون کے درست ہو جاتے ہین ۱۰ ساتوین مہینے مین شعور یعنی سمجھہ
پیدا ہوتا ہے ۱۱- آٹھوین مہینے مین ہر شئے کو قوت اور کمال ہو جاتا ہے
۱۲ نوین مہینے شکم سے باہر نکلتا ہے ۱۰ مذکر اور مونث اور مخنث ہونے کے
اسباب مین ۱ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو وے دختر پیدا
ہووے ۲ اگر مرد کی منی خون حیض عورت سے زیادہ ہو وے لڑکا پیدا ہو
۳ جب منی نطفہ مرد کی اور خون حیض عورت کا مقدار مین برابر ہون مخنث
پیدا ہو ۱۱ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہون یا دل
قرار نہ رکھتا ہو اور اضطراب ہو اوس صحبت سے لڑکا ہو یا لڑکی یا مخنث وہ
کوئی عیب یا نقصان ضرور رکھتا ہو مثلا اندھا ہو یا بہرا یا دیوانہ یا لنجہ یا
ضعیف القوی یا گونگا ہو اور چور یا بدکار ہو ۱۲ اگر وقت مجامعت اور قیام
نطفہ کے اپان باؤ کا زور ہو تو اوسکے دو حصے ہو جاوین اور توام پیدا ہوون
۱۳ جب بچہ مان کے پیٹ مین آٹھہ مہینے کا ہوتا ہے اور پختہ ہوتا ہے یعنی

کی ہے ۲ مٹی ایک صورت کو قایم کرتی ہے جیسے خاکا تصویر کا
مصور بناتا ہے پانی مٹی کو گوندہتا ہے اور خمیر کرتا ہے جیسے کہ نان بائی
آٹے کو آگ پکاتی ہے جیسے کہ کہاوتے اور برتن کو پزاوہ پکاتا ہے اور
روشنی بہی دیتی ہے ہوا تازگی اور انبساط اور نمو دیتی ہے آکاش
ہر ایک عنصر کے مقام کو جگہہ بناتا ہے جیسے شیشہ گر شیشہ کو پہونک پہونک چوڑا
اور بڑا کرتا ہے مثلاً سماعت کیواسطے کان مین خلو ہے تاکہ آواز مسموع ہو
اور دیکھنے کے واسطے آنکھہ مین خلا ہے بو کے سونگھنے کو ناک اور چکھنے ذایقہ
کیواسطے زبان مین اور نطق کیواسطے موہنہ مین لذت مجامعت کیواسطے عضو
اور محل مخصوص مرد اور عورت مین اور لمس کیواسطے تمام جسم کے چرم مین
اور دفع کثافت کو معقد مین اسطے عقل کے دماغ مین ۵ قیام اجسام
غذا سے ہوتا ہے اور قوت بہی غذا سے پاتا ہے
اور غذا کے ذایقے چہہ نوع کے ہین اور اسکو کہٹ رس کہتے ہین ۱ میٹہا
جیسے شہد اور شکر ۲ ترش جیسے آم اور آملے ۳ نمکین جیسے نمک اور شور
۴ چرپرا جیسے مرچ اور پیپل ۵ کروا جیسے حنظل ۶ پہیکا یعنی بے مزہ
۶ ان چہہ کے سواے اور دس چیز آرام اور قیام اجسام کو ہین —
۱ سر اکہج ۲ رکہب ۳ گندار ۴ مدہم ۵ پنچم ۶ دہیوت ۷ نکہاد
۸ خوشخبری ۹ بدخبری ۱۰ سننا ہر قسم کی چیزون کا ۷ سات رنگ سے
نطفہ مرکب ہے ۱ سفید ۲ سرخ ۳ سیاہ ۴ سبز ۵ زرد ۶ گلگون
۷ صندلی اور غذا سے کیلوس یعنی رس بنتا ہے بصورت آتش جو اور اوسسے
رنگ پیدا ہوتا ہے اس وجہہ سے متخیل ہے کہ سات قسم کا نطفہ یعنی تخم
بنا ہے اس سے خون اور خون سے گوشت اور گوشت سے چربی اور چربی سے
نس اور نس سے پٹہہ اور پٹہہ سے ہڈی اور ہڈی سے مغز اور مغز سے نطفہ
۸ تولید اور تناسل کے تین جزو اعظم ہین ۱ خون حیض

کرنے والا اور دل کو ریسمان اور حواسون کو کھینچنے والا اور جیو آتما کو رتہہ کا بیٹھنے والا تصور کرو اور اوپر کی الٰہی عبارت کا مدعا سمجھو پس تم خود منتہائے کلام ہو جاؤ ۲۱ جواس اوپ نکہد کے مطلب کو سمجھے وہ تمام قیود عالم اور عالم کے لوگون اور گناہون اور امید نتایج اعمال اور خوف آیندہ سے آزاد ہو جاوے بلکہ آپ ہی واحد مطلق ہو جاوے ۲۲ یہہ خلاصہ مطلب اتہرین بید و تمام بیدونکا اور منتہائے مراتب تمام علمونکا ہے چاہئی کہ اسپر عمل کرے اور ہر وقت مطالعہ غور کرے تمام مدعا پر کامیاب ہوگا۔ موُلف یہہ جو نام برہما اور بشن اور رودر اور اندر پرجاپت اور ہرن گربہہ وغیرہ ہین یہہ سب صفات اور ذات کی ہین کوئی مجسم نہین ہے اور جیسے مثل آفتاب اور انسان اور حیوان ہین یہہ بظاہر جدا نظر آتے ہین جیسے کہ گاڑی بغیر گاڑیبان کے گاڑی چلنے سے قاصر ہے اسیطرح وہ سب اجسام کی جان ہے اور یہہ سب اجسام ہین غیر سمجھنا باعث آفات کا ہے اور اسباب نادانی جبتک ایک سمجھے کشف کا مرتبہ حاصل ہووے۔

۳ گربہہ اوپ نکہد یہہ تیسر اکبین آیا نمبر ۲۸ اور اتہرن بید نمبر ۱۸ انسان کے جسم کی پیدائش کے بیان مین

۱ جسم انسان کا پانچ عنصر سے بنا ہے اور قایم کبھی اون سے رہتا ہی اور فنا بھی اوسمین ہوتا ہے اور ان کو پنج بہوت کہتے ہین ۲ پہلے عناصر کا نام بہوت آکاش یعنے خلا ہے جو محیط عناصر ہے دوسرے کا نام ہوا معنی باد تیسرے کا نام آگ بمعنی تیج چوتھے کا نام پانی یعنی آب پانچوین کا نام مٹی یعنے پرتہی ۳ معنی علامت مٹی کی سخت جو بان پانی کی علامت ہے گرمی آگ کی علامت ہی منفذ یعنی بول اور علو مثلا آکاش

۲ نارائن اوپ نکھد بہہ تر اکبر مین بہ نمبر واتہرتن مین بج نمبر ۳ ہے

وحدت اور کثرت کے بیان مین

۱- نارائن وہ ہے کہ وہ جان ہین سب جانداروں کے ہی اور جان سب جانداروں کی اوسہین ہے اور واحد ہے اور بے نظیر ہے ۲ اوس قادر قدیر نے ارادہ کیا کہ وحدت سے کثرت ہو پس پردہ سے برآمد ہوکے بیحجاب ہوا ۳ پس اوسسے جو پہلے ظاہر ہوئے یہہ ہین پران دل حواس ظاہری حواس باطنی عناصر خمسہ یعنے پنج بہوت ۴ ہرن گربہہ یعنے مجموعہ عناصر لطیف ۵ اندر صفت بادشاہی ۶ برہما صفت ایجاد ۷ مہادیو صفت فنا ۸ برجاپت مجموعہ عناصر کثیف کہ تمام مخلوق اسسے بنی ۹ برس مع بارہ مہینے اور پندرہ روز یعنے پچہہ ۱۰ اگیارہ رودر ۱۱ آٹہہ بشن ۱۲ تمام دیوتا ۱۳ تمام جاندار اور موجودات ۱۴ یہہ سب وسمین محو ہوجاتے ہین وہ ذات جیسی کہ تہی رہتی ہے اس موجودات کے وجود اور عدم سے اوسکی حالتمین کچہہ تغیر نہین ہوتا ہے وہ ہمیشہ قایم بالذات ہے ۱۵ غور سے سمجہو وہی نارائن برہما اور مہادیو اور اندرا اور بارہ مہینے اور سالتمام اور گیارہ رودر اور آٹہہ بشن اور اسنی کمار ہے فقط یہہ صفات ہین کچہہ جدا موجود نہین ہوے ہین ۱۶ تمام رکہیشر اور کامین اور جہات مشرق مغرب وغیرہ اور اطراف یعنی گوشے اور اوپر اور تلے اور دہنے اور بیسار اور آگے پیچہے اور اندر اور باہر اور ظاہر اور پوشیدہ وہی نارائن ہے ۱۷ جوکچہہ ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا وہی نارائن ہے وہ کسی حالت سے منقسم اور تغیر وتبدل نہین پاتا ہے ۱۸ اوسکی حقیقت عبارت مین نہین آسکتی وہ سب سے منزہ ہے اور نور ہے ۱۹ وہ دو نہین ہے جو اوسکو ایک تصور کرے وہ بھی دوسرا نہین ہے ۲۰ جسنے کوشش کاری کیا ان کو نہ دان

کرنے والا اور دل کو ریسمان اور حواسون کو کھینچنے والا اور جیو آتما کو رتھہ کا بیٹھنے والا تصور کرو اور اوپر کی الٰہی عبارت کا مُدعا سمجھو بس تم خود بنفسہٖ کلام ہو جاؤ ۲۱ جو اس اوپ نکھد کے مطلب کو سمجھے وہ تمام قیود عالم اور عالم کے لوگون اور گناہون اور امید نتایج اعمال کو اور خوف آیندہ سے آزاد ہو جاوے بلکہ آپ ہی واحد مطلق ہو جاوے ۲۲ یہہ خلاصہ مطلب اتہربن بید و تمام بید و نکا اور بنفسہٖ مراتب تمام علوم کا ہے چاہیئے کہ اسپر عمل کرے اور بروقت مطالعہ غور کرے تمام مدعا پر کامیاب ہوگا۔ **مولف** یہہ جو نام برہما اور بشن اور رودرا اور اندر پرجاپت اور ہرن گربہہ وغیرہ ہین یہہ سب صفات اوس ذات کی ہین کوئی مجسم نہین ہے اور جو مثل آفتاب اور انسان اور حیوان ہین یہہ بظاہر پیدا نظر آتے ہین جیسے کہ گاڑی مگر بغیر گاڑیبان کے گاڑی چلنے سے قاصر ہے اسیطرح وہ سب اجسام کی جان ہے اور یہہ سب اجسام ہین غیر سمجھنا باعث آفات کا ہے اور اسباب نادانی جبکہ ایک سمجھے کشف کا مرتبہ حاصل ہووے۔

۳ گربہہ اوپ نکھد یہہ اتہربن بید مین ہے نمبر ۲۸ او اتہربن بید مین نمبر ۱۸ ہے انسان کے جسم کی پیدائیش کے بیان مین

۱۔ جسم انسان کا پانچ عنصر سے بنا ہے اور قایم بھی اون سے رہتا ہے اور فنا بھی اونہین ہوتا ہے اور ان کو پنج بہوت کہتے ہین ۲ پہلے عناصر کا نام بہوت اکاش یعنے خلا ہے جو محیط عناصر کے ہے دوسرے کا نام ہوا یعنی باد تیسرے کا نام آگ یعنی تیج چوتھے کا نام پانی یعنی آب پانچوین کا نام مٹی یعنے پرتہی ۳ سختی علامت مٹی کی ہے جیان پانی کی علامت ہے گرمی آگ کی علامت ہے منفذ یعنی بول اور علو مکان اکاش

۱ نارائن اوپ نکھد یہہ سر اکبر مین بہ نمبر ۷ و اتہرن بید مین ۳ نمبر ۳ ہے

وحدت اور کثرت کے بیان مین

۱۔ نارائن وہ ہے کہ وہ جان مین سب جانداروں کے ہے اور جان سب
جانداروں کی اوسمین ہا اور واحد ہے اور بے نظیر ہے ۲ اوس قادر
قدیر نے ارادہ کیا کہ وحدت سے کثرت ہوویں پردہ سے برآمد ہو اسکے نیچاب
ہوا ۳ پس اوسسے جو پہلے ظاہر ہوئے یہہ مین پران دل حواس ظاہری
حواس باطنی عناصر خمسہ یعنی پنج بہوت ۴ ہرن گربہہ یعنی مجموعہ
عناصر لطیف ۵ اندر صفت بادشاہی ۶ برہما صفت ایجاد ۷ مہادیو
صفت فنا ۸ بیرجایت مجموعہ عناصر کثیف کہ تمام مخلوق اسسے بنی ۹
برس معہ بارہ مہینے اور پندرہ روز یعنی پچہہ ۱۰ اگیارہ رودر ۱۱ آٹھہ
بسن ۱۲ تمام دیوتا ۱۳ تمام جاندار اور موجودات ۱۴ یہہ سب اوسمین
محو ہو جاتے ہین وہ ذات جیسی کہ تہی رہتی ہے اس موجودات کے
وجود اور عدم سے اوسکی حالتمین کچہہ تغیر نہین ہوتا ہے وہ ہمیشہ قایم بالذات
ہے ۔ ۱۵ غور سے سمجہو وہی نارائن برہما اور مہادیو اور اندر اور بارہ
مہینے اور سال تمام اور گیارہ رودر اور آٹہہ بسن اور اسنی کمار ہے فقط
یہہ صفات ہین کچہہ جدا موجود نہین ہوئے ہین ۱۶ تمام رکہیشر اور کامل
اور جہات مشرق مغرب وغیرہ اور اطراف یعنی گوشے اور اوپر اور نیچے
اور یمین اور یسار اور آگے پیچھے اور اندر اور باہر اور ظاہر اور پوشیدہ یہی
نارائن ہے ۱۷ جو کچہہ ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا وہی نارائن ہے وہ کسی حالت
منقسم اور تغیر و تبدل نہین پاتا ہے ۱۸ اوسکی حقیقت عبارت مین نہین
آسکتی وہ سب سے منزہ ہے اور نور ہے ۱۹ وہ دو نہین ہے جو اوسے
ایک تصور کرے وہ بہی دوسرا نہین ہے ۲۰ جسم کو شل کاری گیان کو

وہ برہم ہمہ تن نور ہے اور سب کا پیدا کرنے والا ہے - اوسکی کوئی
صورت اور شکل نہین ہے اور سب شکل اور صورت اوس کی ہین سب
اوس سے بنے اور اوس سے قایم ہین اور اوسمین محو ہون گے اور سب
اوسکو سمرن کرتے ہین - برہما اور بشن اور مہیش اور اندر سب دیبی اور دیوتا
اور تمام موجودات اور مفہومات وہ خود ہی ہے کہ دوسرا نہ تہا اور نہ
رہیگا پس جو ہے وہ دوسرا کیونکر ہوسکتا ہے وہ اپنے تئین آپ وحدت
سے کثرت مین اور کثرت سے وحدت مین ظاہر کرتا ہے ۱۳ تمام ازاد دوئی
سے پیدا ہوتے ہین جب یکتائی ہوجاوے تمام آفات اور ترددات سے
نجات ہو - جب تک اپنکو جدا سمجہتا ہے اور تفرقہ پیدا کرتا ہے مرگ کے
خوف سے رہا نہین ہے جب یکتائی حاصل کرے پہر آرام تمام ہے ۱۴ اودیا
اور اگیان سے یہہ سمجہہ نہین آتی ہے مگر گیان سے ۱۵ جسنے بید نہ پڑہا ہو
یا معنے بید کے نہ سمجہا ہو یا کرم کانڈ اور اوپاشنا نہ کی ہو وہ اس اوپ نکہد کے
فحواے کلام کو سمجہے تو اون کی برابر فضیلت پاوی بلکہ اشرف ہوجاوے اوسی
جس طرح سونا آگ مین پڑنے سے خالص اور کامل عیار ہوجاتا ہے ہوجاوے
۱۶ - طواف تمام معبدون اور جگ اور تپ اور جپ اور پرانایام اور بر
دہارنا آفتاب اور ماہتاب اور سب دیوتاؤن اور سب افعالون اور
سب کریا اور کرمون سے اس مطلب کو سمجہنا اعلے اور اکبر ہے ۱۷ جو اس
اوپ نکہد کا عالم ہو اوس کا سر ہر سبہا مین بلند رہے اور زبان تیز

کا ۱۳-اہنکار-۱۴-پران کہ جیو آتما کی حرکت سے عبارت ہے ۱۵-عورت عقل سے اشارت ہے ۵ ان سے ۲۵ شے پیدا ہوئین ۵ گیان اندری مذکورہ-۵-کرم اندری مسطورہ-۴-انتہکرن موصوفہ-۱ عقل-۵ عنصر کثیف متعلقات پرجاپت ۵ عنصر لطیف متعلقات ہرن گربہہ ۶-ان پچیسون کے اجتماع سے جو ہوا وہ پرش موسوم ہوا-۷ جیو آتما ان پچیس سے جدا ہی گویا پچیس سے جسم بنا اور جیو آتما اوسمین مقیم ہوا یعنے نارا ین ادر برہم اور جیو آتما جو جا ہو سو کہو اور وہی ہے جو نرگن سے سرگن ہوا-۸-اسسے ایک اور ظاہر ہوا جسکے تین آنکہہ ہین اور تین لوک کا آلہ حرب ہے وہ موسوم رودر اور یہہ اشارہ ہے کہ تین گن یعنے شہوت اور غضب اور تمیز پیدا ہوئے اور اشارہ ہے کہ شہوت اور تمیز سے غضب مقدم ہے اور وہی موخر ہے اس سے بید اور پرنو اور سمرت یعنے کلام توحید ظاہر ہوئے-۹-اسسے پانی پیدا ہوا یعنے نطفہ کل عالم کا-۱۰-اوس پانی سے ایک بیضہ پیدا ہوا جسکو کرہ بیضاوی کہتے ہین-

مولف-اس عبارت سے یہہ مضمون سمجہو کہ اوس مرغ لاثانی کے شل اس انڈے کی وہی جانے کہ کتنے اور انڈے ہین-۱۱-اس بیضہ سے برہما پیدا ہوا جسکے چار موںہہ ہین یعنے مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب مشرقی دہن سے رگ بید اور اول حرف پرنو کا کہ ہم وزن گاتیری کے ہے بنا مغربی دہن سے ججر بید اور دوسرا حرف پرنو کا اور وزن ترشٹپ کا-شمالی دہن سے سام بید اور تیسرا حرف پرنو کا کہ جگتی وزن پر ہے-جنوبی دہن سے اتہربن بید اور نیم ماترا پرنو کی بوزن انشٹپ-**مولف**-خلاصہ یہہ ہے کہ جو چارون طرف علم اور عمل اور مذہب اور رسم مین سب اس سے ہے اور اس کی توجہہ چارون طرف یکسان ہے ۱۲-اس سے تمام عالم کا انتظام ہوا اوس کے نسبت سر مین اور آنکہہ اور اسی طرح ہر عضو کو تصور کرو

ہین اور اوسکا یعنی نام اور صورت نمود ہے جبتک اور وہ جو نام صورت ہے لاال
نہیں ہے وہ آتما ہے یعنی سب کی جان ہے سب فقیر اور امیر آتما ہین
جب سمجہا کہ وہ مین ہی ہون رستگار ہوا — مؤلف چاہیے ان اوپد
کتہہ وکو خوب پڑہے اور اپنے عزیزون اور خویشون کو پڑہا وے اور خوب کرے
پہر اوسپر عمل کرے تب نجات پاوے — فقط

حصہ چہارم

۴ — اتہرین وید اس مین ہم ۳ — اپنکہد ہین

اونکا ایک اپنکہد یہہ پر اکبر ہین یہ نمبر ۱۶ — اور اتہرین وید مین نمبر ۸

دنیا کی پیدایش کے بیان مین

اس سے پہلے جو تہا اوسکا نام نارائن مفروض ہوا اوس وقت نہ وقت
تہا — اور نہ سمت تہی اور نہ لفظ تہا اور نہ معنے تہے نہ ظلمت تہی اور نہ
نور تہا غرض کہ جو موہوم اور معلوم ہین ان مین سے کوئی بہی نہ تہا اور
جو کچہہ تہا وہی تہا — ۲ — اوسکی خواہش سے تمام آسمان سے زمین تک
اور ہوا سے چیونٹی تک سب کو کئی اور طرح طرح کے مخلوق ہوگئے اور جس
سبب سے اوسکو خواہش ہوئی وہی جانے دوسرے کو علم نہین — ۳ — سب
سے پہلے اوسنے پران اور بدہ یعنی علم اور عقل پیدا کئے — ۴ — ان سے ۱۴
کیفیت جنکو ہم امر فرض کرو اور ایک کیفیت جسکو صورت فرض کرو پیدا ہوئین
ان چودہ کی یہہ تفصیل ہے — ۵ گیان اندری — ۱ حس بینائی — ۲ حس
ذائقہ — ۳ حس شنوائی — ۴ حس سونگہنے کی — ۵ حس لمس کی — ۵ کرم
اندری — ۶ قوت ہاتہون کی — ۷ قوت نطق کی — ۸ قوت پاؤن کی — ۹ قوت
آلہ تناسل کی ۱۰ قوت مقعد کی — ۴ — انتہکرن — ۱۱ دل یعنی من اور قلب
۱۲ پرکرت یعنی اعتدال — تینون صفات یعنی ستوگن اور رجوگن اور تموگن

اورجب کوئی خواب نہین دیکھتا ہے وہ حالت سکھپت کی ہے کہ اپنے تئین اور
غیر کو نہین جانتا ہے - راجا کو یہ شک ہوا یہ تعریف حالت سکھپت کی ہوئی
آتما کی نہین ہے پھر گیا غرض کہ اکیسواں برس کے بعد عقدہ کھلا - یہ خیال پیدا
کہا کہ بدن مرنے والا ہے اور مرگ اوسکو گھیرے ہوئے ہے اور آتما اس سے پاک ہے
اور محل اسکا یہ بدن ہے - جب آتما بدن سے تعلق پکڑتا ہے تب لذت اور
آرام کو جانتا ہے اور لذت اور الم کو جانتا ہے جب تعلق بدن کا چھوڑتا ہے لذت
اور الم سے جدا ہوتا ہے یہی آتما ہے کہ تعلق جسم سے جیو آتما ہو جاتا ہے -
۳ ہوا اور برق اور ابر کے جسم نہین ہے کہ آکاش سے ظاہر ہوتے ہین جب
آفتاب سے پیوست ہوتے ہین اپنی حقیقت کو ہو پہنچتے ہین - اسیطرح جیو آتما
جب تعلق بدن کا چھوڑتا ہے نور سے پیوست ہوتا ہے اس حالت کو آتم پورکھ
کہتے ہین یعنی وہ آتما ہو جاتا ہے اس جسم کی جو نطفہ سے پیدا ہوا ہے وہ کچھ حقیقت
نہین سمجھتا ہے وہ مثل گھوڑے کے رتھ کا کھینچنے والا ہے بینائی آنکھ اور دونا
اور لذت زبان واسطے آتما کے لیتے ہین اور رونے اوسکے تابع رہتی ہین ۳ اور
آتما کو فرشتے دل کی آنکھ سے دیکھتے ہین اسواسطے دل کو چشم فرشتہ کہتے ہین
اس دل سے تمام قسم کی لذت لی جاتی ہے عقل سے آتما تمام لذت اپنے مین
آپ پاتا ہے تب اندر کو تسکین ہوئی اور سمجھا کہ دل سے واپر نا کرنے سے برہم
کو پاتا ہے اور جہان سے جدا ہوا ہے اتنا ہے جیسے کہ پانی بوند تک ناک
پر لوٹتا رہتا ہے آخر سمندر سے ملتا ہے اسیطرح سے برہم گیان سے مثل اوس
چاند کے کہ کسوف سے پاک ہو پاک ہو جاتا ہے - چاہئے کہ ترک لذات کے
اور تکیہ چھوڑ کے برہم مین مشغول ہو - آکاش آتما کا ایک نام ہے تمام
اور شکل اکاش سے بنتی ہین اور اوسی مین لین اور معدوم ہونگی - تمام اون
معبودات نام کا اصلی اس کا آکاش ہے فرضی ہے جو ہے نرگن ست مطلق
ہے وہ تمام شے مین پانچ چیزین اوسمین سے تین برہم اور دو نام

یہی آتما ہے لیس وہ دونو یہین خود آتم گیانی ہوکے واپس گئے فرشتون سے کہ
راجا نے عکس کو آتما سمجھا اور جنون کے بادشاہ نے جسم کو پرجاپت نے تصور کیا
کہ یہہ دونو گمراہ جسم اور عکس کو آتما سمجھے ہین جو انکا شاگرد ہوگا یا اونکی قوم کا ہوگا
اوسکو اپنی سمجھ کے موافق گمراہ کرین گے اور اختلاف مذاہب مین اونکی گمراہی
سے پیدا ہوگا القصہ جنون کے راجا نے اپنی قوم اور رعیت کو سمجھایا کہ جسم ہی
آتما ہے اسکے سوا کوئی نہین ہے اسکو اچھی طرح پرورش کرو اور عیش اور آرام کو
سب سے مقدم سمجھو غرضکہ تن پرستی کی ہدایت کی پس جسکو تن پرست دیکھو اوسکو
شیطان تصور کرو اور بہوت یا چڑیل اسکو جانو یہہ مردے کو بہت تکلف سے
اوٹھاتے ہین اور جانتے ہین کہ جو رسمیات اور تکلفات لاش کیواسطے کئے جاوینگے
اوس سے اوسکو اوس عالم مین نفع ہوگا اور ایسی ہزارون حرکات ان کی ہین
جو تن پرستی کے متعلق ہین ۲ فرشتون کے راجا کو راہ مین اندیشہ ہوا کہ عکس
آتما کسطرح ہوسکتا ہے کہ جب جسم کو آرایش ہوتی ہے عکس بھی آراستہ ہوتا ہے
اور نقصان جسم سے ناقص معلوم ہوتا ہے جب تن فنا ہوتا ہے عکس بھی معدوم
ہوجاتا ہے عکس کو آتما سمجھنا خلاف عقل کے ہے کہ قائم بالغیر ہے اور جو متغیر ہوتا
ہے عرض ہے ہرچند مصاحبین نے سمجھایا کہ گرو کے بچن پر نتیجہ رکھو اونہون نے کچھ تو سمجھ
کے بتایا ہے لیکن راجا نے کہ صاحب عقل تھا نقل پر یقین نکرکے کہا مین مکرر تحقیق کرونگا
- القصہ اندر پرجاپت کے پاس گیا اور ۳۲ برس خدمت کرکے پہر موقع پاکے
اوسنے کہا - پرجاپت نے کہا وہ پرش جو حالت خواب مین بغیر حواس ظاہری کے
لذت پاتا ہے وہی آتما ہے اور برہم ہے - اندر نے بعد چندے پہر وہم کیا کہ
بسبب کور ہونے یا ہاتہ پانو کے قطع ہونے سے وہ پرش قطع نہین ہوتا ہے
مگر کبھی نظر نہین آتا ہے کبھی کسیکو رولاتا ہے کبھی ہنساتا ہے پہر پرجاپت کے
پاس گیا اور بعد ۳۲ برس کے نوبت پہونچی - پرجاپت نے کہا جب کوئی
سوتا ہے تمام حس مجتمع ہوجاتی ہین اور جو نہایت آرام سے سوتا ہے وہی آ

روح مفارقت کرتی ہے خطوط شعاع آفتاب کے اپنی طرف کھینچے ہین —
۱۰ جو آتما یودہ رکہتا ہے اوسکے پران کپال سے نکل شعاع آفتاب سے اوسکے بلند
کو جاتے ہین اور آفتاب کو ایک دروازہ قرار دیکے صفائی دل کے سبب برہما کے
لوک کو جاتا ہے ۱۱ جو نادان اور اگیانی ہے اور آتما کو تلاش نہین کرتا ہے
جب جان اوسکی تن سے نکلتی ہے آفتاب کو نہین پہونچتی ہے پہر یم کے
کو کیونکر پہونچے پس اس عالم مین پراگندہ اور پریشان رہتی ہے ۱۲ ایکسو ایک
رگ جو دل سے ملی ہین اوسمین ایک رگ ہے جو دماغ کی راہ سے آفتاب اور آفتاب
سے برہما کے لوک کو پہونچاتے ہین اور باقی اور رگون سے احمقون کی جانین نکلتی ہین
جیسے جیسے عمل ہوتے ہین ویسے اوسکی رگ سے جان نکلتی ہے پس آتما کو تلاش
کرنا چاہیے پرآتما آپ سے آپ ملجاتی ہے ۲۲ سُر اور اسرون نے جب آتما
کی تعریف کو سُنا سُرونکا راجہ اندر اور اسرونکا راجہ برودجن بہت طہارت اور
صفائی سے پرجاپت کے پاس گیا اور ترک لذات کرکے ۳۲ برس خدمت کی
لیکن غرور دونو کے سرمین رہا اوستادنے اس سبب سے انکی طرف التفات نکیا
آخر ایک روز سبب آنیکا دریافت کیا ہر ایک نے بیان کیا کہ آتما کے گیان کو آئے
ہین پرجاپت نے آتما کی تعریف کی کہ جو ہمیشہ جیون اور جرا سے ہے بہت خوب ہے
جو تم آتما کے متلاشی ہوئے اب تمکو بتاتا ہون — یہہ پرکھ جو آنکہہ مین نظر آتا ہے
یہی آتما ہے دونون نے یقین کیا کہ آنکہہ مین عکس ہے یہی آتما ہے پہر دونو نے
پرجاپت سے کہا کہ آنکہہ عکس ہے یہی آتما ہے کہ بعکس آنکہہ مین نظر آتا ہے آئینہ مین
آتما کون ہے پرجاپت نے کہا کہ سب مین ایک آتما ہے تمکو چاہیے کہ ایک
بڑے برتن مین پانی بہر کے اپنے تئین دیکہو اور جو سمجہو عرض کرو پس دونون نے
تعمیل کرکے کہا کہ ہمنے سر سے پانو تک معہ موئے اور ناخن اپنے تئین دیکہا پہر
لباس بہن کے دیکہا غرض اپنے تئین پایا پرجاپت نے استفسار کیا کہ تمنے
کیا دیکہا دونون نے جیسا اپنے جسم کو دیکہا تہا بیان کیا پرجاپت نے کہا کہ

غالب رہتا ہو وہ خوشحال ہوجاوے اور بیمار اور بیجرح تندرست ہوجاوے
جیسی تاریکی باطن وسکی دور ہوجاوے یہی شرک لوگ ہے اور یہی تم لوگ نہیں سمجھتا
کو وہ ملے جو تمام لذات محسوسات کو ترک کرے ۵ ترک کرنا لذات
محسوسات کا کہ یہ فانی ہیں تمام قسم کے بیان اوپر ریاضت سے افضل ہے
۶ جو اور فکر کرنے قول مرشد اور مطالب بید پر اور ترک کرنے [illegible] سے
جو نتیجہ کہتا ہے اوسکو بڑا لوگ پاتے ہیں ۷ حوض کوثر [illegible]
سے اور وہ برہم لوگ نے اشارہ ہے اسکے اندر دو نہر [illegible] عظیم
عظیم اور وہ جو حوض کوثر موسوم ہے وہ شراب سے بھرا ہے اور وہ شراب
ایسی عمدہ ہے کہ جو اوسکو پیتا ہے فوراً مست ہوجاتا ہے اور وہاں [illegible]
ایک درخت پیپل کا ہے اوس سے آبحیات ٹپکتا ہے اور وہاں ایک شہر ہے
اوسکا نام اپراجتا ہے اور وہاں ایک سونے کا گھر ہے کہ صاحب شہر کے
رہنے کو بنا ہے اور بہت تعریف وہان کی ہے لیکن یہ جو کچھ [illegible] ہے
سب انسان کے بدن میں ہے کہ رگیں جو بدن کے چہرہ میں مثل [illegible]
سینہ میں پھیری ہیں آب لطیف سے بھری ہیں اور وہ باقی پانچ رنگ کی ہیں [illegible]
سفید سبز زرد سرخ آفتاب بھی پانچ رنگ رکھتا ہے وہ رنگ [illegible] باقی [illegible]
ہیں اور سے آفتاب سے رنگ پکڑا ہے جسطرح راہ دو شہر کو جاتی ہے [illegible]
شعاع آفتاب کی سب ساکنان زمین اور آسمان کو جاتی ہے اور شعاع [illegible]
[illegible] اور ان رگوں سے آمد و رفت رکھتی ہے ۸ جب آدمی سوتا ہے [illegible]
[illegible] وہ حالت [illegible] ہے اوسوقت شعاع آفتاب رگون کی راہ سے [illegible]
[illegible] اکاس سے پیوست ہوتی ہے اور سونے والے کو کوئی آفت نہیں پہنچ
آتی ہے کیونکہ سونے والا شعاع میں رگون سے ایک ہوجاتا ہے کہ علیحدہ [illegible]
۹ آدمی کو جب وقت مرگ کا قریب ہوتا ہے قوت حواس کی باطل ہوتی ہے
[illegible] باقی رہتے ہیں چیزونکو شناخت کرتا ہے اور جب [illegible] سے

اپنکے باپ اور دادا سے اسکا دل خوش کردین اور جو پا تر لوک کو جاوے
جہان بہت لوک کو یا بہراتر لوک کو یعنی برادران کے لوک کو یا سوسا لوک کو یعنے
ہمشیرگان کے لوک کو یا منترلوک کو یعنی دوستون کے لوک کو یا چندن لوک یعنے
جہان خوشبوئین یا انّ لوک کو جہان کہانے اور پینے کی چیزین ہین یا پاتر لوک کو
جہان ہمہ اسباب موجود ہین یا استری لوک کو جہان بیگمات ہین غرضکہ جہان جاوے
سب فرمانبرداری اوسکی کرین ۴ یہہ مرتبہ فقط راستی اور دانائی سے ملتا ہے
جہوٹھ اور جہل سے یہہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا ہے باآنکہ یہہ سب لوازمات اور دل کے
مین جو جہل اور او دیا سے ملا ہے وہ کسی آرزو کو نہین پاتا ہے اور جسکے سینے سے
غفلت کا پردہ اوٹہہ جاوے وہ چیداکاس ہو جاوے اور جب جہان جو چاہے
تمام نعمتین مہیا ہو جاوین مثلاً کہین دفینہ گڑا ہوا اور کسیکو اوسیے علم نہ ہو اور وہ
اوسکے اوپر ہوکے چلا جاوے کچہہ حاصل نہ ہو ۵ سب آدمی ہر روز حالت
سکہ بیت مین برہم لوک کو جاتے ہین اور چیداکاس سے جو اسکے اندر ہین لین
ہو جاتے ہین مگر خبر نہین رکہتے اور نہین جانتے ہین کہ وی کہان گئے اور کس
لئے سبب یہہ ہے کہ اونکی عقل پر غفلت کا پردہ پڑا ہے اور آخر جہل کے ساتہہ
مرینگے ۶ وہی آتما سینہ مین ہے اور سینہ اسواسطے موسوم ہوا کہ آتما کا محل ہے
جو برہم لوک کو پہچانتا ہے وہ برہم لوک کو جاتا ہے اور بے زوال ہمہ صفت موصوف
ہو جاتا ہے ۲۳ برہم کا نام ستی ہے اور ستی کے تین حرف ہین س متحرک کے
معنے امرت اور آبحیات یعنی لازوال ت ساکن کے معنی بے زوال - ی
متحرک کے معنے جمع کرنے والا لازوال اور لازوال کا جو اس مطلب کو سمجہے وہ برہم لوک
کو جاوے ۲ آتما پل ہے کیونکہ سب کو حد سے باہر ہونے نہین دیتا ہے اگر ایسا
نہ ہوتا ایک دیگر سے رگڑ کے سبب معدوم ہو جاتے ۳ آتما پل ہے کہ رات اور دن
زمانہ اوسکی انتہا کو نہین پاسکتے ہین ۴ آتما مرگ اور پیری اور عذاب اور
ثواب سے منزہ ہے جو اسکی حقیقت کو جانے وہ اندہا ہو تو آنکہہ والا ہو جاوے اور

غمگین رہتا ہو وہ خوشحال ہو جاوے اور بیمار اور مجروح تندرست ہو جاوے
یعنی اوسکی باطن اوسکی دور ہو جاوے یہی ترک ہے اور یہی پہلی قسم ترک کا ہے
کو وہ سلوک ہے جو تمام لذات محسوسات کو ترک کرے ۔ ترک کرنا لذات
محسوسات کا کہ یہ فانی ہیں تمام قسم کے ترک اور ریاضت سے اور اشغال [illegible]
[illegible] اور فکر کرے قول مرشد اور بوسیلہ [illegible] پر اور ترک کرے [illegible]
جو نتیجہ ملتا ہے اوسکو یہ سالک لوگ بولتے ہیں ۔ حوض کوثر [illegible]
ہے اور وہ برہمن لوگ سے اشارہ ہے اسکے اندر دودھ بھرا [illegible]
عظیم اور وہ حوض کوثر موسوم ہے وہ شراب ہے پرانی [illegible] شراب
ایسی عمدہ ہے کہ جو اوسکو پیتا ہے تو [illegible] ہو جاتا ہے اور [illegible]
ایک درخت پیپل کا ہے اوس سے آبحیات نکلتا ہے اور [illegible]
اوسکا نام اپراجتا ہے اور اوسمیں ایک سونے کا گھر ہے کہ [illegible]
رہنے کو بنا ہے اور بہت تعریف وہان کی ہے لیکن [illegible]
ہے انسان کے بدن میں ہے کہ رنگین جو بدن کے حجرہ میں [illegible]
[illegible] آب لطیف سی پھرتی ہیں اور وہ پانی پانچ رنگ کا [illegible]
سفید سبز زرد سرخ آفتاب بھی پانچ رنگ رکھتا ہے وہ رنگ [illegible]
ہے اوسے آفتاب سے رنگ پڑا ہے جسطرح راہ وو شہر کو جاتی ہے [illegible]
شعاع آفتاب کی سب ساکنان زمین اور آسمان کو جاتی ہے اور شعاع [illegible]
[illegible] اون رنگون سے آمد و رفت رکھتی ہے ۔ جب آدمی [illegible]
دیکھے وہ حالت شناخت ہو اوسوقت شعاع آفتاب رنگون کی راہ سے
[illegible] اکاس سے پیوست ہوتی ہے اور سونے والے کو کوئی آفت نہیں پہنچتی
آتی ہے کیونکہ سونے والا شعاع میں رگون سے ایک ہو جاتا ہے [illegible]
[illegible] آدمی کو جب وقت مرگ کا قریب ہوتا ہے قوت حواس [illegible] باطل [illegible]
جب تک [illegible] باقی رہتے ہیں [illegible] شناخت کرتا ہے اور [illegible]

اپنکے باپ اور دادا سے اسکا دل خوش کردین اور جو یاترلوک کو جاتا ہے
جہان ہے لوک کو یا پہراتر لوک کو یعنی برادران کے لوک کو یا سوسا لوک کو یعنے
ہمشیرگان کے لوک کو یا متر لوک کو یعنی دوستون کے لوک کو یا چیندن لوک یعنے
جہان خوشبوئیں ہین یا آنّ لوک کو جہان کہانے اور پینے کی چیزین ہین یا پاتر لوک کو
جہان ہمہ اسباب موجود ہین یا استری لوک کو جہان بیگمات ہین عرضکہ جہان جو جاوے
سب فرمانبرداری اوسکی کرین ۴ یہہ مرتبہ فقط راستی اور دانائی سے ملتا ہے
جھوٹھ اور جہل سے یہہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا ہے باآنکہ یہہ سب لوازمات دنیا کے
ہین جو جہل اور اودیا سے ملا ہے وہ کسی آرزو کو نہین پاتا ہے اور جسکے سینے سے
غفلت کا پردہ اوٹھہ جاوے وہ جداکاس ہوجاوے اور جب اور جہان جو چاہے
تمام نعمتین مہیا ہوجاوین مثلاً کہین دفینہ گڑا ہوا اور کسیکو اوسے علم نہ ہوا اور وہ
اوسکے اوپر ہوکے چلا جاوے کچھ حاصل نہ ہو ۵ سب آدمی ہر روز حالت
سکہوپت مین برہم لوک کو جاتے ہین اور جداکاس سے جو اسکے اندر ہین لین
ہوجاتے ہین مگر خبر نہین رکھتے اور نہین جانتے ہین کہ وہ کہان گئے اور کس
لئے سبب یہہ ہے کہ اونکی عقل پر غفلت کا پردہ پڑا ہے اور آخر جہل کے ساتھ
۶ وہی آتما سینہ مین ہے اور سینہ اسواسطے موسوم ہوا کہ آتما کا محل ہے
جو اسکو پہچانتا ہے وہ برہم لوک کو جاتا ہے اور بے زوال ہمہ صفت موصوف
۲۲ برہم کا نام ستی ہے اور ستی کے تین حرف ہین س متحرک کے
معنی ... اور آبحیات یعنی لازوال ت ساکن کے معنی بے زوال ی
... جمع کرکے زوال اور لازوال کا جو اس مطلب کو سمجھے وہ برہم لوک
۲ آتما پل ہے کیونکہ سب کو حد سے باہر ہونے نہین دیتا ہے اگر ایسا
... سب معدوم ہوجاتے ۳ آتما دل ہے کہ رات اور دن
... ۴ آتما مرگ اور پیری اور عذاب اور
... تو آنکھہ والا ہوجاوے اور

اوسکے واسطے دوسرا بادشاہ ضرور ہووے پس جہان جاوے نامراد اور محکوم
رہے جو اس بھید کو سمجھے وہ نہان اور آشکارا اور دنیا اور عقبیٰ کی حقیقت کو سمجھے
اور تمام تکلفات سے نجات پاوے ۱۷ جو ایسا سمجھے وہ ایک ہو جاوے اور ۳ و ۵
و ۷ و ۱۱ و ۱۰۱ و ۱۰۰۱ و ۱۰۰۰۱ و ۱۰۰۰۰۳ ہو جاوے یعنی بے نہایت ہو جاوے
اور اکل حلال کہاوے اور پانچون حواس کو نالائق حرکات سے باز رکہے کہ نادیدنی
نہ دیکہے اور ناشنیدنی نہ سُنے علیٰ ہذا القیاس اوسکا باطن پاک ہو جاوے اور جب
باطن پاک ہو حضوری نصیب ہووے اور جب حضوری نصیب ہو دل کی گرہ
کہلجاوے ۱۸۔ اس صحبت سے زنگ اور ناپاکی نار دل کی آئینہ دل سے دفع ہوئی
۳۹ تن یعنے جسم برہم پوری ہے اسکے اندر ایک کمرہ ہے مانند کنول کے پہول کے
اور اوسمین لطیف آکاش یعنی خلا ہے اوسکو تم اپنا آکاش سمجہو جس وسعت سے
آکاش باہر ہے اوسی مقدار اوس کے اندر ہے اور تمام زمین معہ جملہ موجودات
یعنی اجرام فلکی مثل آفتاب اور عناصر اور اجسام ارضی اوسکے اندر ہیں —
اگر کوئی حجت کرے کہ جب جسم ضعیف ہو جاتا ہے نابود ہو جاتا ہے پس
اوسوقت کیا باقی رہتا ہے جواب دو کہ ضعف اور ناتوانی اور مرگ سے وہ آکاش
یعنی اوسکو کچہہ زوال نہین ہوتا ہے اور بجائے خود رہتا ہے اور وہی حق ہے
اور وہی برہم لوک ہے اور سب شے اوس کے اندر ہین اور وہی آتما ہے اور سب
سے منزہ ہے اور اوسکو بہوک اور پیاس کچہہ نہین ہے ۲ جب کوئی کسیکی
خدمت کرتا ہے عوض خدمت مین زمین اور پرگنہ جو چاہتا ہے پاتا ہے مگر چند روز کے
بعد وہ اوس سے منتقل ہو جاتا ہے اسیطرح جو نیک عمل کرتے ہین وہ نتیجہ پاتے ہیں
آخر اوسکی میعاد بہی تمام ہوتی ہے لیکن جو آتما کو پہچان کے اس عالم سے جاتا ہے وہ سب
عالم مین کامیاب ہوتا ہے اور جیسے آتما بے نہایت ہے اس کا نتیجہ بہی بے نہایت
ہے اور جیسے آتما لازوال ہے اسکا نتیجہ بہی لازوال ملتا ہے ۳ اگر پتر لوک کو
آتما کا گیانی چاہوے تمام دیوتا ولوک اسکے حضور مین فوراً حاضر ہو دین اور

جب راستی کو اختیار کرتا ہے اور جھوٹھہ کو چھوڑ دیتا ہے پس چاہیئے اگیان
کو معلوم کرا اور گیان کے معنے ہین حق کو باطل سے تمیز کرنا اور گیان منن سے
ہوتا ہے اور منن کے معنی ہین کہ بات کو دلیل معقول سے تحقیق کرنا پس منن
تب حاصل ہوتا ہے جب گرو کے قول پر جو موجب بید کے ہو اعتقاد ہووے
سوال اعتقاد کس طرح سے پیدا ہوتا ہے **جواب** جب حفظ مراتب
اوستاد کا کرے اور خدمت بواجبی ادا کرے سوال حفظ مراتب اوستاد کی
کیا آئین ہے جواب جو خدمت اور ریاضت وہ فرمائے بموجب اوسکے
عمل کرے سوال انتہائے ریاضت کا کیا ہے جواب وہ ریاضت کرا وستاد
بتاوے جس سے تسلی ہوجاوے سوال کسطرح سے تسلی ہو - جواب جب منتہائے
مراتب کو پہونچے کہ اوس سے زیادہ مرتبہ کوئی نہین ہے کیونکہ جبتک کوئی مرتبہ
بزرگی کا باقی رہے خواہش بھی باقی رہتی ہے پس جہان خواہش ہے بے آرامی ہے
آرام نہین ہے - جب کوئی سمتا کے مرتبہ مین پہونچتا ہے وہ دوسرے کو نہین
دیکھتا ہے اور نہ دوسرے کا ذکر سُنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے اور لازوال ہوجاتا ہے
کہ اوسکے خیال مین آنکھہ اور روشنی آنکھہ اور ناظر اور منظور دو نہین رہتے
ہین جب تک دوسرے کو ناظر یا سامع رہتا ہے اور دوسرے کا خیال رکھتا ہے
معرض زوال مین رہتا ہے اور آرام نہین پاتا ہے - سوال
سمتا کی تعریف کیا ہے - جواب سمتا اپنی بزرگی مین آپ ہے پس اپنے مین آپ ہے
اوسکا کوئی مکان نہین ہے اور اوسکو کسی سے بزرگی نہین ہے جیسے گھوڑے
اور ہاتھی سے دوسری کو بزرگی ہوتی ہے یہہ میرا مطلب نہین ہے کہ اوسکو دوسرے سے
بزرگی ہے کیونکہ وہ ما بین اور بلند اور پہاین اور بسیار سب وہی ہے اور وہ بین
ہون مین بدن کو آتما نہین کہتا ہون فقط تعلیم کے واسطے بیان کرتا ہون کہ آتما
ہر طرف ہے اور ہر شے مین محیط ہے اور اپنے تئین آپ حرکت دینے والا اور
ہر چیز کی لذت لینے والا ہے اور خود بادشاہ ہے جو اس مطلب کو نہ سمجھے

اوسکے واسطے دوسرا بادشاہ ضرور ہووے پس جہان جاوے نامراد اور محکوم رہے جو اس مرکو سمجھے وہ نہان اور آشکارا اور دنیا اور عقبی کی حقیقت کو سمجھے اور تمام تکلفات سے نجات پاوے ۱۷ جو ایسا سمجھے وہ ایک ہو جاوے اور ۳ وہ ۷ وہ ۱۱ و ۱۰۰ و ۱۰۰۰ و ۱۰۰۰۰ اور ۲۰۰۰۰ ہو جاوے یعنی سب بے نہایت ہو جاوے اور اکل حلال کہاوے اور پانچوں حواس کو نالایق حرکات سے باز رکہے کہ نادیدنی دیکہے اور ناشنیدنی نہ سنے علی ہذا القیاس وسکا باطن پاک ہو جاوے اور جب باطن پاک ہو حضوری نصیب ہووے اور جب حضوری نصیب ہو دل کی گرہ کہل جاوے ۱۸ - اس وصیت سے زنگ و تاریکی آئینہ دل سے دفع ہوئی ۳۲ تن یعنی جسم برہم پوری ہے اسکے اندر ایک کرہ ہے مانند کنول کے پہول کی اور اوسمین لطیف آکاش یعنی خلا ہے اوسکو تم اپنا آکاش سمجہو جس وسعت سی آکاش باہر ہے اوسی مقدار اوس کے اندر ہے اور تمام زمین معہ جملہ موجودات یعنی اجرام فلکی مثل آفتاب اور عناصر اور اجسام ارضی اوسکے اندر ہین — اگر کوئی حجت کرے کہ جب جسم ضعیف ہو جاتا ہے نابود ہو جاتا ہے پس اوسوقت کیا باقی رہتا ہے جواب دو کہ ضعف اور ناتوانی اور مرگ سے وہ آکاش یعنی اوسکو کچہہ زوال نہین ہوتا ہے اور بجائے خود رہتا ہے اور وہی حق ہے اور وہی برہم لوک ہے اور سب شئے اوس کے اندر ہین اور وہی آتما ہے اور سب سے منزہ ہے اور اوسکو بہوک اور پیاس کچہہ نہین ہے ۲ جب کوئی کسیکی خدمت کرتا ہے عوض خدمت زمین اور پرگنہ جو چاہتا ہے پاتا ہے مگر چند روز کے بعد وہ اوس سے منتقل ہو جاتا ہے اسیطرح جو نیک عمل کرتے ہین وہ نتیجہ پاتے ہین آخر اوسکی میعاد بہی تمام ہوتی ہے لیکن جو آتما کو پہچان کے اس عالم سے جاتا ہے وہ سب عالم مین کامیاب ہوتا ہے اور جیسے آتما بے نہایت ہے اس کا نتیجہ بھی بے نہایت ہے اور جیسے آتما لازوال ہے اسکا نتیجہ بہی لازوال ملتا ہے ۳ اگر پتر لوک کا آتما کا گیانی چاہوے تمام دیوتا لوک اوسکے حضور مین فوراً حاضر ہوتے ہین اور

ہادی علم

جب راستی کو اختیار کرتا ہے اور جہوٹہ کو چہوڑ دیتا ہے پس جاہئی اگیان کو معلوم کرا ور بگیان کے معنے ہین حق کو باطل سے تمیز کرنا اور بگیان من سے ہوتا ہے اور من کے معنی ہین کہ بات کو دلیل معقول سے تحقیق کرنا پس من تب حاصل ہوتا ہے جب گرو کے قول پر جو بموجب بید کے ہو اعتقاد ہو دے

سوال اعتقاد کس طرح سے پیدا ہوتا ہے **جواب** جب حفظ مراتب اوستاد کا کرے اور خدمت بواجبی ادا کرے سوال حفظ مرتب اوستاد کی کیا آئین ہے جواب جو خدمت اور ریاضت وہ فرمائے بموجب اسکے عمل کرے سوال انتہائے ریاضت کا کیا ہے جواب وہ ریاضت کہ اوستاد بتا وی جس سے تسلی ہوجاوے سوال کسطرح سے تسلی ہو۔ جواب جب منتہائے مراتب کو پہونچے کہ اوسسے زیادہ مرتبہ کوئی نہین ہے کیونکہ جبتک کوئی مرتبہ بزرگی کا باقی رہے خواہش بھی باقی رہتے پس جہان خواہش ہے بے آرامی ہے آرام نہین ہے۔ جب کوئی سمتا کے مرتبہ مین پہونچتا ہے وہ دوسرے کو نہین دیکھتا ہے اور نہ دوسر کا ذکر سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے اور لازوال ہوجاتا ہے کہ اوسکے خیال مین آنکھہ اور روشنی آنکھہ اور ناظر اور منظور دو نہین رہتے ہین جب تک دوسرے کو ناظر یا سامع رہتا ہے اور دوسرے کا خیال کہتا ہے معرض زوال مین رہتا ہے اور آرام نہین پاتا ہے - سوال سمتا کی تعریف کیا ہے۔ جواب سمتا اپنی بزرگی مین آپ ہے پس اپنے مین آپ ہے اوسکا کوئی مکان نہین ہے اور اوسکو کسی سے بزرگی نہین ہے جیسے گہوڑے اور ہاتہی سے دوسری کو بزرگی ہوتی ہے یہہ میرا مطلب نہین ہے کہ اوسکو دوسری بزرگی ہے کیونکہ وہ ا مین اور بلند اور یہان اور یار سب وہی ہے اور وہ مین ہون مین بدن کو آتما نہین کہتا ہون فقط تعلیم کے واسطے بیان کرتا ہون کہ آتما ہر طرف ہو اور ہر شے مین محیط ہے اور اپنے تئین آپ حرکت دینے والا اور ہر چیز کی لذت لینے والا ہے اور خود بادشاہ ہے جو اس مطلب کو نہ سمجہے

بڑا کون ہے جواب غذا اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر آدمی دو روز طعام نہ کھاوے
سب بھول جاوے بلکہ مر جاوے اور آنکھہ اور کان اور دل کوئی بھی قابو میں نہیں رہے -- ۱۰
نارد نے کہا اس سے بزرگ کون ہے سنت کمار نے کہا اس سے بزرگ مینھہ ہے
کہ اوس سے پانی برستا ہے اور بارش سے نباتات اوگتی ہین اور حیوانات تازہ
ہوتے ہین اگر بارش نہ ہو سب معدوم ہو جاوین -- ۱۱ نارد نے کہا اس سے
بزرگ کون ہے سنت کمار نے کہا آگ کہ یہہ ہوا کو حرکت سے مانع ہوتی ہے اور یہہ ہوا
اکاس کو گرما دیتی ہے اور جب گرمی ہوتی ہے بارش ہوتی ہے ۱۲ نارد نے کہا
اس سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا کہ بہوت اکاس کہ نطق اور سماعت
اور حرکت سب غذا سے ہوتی ہین اگر یہہ نہ ہو اور سب کواکب اسکے اندر ہین --
۱۳ سوال نارد کا اس سے بڑا کون ہے جواب اکاس سے بڑا سمرن ہے اور
وجہ ظاہر ہے کہ جہان چند شخص موجود ہو وین اور یاد نہ ہو نیک اور
بدکی تمیز نہ ہو ۱۴ سوال اس سے بڑا کون ہے
جواب آرزو اور سکی جسکو نہین پاتا ہے کیونکہ اسی سے یاد کو قوت ہوتی ہے --
۱۵ سوال اس سے کون بڑا ہے جواب پران کیونکہ تمام حواس اسکے وابستہ ہین
اور یہہ خود بخود پیدا ہوا ہے اور بغیر امداد دوسرے کے فعل کرتا ہے اور باپ
اور مان اور جورو اور بہن اور دوست اور دشمن اور عالم اور گیانی اور جاہل
اور ظالم اور زانی اور بہکاری سب یہی ہے زندہ کو کوئی گالی دے عوام گالی
دینے والے پر لعنت کرین مردے باپ اور اوستاد کو آگ مین جلاوین کوئی
عیب نکرے سبب یہہ ہے کہ جو کچھہ عزت ہے پران کی ہے جسم کی کچھہ حقیقت
نہین ہے ۱۶ پران کی تعریف سنکے نارد خاموش ہو رہا تب سنت کمار نے
سمجھا کہ نارد نے پران کو منتہائے مراتب تصور کیا ہے اس وجہ سے اور سوال نکیا
پس سنت کمار نے نارد کو کہا کہ تو ہنوز انتہائی کلام کو نہین پہونچا
نارد نے تسلیم کر کے کہا کہ ہدایت کرو پس سنت کمار نے کہا کہ آدمی سچ تب بولتا ہے

سنکلپ نے یعنی جو خواہش کرتا ہے اوسکا فکر کرتا ہے پس نام رکہتا ہے پہر نام سے
بید اور بید سے عمل پس سب شی سنکلپ سے موجود ہوئی ہین اور اوسی مین
محو ہوتے ہین تمام گرہ بیضاوی اور جو کچہہ اسکے اندر ہے مثل زمین اور آسمان
اور کلام اور نام اور رنگ اور جسم اور جرم یعنی جملہ تعینات سب سنکلپ سے
بنے ہین پس یہہ برہم ہے ۔ ۵ نارد نے کہا سنکلپ سے بڑا کون ہے سنت کمار نے
جواب دیا کہ چت کہ جب چیتنا ہوتی ہے فکر کرتا ہے پہر جو تمیز مین آتا ہے کہتا ہے
اور اوسکا نام رکہتا ہے کہ چت کے سبب سے بید اور بید کے سبب سے عمل بنے ہین
اور سبکا قیام اور فنا چت کے سبب سے ہے پس جو بہت علم رکہتا ہے وہ اچیت
یعنی بے شعور ہو جاتا ہے اور خلق اوسکو بدنام کرتی ہے کہ یہہ کوئی فعل نہین کرتا ہے
جو وہ جانتا ہے اگر اوسمین چت کو لگاوے اچیت نہ کہلاوے بلکہ سوچیت کہلاوے
اور جو تہوڑا بہی جانتا ہے خلق اوسکو بزرگ جانتی ہے اور اوسکی بات کو پسند کرتی ہے
پس سب چیز چت سے بنی ہین اور وہی برہم ہے ۶ نارد نے پوچہا کہ اسسے اعلےٰ کیا ہے
سنت کمار نے کہا کہ اس سے بڑا دہیان ہے کیونکہ زمین اور آسمان اور دیوتا اور ستارے
سب دہیان کیا کرتے ہین اور آدمی کو فضلت ریاضت اور دہیان سے ہوتی ہے
پس دہیان اعلے ہے ۷ نارد نے کہا دہیان سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا
کہ گیان کیونکہ اس سے حقیقت دیوتا اور کواکب اور بید اور احکام معقول اور منقول
سب کی عیان ہوتی ہے اور سچ اور جہوٹہہ معلوم ہوتا ہے اور بہیم اور رجا دور
ہوتا ہے اور جب گیانی گیانی کے پاس بیٹہتا ہے گیان بڑہتا ہے ۸ نارد نے
کہا گیان سے بڑا کون ہے سنت کمار نے جواب دیا قوت جسمانی کیونکہ ایک زور
آور ہزار گیانی کو ایکدم مین نابود کر دے سکتا ہے اور قوت جسمانی سے خدمت
اوستاد کی ہو سکتی ہے اور خدمت سے جب اوستاد مہربان ہو نصیحت کرتا ہے
پہر گوش شنوا اور چشم بینا ہوتی ہے پس یقین حاصل ہوتا ہے پس عمل کرتا ہے
پس عمل سے وجد ہوتا ہے پہر کشف ہوتا ہے ۹ نارد نے کہا قوت جسمانی سے

پہچانتا ہے اگر اوسوقت تک بیمار کے حواس بجائے خود قائم رہتے ہین تو جواب دیتا ہے کہ ہان پہچانتا ہون اور جو حواس اپنے اپنے مقامون کو چھوڑ کے یران سے چلے جاتے ہین تو کہتا ہے کہ نہین پہچانتا پس جسسے حواس چلتے ہین وہ آتما ہے اور وہی خوشبو اور وہی تو ہے ۱۴ تتو مسی مشتبہ کے ہاتھ مین لوہا گرم کرکے دیتے ہین اگر وہ چور نہین ہوتا ہے تو ہاتھ بھی نہین جلتا ہے اور چور ہوتا ہے ہاتھ جل جاتا ہے پس جو راستی ہے وہی آتما ہے اور وہ تو ہے۔

۲۱ نارد کو سنت کمار کی ہدایت ۱ سوال نارد نے کہا کہ مین چارون بید اور انکے فروعات یعنی شاستر وغیرہ کے مضامین سے بخوبی واقف ہون لیکن آتما کو ہنوز نہین پہچانتا ہون اور بزرگون سے سنتا ہون کہ جو آتما سے واقف ہوتا ہے وہ تمام اندوہ دنیا اور عقبی سے فارغ ہو جاتا ہے آپ مہربانی کرکے آتما کی تعریف کرین سنت کمار نے جواب دیا کہ جو نام تو نے لیا ہے اوسکا نام ہے پس اسکو برہم جان پس اسم سے مسمی ملیجا ویگا ۲ نارد نے کہا نام سے جو اعلی ہو اوسکی تعریف کرو سنت کمار نے جواب دیا کہ گفتار نام سے افضل ہے کیونکہ گفتار سے چارون بید اور جملہ علوم کی حقیقت منکشف ہوتی ہے اور آسمان اور زمین اور ہوا اور آگ اور دیوتا اور آدمی اور پرندے اور دریا تو والے اور چرند اور درند اور رینگنے والے اور نیک اور بد اور سچ اور جھوٹے اور دوست اور دشمن تمیز کیئے جاتے ہین اگر گفتار نہوتی تو فقط نام سے کسیکی تمیز نہوتی پس اسکو برہم جان ۳ نارد نے کہا گفتار سے اکبر کیا ہے سنت کمار نے جواب دیا نام سے بزرگ دل ہے کیونکہ جسطرح ایک مٹھی مین دو پہل ہلیلہ اور بلیلہ کے سما جاتے ہین اوسیطرح ایک دلمین نام اور گفتار دونون رہتے ہین اور دل کو دونون کا علم رہتا ہے اور دل مجاز ہے چاہے بید کو پڑہے چاہے لبید کو اور چاہے آخرت کا فکر کرے چاہے دنیا کا چاہے نیک افعالی کرے چاہے بد فعلی پس یہ دل مجاز ہے پس آتما ہے ۴ نارد نے کہا دل سے شریف کون ہے سنت کمار نے کہا کہ

مین یا جڑ کی طرف سے قطع کرو وہ درخت زندہ بھی رہیگا اور پانی بھی وسمین
سے برآمد ہوگا سبب یہہ ہے کہ جان سب جگہہ اوس درخت مین موجود ہے یعنے
پتے پتے مین وحدت درخت کی پانی ہے اور پانی سے درخت لذت حاصل
کرتاہے اور سبز رہتا ہے اور جو ڈالی جان سے جدا ہوتی ہے خشک ہوجاتی
ہے اسیطرح جب سارے درخت کی جان جاتی ہے کل خشک ہوجاتا ہے اسیطرح
یہہ جسم انسان کا بیجان ہوجاتاہے درخت کی موت یہہ ہے کہ قوت جاذبہ
پانی کی نہین رہتی ہے اور جان درخت کی پانی ہے پس سمجھو کہ جان نہین مرتی ہے
اور وہ لطیف لاثانی ہے اور جاودان یکسان ہے ۱۰ تو مسمی کسی درخت
سے کوئی پہل لاکے اوسکو چیر و پہر دیکہو اوسکے اندر چہوٹے چہوٹے دانے برآمد
ہونگے پہر ایک اوس چہوٹے دانے کو چیر و تب اوسکے اندر کچہہ نظر نہ آویگا
پس سمجہو کہ جو اوس چہوٹے دانے مین نظر نہین آتا ہے اوسسے وہ عظیم الخلقت
درخت بنتا ہے اور وہ تو ہے ۱۱ تو مسمی نمک کو تہوڑے پانی مین گہولو پہر
تلاش کرنے سے نمک سنیانہ ہوگا پہر پانی کو چکہو تب معلوم ہوگا پانی نمکین
ہے پس سمجہو کہ اوسحالت مین نمک آنکہہ سے نظر نہین آیا اور ہاتہون سے پایا
نہین گیا لیکن مزہ سے پایا جاتاہے اسی طرح سب مین آتماہے **مولف**
شمع معرفت کے دیباچہ مین اسمضمون کو بہت مثالون سے مولف نے ظاہر کیاہے
۱۲ تو مسمی کسیکی آنکہہ بند کرکے اوسکو شہر اور وطن سے نکال جنگل مین چہوڑ
دو کہ وہ شخص مشرق اور مغرب اور شمال و جنوب کی حقیقت سے لاعلم ہو
پہر اوسکی آنکہہ کہولکے اوسسے کہو کہ اپنے گہر کو جا لیکن جب تک کوئی اوسکا رہبر
نہوگا وہ اپنے وطن کے پہونچنے سے عاجز رہیگا اسیطرح بغیر رہبر کے کہ وہ علم ہے
وطن کا ملنا محال ہے جب تجہے علم ہوگا از خود جانیگا کہ تو اور وہ ایک ہی ہے
اور جب تک جہل رہیگی حقیقت سے ناواقف رہے گا ۱۳ جب آدمی
بیماری سے ناتوان و قریب المرگ ہوتاہے اوسکے اقربا پوچہتے ہین کہ تو ہمکو

۴ جب یہہ جسم کا درخت اوگتا ہے اسکی جڑ خوراک ہے پہر خوراک کو درخت
فرض کرو اور پانی کو اوسکی جڑ پہر پانی کو درخت فرض کرو اور آگ کو اوسکی جڑ
اصل الاصول اس درخت کا وہ یگانہ لاثانی ہے کہ سب اوسسے پیدا ہوئے اور
اوسمین محو ہونگے اور اوسی سے قائم ہین اور جب آدمی خواہش آرام کی کرتا ہے
آسایندہ موسوم ہوتا ہے ۵ پانی کو اندر کی آگ وہان پہونچاتی ہے جہان کہ پانی
کی جگہہ ہے جیسے گہوڑے والا گہوڑے کو اسوجہہ سے آگ کو پکانے والا پانی
کا کہتے ہین پس پانی کی جڑ آگ ہے اور آگ کی جڑ وہ یگانہ ہے ۶ تینون عنصر
یعنے آگ اور پانی اور خاک مخلوق کے اجسام مین ہین جب آدمی مرتا ہے زبان
دل مین اور دل پران مین اور پران حرارت عزیزی مین جاکے وصل ہو جاتے ہین
اور حرارت عزیزی دیوتا بزرگ ہے پس جملہ وہی آتما ہے ۷ تتوسسی اسکے
معنے ہین کہ وہ آتما تو ہے اور یہہ جا پاک ہے تمام بید کا۔ شہد کی مکہی بہت
درختون سے مٹھائی مختلف مزہ کی لاکے شہد کو بناتی ہے شہد مین وسے
مختلف مزے باقی نہین رہتے ہین اور سب درختون کی مٹھائی کے مختلف مزے
ایک ہو جاتے ہین۔ اسی طرح سے جاندارونکی حالت سکہپت اور موت اور قیامت
یکسان ہے کیونکہ ان تینون حالتون مین ہست حقیقی سے وصل ہو جاتا ہے اور
کچہہ جدائی نہین رہتی ہے پہر جو صورت شیر یا بہیڑیا گرگ یا گیدڑ یا مار یا کرم
جو کی بہی نہین جانتا ہے کہ اصل میری کیا تہی جبتک کہ اپنی اصل سے پہر
وصل نہین ہوتا ۸ تتوسسی دریا مشرق اور مغرب کے پہاڑون سے برآمد
ہوتے ہین اور جب تک سمندر سے نہ ملکے جدا رہتے ہین کہتے ہین کہ ہم گنگا ہین
اور ہم جمنا ہین اور جب سمندر سے ملجاتے ہین پہر انکا نام اور نشان کچہہ نہین رہتا ہے
اسی طرح آدمی ہست حقیقی سے فقط جدائی سے اپنے تئین شیر اور سور سمجہتا ہے
یعنے جیسی صورت اور جیسا علم اور جیسا حال رکہتا ہے ویسی اپنے گمان کرتا ہے
حقیقت مین کچہہ وہی آتما ہے ۹ تتوسسی درخت کو خواہ جڑ کی طرف یا وسط

سمجھکر اس پر عمل کر ۱ پندرہ روز کھانے کو کچھ نہ کھایا فقط پانی پیتا رہا اور سولھوین
روز تیرے روبرو حاضر ہو چنانچہ اوسنے بموجب حکم کی تعمیل کی ۲ جب سولھوین
روز لڑکا باپ کے روبرو حاضر آیا باپ نے کہا وہ بید جو تونے ایک مدت مین پڑہا ہے
مجھے سُنا لڑکے نے جواب دیا کہ مین پندرہ روز سے بھوکا مرتا ہون مجھے مطلق
ایک لفظ یاد نہین آتا ہے اور حد سے زیادہ ناتوان ہو رہا ہون مونہہ سے
بات نہین نکلتی ہے ۳ باپ نے کہا کہ وہ آگ جسکو سولھوان حصہ فرض کیا
ہنوز موجود ہے اب تو کھانے کو کھا اور بعد سیر ہونے کے حاضر آ غرضکہ جب
بعد کھانا کھانے کے لڑکا باپ کے پاس حاضر آیا باپ نے جو پوچھا اوسکا جواب
اوسنے بخوبی بیان کیا ۴ باپ نے کہا کہ آگ بڑی چیز ہے اگر اسکی ایک
چنگاری بھی باقی رہے اور آہستہ آہستہ اسکو کوئی چھونے لگے تو ایک عالم کو
جلا سکتی ہے اب تو سمجھ کہ سولھوان حصہ تجھمین باقی رہی تھی وہ غذا پاکے
آہستہ آہستہ قوی ہوئی تب سب بید تجھے یاد آ گئے اسوجہ سے ثابت کر کہ
دل عین غذا اور پران پانی اور نطق آگ ہے ۱۷ یہہ نصیحت جب اوسکی
سمجھہ مین آئی عجب اور غرور اوسکا سب جاتا رہا ۱۸ سوئیت کیتو کو اودالک
کی نصیحت ۱ اے فرزند حقیقت اوس خواب کی جسکو سکھپت کہتے ہین
سمجھ لے - سُپن حالت خواب کو کہتے ہین وجہہ یہہ ہے کہ جب آدمی سوتا ہے
آتمت ایک ہو جاتا ہے اور سواپ کے معنے ہین آپنے تئین آپ پانا -
۲ اگر کسی جنت کو لکڑی پر بیٹھا رسی سے باندہ دو وہ جا بیجا کریگا اور اوسکو
کسیطرح آرام نہ ہوگا اور لاچار اوسی لکڑی پر آرام پانے کو آن بیٹھیگا اسیطرح
یہہ دل جا بیجا پھرنے کے بعد آتما کو آرام گاہ سمجھ کے اوسسے جا ملتا ہے ۳ آرزو
اندیشہ جو کرتا ہے [illegible] آتا ہے اور پانی جو پینے مین آتا ہے وہ غذا
[illegible] جیسے چرواہا مویشیون کو اور راجا سپاہ کو
[illegible] جگہہ لیجاتا ہے اسیطرح پانی کو پکانے والا خوراک کا کہتے ہین

اور سفیدی جزو پانی کی اور سیاہی جزو مٹی کی پس تینوں کے اجتماع سے آگ ہے اگر یہہ تینوں صفات آگ سے جاتی رہین آگ معدوم ہو جاوے اب سمجھو کہ آگ ایک اسم فرضی ہے حقیقت اسکی کچھہ بھی نہین ہے اور تین شئے سے مرکب ہوکے آگ موسوم ہوئی ہے ۸ آفتاب مین جو سرخی ہے وہ آگ کا جزو ہے اور سفیدی پانی کا اور سیاہی مٹی کا جزو ہے پس آفتاب ان تینوں کے اجتماع کا نام ہے اگر قوت آگ اور پانی اور خاک اوس سے معدوم ہوجاوے آفتاب کی نرکی تمام ہوجاوے پس یہہ ایک اسم فرضی مرکب چیز کا ہے ۹ اسیطرح چاند مین تین رنگ ہین اور بجلی مین ۱۰ اس تریرت کرن کو حکما اور عقلا سمجھتے ہین اور جو اسکی حقیقت کو جانتا ہے وہ کل عالم کی موجودات کو جانتا ہے اور نادیدہ اور ناشنیدہ کی حقیقت کو از خود سمجھہ لیتا ہے کہ مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط سے تمام موجودات ہے ۱۱ اب تک جو تعریف ہوئی یہہ تریرت کرن بیرونی کی اب تریرت کرن درونی کی تعریف کرتا ہون جو چیز کہاتے ہین اوسکی تین صورت ہوتی ہین اور وہ بھی آگ اور آب اور خاک سے بنی ہین جو کثیف ہے وہ غائط ہوتا ہے جو متوسط ہے اوس سے گوشت بدن کا بنتا ہے جو اعلے ہے وہ دل کا حصہ ہوتا ہے ۱۲ پانی تین صورت قبول کرتا ہے ادنی پیشاب ہوتا ہی اوسط خون ہوتا ہے اعلے پران ہوجاتا ہے ۱۳ آگ بھی تین صورت قبول کرتی ہے ادنی استخوان اور اوسط مغز اور اعلے نطق کہ مراد قوت گویائی سے ہی اور روغن مین آگ زیادہ ہے ۱۴ دیکھہ یہہ دل عین خاک ہے یعنی خوراک اور پران عین پانی ہے اور زبان عین آگ ہے ۱۵ دہی کو جب بلوتے ہین گہی اوپر ہوجاتا ہے اسیطرح غذا لطیف اوپر کو ہوتی ہے اور دل بنتی ہے پانی بلند ہوکے پران بنتا ہے روغن عین آگ ہے وہ بلند ہوکے نطق ہوجاتا ہے پس دل خوراک ہی اور پران شرا نطق آگ ۱۶ سوال خوراک کسطرح سے دل ہوجاتی ہے **جواب** آدمی کے سولہہ حصے ہین اور اسکو سوڑس کلا کہتے ہین چاہیے کہ

لگا کر اے باپ یہہ علم تو مجھے نہین ہوا ۲ باپ نے کہا کہ یہہ علم نہایت آسان ہے
کیونکہ ایک مٹی کی حقیقت جاننے سے تمام شے جو مٹی سے بنی ہین تمیز ہوجاتی
ہین جیسے کوزہ اور سبوچہ نام اور نقش اور جسم اونکے برائے نام جدے ہین
حقیقت مین کچھہ علیحدہ نہین ہین اور سب کی اصل مٹی ہے ۲ سونا ایک شے ہے آوسے
انگشتری اور آرسی وغیرہ نوع بنوع کے زیور سنار بناتا ہے کچھہ صورت مختلف
زیور سے اصلیت سونے مین تفاوت نہین ہوتا ہے - ۳ آہن ہے توپ اور
بندوق اور تلوار اور برچھی وغیرہ بہت چیزین بنتی ہین اول اور آخر وہی لوہا ہے
۴ بیٹے نے کہا کہ اوستاد نے یہہ تعلیم نہین کی آپ ہدایت کرین - ۵ باپ نے کہا
کہ پہلے سب سے ایک ہست مطلق تہا جسکو واجب الوجود اور لاتعین کہتے ہین کیونکہ
اوسکا نام اور نشان کچھہ نہ تہا اور نہ ہے اور نہ ہوگا اور بے عیب اور لازوال
اور بغیر صنعت ہے - بعضے احمق سمجھتے ہین کہ پہلے عالم معہ صانع صنعت کے
نیست تہا اونکی غلطی ظاہر ہے کہ نیست سے ہست ہو نہین سکتا ہے پس ہست
مطلق ضرور موجود تہا ۲ جب اوسنے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہووے پس
اشکال مختلف کو قبول کیا ۳ اپنے زیور سے آگ کو روشن کیا جب آگ نے وحدت
سے کثرت کو ارادہ کیا پانی پیدا ہوا ۱ اس دلیل سے جلد سمجھہ مین آوے گا
کہ آدمی کو جب گرمی لگتی ہے بدن سے پسینا نکلتا ہے اوسیطرح آگ سے
پانی بنا ۴ پانی سے مٹی اور مٹی سے سب شے موجود ہوئین - ۵ تمام جاندار
تین قسم ہین ۱ انڈی سے جو پیدا ہوتے ہین جیسے کبوتر اور چڑیا ۲ جیر یعنی بچہ دان
سے پیدا ہوتے ہین جیسے بیل اور آدمی ۳ تخم سے جیسے تلسی اور بیل ۷ دیکھہ
ایک شے سے پانی اور مٹی اور آگ پیدا ہوئے اور تینون کے اعتدال سے جیو
آتما بنا اور صورت اور نام مختلف رکہا گیا ۲ ہر ایک شے کے تین حصے ہین
یعنی آگ اور پانی اور مٹی اسکا نام ترپرت کرن ہے ۳ ان تینون عنصر بسیط
کے نو نو حصے ہر ایک شے مین پائے جاتے ہین آگ مین سرخی جزو آگ کی ہے

زیر ناف کی ہے اور اوسکے تلے خزانہ اور خاک اوسکے پاؤن ہین اور سینہ بند
اوسکا سا مگری ہوم کی اور بال اوسکے وہ گہاس جیسے ہوم کے مکان مین
فرش کرتے ہین ۳ جسم مین تین آگ ہین ۱ معدہ مین اسکا نام کاریتے
۲ قعدہ مین اسکو جہن اگن کہتے ہین ۳ موشہ مین اسکو اہونی کہتے ہین
۱۸ - کہانا کہانے کے ادب ہین ۱ لقمہ اس نیت سے کہاوے کہ اسسے پران سیر ہووین
یعنی چشم اور آفتاب اور جو انکی تحت ہین سب سیر ہوجاوین ۲ لقمہ اس نیت سے
کہاوے کہ بیان باو کو کہلاتا ہون اوسسے چاند اور اطراف کو سیری ہووے
اور جو درمیان انکے ہین ۳ ایان باو کی سیری کے واسطے کہاوے اوسسے گفتار کو
قوت ہووے اور آگ روشن ہووے اور زمین سیر ہووے اور جو درمیان زمین
اور آگ کے ہین سیر ہووین ۴ لقمہ سمان باو کی آسودگی کو کہاوے پس آکو قوت ہووے
اور ابر اور برق اور اوسکے متعلقات سیر ہووین ۵ لقمہ اودان باو دکہیا کے
کہاوے پس اکاس اور ہوا اور اوسکی متعلقات سیر ہووین ۶ جو اس ترکیب سے
کہاوے تمام جہان کی نعمتین پاوے کہ یہہ پانچ اگن ہوتر موسوم ہین اور بہایت پسندیدہ
عمل ہے جو اس ترکیب کو نہین جانتا یا جان کے عمل نہین کرتا وہ طعام کو خاک مین
ڈالتا ہے کیونکہ اوسکا کہانا ہضم نہین ہوتا ہے جو اسپر عمل کرتا ہے وہ جہان کو
سیر کرتا ہے اور اگن ہوتر ہوتا ہے جسکو سب لائق پرستش کے جانتے ہین
۷ جو گہاس آگ مین ڈالی جاتی ہے جلتی ہے پس جو یہہ عمل کرتا ہے اوسکے گناہ
مثل گہاس کے جل جاتے ہین - ۱۹ سوئیت کتو سے اوسکے باپ اودوالک
رکہیشر نے کہا کہ تیرے خاندان کے سب بید کے عالم ہوئی ہین تو بھی بید کو پڑہ
پس وہ تحصیل علم کو وطن چہوڑ گیا چوبیس برس کی عمر تب ہوئی فضیلت حاصل
کرکے آیا لیکن عجب سے اپنے آپے سے باہر ہوا جاتا تہا ۲ باپ نے
یہہ حالت دیکہہ کے کہا کہ تونے وہ علم بھی حاصل کیا ہے جسسے نہ سنی بات سن سکے
اور نہ دیکھی دیکہہ اور نہ سمجھی سمجہہ لیوے ۳ بیٹا یہہ بات سنکے حیران ہوگیا اور کہنے

اور نادان یعنی بے علم اور گوشت خوار اور مردم آزار اور مکار اور دغا باز اور کسی
قسم کا بدافعال اور حرام خوار اور بدکاری کوئی ہے پس تمہارے آنے کی کیا وجہ ہے
سب نے کہا کہ ہماری حاضری کی وجہ تحقیقات کسی امر کی ہے استغاثہ کوئی نہین ہے
۲ پس راجہ نے اجازت دی کہ سوال کرو پس ہر ایک نے اپنا مطلب بیان کیا راجہ نے
ایک سے پوچھا کہ تم کس صورت سے آتما کو پوچھتے ہو جواب دیا دو صورت سے ۔ ۱
روشنی شمع ۲ بیسوانر اگنی پس راجہ نے کہا کہ بہت بہتر ہے کیونکہ روشنی شمع اور
آنکھہ سے سب نظر آتا ہے اگر تم مجھے نہ دیکھتے پس نادان مرتے اور تمہاری حیات
ناحق تمام ہوتی اور بیسوانر اگنی سے سالک راہ حق ہوتے ہین راجہ نے دوسرے سے
پوچھا کہ تم کسطرح سے پوچھتے ہو اوسنے کہا کہ بصورت آفتاب کے راجہ نے کہا کہ بہتر ہے
کیونکہ آفتاب اور آنکھہ ایک ہی اگر آنکھہ نہ ہوتی اندہے رہتے آنکھون کے سبب سے نعمت دارین
حاصل ہوتی ہین ۔ تیسرے سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ بصورت ہوا کے راجہ نے کہا کہ
خوب ہے کیونکہ پران ہوا سے ہین ۔ چوتھے سے جب راجہ نے پوچھا اوسنے کہا کہ
بصورت اکاس کے راجہ نے کہا خوب ہے کہ یہہ محیط عالم کا ہے سب اسمین اور یہہ سب مین ہے
پانچوین سے پوچھا اوسنے کہا کہ بصورت قوت متفکرہ کے مین بیسوانر اگنی یعنی آتما کو
جانتا ہون راجہ نے کہا خوب ہے کیونکہ اگر کسی کام مین غور نکرے دیکھنا اور سننا
سب لاحاصل ہے چھٹے سے جب راجہ نے پوچھا اوسنے کہا کہ مین بصورت پانی کے
پوچھتا ہون راجہ نے کہا اچھا ہے کیونکہ پانی سبب حیات چرند اور پرند اور سب کا ہے
اور خزانہ نعمتون کا ساتوین سے جب راجہ نے دریافت کیا اوسنے کہا کہ مین بیسوانر
اگنی اور آتما کو بصورت خاک کے سمجھتا ہون راجہ نے کہا کہ اچھا سمجھے ہو کیونکہ یہہ جگہہ
قیام موجودات کی ہے پھر راجہ نے سب کو مخاطب کر کے کہا کہ تم سب آتما کو جدا جدا
جانتے ہو سب مین بیاپک نہین جانتے ہو جو کوئی پران کو درآمد اور
برآمد پر سمجھے وہ اچھا گیانی کے چھنے کا پہل پاوے ۔ سر بیسوانر آتما کا نور علی
اور آنکھہ او بصورت عالم کی ہے اور راہ آمد و شد کی پران ہے اور مقام خواب

خوبیان حاصل کرے اور اس مردمک چشم کو بامنی بہی کہتے ہین یعنی حاصل کرنیوالی خوبیون کی اور اوسکو بہامنی بھی کہتے ہین بمعنی نور تمام جو اس رمز کو سمجہے وہ نامور ہووے اور راستی کرنا اون سبہون کا جو مردے کیواسطے کرتے ہین ضرور نہے اور وہ مکت پاوے اور ہر روز اسکو علم زیادہ ہوتا رہے اور یہہ تعینات ہین تو آوے اور یہہ بزرگون کا بزرگ ہوجاوے اور وہی پران ہے جب تک کوئی عضو شکم مادرمین نہین آتا اوسوقت تک فقط پران تہا پس پران سب سے عمر اور مرتبہ مین بزرگ ہے جو بسشٹ کو سمجہے وہ قوم مین بزرگ ہووے اور بسشٹ نطق کو کہتے ہین اور جو بسشٹ کا مکان یعنی موقع سمجہے وہ اعلے مرتبہ پاوے پرتشٹا بینائی ہے جو اسکو سمجہے وہ دولت حاصل کرے سنپتا شنوائی ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ ارشاد گرو کا شنوائی سے معلوم ہوتا ہے اس سمجہہ سے نیک عمل ہوتا ہے پس مطلب حاصل کرتا ہے دل خواہشون کا گہر ہے بغیر اسکے کوئی حس اپنا فعل نہین کرتی ہے ۱۶ جو اس اور پران کی بحث باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور نطق اور پران وغیرہ نے اپنی اپنی بزرگی کو ظاہر کیا لیکن سب کے بغیر کام چلیانہ جب پران غیر حاضر ہونے لگے سب عاجز آے پس سب نے اوسکی بزرگی کو قبول کیا جب پران کی بزرگی ثابت ہوئی پران نے پوچہا کہ میری خوراک کیا ہے ہر ایک نے جواب دیا کہ جو کچہہ چرندا اور پرندا اور درندہ وغیرہ کہاتے ہین سب تمہاری غذا ہے پہر پوچہا کہ پوشاک میری کیا ہے جواب دیا کہ پانی کیونکہ پانی اول اور آخر طعام کے استعمال کرتے ہین اس رمز کو جو سمجہے اگر درخت خشک ہو بار ور ہووے ۱۷

ایک جماعت برہم گیانیونکی جمع ہوئی اور اوس مین آتما کی تحقیقات کی بحث ہوئی کہ آتما کیا اور برہم کیا ہے ۔ ۱۔ اودالک سے پوچہا کہ بیسوانر اگنی جسکو حرارت عزیزی کہتے ہین کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ اس آگ کو جو تخم عالم ہے مین نہین جانتا ہون راجہ سے پوچہو کہ وہ خوب واقف ہے پہر راجہ کے پاس گئے اوسنے ہر ایک کے مرتبہ کے لائق تعظیم کی اور اپنے انتظام سلطنت کو ظاہر کیا کہ میری سلطنت مین چور اور بدکار اور شراب خوار اور مشرک یعنی پوجنے والا سوا واجب الوجود

جسین نہین ہے یہ کیونکر برہم ہوسکتے ہین پس معلوم ہوا کہ اندا ورا کاس ایک ہی ہین اور اکاس اور پران ایک ہی ہین غرض یہہ ہے کہ مستغنی ہونے سے انند سروپ ہوتا ہے اور تفریق تین قسم کی آگ کی فقط وسطے سمجھانیکے ہوئی پہلی آگ سے مراد ہے زمین اور آگ اور غذا اور آفتاب پس سمجھنا چاہی کہ یہ مین ہون اور وہ پرش جسکا نور آفتاب مین چمکتا ہے یعنے نور ذات وہ مین ہون جو کوئی ایسا سمجھے کے آفتاب سے مشغول ہو اوسکے گناہ سب جل جاوین اور جب تک دنیا مین زندہ ہے خوشحال رہے اور بلند آواز ہووے اور جب تک تسلسل لیل و نہار کا ہے اوسکی سبیل قایم رہے اور سعادت دارین حاصل کرے - دوسری آگ مراد ہی پانی اور حیات اور ستارے اور چاند سے پس سمجھنا چاہیی کہ جو ان چارون مین ہے وہ مین ہون اور وہ پرس جو چاند مین نظر آتا ہے مین ہون جو اس سر کو سمجھے وہ بھی سعادت کو نہین پاوے - تیسری آگ سے مراد ہے پران اور اکاس اور عالم فضا یعنی اعراف اور برق پس سمجھنا چاہیی کہ جو ان چارون مین ہے وہ مین ہون اور جو نور برق مین چمکتا ہے مین ہون جو ایسا سمجھے وہ بھی سعادت دارین حاصل کرے ہی خلاصہ برہم بدیا کا ہے ہم جب اسکو بخوبی علم ہوگیا اوستاد سے ملا اور اوستاد نے اسکے چہرہ کو دیکھتے ہی کہا کہ تیرے چہرہ کی نور سے معلوم ہوتا ہے کہ تو عارف کامل ہوگیا پس بیان کر کہ تجھے کسنے یہہ علم سکھایا - شاگرد نے ادب سے بیان کیا کہ یہہ سب آپ کی مہربانی سے آگ کی حقیقت مین غور کرنے سے پایا - پہر اوستاد نے کہا کہ اب مین تجھے ہر ایک جملے کی حقیقت سمجھا دونگا تا کہ تجھے وہ مرتبہ ملے جیسے کہ کنول کے پتہ پر پانی ڈالنے سے پتے مین کچھہ اثر نہین ہوتا ویسے گناہون کو تجھپر اثر نہ ہو ۵ جو وقت کہولتے اور بند کرتے آنکھون کے سب کو دیکھتا ہے وہ تیری آتما ہے اور وہی بے نہایت ہے اور وہی برہم ہے جب آنکھون مین پانی یا تیل ڈالتے ہین ادہر اودہر سے خارج ہوجاتا ہے وہ آنکھون کی پتلی کو آلودہ نہین کرتا ہے اسواسطے بر رمک حشیم کو سنجدنام کہتے ہین بمعنی درک کرنے والا احسن اور خوبیون کا جو اسکی حقیقت کو سمجھے وہ سب

خوبیان حاصل کرے اور اس مردمک چشم کو بامنی بہی کہتے ہین یعنی حاصل کرنیوالی خوبیون
کی اور اوسکو بہامنی بھی کہتے ہین یعنی نور تمام جو اس رمز کو سمجھے وہ نامور ہووے اور اسکو
کرنا اون سبہون کا جو مردے کیواسطے کرتے ہین ضرور رہے اور وہ مکت پاوے اور پہر وہ
اسکو علم زیادہ ہوتا ہے اور پہر تعینات مین نہ آوے اور پہر بزرگون کا بزرگ ہوجاوے
اور وہی پران ہے جب تک کوئی عضو شکم مادر مین نہین آتا اوسوقت تک فقط
پران تہا پس پران سب سے عمر اور مرتبہ مین بزرگ ہے جو بشسٹ کو سمجھے وہ قوم مین
بزرگ ہووے اور بشسٹ نطق کو کہتے ہین اور جو بشسٹ کا مکان یعنی موقع
سمجھے وہ اعلے مرتبہ پاوے پرتشٹا بینائی ہے جو اسکو سمجھے وہ دولت حاصل کرے
سنپت شنوائی ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ ارشاد گرو کا شنوائی سے معلوم ہوتا ہے
اس سمجہہ سے نیک عمل ہوتا ہے پس مطلب حاصل کرتا ہے دل جو ہون کا گہر ہے بغیر
اسکے کوئی حس اپنا فعل نہین کرتی ہے ۱۰ جو حس اور پران کی بحث باصرہ اور سامعہ
اور شامہ اور نطق اور پران وغیرہ نے اپنی اپنی بزرگی کو ظاہر کیا لیکن سب کے بغیر کام چلتا رہا
جب پران غیر حاضر ہونے لگے سب عاجز آے پس سب نے اوسکی بزرگی کو قبول کیا جب
پران کی بزرگی ثابت ہوئی پران نے پوچہا کہ میری خوراک کیا ہے ہر ایک نے جواب دیا
کہ جو کچہہ چرند اور پرند اور درند وغیرہ کہاتے ہین سب تمہاری غذا ہے پہر پوچہا
کہ پوشاک میری کیا ہے جواب پایا کہ پانی کیونکہ پانی اول اور آخر طعام کے استعمال کرتے
ہین اس رمز کو جو سمجہے اگر درخت خشک ہو بار ور ہووے ۱۷
ایک جماعت برہم گیانیونکی جمع ہوئی اور اوس مین آتما کی تحقیقات
کی بحث ہوئی کہ آتما کیا اور برہم کیا ہے - ۱۰ اودالک سے پوچہا کہ بیسوانر اگنی جسکو
حرارت عزیزی کہتے ہین کیا ہے اوسنے جواب پایا کہ اس آگ کو جو تخم عالم ہے مین نہین
جانتا ہون راجہ سے پوچہو کہ وہ خوب واقف ہے پہر راجہ کے پاس آگئے اوسنے
ہر ایک مرتبہ کے لائق تعظیم کی اور اپنے انتظام سلطنت کو ظاہر کیا کہ میری سلطنت
مین چور اور بدکار اور شراب خوار اور مشرک یعنے پوجنے والا سوا واجب الوجود

چیتن نہین ہے یہہ کیونکر برہم ہوسکتے ہین پس معلوم ہوا کہ انند اور اکاس ایک
ہی ہین اور اکاس اور پران ایک ہی ہین غرض یہہ ہے کہ مستغنی ہونے سے
انند سروپ ہوتا ہے اور تفریق تین قسم کی آگ کی فقط واسطے سمجھانے ہوئی ہے
پہلی آگ سے مراد ہے زمین اور آگ اور غذا اور آفتاب پس سمجھنا چاہئی کہ یہہ مین ہون
اور وہ پرش جسکا نور آفتاب مین چمکتا ہے یعنے نور ذات وہ مین ہون جو کوئی ایسا
سمجھہ کے آفتاب سے مشغول ہوا اوسکے گناہ سب جل جاوین اور جب تک دنیا مین
زندہ ہے خوشحال رہے اور بلند آواز ہووے اور جب تک تناسل نسل اور سنار کا ہے
اوسکی سبیل قایم رہے اور سعادت دارین حاصل کرے - دوسری آگ مراد ہی پانی اور
حیات اور ستارے اور چاند سے پس سمجھنا چاہئی کہ جو ان چارون مین ہے وہ مین ہون
اور وہ پرس جو چاند مین نظر آتا ہے مین ہون جو اس سر کو سمجھے وہ بھی سعادت کونین
پاوے - تیسری آگ سے مراد ہے پران اور اکاس اور عالم فضا یعنی اعراف اور
برق پس سمجھنا چاہئی کہ جو ان چارون مین ہے وہ مین ہون اور جو نور برق مین چمکتا ہے
مین ہون جو ایسا سمجھے وہ بھی سعادت دارین حاصل کرے یہی خلاصہ برہم بدیا کا ہے
۴ جب اسکو بخوبی علم ہوگیا اوستاد سے ملا اور اوستاد نے اسکے چہرہ کو دیکھتے
ہی کہا کہ تیرے چہرہ کی نور سے معلوم ہوتا ہے کہ تو عارف کامل ہوگیا پس بیان کر
کہ تجھے کسنے یہہ علم سکھایا - شاگرد نے ادب سے بیان کیا کہ یہہ سب آپ کی مہربانی
سے آگ کی حقیقت مین غور کرنے سے پایا - پہر اوستاد نے کہا کہ اب مین تجھے ہر ایک
جملے کی حقیقت سمجھا دونگا تاکہ تجھے وہ مرتبہ ملے جیسے کہ کنول کے پتے پر پانی ڈالنے
سے پتے مین کچھہ اثر نہین ہوتا ویسے گناہون کو تجھپر اثر نہو ۵ جو وقت کہولنے
اور بند کرنے آنکھون کے سب کو دیکھتا ہے وہ تیری آتما ہے اور وہی بے نہایت
ہے اور وہی برہم ہے جب آنکھون مین پانی یا تیل ڈالتے ہین ادہر اودہر سے خارج
ہوجاتا ہے وہ آنکھون کی پتلی کو آلودہ نہین کرتا ہے اسواسطے مردمک چشم کو سنجدام
کہتے ہین بمعنی ذلک کرنے والا حسن اور خوبیون کا جو اسکی حقیقت کو سمجھے وہ سب

ستی مین جو دیدا اور شنیدا اور سوچ اور بچار مین آوے اور جو موجود ہے
ین برہم کو جانے اور جب سب مین برہم کو بیاپک جانے پرکاش وان اور نہست
ین ورجو نستان اور ایسوان ہو جاوے یعنی ہر شئی پر قادر ہووے ۸ جب بہت
ن کو بید کا علم وہبی ہو گیا اوستاد یعنی رکھیشر کی خدمت مین حاضر ہوا اوستاد کو
ت گامان کے بشرے کی نورانی سے اوسکی فضیلت معلوم ہوئی پس پوچھا کہ تجھے کسنے
ہم گیان سکھلایا ست گامان نے جواب دیا کہ مجھے کسی آدمی نے تعلیم نہین کی اور آدمیونکا
ہنا بھی میرے دلمین باور نہین ہوتا ہے جو کچھ مجھے علم ہوا ہے خداداد یعنی وہبی
اور لدنی ہے اور مشہور ہے کہ جبت کرنیافت اور جوینده یابنده پس رکھیشر
بہت خوش ہوا اور رکھیشر نے کہا تحصیل کرنا علم کا قوم پر منحصر نہین مگر شوق پر
کیونکہ بہت آدمیون کو اون کے بزرگ تعلیم مین حد سے زیادہ سعی کرتے ہین
اور انکو کچھ حاصل نہین ہوتا ہے اور بہت لوگ جو شریف قوم کے نطفہ سے پیدا
ہوئے بدفعلی کرتے ہین اور جو ذہن رسا نہین رکھتے اور تیسے اوستاد بخیلی ہی کرین تو
اوستاد کے اوستاد ہو جاتے ہین ۱۵ ایکسل رکھیشر نے جاپال سے بارہ برس
بید پڑھا جاپال نے اور اور طالب علمون کو اجازت دی کہ وہ اپنے اپنے گھر جاوین
اور بیاہ کر لین مگر ایکسل کو اجازت نہ دی ۲ زوجہ جاپال نے جاپال سے کہا کہ تمنے
اور سب ہم سبق ایکسل کو رخصت کیا اور مناکحت کو مجاز کیا اسنے کیا قصور کیا
جو اسکو ہنوز روک رکھا مگر جاپال نے جواب نہ دیا جب یہ بات ایکسل کو معلوم ہوئی
بہت اوداس ہوا اور وجہ کی تلاش کو اپنی عقل کو ہر طرف دوڑانے لگا آخر
اسکو علم لدنی ہو گیا ۳ آگ تین قسم کی ہین جنہین ہوم کرتے ہین پس تینون آگ
سے ایکسل کو علم ہوا یعنی برہم بدیا پائی ۱ پرنو برہم یعنی تیسرا پران برہم ہے
آنند اور علین سرور برہم ہے ۳ اکاس برہم ہے
۲
برہم سے مراد یہہ ہے کہ پران کی حرکت سے سب جاندار زندہ ہین تگکہم برہم
خوشحالی سے ہے اور خوشحالی ایک دم مین جاتی رہتی ہے اور آکاش جو

ہم بستر ہوتی رہتی ہون پس بتا نہین سکتا ہون کہ تو کس قوم کے آدمی کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے ۳ یہہ سُن کے جاپال خاموش ہو گوتم نام رکہیشر کے پاس گیا اور اوس سے بید کی تعلیم کو درخواست کی ۴ رکہیشر نے اوس سے پوچہا تیری ذات کیا ہے کہ جس قوم کو وہ غیر مستحق جانتے تہے تعلیم بید کی سے نزکرتے تہے جاپال نے بے تکلف بیان کیا کہ مینے اپنی مان سے پوچہا تہا کہ مین کس قوم کا نطفہ ہون لیکن اوس نے نشان نہین دیا ۵ رکہیشر جاپال کی راست گوئی سے بہت خوش ہوا اور مظہر ہوا کہ بید کی تعلیم اور تلقین سب سے زیادہ راست گوئی اور صداقت بیانی درکار ہے کیونکہ نیک افعال درخت کی یہہ بیخ ہے وہ تجہہ مین موجود ہے ضرور مین تجہے بید کو پڑہاؤنگا ۶ پہر رکہیشر نے اوسکو حسب رواج وقت کے جاپال کو گئو چرانے کی خدمت پر متعین کیا یہہ تعمیل حکم کی کرتا رہا ۷ چونکہ اسکو شوق پڑہنے علم بید کا حد سے زیادہ تہا اور رکہیشر نے اسکے مطلب براری کو چند روز کا توقف کیا یہہ ہمیشہ متفکر اور متخیل رہا یعنی از خود سوچتا اور بچارتا رہا آخر غور اور فکر کمال سے کہ جنگل مین بحالت تنہائی کرتا تہا خود بخود بید کا علم بطور علم لدنی کے اسکو ہو گیا اور بغیر تعلیم جان گیا کہ بیل اور آگ اور آفتاب اور مندگ یعنی پران سے اوس نے سولہ بات اس تفصیل سے معلوم کین بیل سے معلوم کیا کہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب پرکاش وان نام برہمہ کا ہے یعنی ہر طرف برہم ہے ۲ آگ سے معلوم کیا زمین اور فضا اور آسمان اور دریا انت وان نام برہم کے ہین یعنی وہ بے نہایت سب جگہہ موجود ہے ۳ آفتاب سے معلوم کیا کہ آگ اور آفتاب اور چاند اور بجلی نشان نام برہم کے ہین یعنی سب مین وہ روشن ہے ۴ مندگ سے معلوم کیا کہ پران اور بینائی اور شنوائی اور دل ... م برہم کے ہین یعنی آرام دینے والا برہم ہم پس اسکا نام جاپال سے ست کام قرار پایا **مولف** خلاصہ بید اور بید انت یہہ ہے کہ چارون طرف اور زمین اور آسمان اور بحر اور بر اور ہر قسم کی ...

اور بیماروں کے واسطے دار الشفا اور دشمنوں کے واسطے سامان فوج بہت عمدگی سے رکہتا تہا اور اوسکے عہد مین کوئی شاکی اور نالان نہ تہا اور چور اور بدکار اور مکار اپنے حرکات کے کرنے سے عاجز تہے۔ ایک شب بالاخانہ پر آسمان کی طرف موہنہ کئے سوتا تہا اوس وقت اوسکے دلمین یکبیک جذبہ عشق الہی کا ہوا اور ایک رکہیشر سے خواستگار ہدایت راہ حق کا ہوا آخر کار بہت تلاش سے اوسکو پایا اور نعمائے دنیا سے بہت سا اوسکے آگے پیش کیا لیکن اوسنے کچہہ نہ لیا جب راجہ نے برہم بدیا کا سوال کیا رکہیشر نے کہا کہ ہوا مین سب چیزیں محو ہوتی ہین دیکہو جب آگ بجہتی ہے ہوا مین محو ہوتی ہے آفتاب جب غروب ہوتا ہے ہوا مین محو ہوتا غرضکہ ہوا کسکو اپنی طرف کشش کرتی ہے اور یہہ ہوا پران ہے یہہ تعریف جو ہوئی بیرونی ہوا کی تہی اندرونی ہوا کی تعریف یہہ ہے کہ نطق اور بصر اور سمع اور حواس اور دل سب پران مین محو ہوتی ہین جو اسکی حقیقت کو بخوبی سمجہ لے اوسکے حکم مین پران اور ہوا ہو جاوین ۔ ۱۴ ایک مقام پر چند رکہیشر کہانا کہا نے تہے ایک برہم چاری بہی وہان پہونچا اور برہم چاری نے اونسے کہانے کو طلب کیا لیکن کسینے اوسکو کچہہ نہ دیا تب برہم چاری نے کہا کہ اے پران تو سب سے اعظم ہے اور تمام قوا اور حواس تیرے تصرف مین ہین اور تیرے طرح طرح کے خیال ہین اور سب شی پر تو حاوی ہے اور سب مین محیط ہے لیکن نادان اور مردہ دل تجہے دیکہہ نہین سکتے مین اور کسواسطے غلہ کو بو اور پکاتے ہین جو پران کو نہین دیتے ہین اور بخل کرتے ہین ۲ یہہ کلام برہم چاری کا سنکے سب کہانیوالے طعام کے کچہہ شرمندہ ہوئے اور میزبان نے کہا مین اوسکو پہچانتا ہون جو پیدا کرنیوالا اور کہانیوالا تمام عالم کا ہے۔ اور سب تہوڑا کہا کے سیر ہوتے ہین مگر وہ سیر نہین ہوتا ہے اور ہم سب اوسکے طرف دہیان کرتے ہین اور بہت عذر پیش کرکے اوسکو کہانا کہلایا۔ ۱۵ جابال نام ایک لڑکے نے جبیالا نام اپنی مان سے کہا کہ بید ونکا پڑہنا چاہتا ہون تیں تو بتا کہ مین کس قوم کا نطفہ ہون ۲ جبیالا نے جواب دیا کہ مین کسبی ہون اور ہر کسی و ہر ناکس سے

جو تہا جزو آگ ہے پس نطق آگ سے روشن اور خوشنما ہوتی ہے جو اس رمز کو سمجھے وہ نیکنام اور بلند آواز مشہور ہووے اور معرفت حاصل کرے۔ ۴ دل کا چوتہا جزو آنکہہ یعنے بینائی ہے اور اکاس کا چوتہا جزو آفتاب ہے پس آنکہہ آفتاب سے روشن ہوتی ہے جو اس مطلب کو سمجھے نیکنام اور بلند آواز ہووے۔ ۵ دل کا چوتہا حصہ کان ہے اور آسمان کا چوتہا حصہ کہہیات کی کی آواز سُننے سے خوش ہوتے ہین۔ ۶ دل کا چوتہا حصہ جزو پران ہے اور آکاش کا چوتہا جزو ہوا پران ہوا سے تازہ ہین جو اسکو جانے صاحب عالم کا ہووے ۷ اسکے مطلب کے سمجہنے سے سب نعمت مہیا ہوتی ہین۔ ۱۱۔ آفتاب کی پیدائش کے بیان مین پہلے کچہہ نہ تہا فقط ہست مطلق تہا جب اوسنے چاہا کہ حجاب سے برآمد ہوکے عیان ہو ایک بیضہ پیدا ہوا پہر وہ انڈا شق ہوا نصف اوسکا سونا اور نصف نقرہ ہوگیا سونا مراد آسمان سے اور نقرہ اشارہ زمین سے ہے گویا زمین اور آسمان پیدا ہوا انڈے کے اندر زردی اور سفیدی ہوتی ہے اور بچہ دان سے پہاڑ وغیرہ بنے اور وہ پوست جو بچہ دان مین نہایت باریک ہے جسمین بچہ رہتا ہے اور وہ تر ہے اوسسے ابر اور برف پیدا ہوئے اور وہ پانی جو بچہ دان مین ہوتا ہے اوسسے دریا پیدا ہوئے اور وہ بچہ جو اس بیضہ سے پیدا ہوا وہ آفتاب ہے اور آفتاب سے تمام موجودات مثل اجرام اور اجسام جمادات اور نباتات اور حیوانات ناطق اور مطلق معہ خواہش اور غضب اور تمیز یعنے آفتاب کی گرمی اور روشنی سے تمام عالم کا انتظام ہوا جو اسکی حقیقت کو سمجھے اوسپر جہان کی حقیقت آشکار ہووے۔ ۱۲ جان پت نام ایک راجہ تہا خوبصورت اور پسندیدہ سیرت با علم اور عقل اور با عمل اور ادب کہ جملہ صفات جو راجون کو چاہئین سب اوسمین تہین محتاجون کو مدد معاش کرتا تہا اور عاجزون کو زور آور کرتا تہا اور مظلومونکے واسطے محکمے عدالتون کے اور مسافرون کیواسطے سرای اور بہوکہون کیواسطے لنگر خانے اور لڑکون کیواسطے پاٹہ سالا

محو ہو جاتا ہے اور یہی عین سرور ہے اور عین اکاس ہے اور صل لغ تمام صنعت
کا ہے اور باعث لذات تمام حواسون کا ہے۔ ۳ آتما دلمین رہتی ہے اور
لطیف ہے اور چاول کے دانہ سے بہی خورد ہے باایںہمہ زمین اور اعراف اور
بہشت سے کلان تر ہے اور وہ آتما تیری ہے۔ ۴ تمام حرکات اور لذات
اور حواس اسکے متعلق ہین اور یہی برہم ہے جب یہہ تینون جسمونکو چہوڑتا ہے
وہی ہوجاتا ہے۔ ۵ تینون جسمون کے نام۔ ۱۔ استہول یعنی کثیف ہے
۲ سوکشم یہہ لطیف ہے ۳ کارن یعنی اور یہہ سبب اون دونون کا ہے جو ایسا
یقین کرے وہ عین آتما ہوجاوے اور جسکو ایسا یقین نہین ہے وہ شکم یعنی عالم فنا
مین ہے کہ سب چیز اوسمین ہین۔ ۶ زمین بیٹہنے کی جگہہ ہے اور حیات کان ہین
اور بہشت مونہہ ہے جسمین نیکی اور بدی ظاہر ہوتی ہے اور تمام عالم اسکے اندر ہین۔
۸۔ جگ جیو آتما ہے اور انسان لائق قربانی کے ہے کیونکہ جگ واسطے تین دیوتا کے
ہوتا ہے بشن رودر آفتاب یہہ تینون اوم یعنے پران مین ہین بشن سبب
آبادی کا ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس سبب سے پران کا نام بشن ہے
رودر رولاتا ہے اور یہی پران ہے لینے والا لذات کا آفتاب ہے اور یہہ پران
ہے اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب ہے ۹ جو جگ کیوقت دیتے ہین اوسکا
نام دچہنا ہے اور ہوم کے معنے ریاضت اور سخاوت اور نیک افعال یہہ ہین
کہ جاندارونکو ہلاک کرے اور ظاہر ہے کہ صداقت اور راستی کبہی اور نہین
کرتی ہے کہ جاندار کو بیجان کرنے سے حسنات مین محسوب ہووے اور اوسکو
نتیجہ نیک ملے۔ ۱۰ انگرس رکہیشر نے کرشن بسر دیوکو ہدایت کی اور ترکیب
جاگ کی یہہ بتائی۔ ۱ دل کے اندر برہم کو سمجہہ اور پرکاش کو برہم خیال کر پہر اندر اور
باہر برہم کو تصور کر پہر اکاش کو برہم سمجہہ ۲ دل کے چار جزو ہین انکو برہم تصور
کر نطق پران بینائی شنوائی اکاس کے چار جزو ہین انکو برہم فرض کر
آگ ہوا آفتاب جہات ۳ دل کا چوتہا جزو نطق ہے اور اکاس کا

محو ہو جاتا ہے اور یہی عین سرور ہے اور عین اکاس ہے اور صل لغ تمام صنعت کا ہے اور باعث لذات تمام حواسون کا ہے - ۳ آتما دلمین رہتی ہے اور لطیف ہے اور چاول کے دانہ سے بہی خورد ہے باایہمہ زمین اور اعراف اور بہشت سے کلان تر ہے اور وہ آتما تیری ہے - ۴ تمام حرکات اور لذات اور حواس اسکی متعلق ہین اور یہی برہم ہے جب یہہ تینون جسمونکو چہوڑتا ہے وہی ہو جاتا ہے - ۵ تینون جسمون کے نام - ۱ - استہول یہہ کثیف ہے ۲ سوکشم یہہ لطیف ہے ۳ کارن یعنی وریہہ سبب اون دونون کا ہے جو اسپر یقین کرے وہ عین آتما ہو جاوے اور جسکو اسپر یقین نہین ہے وہ شکم یعنی عالم فنا مین ہے کہ سب چیزاوسمین ہین - ۶ زمین بیٹہنے کی جگہہ ہے اور حیات کان ہین اور بہشت موہنہ ہے جسمین نیکی اور بدی بہری ہے اور تمام عالم اسکے اندر ہین - ۸ - جگ جیو آتما ہے اور انسان لائق قربانی کے ہے کیونکہ جگ واسطے تین دیوتا کے ہوتا ہے بشن رودر آفتاب یہہ تینون اوم یعنے پران مین ہین بشن سبب آبادی کا ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس سبب سے پران کا نام بشن ہے رودر رولاتا ہے اور یہی پران ہے یعنے والا لذات کا آفتاب ہے اور یہہ پران ہے اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب ہے ۹ جو جگ کیوقت دیتے ہین اوسکا نام دچہنا ہے اور ہوم کے معنے ریاضت اور سخاوت اور نیک افعالی ہین کہ جاندار ونکو ہلاک کرے اور ظاہر ہے کہ صداقت اور درستی کبہی باور نہین کرتی ہے کہ جاندار کو بیجان کرنے سے حسنات مین محسوب ہووے اور اوسکو نتیجہ نیک ملے - ۱۰ انگرس رکہیشر نے کرشن بسر دیو کو ہدایت کی اور ترکیب جگ کی یہہ بتائی - ۱ دل کے اندر برہم کو سمجہہ اور پرکاش کو برہم خیال کر بہیر اندر اور باہر برہم کو تصور کر پہر اکاش کو برہم سمجہہ ۲ دل کے چار جزو ہین انکو برہم تصور کر نطق پران بینائی شنوائی اکاس کے چار جزو ہین انکو برہم فرض کر آگ ہوا آفتاب جہات ۳ دل کا چوتہا جزو نطق ہے اور اکاس کا

غذا سے ت حرکت پران کی غذا سے ہوتی ہے ۲ اُو بہشت اور بیکنٹھ گ اعراف اور عالم فضات زمین اور پرتھی اور دوزخ ۳ اُو آفتاب گ ہوات آگ ۴ اُو سام گ جحرت رکہہ ۵ یہہ لفظ اودگیت مثل کا مدہن کے ہے کہ جسطرح سب نعمتین اوس گای سی حاصل ہوتی ہین اوسیطرح سب علم اس سے حاصل ہوتا ہے اور علم سے تمام نعمت دارین کی اور دیوتا اس سمجھ سے خوش رہتے ہین ۶ سب دیوتا تینون بید کی پناہ مین رہتے ہین اور موجب انکے عمل کرتے ہین ۲ چہند کے معنی وزن اور پوشیدہ ہین کیونکہ تمام علم اسمین چہپے ہین جیسے مچہلی پانی مین موت سے نڈر ہے دیوتا بید کے مضمون کے سمجہنے سے امر ہو جاتی ہین ۳ جیسے مچہلی بغیر پانی کے زندہ نہین رہ سکتی ہے دیوتا یعنی نیک افعال بغیر علم کے عمل کرنے نہین سکتی ہین ۴ جو اس مضمون کو سمجہے اور اسپر عمل کرے وہ دیوتا ہو جاوے ۷ تین رکہیشر نکے ایک ایک لڑکا تہا اور وے تینون بیدوان تہے ایک نے کہا کہ سام کی اصل آواز ہے اور آواز کی اصل پران ہے اور پران کی غذا اور غذا کی اصل پانی اور پانی کی اصل بہشت اور بہشت کی اصل سام اوس سے زیادہ کچہہ نہ کہو کہ کہنا ناجائز ہے دوسرے نے کہا کہ بہشت کی اصل یہہ عالم زمین کا ہے کیونکہ بہشت کی معرفت تب ہوتی ہے جب اس زمین مین پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرتا ہے اور اس عالم کی حقیقت سام ہے اس سے زیادہ دم مارنے کا مقام نہین ہے تیسرے نے کہا کہ سام ایک عجیب شے ہے جو اسمین آتا ہے وہ فنا ہوتا ہے ہر ایک نے کہا کہ ہم بحق تیرے بد دعا کرتے ہین کہ تو فنا ہو کیونکہ تو سام کو فانی بتاتا ہے لیکن لاچار ہین کہ بد دعا کرنا سخت گناہ ہے اوسنے جواب دیا کہ تم کہو زمین کیا ہے ۸ ایک نے کہا کہ اصل زمین کی آکاش ہے کیونکہ آکاش سے سب موجود ہوتے ہین اور اسمین سب رہتے ہین اور فنا بھی اسمین ہوتے ہین اور یہی سب سے بڑا ہے اور یہی منتہائے مراتب ہے اور بے نہایت ہے اور اودگیت ہے اور یہی تیری آتما ہے تو اسکو اودگیت جان تاکہ مثل آکاش کے سب سے بزرگ ہو جاوے یہہ برہم ہے اور برہم سے پیدا ہوتا ہے اور برہم مین

صحو ہوجاتا ہے اور یہی عین سرور ہے اور عین اکاس ہے اور صلع تمام صنعت کا ہے اور باعث لذات تمام حواسون کا ہے۔ ۳ آتما دلمین رہتی ہے اور لطیف ہے اور چاول کے دانہ سے بہی خورد ہے باوجود اینہمہ زمین اور اعراف اور بہشت سے کلان تر ہے اور وہ آتما میری ہے۔ ۴ تمام حرکات اور لذات اور حواس اسکی متعلق ہین اور یہی برہم ہے جب یہہ تینون جسمونکو چہوڑتا ہے وہی ہوجاتا ہے۔ ۵ تینون جسمون کے نام۔ ۱۔ استہول یہہ کثیف ہے ۲ سوکشم یہہ لطیف ہے ۳ کارن یعنی وریہہ مسبب اون دونون کا ہے جو اسپر یقین کرے وہ عین آتما ہوجاوے اور جسکو اسپر یقین نہین ہے وہ شکم یعنی عالم فضا مین ہے کہ سب چیز اوسمین ہین۔ ۶ زمین بیٹھنے کی جگہہ ہے اور حیات کان ہین اور بہشت موہنہ ہے جسمین نیکی اور بدی بہری ہے اور تمام عالم اسکے اندر ہین۔ ۸۔ جگ جیو آتما ہے اور انسان لائق قربانی کے ہے کیونکہ جگ واسطے تین دیوتا کے ہوتا ہے بشن رودر آفتاب یہہ تینون اوم یعنے پران مین ہین بشن سبب آبادی کا ہے کیونکہ پران تن کو آباد کرتا ہے اس سبب سے پران کا نام بشن ہے رودر رولاتا ہے اور یہی پران ہے لینے والا لذات کا آفتاب ہے اور یہہ پران ہے اور پران لذت کو لیتا ہے پس آفتاب ہے ۹ جو جگ کیوقت دیتے ہین اوسکا نام دیچھنا ہے اور ہوم کے معنے مین ریاضت اور سخاوت اور نیک افعالی یہہ نہین کہ جاندارونکو ہلاک کرے اور ظاہر ہے کہ صداقت اور راستی کبھی باور نہین کرتی ہے کہ جاندار کو بیجان کرنے سے حسنات مین محسوب ہووے اور اوسکو نتیجہ نیک ملے۔ ۱۰ انگرس رکہیشرنے کرشن بسیر بسدیو کو ہدایت کی اور ترکیب جگ کی یہہ بتائی۔ ۱ دل کے اندر برہم کو سمجہہ اور پرکاش کو برہم خیال کر پھر اندر اور باہر برہم کو تصور کر پہر اکاش کو برہم سمجہہ ۲ دل کے چار جزو ہین انکو برہم تصور کر نطق پران بینائی شنوائی اکاس کے چار جزو ہین انکو برہم فرض کر آگ ہوا آفتاب جہات ۳ دل کا چوتہا جزو نطق ہے اور اکاس کا

غذا سے ت حرکت پران کی غذا سے ہوتی ہے ۲ اُو بہشت اور بیکنٹھ گر اعراف
اور عالم فضا ت زمین اور پرتھی اور دوزخ ۳ اُو آفتاب گہ ہوات آگ
۴ اُو سام گر حجرت رکہہ ۵ یہہ لفظ اودگیت مثل کا مدہن کے ہے کہ جسطرح سب
نعمتین درگاہ سی حاصل ہوتی ہین اوسیطرح سب علم اس سے حاصل ہوتا ہے
اور علم سے تمام نعمت دارین کی اور دیوتا اس سمجہ سے خوش ہوتے ہین ۱ سب دیوتا
تینون بید کی پناہ مین رہتے ہین اور موجب انکے عمل کرتے ہین ۲ چہند کے معنی
وزن اور پوشیدہ ہین کیونکہ تمام علم اسمین چہپے ہین جیسے مچہلی پانی مین موت
سے نڈر ہے دیوتا بید کے مضمون کے سمجہنے سے امر ہو جاتی ہین ۳ جیسے مچہلی
بغیر پانی کے زندہ نہین رہ سکتی ہے دیوتا یعنی نیک افعال بغیر علم کے عمل کرنے
نہین سکتی ہین ۴ جو اس مضمون کو سمجہے اور اسپر عمل کرے وہ دیوتا ہو جاوے
۷ تین رکہیشر تہے ایک ایک لڑکا تہا اور وے تینون بیدوان تہے ایک نے
کہا کہ سام کی اصل آواز ہے اور آواز کی اصل پران ہے اور پران کی غذا اور غذا
کی اصل پانی اور پانی کی اصل بہشت اور بہشت کی اصل سام اوس سے زیادہ کچہہ نہ
کہو کہ کہنا ناجائز ہے دوسرے نے کہا کہ بہشت کی اصل یہہ عالم زمین کا ہے کیونکہ
بہشت کی معرفت تب ہوتی ہے جب اس زمین مین پیدا ہوتا ہے اور ریاضت
کرتا ہے اور اس عالم کی حقیقت سام ہے اس سے زیادہ دم مارنے کا مقام نہین ہے
تیسرے نے کہا کہ سام ایک عجیب شے ہے جو اسمین آتا ہے وہ فنا ہوتا ہے ہر ایک نے
کہا کہ ہم بحق تیرے بددعا کرتے ہین کہ تو فنا ہو کیونکہ تو سام کو فانی بتاتا ہے لیکن لاچار
ہین کہ بددعا کرنا سخت گناہ ہے اوسنے جواب دیا کہ تم کہو زمین کیا ہے ۸ ایک نے
کہا کہ اصل زمین کی آکاش ہے کیونکہ آکاش سے سب موجود ہوتے ہین اور اسمین
سب رہتے ہین اور فنا بھی اسمین ہوتے ہین اور یہی سب سے بڑا ہے اور یہی منتہائے
مراتب ہے اور بے نہایت ہے اور اودگیت ہے اور یہی تیری آتما ہے تو اسکو اودگیت جان
تاکہ مثل آکاش کے سب سے بزرگ ہو جاوے یہہ برہم ہے اور برہم سے پیدا ہوتا ہے اور برہم مین

[قو]ت سمع سے امداد چاہی اور اوسنے مدد کی اور شیطانون یعنی اسرون نے اوسکو
مجروح کیا اسوجہہ سے شنیدنی اور ناشنیدنی سُنی پڑتی ہے - پانچوین دلسے اوسیطرح
وقوع مین آیا اسوجہہ سے دل اندیشیدنی اور نااندیشیدنی کا سوچ کرتا رہتا ہے
چھٹے دیوتا پران کے پاس گئے اور اوس سے مدد چاہی پران کو کچھہ ثواب پر بھی نظر
نہوی اور بےغرض اوسنے سعی کی اس وجہہ سے اوس پر اسرون سے کچھہ ضرر نہ
پہونچا بلکہ اسر نیست اور نابود ہو گئے - جو کوی پران سے مشغول ہوا اوسکا بدخواہ
نیست ہو جاوے - پران جسکا محل دل ہے یہہ خوشبو اور بدبو سے کچھہ غرض نہین
رکہتا ہے اور سب سے جدا ہے خود کسیکی مدد کا محتاج نہین ہے بلک تمام پرانون
اور حواسون کو مدد کرتا ہے اور جب نکلتا ہے سب کو اپنے ہمراہ لیجاتا ہے ۲
جو دانشمند اوم کو اودگیت سمجھہ کے اسسے مشاغل ہے تمام آرزو اوسکی از خود بر آتی ہین
۳ وسے اشغال جو بیرونی ہین یعنی بدن سے جدا ہین - چاہیے کہ سورج کو
اودگیت سمجھہ کے اس سے مشغول ہو کیونکہ جب یہہ طلوع ہوتا ہے جاندار نطق
اور حرکت کرتے ہین اور مہمات دینی اور دنیوی مین مشغول ہوتے ہین اور اسسے
آفات سرما کی دور ہوتی ہین اور تاریکی شب کی روشنی سے بدل جاتی ہے جو اس
رمز کو سمجھہ لے وہ دونو عالم مین سربلند ہووے ۴ بیان باد کو اودگیت خیال کرو
اسسے تمام جاندار زندہ ہین اور اسکا نام پران ہے ۲ نکلنا اور موتنا جسکے
متعلق ہے اوسکا نام اپان ہے ۳ اپان اور پران کے اتصال کا مقام ناف
مین ہے اوسکا نام بیان ھے اور اس سے نطق ہوتی ہے اور وجہہ یہہ ہے کہ جب
پران اور اپان حرکت سے رہتی ہین گویائی کو طاقت ہوتی ہے اور نطق بید کی سرتی
ہے اور سرتی سام ہے اور سام اودگیت ہے ۴ جب کسی کام مین زور کیا جاوے
لکڑی جب لکڑی سے رگڑی جاوے آگ نکلتی ھے اور چلہ کمان کا کہینچنے سے تیر نکلتا ہے
اوسیطرح جب پرا[ن] ۔۔ حرکت سے باز رہتے ہین نطق ہوتی ہے ۵ اودگیت
وہ آواز جو برآمد ہوتی ہے گی پران کی قوت

اور پانی سے اشیائی خوراک اور خوراک سے کہانیوالے اور کہانیوالون سے
گفتار اور گفتار سے سُرتی بیدون کی اور بیدون سے سام کی تے زبدہ ہے
اور تے سے اودگیت زبدہ ہے - اوم کو آواز بلند اور آہنگ سی قرات کرنا
اودگیت ہے اور یہ زبدہ کا زبدہ ہے یعنی اصل الاصول ہے اس سے اعلیٰ
اور اشرف کوئی مرتبہ نہین ہے پس اس سے مشغول رہنا چاہیے ۲ سوال سُرتی
بید اور سام اودگیت کی تعریف کرو - جواب نطق سُرتی ہے اور بیدان سام ہے
یعنی تے پس تے سی قرات کرنا اوم کا اودگیت ہی - ۳ بیران مذکر اور نطق
مؤنث ایک جوڑہ ہے دونون کے وصل سے لفظ اوم پیدا ہوا ہے جو اسکی
حقیقت کو سمجھے وہ دل کی مراد پاوے - ۴ اوم کے معنے گردن نیچی کرنا کہ جب
کسیکے قول کو تسلیم کرتے ہین اوم کہتے ہین پس فروتنی اور عاجزی بڑی نعمت ہے
اور اسسے منعم ہوتا ہے بلکہ اورون کو کرتا ہے اور رگ بید اور ججر بید اور
سام بید اوم کے تینون حروف سے مرکب ہوئے ہین انہین بیدان تینون
بید سے بنا ہے گویا تینون کا خلاصہ ہے ۲ سُرون اور اسرونکی مجادلت کا
بیان - ۱ سُر اور اسر واسطے جنگ کے میدان مین آئے سُرون نے اوم کو
اودگیت سمجھکے یاد کیا اس وجہ سے اسرون پر غالب ہوئے پہلے سُرون نے
قوت شامہ سی مدد چاہی بویائی نے خیال کیا کہ اگر دیوتون کی فتح ہوگی ثواب
ہمکو ہوگا اسوجہ سے واسطے فتح دیوتون کے سعی کی اسرون نے ثواب کو بھی
اپنا حق سمجھا اسواسطے بویائی کو نقصان دیا اس سبب سی قوت شامہ بوئی خوش
اور ناخوش کو سونگھتی ہے - دوسرے سُرون نے نطق سے مدد چاہی اور نطق
نے مثل شامہ کے بھی سُرون کے سعی کی اور اسرون نے اوسی طرح اسکو ضرر دیا
اس علت سی نطق گفتنی اور ناگفتنی کہتی ہے - تیسرے قوت بصر سے سُرون
نے مدد چاہی اور بینائی نے مدد کی اسرون نے اوسکو تکلیف دی اسی باعث
سے قوت بصر دیدنی اور نادیدنی دیکھتی ہے - چوتھے دیوتا یعنی سُرون نے

ہین کہ وقت پیدایش شکم مادر سے سب شودر پیدا ہوتے ہین جب جنیؤ حسب
شرائط معینہ کے پہنتا ہے تب دوج ہوتا ہے اور جب بید کا علم حاصل کرتا ہے
بپر کہلاتا ہے اور جب برہم کو پہچانتا ہے برہمن ہوتا ہے ۔ ہر ولائیت کے عقلا
اور حکما کے اقوال اور چارون بید کے مضمون سے پایا جاتا ہے کہ بغیر گیان کے
مکت نہین ہوتی ہے اور گیان بغیر علم معقول کے کہ علم معقول مراد حکمت نظری اور
عملی سے ہے نہین حاصل کرنا علم الہی کا سب سے افضل ہے اگر خود عالم ہو اور باپ
بھی عالم ہو تو اوس سے شریف ہے جسکا باپ عالم نہ تہا اور جو خود عالم نہ ہو اور
باپ اوسکا عالم تہا تو بمقابلہ عالم کے رزیل ہے گو کہ عالم کا باپ عالم نہ تہا ۔
برہمنون نے قوم کی شرافت کو منتفی سمجھ کے بید اور شاستر کا علم حاصل کرنا چھوڑ
دیا اور پہلیس قوم کو معہ چہتیسون قوم کی عورات کے بید اور شاستر کی تسلیم کا
مستحق نہ سمجہا اس سبب سے تمام علم ہند سے جاتے رہے اور جب علم نہ رہا عقل بھی
علم کے ہمراہ گئی جب یہہ ملک لاوارث ہو گیا اور بادشاہ اور وزیر دونون مر گئے
ہمسایون کا حق ہو گیا پس دین اسلام نے غلبہ کیا جب اوسکی عمر تمام ہوئی دین
عیسوی کو زور ہوا غرض کہ رسم زمانہ کی یہی ہے ایک روز بودہ کا دین یہان
جاری تہا پہر وے معدوم ہوئے اور برہمن زور آور ہوئے پہر محمدی پہر
عیسائی دنیا جب تک قایم رہیگی یہہ انقلاب ہوتا رہے گا اگر بے علمی
کم نہ ہوگی تو اس مذہب کا نشان بھی نہ رہے گا ۔ فقط

۳۱	سام بید

اس بید کے متعلق ایک اپنکھد ہے

چہان دوک اپنکھد یہہ سرا کبر ہین بہ نمبر ۱ اور سام بید مین لکہی ہے

گیان کی فضیلت مین

۱۔ اوم کو سام بید مین آواز بلند سے قرات کرتے ہین پس ہیج اودگیت ہے اور
اودگیت زبدہ ہے جیسی مٹی ساکن اور متحرک سے زبدہ ہے اور مٹی سے پانی

شکاری کہلاتا ہے ویسے جو کوئی کام کرتا ہے ویسا ہی کہلاتا ہے جو سونا گہرتا ہے
وہ سُنار کہلاتا ہے اور جو جس دیس مین رہتا ہے وہ اوس دیس کا باسی کہلاتا ہے
جو بید پڑہتا ہے بیدی کہلاتا ہے جو برہم کو جانتا ہے وہ برہمن ہوتا ہے
۴- برہمنون نے چڑیا وغیرہ جانورون کے مقدمہ کا حال بیان کیا چہاپکلی
نے کہا کہ آتما سب مین بیا یک ہے اور سب کے جسم پنج تت سے مرکب ہوئے
ہین پس سب مُکت کے ادہکاری ہین عورت ہو یا سودر ہان اگر سودر اور استری
کی پیدائش اور چیز سے ہوتی اور برہمن اور چہتری وغیرہ کی اور چیز سے تو البتہ
ادہکاری اور غیر ادہکاری باعتبار تفاوت پیدائش کے ہوتے - ۵ برہمنون نے
چند اسما کے معنے بیان کئے تب چہاپکلی نے کہا کہ باآنکہ خود بھی زبان سے اقرار کرتے
ہو کہ برہم جانات برہمنہ پر تم اور کیا پوچہتے ہو اور کس چیز مین شک رکہتے ہو
۲۱ جب چہاپکلی کا بیان تمام ہوا برہمنون نے اوسکے چرنون پر سر رکہکے کہا
کہ اب ہماری حیرت دور ہوئی اور اگیان جاتا رہا اور برہمن ہو گئے لیکن کرپا کرکے
بتاؤ کہ وے اطفال کون ہین اور تم کون ہو چہاپکلی نے کہا کہ وے اطفال دیراٹ
روپ ہین اور مین ہرن گربہ ہون پس برہمنان نمسکار کرکے آنند سروپ ہو گئے +
مولف - بوقت ترجمہ کرنے اُپنکہدون کے فقیر نے پانچ کتاب فراہم کین
اور بعض بعض اُپنکہد بہاشا زبان مین بعضے بعضے برہم پتہون سے عنایت کین
اس چہاپکلی اُپنکہد مین تہوڑا اختلاف عبارت کا پایا کئی اُپنکہد مین فقط رتبہ
کا دشتانت دیکہا اور کوئی دشتانت اور اوسکے بعد کی عبارت کو نہین دیکہا
چونکہ حاصل مطلب ہر ایک کا یکسان تہا لہذا جو مضمون سب سے زیادہ تہا وہی
ترجمہ کیا - عوام سمجہتے ہین کہ جو نطفہ برہمن اور خون حیض برہمنی سے پیدا ہو
وہ برہمن ہے یعنے باعتبار جنم کے برہمن ہوتا ہے اور دلیل اونکی پاس یہہ ہے کہ قدیم
قول ہے کہ برہمن خواندہ ہو یا ناخواندہ پرمیشر کے برابر ہے - خاص سمجہتے ہین
کہ جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے اور دوسرے ہی ایک قدیم قول ظاہر کرتے

چھوڑ دے ممکن ہے مگر جبلی تبدیل نہین ہوتی ہے - ۱۰ بزرگ کہتے رہے ہین کہ حماقت کی چار علامت ہین - ۱ اپنے خاندان پر غرہ کرنا کہ آدمی کو فضیلت علم اور ادب سے ہوتی ہے بزرگی خاندان کچھہ مدد نہین کرتی ہے - ۲ اپنی لذت اور طمع سے دوسرے کو گمراہ کرنا - ۳ حرکت اسرونکی کرنی اور صورت سرون کی بنانی ۴ پیدائش مین برابر ہو کے اپنے تئین دوسرے سے افضل سمجھنا - ۱۹ یہہ خط اطفال کا جاعد برھمنان لیکر چھاپکلی کے پاس واپس آیا اور نمسکار کرکے پتری دی اور برسون روز کی سیوا کرنے اور کچھہ ہدایت نہ پانے کی شکایت کی - ۲۰ چھاپکلی نے کہا کہ اطفال نے تمکو اشارہ اور کنایہ سے بار بار راہ معرفت کی بتائی مگر تمنے تمیز نہ کی اب تم بتاؤ کہ اونہون نے کبھی کوئی بات تم سے کی تہی برہمنون نے جواب دیا کہ پانچمرتبہ ہمکلام ہوئے تہے چھاپکلی نے کہا کہ ہر ایک کو میرے روبرو بیان کرو مین اوسکے معنے تمکو سمجھا دون - ۱ پہلے برہمنون نے رتہہ کے قصہ کو بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس دشٹانت سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے رتہہ کوئی چیز نہین ہے ویسی ذات بھی کوئی چیز نہین ہے اور جیسے اجتماع گھوڑے وغیرہ سے رتہہ کہلاتا ہے ویسے علم اور عقل اور عمل وغیرہ سے انسان کہلاتا ہے اور جیسے رتہہ بان کی عقل سے رتہہ چلتا ہے ویسے برہم کے گیان سے برہمن ہوتا ہے اور جیسے بغیر عقل رتہہ بان کے رتہہ روان نہین ہوتا ہے ویسے بغیر پران کے سر بیکارہ اور مردہ کہلاتا ہے ۲ برہمنون نے جب چار قوم کے لڑکون کے ہاتہہ دکہلانے کا ماجرا بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ اگر نطفہ پدر اور خون حیض مادر سے اطلاق قومیت کا ہوتا تو چار قوم کے اطفال کے ہاتہون سے تمیز اونکی قوم کی ہوتی جب یہہ تمیز نہین ہوتی صاف ظاہر ہے کہ یہہ ایک فرضی بات ہے پس جو جیسا فعل کرتا ہے وہ ویسا ہوتا ہے چور کی کونسی ذات ہے جو چوری کرے وہی چور کہلاتا ہے پس جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے ۳ برہمنون نے شکاری کی کیفیت ظاہر کی چھاپکلی نے کہا کہ جیسے شکار کرنیوالا

گوکہ بصورت انسان کے ہوکر فی الحقیقت بدتر حیوان سے ہے اور علم ہو
اور وہ عمل نکرے وہ مثل درخت بے برگ کے ہوتا ہے یعنی حیوانات سی بھی بدتر
اگرچہ علم طبعی بھی ہوتی ہے مگر بغیر علم کے قوت بیانیہ نہین ہوتی۔ اور بزرگون کا
قول ہے کہ جسکو علم کتابی ہو گو کہ علم لدنی رکھتا ہو اسکو گرو کرنا چاہئی اور اسیے
سے علاج کرانا چاہیے اور جسکی عقل رسا نہ ہو اوسکو شاگرد کرنا بھی جائز نہین ہے
پس تم انکو معاف کردو اور جنہون نے تمکو ہمارے پاس بھیجا ہو اونہین کے پاس
جاؤ وہی تمکو سمجھاوینگے لیکن تمنے ایک برس ہماری سیوا کی ہے اسواسطے ایک ہم
اون مہارشی کے نام لکہدینگے جیسے اونکو معلوم ہو گا کہ تمنے اونکے حکم کی تعمیل
کی۔ جنہون نے چارا ورنا چار اونکے فرمان کو تسلیم کیا پس اطفال نے اس مضمون
سے عشا لکہا۔ ۱۔ سمندر کی شوریت کے دور کرنے کو اندر دیوتا ہمیشہ مینھ
برساتا ہے اور تمام ندی اور نالے میٹھا میٹھا پانی چارون طرف سی سمندر مین
بہتے ہین باوجود یکہ اس سعی اور کوشش کو بیشمار سال گذرے ابتک اوسکا
ذائقہ کچھ تبدیل نہین ہوا اسکا کارن سوا تمسے مہارشی کے کون جانے ۲ طوطا
اور مینا حیوان ناطق ہین اور نطق خاصہ انسانی ہے مگر وے حیوان ناطق یعنی انسان
نہین کہلاتے ہین ۳ حیوانات ناطق اور مطلق ہین خواس ظاہری اور باطنی ہین
نباتات اور جمادات ہین کوی حس نظر نہین آتی ہے۔ ۴ جس دلمین ایک جہل کا
باسا ہوا وسمین علم بھی براے خود جگہہ کرسکتا ہے اور جب علم کو موقعہ ملے
فکال آپ کل مکان پر تصرف کرسکتا ہے مگر جس دل مین دو جہل بھرے ہون
وہان علم کو رسائی نا ممکن ہے کیونکہ جب ایک سی ایک اور ملے دو ہوتے ہین
بجلو کیارہ کے ہو جاتے ہین ۵ بادرزاد اندھا کسی دوا سے اچھا
ہو سکتا ہے ۶ عقیمہ عورت سی مجامعت کرنا اور شور زمین مین تخم ریزی کرنا
برابر ہے ۷ مچھر مین خون یا رطوبت مطلق نہین پھر جونک کسطرح سی لگے
کے اوپا ستک نہین ہو سکتے ہین ۔ ۹ ۔ انہی جگہہ کو

چھوڑ دے ممکن ہے مگر جبلی تبدیل نہین ہوتی ہے - ۱۸ بزرگ کہتے رہے ہین
کہ حماقت کی چار علامت ہین - ۱ اپنے خاندان پر غرہ کرنا کہ آدمی کو فضیلت علم
اور ادب سے ہوتی ہے بزرگی خاندان کچہہ مدد نہین کرتی ہے - ۲ اپنی لذت اور
طمع سے دوسرے کو گمراہ کرنا - ۳ حرکت اسرونکی کرنی اور صورت سُرون کی بنانی
۴ پیدائش مین برابر ہوکے اپنے تئین دوسرے سے افضل سمجہنا - ۱۹ ایہہ خطہ
اطفال کا جماعہ برھمنان لیکر چھاپکلی کے پاس واپس آیا اور نمسکار کرکے پتری
دی اور برس روز کی سیوا کرنے اور کچہہ ہدائیت نہ پانے کی شکائیت کی - ۲۰
چھاپکلی نے کہا کہ اطفال نے تمکو اشارہ اور کنایہ سے بار بار راہ معرفت کی بتائی
مگر تمنے تمیز نکی اب تم بتاؤ کہ اونہون نے کبہی کوئی بات تم سے کی تہی برہمنون
نے جواب دیا کہ پانچمرتبہ ہمکلام ہوئے تہے چھاپکلی نے کہا کہ ہر ایک کو میرے روبرو
بیان کرو مین اوسکے معنے تمکو سمجہا دون - ۱ پہلے برہمنون نے رتہہ کے قصہ کو
بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس دشٹانت سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے رتہہ کوئی
چیز نہین ہے ویسی ذات بھی کوئی چیز نہین ہے اور جیسے اجتماع گہوڑے وغیرہ سے
رتہہ کہلاتا ہے ویسے علم اور عقل اور عمل وغیرہ سے انسان کہلاتا ہے اور جیسے
رتہہ بان کی عقل سے رتہہ چلتا ہے ویسے برہم کے گیان سے برہمن ہوتا ہے اور جیسے
بغیر عقل رتہہ بان کے رتہہ وان نہین ہوتا ہے ویسے بغیر یران کے سر بیکارہ
اور مُردہ کہلاتا ہے ۲ برہمنون نے جب چار قوم کے لڑکون کے ہاتہہ دکہلانے
کا ماجرا بیان کیا چھاپکلی نے کہا کہ اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ اگر نطفہ پدر اور
خون حیض مادر سے اطلاق قومیت کا ہوتا تو چار قوم کے اطفال کے ہاتہون سے
تمیز اونکی قوم کی ہوتی جب یہہ تمیز نہین ہوتی صاف ظاہر ہے کہ یہہ ایک فرضی
بات ہے پس جو جیسا فعل کرتا ہے وہ ویسا ہوتا ہے چور کی کونسی ذات ہے
جو چوری کرے وہی چور کہلاتا ہے پس جو برہم کو پہچانے وہ برہمن ہوتا ہے
۳ برہمنون نے شکاری کی کیفیت ظاہر کی چھاپکلی نے کہا کہ جیسے شکاری کرنے

گوکہ بصورت انسان کے ہو مگر فی الحقیقت بدتر حیوان سے ہے اور جسکو علم ہو
اور وہ عمل نکرے وہ مثل درخت بے برکے ہوتا ہے یعنی حیوانات سے بھی بدتر ا
اگرچہ علم طبعی بھی ہوتی ہے مگر بغیر علم کے قوت بیانیہ نہین ہوتی - اور بزرگون کا
قول ہے کہ جسکو علم کتابی ہو گوکہ علم لدنی رکھتا ہو اسکو گرو کرنا چاہیے اور ایسے طبیب
سے علاج کرانا چاہیے اور جسکی عقل رسا نہ ہو اوسکو شاگرد کرنا بھی جایز نہین ہے
پس ہم تکو معاف کردا ور جنہون نے تکو ہمارے پاس بھیجا ہو اونہین کے پاس
جاؤ وہی تکو سمجھاوینگے لیکن تمنے ایک برس ہماری سیوا کی ہے اسواسطے ایک چٹھی
اون مہا ایرش کے نام لکھدین گے جیسے اونکو معلوم ہوگا کہ تمنے اونکے حکم کی تعمیل
کی [illegible] جنہون نے چار اور ناچار اونکے فرمان کو تسلیم لکھا پس اطفال نے اس مضمون
سے حفظ لکھا - ۱- سمندر کی شوریت کے دور کرنے کو اندر دیوتا ہمیشہ مینہہ
برساتا ہے اور تمام ندی اور نالے میٹھا میٹھا پانی چارون طرف سے سمندر مین
بہتے ہین باوجودیکہ اس سعی اور کوشش کو بیشمار سال گذرے ابتک اوسکا
ذائقہ کچھہ تبدیل نہین ہوا اسکا کارن سوائے تمسے مہا ایرش کے کون جانے ۲ طوطا
و مینا حیوان ناطق ہین اور نطق خاصہ انسانی ہے مگر وے حیوان ناطق بمعنی انسان
[illegible] تے ہین ۳ حیوانات ناطق اور مطلق ہین خواہ ظاہری اور باطنی ہین
[illegible] ات ہین کوئی حس نظر نہین آتی ہے - ہم حسن دلمین ایک جہل کا
[illegible] علم بھی برائے خود جگہہ کرسکتا ہے اور جب علم کو موقع ملے جہل کو
[illegible] پر تصرف کرسکتا ہے مگر جس دل مین وہ جہل بہرے ہون
[illegible] ممکن ہے کیونکہ جب ایک سے ایک اور نکلے دو ہوتے ہین
[illegible] تے ہین ۵ اور زر اور نا کسی دوا سے اچہا نہین
[illegible] سے مجامعت کرنا اور شور زمین مین تخم ریزی کرنا
[illegible] مطلق نہین پھر جوک کسطح سے لگے
[illegible] اشک نہین ہوسکتے ہین - ۹ جبل اپنی جگہہ کو

۱۵ دو جگے یعنے ہین پہلے مرتبہ سے دوسرے مرتبہ ہین صعود کرنا چنانچہ جب
رسم زنار بندی کی ہوتی ہے دوج ملقب ہوتا ہے ۱۶ بپہر تیسرے مرتبہ ہین صعود
کرنے سے ملقب ہوتا ہے یعنی بعد زنار بندی کے بید ونکے پڑہنے سے ۱۷ بیراگی
وہ ہے جو تمام راگ دنیا اور عقبی کے دل سے دور کرے یعنی کوئی خواہش نرکہے
۱۸- تیاگی جو تمام لذات دنیا اور عقبی کو چہوڑ دے ۱۹ اودراسی جو دنیا کو فانی
سمجہکے اس سے متنفر ہو ۲۰ نربانی جو نطق کو معدوم کرے اور سمجہ اور بوجہ کے
خاموش ہورہے ۲۱ انربچنی وہ ہے جسکی حقیقت زبان سے بیان نہین ہوسکتی
ہے اور اوسکا تعین کیا نہین جاتا ہے ۲۲ دہرم آتما وہ ہے جو بموجب دہرم
شاستروں کے عمل کرے ۲۳ پرم آتما وہ ہے جس نے ایسے عمدہ کام کئے کہ مثل
اوس کے کوئی نہ کرسکے - ۲۴ پون آتما وہ ہے جو دان اور پن کرتا رہے ۲۵ پنڈت
وہ ہے جسکو تمیز فانی اور جاودانی اور سچ اور جہوٹھہ کی ہو اور سمدرشتی ہو یعنی
سب کو ایک سمجہے - ۲۶ اگیانی وہ ہے جسکو عقل نہو یعنی معرفت الہی - ۲۷
اودیا جہل اور بے علمی بضد بدیا - ۲۸ چوبے چار بید کا عالم ۲۹ تربیدی
تین بید کا عالم ۳۰ دوبے دو بید کا عالم - ۳۱ بیدی ایک بید کا عالم - ۳۲
سنار جو سونا گہڑے اور چمار جو چمڑا دوخت کرے - غرضکہ باعتبار پیشہ اور
علم اور مکان سکونت کے لقب ہے یہہ سن کے وہ لڑکا کہیلنے لگا اور جماعہ برہمنان
حساب کرنے لگے کہ برس روز مین اب کتنے دن باقی رہے پس معلوم ہوا کہ آج
برس ختم ہوگیا - جب صبح ہوئی تمام برہمن اشنان اور دہیان کرکے جماعہ اطفال کے
حضور مین دست بستہ حاضر ہوئے اور کہا کہ میعاد معینہ ختم ہوگئی چاہیئے کہ
کرپا کرکے حقیقت اوس رمز سے آگاہ کرو - ۱۸- اطفال ہنسے اور بولے کہ عقل علم
سے ہوتی ہے اور علم تکرار اور تجربہ سے ترقی پاتا ہے ہم سب مین سے کوئی بہی
بدیا وان نہین ہے بلکہ ہم سب مثل سودرا اور عورت کے ہنوز بید کے پڑہنے
کو ادہکاری نہین ہوئے اور جو بید نہین پڑہتا اور بدیا نہین کہنا عورت ہو یا مرد

بتاتے ہو برہمنوں نے جواب دیا جیواتما ایک ہی ہے جیسے افتاب ایک ہے
اور جیسے کہ آفتاب کی شعاع گہر گہر میں جدا جدا ہے ویسے گہٹ گہٹ مین بیاپک
ہے یہہ طفل کہیل میں مشغول ہوا اور یہہ ریاضت مین ۔ ۵ ایک طفل نے برہمنون
سے پوچہا کہ تم کچہہ پڑہے بہی ہوا نہون نے جواب دیا کہ ہم سب جگ اور
پتر م اور بہوہار کرم کراتے رہتے ہین اور پاٹ اور پوجا کیا کرتے اور بیاکرن
اور جوتش وغیرہ سب جانتے ہین جو چاہو ہمسے پوچہو ہم اوتر دین گے اوس نے
چند لفظ کے معنے ظاہر کر دیں وہ لڑکا ایک ایک نام کہتا گیا اور برہمن
معنے کہتے گئے ۔ ۱ ہرن گرہہ مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط ۲ پرجاپت
مجموعہ عناصر کثیف اور اجسام مرکبہ ۳ برہم لوک سدرۃ المنتہا کہ اوسکے اوپر کوئی
مقام موسوم نہین ہے ۔ ۴ برہما صفت رجوگن بمعنی ایجاد کنندہ اور عقل کل
اور جبرئیل اور صفت شہوت جسکی صفائی سے عفت پیدا ہوتی ہے ۵ بشن صفت ستوگن
بمعنی پالنے والا اور عدل کرنیوالا اور نفس کل اور میکائیل ۶ رودر بمعنی مہادیو
صفت تموگن بمعنی غضب جسکی صفائی سے شجاعت ہوتی ہے اور اسرافیل
۷ پرکرت بمعنی اعتدال تینون صفتون کا جسکو عدالت کہتے ہین ۸ پُرش جو
کُشے میں محیط اور پُر ہے ۔ ۹ مایا ارادہ ازلی اور اودیا اور خواہش الہی ۔
۱۰ برہم بمعنی لاتعین اور نرگن کہ تعینات مین سُرگن ہوا ۔ ۱۱ برہمن کے معنے
ہین برہم جانا تی براہمنہ یعنی جو برہم کو پہچانے اور برہم کی تعریف کرے وہ برہمن
ہے ۱۲ چہتری ششتر بمعنی سلاحات اور چہتر بمعنی چہتر کار کہنے والا اور انتظام
سلطنت کرنے والا اور شجاع اور مددگار خلایق ۱۳ بیس یعنے بنج کا کرنیوالا
بمعنی تجار اور خوش گذران اور خوش معاش ۱۴ سودر متفرقات جنسے
اور خدمت کا کرنے والا کہ جو علاوہ ہر سہ صفات مذکورہ سے ہوں اور جنکو بوجہ
نہوا ہو چنانچہ ہر کوئی ہر قوم کا جب تک اوس کا جنیو نہین ہوتا ہے سودر متصور
اور عورات بہی بسبب نہونے جنیو کے بمنزلہ سودر کے مظنون ہین

دو جگے معنے ہین پہلے مرتبہ سے دوسرے مرتبہ ہین صعود کرنا چنانچہ جب
ہم زنار بندی کی ہوتی ہے دوج ملقب ہوتا ہے ۱۶ بہر تیسرے مرتبہ ہین صعود
لے سے ملقب ہوتا ہے یعنی بعد زنار بندی کے بید وغیرہ پڑہنے سے ۱۷ بیراگی
وہ ہے جو تمام راگ دنیا اور عقبی کے دل سے دور کرے یعنی کوئی خواہش نرکہے
۱- تیاگی جو تمام لذات دنیا اور عقبی کو چہوڑ دے ۱۹ اوداسی جو دنیا کو فانی
سمجہکے اس سے متنفر ہو ۲۰ نربانی جو نطق کو معدوم کرے اور سمجہہ اور بوجہہ کے
خاموش ہورہے ۲۱ انرجہنی وہ ہے جسکی حقیقت زبان سے بیان نہین ہوسکتی
ہے اور اوسکا تعین کیا نہین جاتا ہے ۲۲ دہرم آتما وہ ہے جو بموجب دہرم
شاسترون کے عمل کرے ۲۳ پرم آتما وہ ہے جس نے ایسے عمدہ کام کئے کہ مثل
اوس کے کوئی نہ کرسکے۔ ۲۴ پون آتما وہ ہے جو دان اور پن کرتا رہے ۲۵ پنڈت
وہ ہے جسکو تمیز فانی اور جاودانی اور سچ اور جہوٹھہ کی ہوا ور سمدرشتی ہو یعنی
سب کو ایک سمجہے۔ ۲۶ اگیانی وہ ہے جسکو عقل نہو یعنی معرفت الہی۔ ۲۷
اودیا جہل اور بے علمی بضد بدیا۔ ۲۸ چوبے چار بید کا عالم ۲۹ تربیدی
تین بید کا عالم ۳۰ دوبے دو بید کا عالم۔ ۳۱ بیدی ایک بید کا عالم۔ ۳۲
سنار جو سونا گہڑے اور چمار جو چمڑا دوخت کرے۔ غرضکہ باعتبار پیشہ اور
علم اور مکان سکونت کے لقب ہے یہہ سُن کے وہ لڑکا کہیلنے لگا اور جماعہ برہمنان
حساب کرنے لگے کہ برس روز مین اب کتنے دن باقی رہے پس معلوم ہوا کہ آج
برس ختم ہوگیا۔ جب صبح ہوئی تمام برہمن اشنان اور دہیان کرکے جماعہ اطفال کے
حضور مین دست بستہ حاضر ہوئے اور کہا کہ میعاد معینہ ختم ہوئی چاہئے کہ
کرپا کرکے حقیقت اوس رمز سے آگاہ کرو۔ ۱۸۔ اطفال ہنسے اور بولے کہ عقل علم
سے ہوتی ہے اور علم تکرار اور تجربہ سے ترقی پاتا ہے ہم سب مین سے کوئی بہی
بدیاوان نہین ہے بلکہ ہم سب مثل سودر اور عورت کے ہنوز بید کے پڑہنے
کو ادہکاری نہین ہوئے اور جو بید نہین پڑہتا اور بدیا نہین کہنا عورت ہو یا مرد

بتاتے ہو برہمنون نے جواب دیا کہ جیو آتما ایک ہی ہے جیسے کہ آفتاب ایک ہے اور جیسے کہ آفتاب کی شعاع گہر گہر مین جدا جدا ہے ویسے گہٹ گہٹ مین جدا ایک ہے پہر طفل کہیل مین مشغول ہوا اور یہہ ریاضت مین - ۵ ایک طفل نے برہمنون سے پوچہا کہ تم کچہہ پڑہے بہی ہوا نہون نے جواب دیا کہ ہم سب جگ اور نیترکرم اور بیوہار کرم کراتے رہے ہین اور پاٹ اور پوجا کیا کرتے اور بیاکرن اور جوتش وغیرہ سب جانتے ہین جو چاہو ہمسے پوچہو ہم اوتر دینگے اوس نے کہا چند لفظ کے معنے ظاہر کرو پس وہ لڑکا ایک ایک نام بتاتا گیا اور برہمن معنے کہتے گئے - ۱ ہرن گربہ مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط ۲ بیرجایت مجموعہ عناصر کثیف اور اجسام مرکبہ ۳ برہم لوک سدرۃ المنتہا کہ اوسکے اوپر کوئی مقام موسوم نہین ہے - ۴ برہما صفت رجوگن بمعنی ایجاد کنندہ اور عقل کل اور جبرئیل اور صفت شہوت جسکی صفائی سے عفت پیدا ہوتی ہے ۵ بشن بمعنی صفت ستوگن بمعنی پالنے والا اور عدل کرنیوالا اور نفس کل اور میکائیل ۶ رودر بمعنی مہادیو صفت تموگن بمعنی غضب جسکی صفائی سے شجاعت ہوتی ہے اور اسرافیل ۷ پرکرت بمعنی اعتدال تینون صفتون کا جسکو عدالت کہتے ہین ۸ پُرش جو کل شے مین محیط اور پُر ہے . ۹ مایا ارادہ ازلی اور اودیا اور خواہش الہی - ۱۰ برہم بمعنی لاتعین اور نرگن کہ تعینات مین سُرگن ہوا - ۱۱ برہمن کے معنے [illegible] برہم جانانی براہمنہ یعنی جو برہم کو پہچانے اور برہم کی تعریف کرے وہ برہمن ہے ۱۲ چہتری شستر بمعنی سلاحات اور چہتر بمعنی چہتر کار کہنے والا اور انتظام [illegible] کرنے والا اور شجاع اور مددگار خلایق ۱۳ بیس یعنی بنج کا کرنیوالا [illegible] خوش گذران اور خوش معاش ۱۴ سودر متفرقات پیشہ [illegible] والا کہ جو علاوہ ہرسہ صفات مذکورہ سے ہون اور جنکو [illegible] ہر قوم کا جب تک اوس کا جنیو نہین ہوتا ہے سودر متصور [illegible] سبب نہونے جنیو کے بمنزلہ سودر کے مظنون ہین

نباتات اور جمادات درکار ہین حسب سامان مہیا ہو تب زنہہ کہلاوے - لڑکا اس
رمز کو سمجہا کے اپنے یارون کے ہمراہ کہیل مین مشغول ہوا اور جماعہ برہمنان نے
اس تقریر کو بازی طفلانہ تصور کیا اور سیوا مین گروان کے مستعد رہے جیسے کہ
اوباشک کیا کرتے ہین - ۲ ایک عرصہ کے بعد پہر ایک لڑکے نے چار قوم کے
چار لڑکون کو دیوار کے پیچھے کہڑا کرا اور اونکے ہاتہہ سوراخ سے باہر نکال کے برہمنون سے
کہا کہ تم بتاؤ کہ ہر ایک ان مین سے کس قوم کا ہے - برہمنون نے کہا کہ قوم کی تمیز صورت
دیکہنے سے بہی نہین ہوتی ہے فقط ہاتہہ کے دیکہنے سے کیونکر ہو سکتی ہے لڑکے نے کہا
کہ دنیا مین کوئی ایسا نہین ہے جو صورت یا کسی عضو کو دیکہہ کے اوسکی قوم یا اوسکا
نام بتا سکے کیونکہ پیدائش سب کی ایک صورت سے ہوتی ہے اور اسباب پیدائش
واحد ہین قوم اور نام فرضی اور اعتباری ہین یہہ کہہ کے وہ کہیل مین مشغول ہوا اور
جماعہ برہمنان معمولی خدمتگزاری مین اور حقیقت نہ سمجہے اور یہہ بہی اونہون نے
نہ جانا کہ گیانی اور ریدیا وان کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا ہے کہ یہہ حرکت لغو
کو گناہ کبیرہ جانتے ہین - ۳ ایک مدت کے بعد پہر ایک طفل نے جماعہ برہمنان کو
اپنے ہمراہ جنگل مین لیجا اور شکاری کو شکار کرتے دکہلا کر پوچہا کہ یہہ کون ہے برہمنون
نے کہا کہ یہہ چڑیمار یا دام دار ہے پہر اوس نے کہا کہ اسکی مان کی کیا ذات ہے اور باپ کی
کیا قوم ہے برہمنون نے جواب دیا کہ ہمکو اسکی اصالت سے خبر نہین ہے ہمنے جو پیشہ اسکو کرتے
دیکہا اوسی اعتبار پر اسکو صیاد بتایا پہر وہ طفل کہیل مین مشغول ہوا اور برہمن
خدمت مین مشغول ہوے کہ انکو امید تہی کہ جب برس روز تمام ہوگا یہہ ہمکو اپدیش
کرینگے - ۴ ایک لڑکے نے چند روز کے بعد ایک چڑیا کو درخت پر بیٹہی دیکہہ کر
کے برہمنون سے کہا کہ اسکو مار ڈالو برہمنون نے کہا کہ اسمین جیو آتما ہے اسکے مارنے
سے گناہ ہوگا تب اوس لڑکے نے ایک سانپ کے مارنے کو کہا برہمنون نے یہی
جواب دیا علی ہذا القیاس چند جانورون اور آدمیون کے مارنے کو کہا برہمنون نے
سب مین جیو آتما بتایا تب اوس لڑکے نے کہا کہ جیو آتما کتنے ہین جو ہر ایک مین ہم

۱ - ایک روز ایک لڑکے نے جماعہ برہمنان کو ایک راہ چلتا رتھہ دکھلا کے پوچھا کہ یہہ کیا چیز ہے برہمنون نے جواب دیا کہ یہہ رتھہ ہے اس پر مالک رتھہ کا سوار ہوکے منزل مقصود پر پہونچتا ہے - لڑکے نے کہا کہ مجھے دو گھوڑے اور ایک آدمی گھوڑونکو ہانکتا اور ایک مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا اور چار پہیے اور چند ٹکری لکڑی کے اور کئی صورت کا بنا لوہا اور پیتل اور چند گز کپڑا اور کسی قدر چمڑا البتہ نظر آتا ہے مگر رتھہ نظر نہین آتا پس وہ کس چیز کا نام ہے تم رتھہ کو ہاتھہ لگا کے نشاندہی کرو اور رتھہ کو کیا طاقت ہے بیان کرو برہمنون نے کھٹولہ اور برجی پر ہاتھہ لگا کے کہا کہ یہہ رتھہ ہے اور یہی سوار کو سوار کرا کے لیجاتا ہے - لڑکے نے رتھہ بان کو اشارہ سے کہا کہ گھوڑون کو رتھہ سے جدا کردے اور جب رتھہ بان نے تعمیل حکم کی کی برہمنون سے کہا کہ رتھہ سے کہو کہ سوار کو منزل پر پہونچاوے - برہمنون نے جواب دیا کہ بغیر گھوڑون کے رتھہ سے حرکت نہین ہوسکتی ہے لڑکے نے رتھہ بان سے کہا کہ گھوڑے رتھہ مین جوت دے اور پہیہ چارون نکال لے اور جب اوسنے بموجب کہنے کے عمل کیا برہمنون سے کہا کہ اب رتھہ اور گھوڑون سے کہو کہ وے چلین برہمنون نے کہا بغیر پہیون کے رتھہ ناکارہ ہے القصہ لڑکے نے ہر ایک جزو رتھہ کو جدا کرکے برہمنون سے کہا کہ اب رتھہ کو چلانا کرو اور برہمنون نے جواب دیا کہ بغیر اس چیز کے جسکو تمنے جدا کیا رتھہ چلنے سے عاجز ہے - آخرکار طفل نے کہا کہ رتھہ کوئی چیز نہین ہے ایک ہیئت مجموعی کا نام رتھہ ہے اور رتھہ کیواسطے گھوڑے کی شرط نہین ہے بیل اور خچر اور شتر اور ہاتھی اور نیل گاو اور ہرن اور دخان اور کل اور ہوا سے بھی چل سکتا ہے اور دریا مین کشتی اور اوڑن کھٹولا بغیر پہیہ کے چلتا ہے اور بصورت مختلف رتھہ ہوتے ہین پس رتھہ اوس ہیئت مجموعی کا نام ہے جو منزل مقصود پر پہونچاوے اگر تمام اجزا اور لوازمات رتھہ کے موجود ہون اور عقل ہانکنے رتھہ کی نہو سب چیزہا ناکارہ ہین پس منزل پر پہونچانیوالی عقل ہے اور عقل علم سے ہوتی ہے اور علم اور عقل کے فعل کو گھوڑے اور بیل وغیرہ حیوانات اور

کہ گیان کے پرکاش کو ہردے سے نربل کرنا شرط ہے تمہارے سن مین مدت سے انکار پھر رہا ہے اور یہہ جلدی تمسے نہین جاویگا اور جب تک تمہارا انکار نہ جایگا گیان تمہارے دلمین نہ سماویگا جیسے کہ ایک میان مین دو تلوار نہین سماتی ہین پس تم کروچھیتر مین جاؤ وہان چند اطفال بازی طفلانہ مین مشغول ہین اون سے خواستگار ہدایت کے ہووی تمکو راہ حقیقت کی بتاوینگے - ۱۲ برہمنون کو چاپکلی کے قول پر اعتقاد کامل ہوگیا تہا بغیر حجت اور تکرار کے فوراً کروچھیتر کو گئے اور جماعہ اطفال کے حضور مین باادب حاضر ہوئے - ۱۳ جماعہ اطفال نے اونکے قیافہ سے اونکی عقل کو اور علم اشراق سے اونکے مطلب کو معلوم کرلیا مگر برسم زمانہ اون سے سبب آنیکا تحقیق کیا جب اونہون نے اپنی سرگذشت کو بیان کیا انہون نے کہا کہ تم بزرگ اور کہن سال اور بید خوان اور قوم کے برہمن نظر آتے ہو اور ہم اطفال بازی طفلانہ کرتے ہین ہمسے تمہارا مطلب کیا حاصل ہوگا اس شہر مین بہت پنڈت بید اور شاستر اور پوران کے فاضل ہین چاہئے کہ اون سے رجوع کرو اور ہماری کہیل کے ہارج نہ ہو - ۱۴ برہمنون نے یہہ جواب سنکر بہت عجز اور انکسار سے کہا کہ ہم جب رہنمائی چاپکلی کے بصورت شاگرد آپکو مرشد کامل سمجہہ کے حاضر ہوئے ہین پس آپ مہربانی فرماوین اور ہمارے اگیان کو دور کرین - ۱۵ اطفال نے کہا کہ تمہارے دل اور دماغ مین خیال ذات کی بڑائی کا بہرا ہے یہہ نکلے تب گیان اوسمین جگہہ پاوے اسواسطے ضرور ہے کہ تم ایک برس ہماری خدمت کرو اور ہماری حرکات پر خیال نکرو تب اگر لائق تربیت کے ہوگے تو تمکو ہدایت کرینگے لیکن تم ظاہر کرو کہ کس راز کے متلاشی ہو - ۱۶ برہمنون نے کہا کہ ہم جاننا چاہتے ہین برہمن کسطرح ہوتا ہے اور وہ مردہ کسواسطے برہمن نہین کہلاتا ہے اور ہمکو قبول ہے کہ برس روز تک خدمت کرتے رہینگے چنانچہ جماعہ برہمنان خدمت گذار جماعہ اطفال کی ہوئی - ۱۷ اطفال ہرروز بظاہر بازی طفلانہ کیا کرتے تہے اور حقیقت مین جماعہ برہمنان کو تعلیم کیا کرتے تہے گو کہ برہمن مطلب کو نہین پاتے تہے -

بھی جنیو پہنتے ہین وے برہمن نہین کہاتے ہین ۔ ۳ چوٹی بھی کئی ولایت
کے باشندی سر پر رکہتے ہین اور رکہتے تہے اور مور اور کبوترا اور بلبل اور ہدہد وغیرہ
جانورون کے سر پر ہوتی ہے اور سب قوم کے مردم چوٹی رکہتے ہین مگر وے برہمن
نہین ہوتے ہین ۴ جگ اور تیر کرم اور ہر قسم کے کرم کا ندجہتری اور بیش وغیرہ
کرتے ہین وے بھی برہمن ہوتے ہین ۵ پس یہہ دلائل تمہاری تکمیل نہین ہے
۶ ایک مرا ہوا برہمن دریا کے کنارہ پر پڑا تہا اوسکو چہاپکلی اوٹہا لایا اور برہمنونکو
دکہلا کے کہا کہ یہہ ذات کا برہمن تہا اور چوٹی اور جنیو اسکے بدن پر موجود ہین اور اسنے
تمام عمر مین بہت جگ کیے اور کرائے تہے اور ترکال سندیا بھی کرتا تہا اگر تمہارے
یقین مین بدن برہمن ہے تو اوسکو اپنے نزدیک رکہو کہ تمام صفات جو تمنے ظاہر کین
اس مین موجود ہین ورنہ بیان کرو کہ باوجود موجود ہونے تمام اعضا کے کیا سبب ہے
جو یہہ ہیچکارہ ہے اور ہر ایک فعل سے عاجز ہے اور گیان سے رہت ہے ۔ ۸ ۔
چہاپکلی کی اس حرکت اور اس جواب سے تمام برہمن لاجواب ور از بس حیران ہوگئے
اور منفعل ہو کہنے لگے کہ ہمکو یہہ علم نہین ہے کہ وہ کیا باعث ہے جسسے اس جسم سے
اطلاق برہمن کا تہا ۔ اور برہمنون نے جانا کہ یہہ بیوقوف نہین ہے بلکہ کوئی برہم
گیانی مہاپرش ہے ۔ پس سب معترف بقصور ہوئے اور حد سے زیادہ تعظیم کرکے
اوسکو بیٹہایا اور بہت عذر کرکے کہا کہ ہماری خطا کو معاف کرو اور ہمکو اپنا چیلا
کرکے ہدایت کرو کہ برہمن کیونکر ہوتا ہے کہ اب ہمکو یقین ثابت ہوا کہ جسم اور جنم سے
برہمن نہین ہوتا ہے ۹ چہاپکلی نے خندہ روئی سے کہا کہ ابہی تم اپنے تئین سب سے
افضل سمجہتے تہے اب کیا ہوگیا جو تم حقیر قوم کے چیلے بنتے ہو اور کیون اپنی اپنی
فضیلت کو کہوتے ہو پس تمکو لازم نہین ہے کہ کمین کے چیلے بنو ۔ ۱۰ برہمنون نے
جواب دیا ہم اپنے بزرگون سے سنتے رہتے تہے کہ برہمن سب قوم سے افضل اور
اشرف ہین اور عوام ہماری اکثر تعظیم و تواضع سب سے زیادہ کیا کرتے ہین اس سبب سے یہہ خطا
ہوئی اب ہم زیادہ شرمندہ نکرو اور حقیقت سے آگاہ فرماؤ ۔ ۱۱ چہاپکلی نے کہا

حصہ دوم الکسیرکاش

۱۲- چہاپکلی اپنکھد یجہ سر اکیدین نمبر ۵۴ اور یجر بید ملتی نمبر ۱۲

جنم سے کرم کو اور کرم سے گیان کو فضیلت ہے

۱- دریاے سرسوتی کے کنارہ پر چند برہمن جگ کر رہے تھے چہاپکلی نام برہمن کہ جسکی ماں قوم کی داسی تھی اور باپ برہمن اونکے پاس آن بیٹھا برہمنوں نے بمجرد دیکھنے کے کہا کہ اسکو اوٹھا دو کیونکہ یہہ قوم کا اصل برہمن نہیں ہے پس اسکا ہمارے برابر بیٹھنا خلاف رسم اور رواج کے ہے - ۲ گو کہ وہ ذات میں کمتر تھا لیکن گیان سے سرشت تھا کیونکہ بید اور شاستر کا عالم اور عامل تھا پس اوسنے برہمنوں سے کہا کہ تم سب بید کا پاٹھ کرتے ہو اور جگ کرتے رہتے ہو افسوس ہے کہ تم نہیں جانتے ہو کہ انسان کو شرافت اور فضیلت کس سبب سے ہے اور وہ کیا چیز ہے جو تم میں ہے اور مجھ میں نہیں ہے - ۳ برہمنوں نے کہا کہ ہم اصل برہمن ہیں اور تو دوغلا ہے جو کہ برہمن کی فضیلت بید میں رقم ہے وہی دلیل کافی اور مکمل ہے - ۴ چہاپکلی نے کہا مشرح ظاہر کرو جو بزرگی تم میں ہے ۵ برہمنوں نے جواب دیا کہ جو اولاد برہمن کی ہو اور زنار گلے میں رکھتا ہو اور چوٹی اوسکے سر پر ہو اور جگ اور پتر کرم اور کرم کانڈ اور پرائشچت کرتا اور کراتا ہو اور ترکال سندھیا کرتا رہتا ہو اور بید کے موافق عمل کرتا ہو وہ برہمن کہلاتا ہے - ۶ چہاپکلی نے کہا کہ تم اندک غور کرو - ا منی بید بیاس اور راجہ جنک وغیرہ اولاد سے قوم برہمن کے نہ تھے اور برہمن ملقب تھے ۲ زنار کیا ہو لائق کے باعث سے گلے میں رکھتے ہیں اور چھتری اور بیش

لوک مین پہر بجلی کے مقام مین پہونچیا ہے وہان ایک شخص جو برہما کے دل سے پیدا ہوا ہے وہ اسکو
برہما کی لوک کو لیجاتا ہے پس وہ ان موافق عمل کے مقام پاتا ہے۔ جب تک برہما جی خود رہتا ہے
پھر بھی وہان رہتا ہے آخر کار گیان پاکے برہما کی ہمراہ مکت پاتا ہے اور آواگون سے رہت ہو جاتا ہے اس
راہ کا نام دیوجان ہے جن کی رُوح گیانی ہوتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے وہ اس راہ سے جاتا ہے
اسو جہہ سے اوترائن کا مرنا اچہا متصور ہوتا ہے - ۲ جو لوگ جگ وغیرہ کرم اور کرم اوپاشنا
کیا کرتے ہین اور اپنے اعمال کے نتائج پر امید رکہتے ہین اور گیان سے بہرہ نہین رکہتے ہین فقط
لوکاچار کو معتبر جانتے ہین اور نیک افعال اور بد افعال کی حقیقت کو نہین جانتے وہی جب
مرتے ہین دُہوان کے موکل کے ہمراہ رات کے مقام مین پہونچتے ہین یعنی ظلمات مین اور اوسکی ذریعہ سے
کرشن پچہہ یعنی ناقص النور کی منزل مین پہر دکشنائن ششماہی کے مقام مین پہر ارواح مُردگان کے
مقام مین پہر چندرمان کے لوک مین جب وہان پہونچتے ہین دیوتاؤن کی خدمتگاری کرتے ہین
یعنے اونکے درسان درہس ہوکے قوت کو کاٹتے ہین جب میعاد معینہ اونکے افعالون کی ختم
ہوتی ہے پہر بہوت اکاس کی راہ سے مرت لوک مین واسطے پانے جزاے افعالون کے جو
پہلے کئے ہوتے ہین گرتے ہین اونکا اسیکو جہنم یعنی نرک کہتے ہین اور جب جہنم یعنی مرت لوک مین آتے
ہین صورت سانپ اور سور اور بچہو اور گیدڑ وغیرہ کی جون پاتے ہین اس راہ کا نام پترجان
یعنی پترلوک ہے ۳ جو گیانی آتما کے ہین وہ نہ دیوجان اور پترجان دونو راہ کو چہوڑ آتما مین
لین ہوتے ہین اور جیتے جی جیون مکت اور مرنے سے بدیہہ مکت پاتے ہین **مولف**
انتہای نظر تک دیکہنا اور امکان بشر تک نیک فعالی کرنا یہی خلاصہ بید اور شاستر اور حکمت
فلاسفہ کا ہے اور اسی ایک مطلب کو بعبارت مختلف ہر ایک اوپ نکہد مین رقم کیا ہے جو لوگ
جہالت سے اپنی عمر کو ضایع کرتے ہین اور مکارون اور گمراہون کے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اونہین کیطرح
نکیل ناک مین ڈالی ساربانون کے پیچہے چلتے ہین اور بوجہہ اپنی پیٹہہ پر رکہتے ہین اور نفع ساربانون کو کہلاتے
ہین اور آپ چال رکہے دوسری کے قول پہ کام کرتے ہین اور جسطرح بندر والا بندرون کو نچاتا ہے
ویسا نچتے ہین وہ دنیا اور عقبیٰ دونون برباد کرتے ہین وہ ہیم اور زر جا سے کبہی آزاد نہین ہوتے ہین جو
کوئی اس مطلب کو پاکے یقین ہے کہ اپنی اولاد کو بے علم نہ رکہے اور خود بہی جہوٹے ہیم اور زر جا سے آزاد

حصہ دوم الکھ پرکاش

۱۲ - چھاپکلی اپنکھد چھیہ مہر اکبرین نمبر ۵۴ اور چھیبدین نمبر ۱۲

جنم سے کرم کو اور کرم سے گیان کو فضیلت ہے

۱ - دریائے سرستی کے کنارہ پر چند برہمن جگ کر رہے تھے چھاپکلی نام برہان
کہ جسکی ماں قوم کی داسی تھی اور باپ برہمن اونکے پاس آن بیٹھا برہمنوں نے
بمجرد دیکھنے کے کہا کہ اسکو اوٹھا دو کیونکہ یہہ قوم کا اصل برہمن نہیں ہے پس اسکا
ہمارے برابر بیٹھنا خلاف رسم اور رواج کے ہے - ۲ گو کہ وہ ذات مین کمتر
تھا لیکن گیان سے سرشت تھا کیونکہ بید اور شاستر کا عالم اور عامل تھا پس اوس نے
برہمنوں سے کہا کہ تم سب بید کا پاٹھ کرتے ہو اور جگ کرتے رہتے ہو افسوس ہے
کہ ہنوز نہین جانتے ہو کہ انسان کو شرافت اور فضیلت کس سبب سے ہی اور وہ
کیا چیز ہے جو تم مین ہے اور مجھہ مین نہین ہے - ۳ برہمنوں نے کہا کہ ہم
اصل برہمن ہین اور تو دوغلا ہے جو کہ برہمن کی فضیلت بید مین رقم ہے وہی
دلیل مکتفی اور مکمل ہے - چھاپکلی نے کہا مشرح ظاہر کرو جو نیرنگی تم مین ہے
۵ برہمنوں نے جواب دیا کہ جو اولاد برہمن کی ہو اور زنار گلے مین رکہتا ہو اور
چوٹی اوسکے سر پر ہو اور جگ اور نیتر کرم اور کرم کانڈ اور پرائشچت کرتا اور
کراتا ہو اور ترکال سندہیا کرتا رہتا ہو اور بید کے موافق عمل کرتا ہو وہ برہمن
کہلاتا ہے - ۶ چھاپکلی نے کہا کہ تم اندک غور کرو - ۱ - سری بید بیاس
اور راجہ جنک وغیرہ اولاد سے قوم برہمن کے نہ تھے اور برہمن بلقب
۲ زنار کچی ولایت کے باشندے گلے مین رکھتے ہین اور چھتری اور بیس

لوک مین پہر بجلی کے مقام مین پہونچتا ہے وہان ایک شخص جو برہما کے دل سے پیدا ہوا ہے وہ اسکو
برہما کی لوک کو لیجاتا ہے پس وہ ان موافق عمل کے مقام پاتا ہے۔ جب تک برہما بیجا ہے خود رہتا ہے
پہر بہی وہان رہتا ہے آخر کار گیان پاکے برہما کی ہمراہ مکت پاتا ہے اور آواگون سے رہت ہو جاتا ہے اس
راہ کا نام دیوجان ہے جن کی روح گیانی ہوتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے وہ اس راہ سے جاتا ہے
اسوجہ سے اوترائن کا مرنا اچہا متصور ہوتا ہے - ۲ جو لوگ جگ وغیرہ کریا اور کرم اور اوپاشنا
کیا کرتے ہین اور اپنے اعمال کے نتائج پر امید رکہتے ہین اور گیان سے بہرہ نہین رکہتے ہین فقط
لوکا چار کو معتبر جانتے ہین اور نیک افعال اور بد افعال کی حقیقت کو نہین جانتے وہ جب
مرتے ہین دہوان کے موکل کے ہمراہ رات کے مقام مین پہونچتے ہین یعنی ظلمات مین اور اوسکے ذریعہ سے
کرشن پچہہ یعنی ناقص النور کی منزل مین پہر دکشنائن ششماہی کے مقام مین پہر ارواح مردگان کے
مقام مین پہر چندرمان کے لوک مین جب وہان پہونچتے ہین دیوتاؤن کی خدمتگاری کرتے ہین
یعنی اونکے درسان دہس ہوکے قوت کو کاٹتے ہین جب میعاد معینہ اونکے افعالون کی ختم
ہوتی ہے پہر بہوت اکاس کی راہ سے مرت لوک مین واسطے پانے جزاے افعالون کے جو
پہلے کیے ہوتے ہین گرتے ہین اوسیکو جہنم یعنی نرک کہتے ہین اور جب جہنم یعنی مرت لوک مین آتے
ہین صورت سانپ اور سور اور بچہو اور گیدڑ وغیرہ کی جون پاتے ہین اس راہ کا نام پترجان
یعنی پتر لوک ہے ۳ - جو گیانی آتما کے ہین وے دیوجان اور پترجان دونون راہ کو چہوڑ آتما مین
لین ہوتے ہین اور جیتے جی جیون مکت اور مرنے سے بدیہہ مکت پاتے ہین **مولف**
انتہای نظر تک دیکہنا اور امکان بشر تک نیک فعالی کرنا یہی خلاصہ بید اور شاستر اور حکمت
فلسفہ کا ہے اور اسی ایک مطلب کو بعبارت مختلف ہر ایک اوپ نکہد مین رقم کیا گیا ہے جو لوگ
حیوانات سے اپنی عمر کو ضایع کرتے ہین اور مکاروں اور گمراہون کے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اونٹون کیطرح
... ساربانون کے پیچہے چلتے ہین اور بوجہ اپنی پیٹہہ پر رکہتے ہین اور نفع ساربانون کو کہلاتے
... رکہے دوسری کے قول پر کام کرتے ہین اور جسطرح بندر والا بندرون کو نچاتا ہے
... دنیا اور عقبیٰ دونون برباد کرتے ہین وہ جیم اور رجا سے کبہی آزاد نہین ہوتے ہین جو
... کو یہ یقین ہے کہ اپنی اولاد کو بے علم نہ رکہے اور خود بہی چہوٹے جیم اور رجا سے آزاد

آپ ہی دیا۔ پانچ آگ بعد اسکے اور اہرات اور پانچون پانی کہ جسمین سے نطفہ انسان کا پیدا ہوتا ہی
اور آخر فنا ہوتا ہی اس شرح سے ہیپہ ۱ آگ وہ ہے جسمین ہوم کرتے ہین اور بجای لکڑی اسکا
دیوتا سورج ہے اور بجای دخان کے شعاع آفتاب کی اور بجای شعلہ کے روشنی دن کی اور بجای
انگاری کے جہات عالم اور بجای چنگاری کے گوشے جہات کے اور بجای پانچوین پانی کے جو آگ مین
ڈالتے ہین اعتقاد اونکا جو قالب کو چھوڑ کے جاتے ہین اور یہ یقین لاتے اور عمل نیک کرتے ہین
اور بجاے ڈالنے پانی کے چاند جو بادشاہ بیدا نتیون اور برہم گیانیون کا ہے۔ ۲ آگ عالم فضا
دیوتا اسکا بجای لکڑی کے سالتمام اور بجای دخان کے ابر اور بجای شعلہ کے برق کی چمک اور بجاے
انگاری کے صبا عقہ اور بجاے چنگاری کے رعد اور بجای پانی کے روح چاند کی اور بجای بہتے پانی کے
بارش ہے ۳ آگ کا دیوتا بجای لکڑی کے زمین ہے اور بجای دخان کے بیسوا نتر اگنی اور بجاے
شعلہ کے شب اور بجاے انگارون کے چاندنی اور بجاے چنگاریون کے ستارے اور بجاے پانچوین پانی
ارواح تارونکی اور بجاے ڈالنے پانی کے غلہ ۔ ۴ آگ کے غذا کہانے والے اور دیوتا ان کا کہولنا
موہنہ کا اور بجاے دخان کے بیران اور بجای شعلہ کے نطق اور بجای انگاری کے بینائی اور بجاے چنگاری
کی قوت سمع اور بجای پانی کے خلاصہ غذا کا جو انسانون کے لائق غذا ہے اور بجای ڈالنے پانی کے
نطفہ انسان کا ہی ۔ ۵ آگ عورت ہی اور بجای لکڑی کے اوسکا مکان مخصوص اور بجای دخان کے
موی زہار اور بجاے شعلہ کے شہوت اور بجای انگاری کے مجامعت اور بجای چنگاری کے لذت
مباشرت اور بجای پانی کے نطفہ مرد کا اور بجای ڈالنے پانی کے نوع انسان کی ۔ جب آدمی مرتا ہی
اوسکو آگ مین جلاتے ہین پس لکڑی اور دخان اور شعلہ اور انگاری اور چنگاری جو مشہور ہین
سب نمایان ہوتی ہین اور بجاے پانی کے جسم مردے کا جلتا ہے اور روح مردے کی اوسمین سے
روشن ہوتی ہے ۔ جو ان پانچون آگ کی حقیقت کو سمجھتے ہین وے دنیادار ہین یا صحرا گزین
مرد ہین یا عورت قوم کے شریف ہین یا رذیل وے ہرن گربہہ کو بصورت راستی کے
کے دہیان کرتے ہین اور دانائون کی بانخد دہوکا نہین کہاتے ہین ۔ جب وے گیانی مرتے ہین روشنی
کے دیوتا کے استہان مین پہونچتے ہین پہر اوس دیوتا کی مدد سے دن کے دیوتا کے مکان مین
پہر شکل پچھ کے مکان مین پہر اوترائن سورج کے مقام مین پہر دیولوک مین پہر آفتاب کے

فضیلت پر اقرار کیا اور ریان کو بخوشنود تمام جانے سے روکا ۲ ریان نے جو اسون سے پوچھا کہ
تمہاری غذا اور تمہارا لباس کیا ہے سب نے کہا کہ جو غذا تمام جاندار کہاتے ہین اور جو لباس
وی پہنتے ہین تم بھی استعمال کرو جو کوئی اس امر کو سمجھے وہ وہ غذا نہ کہاوے جسے معدہ مین
فساد ہوا اور غذا بسبب لذت اور حرام اور مکروہ کبھی اوسکے نصیب نہ ہووے ۳ بید کی
شرتی ہے کہ پہلے طعام سے اور بعد طعام کے آچمن کرے یہہ بمنزلہ لباس طعام کے ہے ۔ ۹
سوبت کینتو تحصیل علم سے فارغ ہوکے ملک پانچال مین گیا اور وہان کے بڑے بڑے
پنڈتون سے مباحثہ مین غالب ہوا پھر راجہ پیرداہن کے حضور مین مباحثہ کو گیا کہ وہ قابل
وقت کا تہا راجہ نے کچھہ تعظیم اور تکریم نکی بلکہ حقارت سے دیکھہ کے کہا کہ ای خورد سال آؤ
اس نے بھی شرائط تعظیم شاہانہ ادا نہ کئے آخر راجہ نے پانچ سوال اس سے کئے ۱ وہ دو راہ
کون سے ہین کہ جنسے بعد چھوڑنے اس جسم کے آدمی اوس عالم مین جاتے ہین ۲ جو ارواح
[illegible] عالم سے اوس عالم مین جاتے ہین وی کسطرح سے پہر اس عالم مین آتے ہین ۳ کیا سبب ہے
[illegible] سے آدمی اوس عالم مین جاتے ہین اور وہ پُر نہین ہوتا ہے ۴ وہ کیا ہے جو چند بار
[illegible] سے نطفہ انسان کا بنتا ہے ۵ ترکیب جانے راہ دیوجان اور پترجان کی کونسی
[illegible] کینتو نے پانچون سوالون کے جواب سے لاعلمی بیان کی تب راجہ نے فرمایا کہ یہہ سوال
[illegible] مشہور بیچ شرتی بید کے ہین اور ظاہر ہے کہ دیوجان عالم ملکوت کو اور پترجان عالم
ارواح کو [illegible] اور جو مرتے ہین انہین دو راہ سے جاتے ہین اور یہہ دو تو براہ ان باپ کے درمیان
[illegible] آسمان مین طالب علم شرمندہ ہوکے باپ کے پاس گیا اور کہا کہ تم فرماتے
[illegible] عالم ہن تر تا تو ہو گیا مگر جب مین پانچ سوال راجہ سے جواب دینے کو عاجز ہوا معلوم ہوا
[illegible] اور معقول تہا باپ نے جب مضمون سوالات کا سنا حیران ہو گیا اور کہا کہ ہم
[illegible] معقول ہے ہم بھی جاہل ہین اب مصلحت یہہ ہے کہ طالب علم بن کے
[illegible] طفل سبب شرم کے کہ مغرورانہ بحضور راجہ بات کرتا تہا نگیا مگر اوتکا
[illegible] ما مرہوا ۔ راجہ نے پہلے تو عذر کیا اور مال اور متاع دینے کو
[illegible] التعلیم کو راضی ہوا ۔ آخر پانچون سوالون کا جواب

بمنزلہ ریاضت کے ہے پس چاہیے کہ کیسی ہی بیماری ہو صبر کرے کیونکہ مصیبت پر فتح
فقط صبر سے ملتی ہے ۶۳ بعضے غذا کو برہم بتاتے ہین اور وجہ یہہ ظاہر کرتے ہین کہ بغیر
غذا کے پران ضائع ہوتے ہین پس یہہ برہم ہے ۶۴ بعضے پران کو برہم قرار دیتے
ہین اور یہہ وجہ ظاہر کرتے ہین کہ جب یہہ نکل جاتا ہے جسم ہیچکارہ ہو جاتا ہے ۔
۶۵ بعضے غذا اور پران دونو کو برہم بتاتے ہین اور وجہ یہہ بتاتے ہین کہ یہہ
باہم ایک دوسرے کے محتاج ہین ایک رکھیشر نے اپنے باپ سے پوچھا کہ جو غذا اور پران کو برہم جانتے
ہین وے جاہل ہین یا عاقل باپ نے جواب دیا کہ غذا سے جسم کا قیام ہے اور پران سے
جسم کو حیات ہے پس دونو کو ایک ہی جاننا چاہئے ۔ ۶۶ اودگیت پران جسم کا
بادشاہ ہے جسطرح بادشاہ رعایا کو فساد سے باز رکھتا ہے اوسیطرح پران جسم کے فساد
اور زخموں کا علاج کرتا ہے ۔ ۶۷ جو پران کو بزرگ سمجھے وہ قوم پر بزرگی پاوے
اور جو نطق کو بزرگ جانے اوسکا کلام بالا رہے اور جو قوت بصر کو شریف سمجھے وہ
تمام عالم کی سیر کر سکے اور دشوار گذار مقاموں مین آسانی سے پہونچ سکے اور جو کان کو
بزرگ جانے وہ جہان کی بات سن سکے اور جو دل کو بزرگ جانے وہ قوم کا پشت پناہ
ہووے اور جو آلہ تناسل کو بزرگ جانے وہ کثیر الاولاد ہووے خلاصہ یہہ ہے کہ جسکو شریف
جانیگا اوسی طرف متوجہ ہو گا پس اوسکے متعلق جو فعل ہین اگر بجا بجی کرے گا
معزز ہو گا اور جو بے تمیزی سے کرے گا اپنے کردار کا نتیجہ پاویگا ۶۸ تمام
حواس ظاہری اور باطنی اپنی اپنی بزرگی کے مدعی ہوے اور پرجاپت کو منصف مقرر کیا
پرجاپت نے حکم صادر کیا کہ جسکے بغیر سب معطل ہو جاوین وہی سب مین بزرگ ہے پس
ہر ایک نے اپنی فضیلت کے ثبوت کو جسم انسان سے کنارہ کیا چنانچہ جب آنکھہ جاتی رہی
جسم انسان کا اندھا ہو کے کاروبار عالم کا کرتا رہا علیٰ ہذا القیاس کان اور ناک اور
ذائقہ وغیرہ کے بغیر حیات مین کچھہ حرج نہوا اور اونکی غیر حاضری مین جسم کا کام جاری رہا
جب پران نے باہر جانیکا قصد کیا سب حواس مثل ماہی بے آب کے مضطرب ہوئے اور سب نے
بغیر اوسکے اپنے تئین ہیچکارہ سمجھا تب ہر ایک نے اپنے دعوے سے باز دعوی دیا اور اوسکی

گانیری منتر کے ہے ہُوْ ہُوْ سُوْہ ہُوْ ایک لفظ ہے اسکو سر قرار دو ہُوْ دوسرا لفظ
اسکو دونو بازو سمجھو سُوْہ تیسرا لفظ ہے اسکو دونو پانو فرض کرو نتیجہ اس کلام کا یہ ہے کا اشرف
موجودات بصورت انسان کے ہے اور پوشیدہ نام اسکا آہنگ ہے یعنی روشن کرنیوالا تاریکی کا اوسی
طرح آفتاب اور آنکھہ کو فرض کرو کیونکہ تمام روشنی آنکھہ اور آفتاب سے ہے - ۲ من آنکھہ کی پتلی کو
کہتے ہین اور من کے معنے انانیت کے ہین یعنی دل کے پس یہہ من روشن کرنیوالا علم اور عقل کا اور
دور کرنیوالا ظلمت جہل اور ظلم کا ہے ۵۷ دل وہ برتن ہے اور وہ روشنی ہے جو روشنی حق ہے
کیونکہ تمام موجودات دل کے اندر ہے جو دل مقدار مین ایک دانہ چاول کے ہے وہی سب کا مالک ہے
اور تصرف کرنیوالا سارے جہان کا اور بادشاہ عادل ہے یہی سب کو ادب سکھلاتا ہے اور اس کا
اطاعت کرنیوالا ہمہ صفات موصوف ہوتا ہے ۵۸ بجلی برہم ہے وجہہ یہہ ہے کہ یہہ تاریکی ابر کو
دور کرتی ہے اور برہم تاریکی گناہون کو پس جو اس صفت سے برق کو برہم جانے وہ گناہون سے
پاک ہو جاوے ۵۹ بید عین نطق ہے اسکو ایک مادہ گاو بچہ دار فرض کرو چونکہ بید چار ہین انکو
چارون تہن اسکے قرار دو - ۱ سوکار بمعنی ہوم ۲ ست کار بمعنی تعظیم اور تعریف - ۳
ہنت کار بمعنی غذا ۴ سودہا کار بمعنی نرین دو پستان جو اول و دوم ہین ان سے دیوتا
نفع پاتے ہین اور تیسرے سے انسان اور چوتھے سے ارواح بتررون کی - نر اس گاے کا پران ہے
اور بچہ اسکا دل ہے **مولف** اسکا حاصل کلام لکھنے کے لائق نہین ہے مگر جو غور کرے وہ سمجھ
سکتا ہے اگر عاقل ہو اور جاہل سے پوشیدہ رکھنا عین مصلحت ہے ۶۰ آتما اگن روپ ہے
جسکا نام بسوا نترا اور حرارت غریزی مشہور ہے اور جیسے جاندار زندہ ہین اور اس سے غذا
ہضم ہوتی ہے اور اسکے کیوقت اوس آگ سے آواز برآمد ہوتی ہے جیسے دیگ مین بوقت
رکھنے چولہے پر جب کوئی دونو کانون کے سوراخ بند کرے وہ آواز از خود مسموع ہوتی ہے جب
آدمی قریب المرگ ہوتا ہے لہذا معدہ مین تحلیل نہین ہوتی ہے پس وہ آواز بھی مسموع نہین
ہوتی ہے یہہ آواز جسکی تعریف ہوئی انا ہد شبد ہے اور یہہ نہ قسم کی ہوتی ہے - ۶۱ جب
آدمی مرتا ہے ہوا مین جاتا ہے اور ہوا اسکو چاند مین پہونچاتی ہے اور وہ آفتاب مین
اور وہ برسات کے عالم مین پس وہان بہت آرام سے بے اندوہ رہتا ہے - ۶۲ ہماری

وذمت لینا یعنی تمدن ۴ کی ذل او حرکت نالائق سے روکنا کہ یہہ حرکت کرنے والا خوار ہو لیکن
کا ہے نتیجہ کلام کا یہہ ہو کہ جو کچہہ ادا اختیار کرے اوس سے یگانہ اور بیگانہ راضی ہو یں خوش
گذران ہو ۲۵ ہردی اور ستی بمعنی ہرن گر یہہ مترادف ہیں چونکہ یہہ سب سے مقدم ہے
اسواسطے جو اسکا نام ستی قرار پایا جو انیا سمجھے وہ دشمنوں پر غالب ہے اور تمنا درعیب
اور دغا اور فریب سے دور رہے مولف جو حرکت ناشائستہ نکرے اوسکا کوئی دشمن نہو
اور جو کثافت باطن نہو اپنی حرکت سے آپ ذبح ہو ۵۲ ہرن گر یہہ مجموعہ عناصر لطیف کو
کہتے ہیں یعنی حیوان کو کہ اسمیں آلایش کسی عنصر کی نہیں ہے اور ویرات عناصر مرکب کو کہتے ہیں
یعنی جسمیں صورت کل عالم کی موجود ہو - چاہیے کہ ہرن گر بہہ اور ویرات کو دو نہ سمجھے
بلکہ عین برہم جانے کیونکہ برہم عین ستی ہے اور ستی پر غالب ہو یعنی جاننے والا اس ستی کا
نیستی پر غالب ہو جاتا ہے ۵۳ جب کہ پہلے پانی پھر جملہ عناصر لطیف موجود ہوئے پھر اوسکی
لطافت سے ستی بمعنی ہرن گر یہہ موجود ہوا پھر اوس ستی یعنی برہم سے ویرات روپ
یعنی پیدا ہوا جسکی مراد صورت کل عالم سے ہے ظاہر ہوا اور فرشتے یعنی دیوتا پیدا ہوئے اس وجہ
دیوتا ستی سے مشغول ہوئی کہ وہ برہم ہے ستی کے تین حرف ہیں س تا ی بس س اور
ی سے مراد قوت اور حرکت ہے بس کہ یہہ بیچ ہیں اور موت سے آزاد ہیں اور تا بے حرکت
اور جہوٹہہ اور مردہ ہے یعنی وہ دو زندہ ہیں اور یہہ تیسرا مردہ مگر دوسرے حرف کی جان
وہ ستی اور حیات ہی اور وہ ستی اور حیات ہے دو طرف سے پکڑا اس سبب سے وہی تو
اوسے زوال ہوگیا جو اس عبارت کے مطلب کو سمجھے اگر اوس سے خطا جہوٹہہ بات زبان سے سرزد ہو
جہوٹہہ ظاہر نہو وہ ستی عین برہم ہے اور جو پرش ہے وہ راج چشم طرف راست میں
وہ سب ہے اور آفتاب اور چشم راست ایک دگر سے نسبت رکہتے ہیں کیونکہ آفتاب آنکہہ میں
اور آنکہہ آفتاب میں ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ آنکہہ آفتاب کی قوت سے دیکھتی ہے اور آنکہہ
کی قوت سے آفتاب نظر آتا ہے جب آدمی قریب المرگ ہوتا ہے روشنی آنکہہ کی کم
ہوجاتی ہے اوس وقت میں آفتاب کی روشنی کم نظر آتی ہے کہ شعاع آفتاب کی آنکہہ میں پہنچ اثر نہیں
کر نہیں سکتی ہے ۵۶ وہ پرش جو آفتاب میں ہے سر اوسکا وہ لفظ ہے جو شروع میں

خصال اور نیکی افعال آدمی ہوتے ہین ۲ انسان جو اعتدال کی حفاظت کرتے ہین اور سخاوت روکی
اختیار کرتے ہین اور انتظام دنیا اور آخرت بواجبی کرتے ہین اور خویش اور بیگانہ اور دوست اور دشمن سے
بعدل پیش آتے ہین یہہ بھی بصورت آدمی ہین ۲ اسر یعنی اہرمن اور شیطان اور ظالم اور جاہل اور
مغلوب شہوت اور غضب اور تعصب اور حسد وغیرہ یہہ بھی آدمی ہین اور کوئی نہین ہین ۲ ن
تینون قسم کے بحضور اپنے باپ کے حاضر ہوا اور خواستگار ہدایت کے ہوئی باپ نے حرف ال کہہ کے تینون
سے کہا کہ اسکے مطلب کو سمجھ لو یہی ہدایت میری ہے ۲ چونکہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ؛
ہر ایک نے جو سمجھا بیان کیا ۱ ہیرون نے کہا کہ ای باپ ہم سمجھے ہین کہ آپ فرماتے ہین کہ ہم جیسا دم
کرین یعنی حواسون کو وسواس ظاہری اور باطنی سے روکین باپ نے جواب مین بہت خوشی سے پر لو کہا
یعنی درست اور حق یعنی خوب سمجھے ۲ آدمیون نے کہا کہ ہمارے قیاس مین آیا کہ آپ فرماتے ہین کہ حکمت اور
شجاعت اور عفت سے عدالت کرو اور عموم الناس سے خوش گذران رہو باپ نے خوش ہو کے پر لو کہا
اسرون نے کہا کہ ہماری سمجھ مین آیا ہے کہ آپ یہہ فرماتے ہین کہ خلق آزاری اور کینہ کشی اور شہوت پرستی
اور غضب رانی اور ہر قسم کی بدکاری چھوڑ دو اور جہالت سے باہر نکلو اور تعصب نکرو باپ نے خوش
ہو کے پر لو کہا ۲ پرجاپت نے کہا کہ یہی ال دیوبانی ہے اور دیو سے مراد دیوتا ہے اور دیوتا برہم ہے
جب بادل گرجتا ہے تو دال کی آواز برآمد ہوتی ہے (دد د) اوسکے معنے سمجھو کہ ضبط کرنا حواس
اور سخاوت اور شجاعت سے پیش آنا مخلوقات سے اور آزار ندینا کسی جاندار کو آواز غیبی اور
آکاش بانی اور کلام ایزدی ہے پس جمیع مخلوقات کو چاہیے اس پر اپنا عمل رکھین مولف
فرشتے وہی ہین جو نیک اور بد جہان سے کنارہ کرتے ہین انسان وہی ہین جو اعتدال کی حفاظت کرکے
حیات کو آرام سے قطع کرتے ہین حضرت شیطان وہی ہین جو جہان کی آزار دہی کو نکوہی عاقبت
کی سمجھتے ہین اور جہل اور ظلم سے مرتے اور پیدا ہوتے ہین شر اور اسر اہم فرضی ہین جو کچھ ہے یہہ دنیا
۱ہ برہم ہے وہ پرجاپت جسکی اولاد مین یہہ تینون قوم ہین اوسکا دوسرا نام ہردے یعنی دل
اور دل مین عقل ہوتی ہے اور عقل روشنی ہے اور روشنی برہم ہے پس معنی ہردی اور پرجاپت کے
سمجھو ۔ ہردی کے تین حرف ہین اہر اسکے معنے مین پکڑنا حواس نکو لذات محسوسات
۲ دے ۔ اسکے معنے مین یگانہ اور بیگانہ سے مثل حواسون کے ہین بواجبی خدمت کرنا ا

نتیجہ نیکی کا نہیں ملتا اور بد افعالی سے بدی کا اور نہ اسپر کوئی عمل کرنا فرض ہے کیونکہ وہ برہم ہوجاتا ہے اور برہم قادر نیک اور بد افعال پر ہے جیسے عوام ڈرتے ہیں اور جسکو عوام جانتے ہیں وہ اوسکی قدرت میں آجاتے ہیں کیونکہ جو برہم کو جانتا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے وہ برہم ہوجاتا ہے اور خدا بن جاتا ہے ۲۷ عرفان حاصل کرنے کی ترکیب - اگیان اندری اور کرم اندری اور انتہ کرن کو بس مین کرے کہ حکم کے موافق کام کرین ۲ تمام خواہش دنیا اور عقبی کو چھوڑ کے فقط برہم کے پانے کی خواہش رکھے ۳ رنج اور راحت اور سردی اور گرمی اور موافقت اور ناموافقت زمانہ اور تنگی اور فراخی حال سے مسرور اور مغموم نہووے اور تکبر اور کینہ اور حسد اور غم اور غصہ اور حرص اور ہوس اور محبت اور الفت اسباب دنیا اور عقبی اور لذات محسوسات کو بالکل دفع کرے اور جہل اور ظلم سے آزاد ہووے - ۴ بید اور شاستر اور علم معقولات حاصل کرے اور اوستاد کامل تلاش کرے پھر اوستاد کے قول پر اعتماد رکھے ۵ اپنے تئین اپنے مین دیکھے اور سمجھے کہ مین کل ہون جزو نہین ہون اور جو کچھ ہے مین ہون میرے سوائے کوئی اور کچھ نہین ہے اور مین آتما سبکی ہون اور سب میری آتما مین بس جو ایسا سمجھیگا وہ نیک اور بد فعل سے آزاد ہوجائیگا اور نتائج افعال سے بری ہوگیا - ۶ جو اس ترکیب سے آتما کو جانے وہ برہمن ہوجاویگا اور برہم کا جاننے والا کہاویگا بلکہ وہ جسکو چاہے مثل اپنے بنالیوے جو اس موافق عمل نہ کرے اور زبانی دعوی کرے وہ پاپی ہے ۲۸ راجہ جنک نے ایسی نصیحت سنکے کہا کہ مین آپ کی ہدائت سے زندان جہالت سے رہا ہوا اور تخت دانش پر جلوس کیا یہہ سلطنت جسکو عوام عبادت اور ریاضت سے خواہان ہین ناچیز سمجھتا ہون اور اپنے تئین آنندسروپ جانتا ہون - ۲۹ پورن برہم ۱ پورن کے معنے نہائت اوس ذات کے ۲ پردانی کے معنے نہائت عالم اور نام اور صورت چونکہ نام اور صورت اور عالم اوس نے نہائت سے پیدا ہو اور قائم ہین اور محو ہونگے اسواسطے اسکا نام پرپورن جسکے معنے اوم ہین ہوا اور یہی نام برہم کا سب سے اعلی ہے بمنزلہ جداکاش کے جو محیط اسما اور صفات اور اشکال اور موجودات کا ہے چاہیے کہ جداکاش کو برہم جانے کیونکہ تمام موجودات درونی اور بیرونی اوسکے احاطے مین ہین - ۵۰ پرجاپت کی نسل تین قسم کی ہے ۱ دیوتا یعنی سر اور فرشتے اور موکل اور فرخندہ

نوع بنوع کی ریاضت اور عبادت اور کرم اور اوپاستنا کرتے ہین جب اوسکو پاجاتے
ہین ساکت اور خاموش ہورہتے ہین کیونکہ آتما سراپا علم اور عقل ورپران ورجان جہان ہے
۱۰ بعد جاننے آتما کے خواہش جاہ اور جلال اور مال ور متاع اور زن اور زمین اور
فرزند اور یار اور ہردگار ور بہشت اور لذات بہشت سب ہیچ اور پوچ معلوم ہوتی ہین
کیونکہ یہہ سب جگت مین ہین اور جگت نیست ہست نماهی اور وہ جو ہست مطلق ہے ایک
آتما ہے - ۱۱ عوام کو دو قسم کی خواہش ہوتی ہے ایک لذات عقبی کی که بہشت مین
حور اور غلمان اور شراب اور ساقی اور حوض اور سایہ دار درخت ملینگے اور اگلے
جنم مین اس جنم کی نیک فعالی کا بدلہ حاصل ہوگا اور پترلوک مین سکھہ ملیگا - دوسری
لذات دنیا کی مثل راج اور حکومت اور دولت اور عیش ور آرام اور تندرستی
اور کثرت اولاد اور قطار مستورات اور جب ایک قسم کی خواہش دلکو پکڑتی ہے
دوسری اوسکے ہمراہ جا بیٹھتی ہے جیسے سایہ دھوپ کے ہمراہ رہتا ہے اور دھوپ آفتاب
کی وی نہین جانتے ہین که جیوآتما اور آتما اور پرم آتما برائے
نام تین ہین حقیقت مین ایک ہین اور خواہش دنیا اور عقبی برائے نام دو ہین مگر خواہش
ایک ہی ہے - جو آتما کو واحد جانتا ہے وہ بیم دوزخ اور امید بہشت اور عذاب
ور نتایج ثواب اور حصول لذات اور محرومی اسباب دنیا اور عقبی کو ناچیز اور محض
جھوٹھہ اور ہر طرح سے بے حقیقت اور فانی جانتا ہے اور ہر حال کو جو اوسکے جسم پر
گذرے مساوی سمجھتا ہی اگر آرام ملے جانتا ہے کہ اسکو فنا ہی اور اگر تکلیف ہوجاتا ہی
کہ اسکو بہی فنا ہے کیونکہ اوسکو تمیز تفریق رنج اور راحت کی نہین رہتی ہے وجہ یہہ ہے
کہ آتما گیانی کو ارادہ کرنے اور نہ کرنے کسی فعل کا کسی مدعا سے نہین ہوتا ہے پس
راست ہونے یا بگڑنے سے ملال اور خوشی ہی نہین ہوتی ہے اور شہوت اور غضب
دور ہوجاتے ہین کیونکہ جو منتہائی مراتب ہی اوسکو پاجاتا ہے - ۱۲ بید کی سرتی ہے
کہ برہم گیانی کو سب قسم کے گناہون سے فضیلت قدیم سے ہے اور یہہ پابند عمل کا نہین
رہتا ہے اور نہ عمل کے سبب سے فضیلت اور رزیلت پاتا ہی کہ نیک افعالی سے اوسکو

ناپید اگنار مین غوطے کہاتے ہین اور ہمارے درختون سے لذت دار میوہ کی امید رکہتے ہین
اور جہل مرکب کے زندان مین مقید ہین وہ کبہی آرام کو نہ پاوینگے دنیا مین عاقبت کے بہروسے سے
تکلیف اوٹہاوینگے اور عاقبت مین دنیا کے بہروسے سے بےچین رہینگے ۔ ۳ جو آتما کو جانیگا وہ کبہی خواہش
دنیا اور عقبی مین نہ پہنسیگا اور مکروہ اور نامرغوب کی آفات سے نہ ڈریگا اور سب سے آزاد ہو کے
برہم مین لین ہوگا ۔ اور جو ہر عمل اسکے کریگا اور نتائج پر بہروسا رکہیگا اسکو واسطے حاصل کرنے
نتائج اعمال لامحالہ دوسرا جسم قبول کرنا لازم ہوگا کیونکہ نتیجہ جسم کے اتصال سے ملتا ہے پس واسطے
حاصل کرنے نتیجہ کے قبول کرنا جسم کا لازم ہے ۔ ۴ جیو آتما ظاہرا مقید زندان جسم ہے مگر جو
عارف ہو وہ قید مین نہین رہتا بلکہ اپنے تئین اوس زندان مین پاسبان قیدیونکا سمجہتا ہے
قید فقط غفلت اور جہالت ہے عارف آتما کا مقید نہین رہتا ہے ۔ ۵ جسنے آتما کو نہین پہچانا
وہ ظلمات جہالت مین بہٹکتا ہے اور دریای غم مین غوطے کہاتا ہے اور آتش حرمان
سے جلتا ہے اور جسنے آتما کو پہچانا وہ بے زوال اور سراپا سرور ہو جاتا ہے ۔ ۶ آتما کو جاننے
والا کسی سے نہین ڈرتا ہے اور آفات سے مغموم نہین ہوتا ہے کیونکہ سبکو یکسان جانتا ہے
پس وہ کس سے ڈرے اور کسکو اپنے سے برا سمجہے اور کسکے حضور مین اپنے تئین داسان داس
قرار دیوے جسکو ایسے کمال حاصل کرنیکی خواہش ہو وہ آتما مین محو ہووے ۔ ۷ پانچون جسم
ظاہری اور بہوت آکاش سب آتما سے موجود ہوئے اور تمام کثرت حقیقت مین آتما کی
وحدت ہے پس جو آتما کو متعدد سمجہتا ہے وہ ہر دم مرتا ہے اور جو ایک سمجہتا ہے وہ گہٹتا ہے
نہ بڑہتا ہے اور بحالت اصلی رہتا ہے پس حیات ابدی پاتا ہے ۔ ۸ آتما بیاپک ہے یعنی کل شی مین
محیط ہے اور سب سے اعلے ہے پس جسکو حق الیقین سے آتما کا گیان ہو جاوے وہ تلاش سے
باز رہتا ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ گم شدہ کو تلاش کرتے ہین حاضر کو کون تلاش کرتا ہے
؎ [illegible] جب گم ہو بلبیں ؎ تن مین من مین نین مین واکو کیا سندیس
؎ جب [illegible] مین آجاوے پہر زیادہ فکر کرنا بہی لازم نہین ہے کیونکہ توہمات
[illegible] نہین اور [illegible] اور جتنے حواس کو مشق لے سود
[illegible] ۔ ۹ [illegible] آتما کے پہچاننے کو بیدہ [illegible] ہین اور

م نام اور تمام جرم اور۔ اور اور عنصر جس طرح اسما سے برآمد ہوئی ہین
طرح تمام راہ اور رسم اوس سے برآمد ہوئی ہین پس آن تما کی شناخت کلی پرجاو تی ہوجاتا
مین سچ کہتا ہون اور حق الیقین سے بیان کرتا ہون اور محقق اس راہ کا ہون
بزرگون نے اسی راہ سے کمال کو پایا ہے اور اسی راہ سے مین نے گیان حاصل
ہے اور نتیجہ اس راہ کے اوپر چلنے کا یہہ ہے کہ انسان سراپا نور ہوجاتا ہی مگر جب تک
نمود شہوات سے پاک نہین ہوتا ہے آتما کو نہین پاتا ہے اور دور رہتا ہے تو نور
کے رنگ کہ بعضے رنگ اوس نور لا ثانی کا سفید بتاتے ہین بعضے صندلی بعضے
بعضے سرخ بعضے گلگون غرضکہ ہر ایک بر رنگ دیگر کے نشان دیتا ہے سبب
اختلاف بیانی کا یہہ ہے کہ رگ ہتا مین بہت رگ ہی ہین جسنے اون رگو
رگ کی تعریف اپنے گورو سے معلوم کی اوسی رگ کے رنگ کو دہیان کیا او
اپنے شاگردون کو بتایا حقیقت مین وہ رگ ہتا لوح محفوظ ہے اور بے رنگ
جسکے خیال مین جو رنگ آگیا اوسنے اوسی رنگ کو اوسکا رنگ قرار دیا۔ جو غور
دیکھے وہ معلوم کرے کہ انمین سے کوئی سمجھہ دار نہین ہی اور حقیقت مین بیخبر ہین پس
جس رنگ کا دہیان کرتا ہے اوسکی آخرت اوس رنگ کے دیوتا کے ساتھہ ہوتی ہی وہ
برہم کو نہین پاتا ہے۔ برہم بے رنگ ہے اوسکے دہیان کو بیرنگی کا دہیان چاہئی
اور شہوت اور غضب بلکہ تمیز سے بہی آزادی واجب ہے جب سب سے صفائی
ہو تب نور علم اور عقل سے منور ہو عارف راہ حق کو نتیجہ اعمال پر نظر نہین رہتی ہے
اور اوسکا واقف ستوگن سروپ اور پرم آتما روپ ہو جاتا ہے مولف
اس مجمل عبارت کی شرح چراغ حقیقت مین فقیر نے مفصل لکہی ہے جو اوسکو دیکھے
یقین ہے کہ معنے کو خوب سمجھے۔ ۲۔ جو کوئی تحقیقات مین محسوسات کے محو ہوتے ہیں
اور نتایج کی امید سے گرفتار اعمال کے رہتے ہین اور کرم کانڈ اور اوپاسنا
وسیلہ سے برہم کے پانے کی امید کرتے ہیں۔ وہی ظلمات جمعنے اندہکار اور اگیان یعنی جہل
مین وے سبد ہے راہ کو بہول۔ مین بہٹکتے بہرتے ہین اور دریا سے

ناپید اکنار مین غوطے کہاتے ہین اور ہمارو ار درختون سے لذت دار میوہ کی امید رکہتے ہین
اور جہل مرکب کے زندان مین مقید ہین وہ کبہی آرام کو نہ پاوینگے دنیا مین عاقبت کے بہروسے سے
تکلیف اوٹہاوینگے اور عاقبت مین دنیا کے بہروسے سے بیچین ہونگے ۔۳ جو آتما کو جانیگا وہ کبہی خواہش
دنیا اور عقبی مین نپہنسیگا اور مکروہ اور نامرغوب کی آفات سے نہ ڈریگا اور سب سے آزاد ہو کے
برہم مین لین ہوگا ۔ اور جو برعکس اسکے کریگا اور نتائج پر بہروسا رکہیگا اوسکو واسطے حاصل کرنے
نتائج اعمال لامحالہ دوسرا جسم قبول کرنا لازم ہوگا کیونکہ نتیجہ جسم کے اتصال سے ملتا ہی پس واسطے
حاصل کرنے نتیجہ کے قبول کرنا جسم کا لازم ہی ۔۴ جیو آتما ظاہرا مقید زندان جسم ہے مگر جو
عارف ہو وہ قید مین نہین رہتا بلکہ اپنے تئین اوس زندان مین پاسبان قیدیونکا سمجہتا ہے
قید فقط غفلت اور جہالت ہی عارف آتما کا مقید نہین رہتا ہی ۔۵ جسنے آتما کو نہین پہچانا
وہ ظلمات جہالت مین بہٹکتا ہے اور دریای غم مین غوطے کہاتا ہے اور آتش حرمان
سے جلتا ہے اور جسنے آتما کو پہچانا وہ بے زوال اور سراپا سرور ہوجاتا ہی ۔۶ آتما کو جاننے
والا کسی سے نہین ڈرتا ہے اور آفات سے مغموم نہین ہوتا ہے کیونکہ سبکو یکسان جانتا ہے
پس وہ کس سے ڈرے اور کسکو اپنے سے برا سمجہے اور کسکے حضور مین اپنے تئین ترسان دل
قرار دیوے جسکو ایسے کمال حاصل کرنیکی خواہش ہو وہ آتما مین محو ہووے ۔۷ پانچون جسم
ظاہری اور بہوت کاش سب آتما سے موجود ہوئے اور تمام کثرت حقیقت مین آتما کی
وحدت ہے پس جو آتما کو متعدد سمجہتا ہی وہ ہر دم مرتا ہے اور جو ایک سمجہتا ہی وہ گہٹتا ہے
نہ بڑہتا ہی اور بحالت اصلی رہتا ہی پس حیات ابدی پاتا ہی ۔۸ آتما ایک ہی یعنی کل شی مین
محیط ہی اور سب سے اعلے ہی پس جسکو حق الیقین سے آتما کا گیان ہوجاوے وہ تلاش سے
باز رہتا ہے اور یہ وجہ ظاہر ہے کہ گم شدہ کو تلاش کرتے ہین جانے کو کون تلاش کرتا ہی
سے [illegible] جب تم ہو بالیس [illegible] ہین من ہین ہین واکو کیا سند لیس
جب [illegible] مین آجاوی پہر زیادہ فکر کرنا بہی لازم نہین ہے کیونکہ توہمات
[illegible] نہین اور دل اور دماغ اور چند حواس کو مشق سے شعور
[illegible] ۹ قبل آتما کے پہچاننے کو بیدہ ہے ہین اور

تمام نام اور تمام جرم اور جسم اور شکل اور عنصر جس طرح آتما سے برآمد ہوئی ہین اسی
طرح تمام راہ اور رسم اوس سے برآمد ہوئی ہین پس آتما کی شناخت کل پر حاوی ہوجاتا
ہے مین سچ کہتا ہون اور حق الیقین سے بیان کرتا ہون اور محقق اس راہ کا ہون
کہ بزرگون نے اسی راہ سے کمال کو پایا ہے اور اسی راہ سے مین نے گیان حاصل
کیا ہے اور نتیجہ اس راہ کے اوپر چلنے کا یہہ ہے کہ انسان سراپا نور ہوجاتا ہے مگر جب
تلک کہ شہوات سے پاک نہین ہوتا ہے آتما کو نہین پاتا ہے اور دور رہتا ہے تو غور
کر کے سن کہ بعضے رنگ اوس نور لاثانی کا سفید بتاتے ہین بعضے صندلی بعضے سبز
بعضے سرخ بعضے گلگون غرضکہ ہر ایک بہ رنگ دیگر کے نشان دیتا ہے سبب
اختلاف بیانی کا یہہ ہے کہ رگ ہتا مین بہت رگ ملی ہین جسنے اون رگون سے
کسی رگ کی تعریف اپنے گورو سے معلوم کی اوسی رگ کے رنگ کو دہیان کیا اور
اپنے شاگردون کو بتایا حقیقت مین وہ رگ ہتا لوح محفوظ ہے اور بے رنگ ہے
جسکے خیال مین جو رنگ آگیا اوسنے اوسی رنگ کو اوسکا رنگ قرار دیا - جو غور سے
دیکھے وہ معلوم کرے کہ انمین سے کوئی سمجہدار نہین ہے اور حقیقت مین بیخبر ہین پس جو
جس رنگ کا دہیان کرتا ہے اوسکی آخرت اوس رنگ کے دیوتا کے ساتھہ ہوتی ہے وہ
برہم کو نہین پاتا ہے - برہم بے رنگ ہے اوسکے دہیان کو بیرنگی کا دہیان چاہئے
اور شہوت اور غضب بلکہ تمیز سے بہی آزادی واجب ہے جب سب سے صفائی
ہو تب نور علم اور عقل سے منور ہو عارف راہ حق کو نتیجہ اعمال پر نظر نہین رہتی ہے
اور اوسکا واقف ستوگن سروپ اور برہم آنند روپ ہوجاتا ہے مولف
اس مجمل عبارت کی شرح چراغ حقیقت مین فقیر نے مفصل لکہی ہے جو اوسکو دیکھے
یقین ہے کہ معنے کو خوب سمجھے - ۲ - جو کوئی تحقیقات مین محسوسات کے محو ہوتے ہین
اور نتایج کی امید سے گرفتار اعمال کے رہتے ہین اور کرم کانڈ اور اوپاسنا کے
وسیلہ سے برہم کے پانے کی امید کرتے ہین وہی ظلمات یعنے اندہکار اور اگیان یعنی جہل
مر بہنستے ہین وے سیدہے راہ کو بہول جنگل مین بہٹکتے پہرتے ہین اور دریا سے

فرزند کے پیدا ہوتا ہے بیٹے کو فرض ہے کہ باپ کی خواہش کو پورا کرے ورنہ اوسکا باپ واسطے تمام کرنے اپنی خواہش کے دوسرا جنم پاویگا ۔ ۴۴ انسان اسواسطے جاننے علم الہی اور نیک عمل کرنے کو پیدا ہوا ہے

پہلے جو کچھ بیان ہوا وہ اون کے متعلق تھا جو گرفتار خواہش کے ہین اب اونکا بیان ہوتا ہے جنکو خواہش نہین ہے خواہش سے آزاد ہونیکو دو سبب ہوتے ہین یا جو خواہش ہو وہ حاصل ہو جاوے یا عقل سے اوسکی حقیقت معلوم ہو جاوے کہ ناچیز اور فانی ہے جسکو آتما کا گیان ہو جاوے وہ سب کو پا سکتا ہے کیونکہ آتما سے سب چیز موجود ہوئی ہین اور کچھ شک نہین کہ آتما سب مین بیا پک ہے جو آتما کو پاتا ہے وہ مستغنی ہو جاتا ہے اور اوسکی خواہش ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی متحرک نہین ہوتی ہین اور مطلق خواہش اسمین نہین رہتی ہے اگر کچھ خواہش رہ جاوے ناگزیر دوسرا جسم واسطے اتمام خواہش کے قبول کرنا لازم آوے جو خواہش سے آزاد ہوا وہ برہم ہو گیا پہر قیود اجسام لطیف اور کثیف وغیرہ سے خلاص ہوا یہی برہم ہے ۔ ۴۵ بید کی شرتی ہے جسکے دلمین خواہش اور آرزو ہے وہی مرنے والا ہے اور جو خواہش سے آزاد ہوا وہ امر ہو گیا اور اوسنے برہم کو اسی قالب عنصری مین پایا بلکہ وصل ہو گیا بلکہ عین برہم ہو گیا خواہش سے آزاد ہونا یہی مکت ہے اور خواہش مین مبتلا رہنا یہی بندہن ہے ۔ خواہش دنیا ہو یا عقبی غرضکہ کسی لوک کی ہو یکسان ہے کیونکہ جسکا نام رکہا گیا اور شکل متخیل ہوئی وہ فانی ہے اور جو موجود ہوا وہ معدوم ہونے والا ہے پس چاہئے کہ جسطرح سانپ کینچلی کو چہوڑ کے کینچلی کیطرف کچھ التفات نہین رکہتا ہے اور اوسکی جدائی سے کچھ غم نہین کرتا ہے اسیطرح شہوت لذات جسمانی کو کہ دنیا اور عقبی کی لذات جسمانی ہین چہوڑ کے پاک ہو جاوے پہر عین برہم ہے ۔ ۴۶ جاگولک نے کہا ای راجہ جنک آتما کے پانے کی راہ حد سے زیادہ مشکل ہے اور بہت باریک ہے قدیم عقلا اور حکما سب اس راہ پر چلتے رہے ۔ جسطرح آتما سے

جسم قبول کرتا ہے پہلے کہتا ہے کہ مین ہون یعنے آہنک اور جیوآتما کے ہمراہ
پہلے بدن کے علم اور عمل ہمراہ ہوتے ہین ۔ ۴۱ جیوآتما کسطرح بدن کثیف کو
چہوڑ بدن لطیف مین رہتا ہے اور دوسرا قبول کرتا ہے ایک قسم کا ایک کیڑا
ہوتا ہے اوسکی رسم ہے کہ جب ایک پتّے سے دوسرے پتّے پر جاتا ہے پہلے
دوسرے پتّے پر پانو جما لیتا ہے پیچہے پہلے پتّے سے پانو کو اوٹہاتا ہے اوسیطرح
سے جیوآتما ایک جسم کو چہوڑ دوسرا جسم اپنی خواہش کے موافق قبول کرتا ہے
جسطرح زرگر ایک زیور کو توڑ دوسرا زیور گہڑتا ہے اوسیطرح جیوآتما ایک جسم
چہوڑ دوسرا جسم قبول کرتا ہے ۔ ۴۳ تناسخ کی تعریف مین ۔ جو اپنی عمر اور عقل
اور دولت کو واسطے نجات ارواح پتروں کے صرف کرتا ہے وہ پترلوک کو
جاتا ہے جو کنہ برہ لوک کے جانے کے لائق ہوتا ہے وہ وہان جاتا ہے علےٰ ہذالقیاس
دیوکرم کا کرنیوالا اپرجاپت کرلوک کو اور عاقل برن گرہہ کے لوک کو غرضکہ ارادہ
اور عمل کے موافق مقام پاتا ہے ۔ ۱ جیوآتما عین برہم ہے مگر اسکی رسم ہے کہ جب
شک اور وہم سے قریب ہوتا ہے عین شک ہوجاتا ہے اور اوسیکے موافق فعل
کرتا ہو اور جب عقل اور گیان سے نزدیک ہوتا ہے عین عقل ہوجاتا ہے علےٰ ہذالقیاس
دل اور پران اور آنکہہ اور کان اور زمین اور پانی اور ہوا اور آگ اور آکاش اور شہوت
اور غضب اور تمیز اور نیکی اور بدی اور غم اور سرور غرض جسکے قریب ہوتا ہے سراپا
[illegible] ہوجاتا ہے اور اوسیکا فعل کرتا ہے علاوہ اسکے جیسا کہ اوسپر اطلاق این آن
[illegible] ویسا ہی وہ ہوجاتا ہے اور ویسا ہی فعل کرتا ہے اور جیسا کہ فعل صادر
[illegible] ویسا ہی مقام ملتا ہے نیک فعل سے نیکنام اور بدفعلی سے بدنام ہوتا ہے
[illegible] مقام اور افعال کے موسوم اور موصوف ہوتا ہے جیوآتما عین خواہش
ہے پس [illegible] ہوا اور خواہش سے جیسے عمل ہون ویسا نتیجہ ملے اور
[illegible] ۴۴ بیٹے کی سُرتی ہے جیوآتما کی جیسی خواہش نیک یا بد ہو
[illegible] پہنچتا ہے اگر فرزند کی خواہش رکہتا ہو تو بصورت

جوکرم دیو کے عالم مین پہونچے ایسے سو سرور کی برابر ہی جو اجان دیو ہوجا وین اور ایسے
سوسرور کی برابر ہے جو بد افعالی سے مجتنب رہی اور امید نتیجہ نیک فعالی کی نرکہے
اور جو ایسا نیک ہو کہ اوسسے کوئی گناہ سرزد نہو وہ دیوتا کہلا وے ایسے
سو مرتبہ کے برابر برجاپت کا مرتبہ ہے ایسے سو مرتبہ کے برابر برہما کا مرتبہ ہے
اور پرم انند پرم لوک ہے یعنی عالم وحدت - ۳۹ - جب کوئی راجا کہین کو جاتا ہے
تمام اہلکار اوسکے ہمرکاب ہوتے ہین اور جب وہ آتا ہے سب ہمراہ آتے ہین
اور انتظام اپنے اپنے تعلق کا کرتے ہین اسی طرح جیو آتما کی حواس ظاہری اور
باطنی اور قوائے افعالی ہمراہی کرتے ہین - ۴۰ - شارک کا بیان جب انسان کا
بدن ضعیف ہوتا ہے اور وقت مفارقت روح کا جسم سی آتا ہے انسان کو بہ سبب
الفت جسم سے نہایت غم اور اندوہ ہوتا ہے کہ کسیکو اوس حالت مین نہین پہچانتا ہے
اور اوس وقت جیو آتما لطافت اور طاقت حواسونکو اونکی تعینانی کے مقامات سے
اوٹھا اپنے ہمراہ لیتا ہے اور اوس روشنی سے جو دلمین بصورت عقل کے
رکہتا ہے جمع کرتا ہے صاحب جسم کا اپنے تئین عین جسم جانتا ہے لیکن بینائی اپنا
کام نہین کرتی ہے کیونکہ وہ جسم کثیف چہوڑ کر جسم لطیف سی متصل ہوجاتی ہے
اور جسم لطیف سے ملکے آفتاب سی جا ملتی ہے اسی طرح قوت شامہ زمین سی ملجاتی
ہے اور ذائقہ برن سے اور نطق آگ سے اور لمس ہوا سے اور سمع جہات
اور دل چاند سے اور عقل بہوت آکاش سی جب طرح جیو آتما مع سب متعلقات کے [illegible]
ہوتا ہے اگر اعمال عامل کی قوت نظری سے نیک ہووین تو جیو آتما آنکہہ کی راہ سے [illegible]
ہوتا ہی اور آفتاب سی واصل ہوتا ہی اسی طرح ہر ایک قوت سی قیاس کرنا ہی جس [illegible]
اعمال ہر طرح سے نیک ہووین اوسکی جیو آتما ام الدماغ سے برآمد ہوتی ہے اور [illegible]
عالم کو پہونچتی ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ جیسے فعل کرتا ہے ویسے ہی راہ سے [illegible]
نکلتا ہے اور ویسے ہی عالم کو پہونچتا ہے پس تنفس [illegible] ہوجاتا ہے اور [illegible]
معطل اور جسم بے حس اور بے حرکت رہتا ہی جب جیو آتما پہلے جسم کو چہوڑتا [illegible] دوسرا

کہ عالم خواب مین خیالی صورت سماتی ہے کہ جیوآتما اپنے تصور سے بنا لیتا ہے
مگر یہہ قول صحیح نہین ہے کیونکہ اکثر خواب ایسی بہی نظر آتی ہین جنکا تصور نہین ہوتا ہے
اور تعبیر مطابق خواب کے نظر آتی ہے ۱۳ جیوآتما کی صفت نیک ہے اور نہ بد فقط
صحبت سی اور تربیت سے نیک اور بد ہوجاتی ہے ۱۴ جیوآتما حالت سکہپت
مین نیک اور بد سے منزہ رہتا ہے لیکن نیکی اور بدی اوسکے ہمراہ رہتی ہی اوسکی
ہمراہی کے باعث سی خواب مین اور بیداری مین نوع بنوع کے تماشے دیکہتا ہے
اور جسطرح مچہلی دریا کے اس کنارہ سے اوس کنارہ پہرتی ہے اوسیطرح جیوآتما
جاگرت اور سپن مین عالم کی سیر کرتا رہتا ہے لیکن اس حالت مین مثل بازاسودہ کے
اپنے پرون کو جمع کرکے آشیانہ مین قیام کرتا ہے اور یہی وقت آرام کا ہوتا ہے
۱۵ خواب کی حالت جہل سے بہری ہے کیونکہ کبہی دیکہتا ہے کہ کوئی مجہے مارتا ہے
پس غمگین ہوتا ہے اور کبہی دیکہتا ہے کہ کوئی مجہے پیار کرتا ہے پس خوش ہوتا ہے
یہہ ادہرم روپ ہے جو اپنے تئین حالت جاگرت مین نیک اور بد سے آزاد
کرتا ہے وہ برہم مین محو ہوجاتا ہے اور بیخواہش رہتا ہے پس وہ بحالت جاگرت
کے سکہپت کیحالت مین ہوجاتا ہے اور مان اور باپ اور بہائی اور بہن اور جورو اور
آشنا اور بیٹا اور بیٹی اور دوست اور دشمن اور آقا اور نوکر اور دیبی اور دیوتا
اور بہشت اور دوزخ اور ثواب اور عذاب اور اس جنم اور اوس جنم اور برت اور
تیرتہہ غرضکہ کسی کی پرواہ نہین رکہتا ہے اور نہ اوسوقت خوف رہتا ہی اور نہ امید
رہتی ہے پس کوئی حرکت متعلق محسوسات کے نہین کرتا ہے اور عین سرور ہوجاتا ہے
۱۶ - آتما مثل پانی کے ہر ایک جگہہ مین ایک ہی ہے گوکہ تموج سے باشکال مختلف نظر
آتا ہے یہہ سمجہہ جب ہووے سلطنت تمام عالم سے زیادہ سرور ہووے - ۳۸ - جو
روئے زمین کی سلطنت رکہتا ہو اوسکے سو سرور کے برابر ایک سرور اوسکو ہے جو
نیک فعالی کرکے اپنے بزرگون کو قیود سے آواگون کے چہڑاوے ایسے سو سرور کی
برابر اوسکو سرور ہے جو اپنے تئین گندہرپ لوگ کو پہونچاوے ایسے سو سرور کی برابر ہے

وے ہمیشہ مغموم وملول رہتے ہین - ۹ پران حالت سُپن مین وہ دیکھتا ہی جو کہ
بیداری مین خیال کرتا تہا پس وہی سرمایہ ہوتا ہے واسطے پانے دوسری قالب کی یعنے
اپنی فکر ہی دوسرا جسم بنالیتا ہے اور جو صورت اسکے خیال مین رہتی ہے بموجب اوسکے
دیکھتا ہے جسطرح خواب مین آدمی اپنے تصور سے سورج اور چاند کو دیکھتا ہی حال آنکہ
وجود انسان مین اونکا وجود نہین ہوتا ہے - ۱۰ جو اسحالت سکھپت مین آتما مین
محو ہوتے ہین سوای روشنی آتما کی اور کچھہ وہان نہین رہتا ہے پس جو چیز مثل باغ اور
مکان کے خواب مین دیکھتا ہے درحقیقت جسم مین نہین ہے اسو جہد سے متیقن ہے
کہ اوس عالم مین جو دیکھتا ہی وہ اسکی صنعت سے نظر آتا ہے **مولف** آدمی جیسا
خیال حالت بیداری مین رکھتا ہے ویسا عالم خواب مین دیکھتا ہی حال آنکہ وہ سامان
جسم کے اندر نہین ہوتے ہین اسی طرح جب آدمی مرتا ہے جیسے فعل کرتا ہے اور
سوچا کرتا ہے ویسا خیال نظر آتا ہے اور جیسا سامان حالت خواب مین بنالیتا ہے
ویسا بعد مرگ کے بنالیتا ہی نیک افعال بہشت بنالیتے ہین اور بدافعال دوزخ اور
جو دونو قسم کے فعل کرتے ہین اور فکر رکھتے ہین وہ اعراف بنالیتے ہین اور جسطرح
سونے سوتے جاگ اوٹھتے ہین ویسے جسم کو چھوڑتے ہی خیال جاگرت اور
سُپن سے باہر ہو جاتے ہین اور نیک اور بد سے کنارہ کرتے ہین اور جب وہ حالت سکھپت مین
پہونچتے ہین اونکو کوئی خواب نظر نہین آتا ہے اور آرام تمام سے سوتے ہین
اور بہشت اور دوزخ اور اعراف کو معدوم کردیتے ہین ۱۱ حکما کی رائے ہے
کہ سوتے آدمی کو یک بیک جگانا گناہ ہی کیونکہ حالت خواب مین تمام قوای اور حواس
دل سے وصل ہوتے ہین اور اپنے اپنے مقامون کو چھوڑ دیتے ہین جب آدمی اپنی
خوشی سے جاگتا ہے حواس آہستہ آہستہ اپنے اپنے مقام پر حاضر ہو جاتے ہین
ناگاہ جگانے سے احتمال ہے کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے پس اوسکی
آنکھہ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہو جاوے چنانچہ تجربہ ہوا ہے
ایسی علت کا علاج اطبا سے نہین ہو سکتا ہے - ۱۲ بعضون کی رائے ہے کہ

جاگو لک سے مطہر اوس پرس لا ثانی کا کون ہے جواب آفتاب ہی کیونکہ انتظام
عالم کا اسکی روشنی سے ہوتا ہے اور سبب تمام حرکات اور افعال کا آفتاب
ھے - ۲ جب آفتاب غروب ہوتا ہے اوسوقت اوسکا نور کہان جاتا ہی
جواب چاند مین کہ چاند کی روشنی سے انتظام عالم کا ہوتا ہے - ۳ جب آفتاب
اور چاند نہین ہوتا ہے تو کہان جاتا ہے - جواب چراغ اور مشعل اور آگ مین
کہ انتظام عالم کا انکی روشنی سے ہوتا ہے - ۴ جب یہ تینون نہین ہوتے
ہین تب نور کہان رہتا ہے جواب آواز مین کہ بوقت تاریکی کے آواز کی سماعت
سے آمد اور شد اور کار وبار ہوتا ھے - ۵ جب یہ چارون نہون تب روشنی
کہان رہتی ہے جواب آتما مین کہ عقل سے کام کرتے ہین اور یہ سب سے اعلی ہے
کیونکہ اسکی ضرورت ہر حال مین ہوتی ھے - ۶ آتما کیا چیز ہے جواب سراپا
عقل اور علم کیونکہ تمام عمل علم اور عقل سے ہوتے ہین اور جاہل اور نادان عالم اور
عاقل کی مدد سے کام کرتے ہین اور یہ پران کے ہمراہ بصورت روشنی کے
ہے اور ہر قسم کے نقصان سے پاک ہی چونکہ آتما سب سے جدا ہے بصورت علم کے
عالم مین بیباک ھی - ۷ جب کوئی آدمی کسی چیز کو اپنے دلمین فرض کرکے وہ
متحرک ہی حالانکہ متحرک نہو بصورت متحرک ظاہر ہوتی ہے اسی طرح سے آتما کی
آمیزش تمسے نہین ہے مگر تمکو ملی معلوم ہوتی ہے - ۸ جب میعاد معینہ قیام
اس عالم کی تمام ہوتی ہے آتما بلندی یعنے اپنے وطن کے جانے کو خواہش کرتی ہے
اور جسم اسی عالم مین رہجاتا ھے درمیان مین اس عالم اور اوس عالم کے ایک
تیسرا عالم بھی ہے وہان دونون عالم کا اتصال ہوتا ہے یعنی درمیان مین حیات
اور مرگ کے پس جب درمیانی عالم مین رہتا ہے کبھی عالم جاگرت کی سیر کرتا ہے
کبھی عالم سپن کی آدمی جیسے عمل کرتا ہے وھی اوسکے ہمراہ ہوتے ہین نیک ہون
یا بد لیس جو ملایک صفت ہوتے ہین اور ملایکون سے صحبت رکھتے ہین وے
خوش رہتے ہین اور جو شیطان صفت ہوتے ہین اور شیطانون سے صحبت رکھتے ہین

ہوتا ہے اور ہر قسم کا سرور دل کے متعلق ہے پس یہہ برہم ہے - ۲ ہر دو
اکاس برہم ہے کیونکہ ثبات اسکی متعلق ہے ایسی نصیحتون کے سماعت کرنے سے
راجہ جنک نے بہت گائین انکی نذر کو پیش کین انہون نے فرمایا کہ جب تک شاگرد
کو عرفان کامل نہ ہو شاگرد سے دچھنا لینا جایز نہین ہے - ۳۶ جاگ ولک نے
راجہ جنک سے کہا کہ جسطرح سے مسافر تری اور خشکی کا کشتی اور چھکڑے کا
محتاج رہتا ہے اوسیطرح سے مسافر ملک عدم کو اوپنکہدون کی ضرورت ہے
پس تمکو چاہیے کہ انکو بخوبی مطالعہ کرو اور خوب غور سے انکے مدعا اور مطلب کو
سمجھو اور اوستادسے رمز وکنایہ کو دریافت کرو اور عوام کو تعلیم کرو چونکہ
تمکو اپنی معلومات پر فی الجملہ دعوی ہے اسواسطے پوچھتا ہون تم ظاہر کرو کہ
مرنے کے بعد کہان جاؤگے راجہ نے جواب دیا کہ آپ ہی ظاہر کیجیے مجھے ہنوز
اتنا علم نہین ہوا ہے پھر جاگولک نے کہا وہ پرس جو داہین آنکھ کی پتلی مین ہے
وہی جاگتی جوت ہے اور اوسکا نام اندر ہے بمعنی روشنی وہ جو بائین آنکھ
کی پتلی مین ہے اوسکا نام ویراٹ اور اندرانی بمعنی زوجہ اندر کی ہے انکی
مجامعت کا محل ہروے اکاس ہے انکی غذا وہ سرخ گوشت ہی جو دل کے گرد
مین ہے لباس انکا وہ رنگین ہے جو ہر دے اکاس مین بطور جال کے بنا
ہوا ہے ان دونون کے چلنے کو وہ راہ ہے جو اوس رگ مین ہے کہ دل سے
بلندی کو جاتی ہے اور اوسکا نام سکہمنا ہے اوس رگ سے اور رگ جسکا
نام ہتا ہے ملی ہے رگ سکہمنا ایک بال کے ہزارون حصہ کے برابر ہے اور اوسی
ذریعہ سے غذا لطیف بدن لطیف کو اور غذا کثیف اور بدن کثیف کو تقسیم
ہوتی ہے اور اسکے پران کی چھ صورت ہین مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب
اور بلند اور پست اور نام اسکا آتما ہے یہہ ہمہ صفت موصوف ہی کیونکہ آتما
بہمہ صفت موصوف ہی جو اس رمز کو سمجھے وہ ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو وے
کیونکہ پھر کم اور بیش نہین ہوتی ہے - ۳۷ چونکہ پھر اسوال راجہ جنک کا

عقل نہین رہتی ہے جسم کو سگ اور شغال پہاڑتے اور کہاتے ہین مقیم محل
بدن لطیف اور کثیف کا پران ہے اور پران کا اپان اور اوسکا بیان اور
اوسکا اودان اور اوسکا سمان اور وہ آتا ہے اسکو نہ کوئی پکڑسکتا ہے اور
نہ کم وبیش کرسکتا ہے اور نہ اسکو وہ دہوتا ہی اور اسکی ہمراہ کوئی ہوتا ہی جیسے
کہ درخت سی جب تک پہول نہین نکلتا پہل نہین لگتا ہے ویسے انسان کو تصور
کرو بال انسان کے مثل برگ درخت کے ہین اور جمڑہ مثل چہال کے اور خون
مثل پانی درخت کے آدمی کو زخمی کرنے سے خون اور درخت کو شگاف کرنے سے
پانی نکلتا ہے گوشت مثل ملایم چہال کے اور استخوان مثل چوب درخت کے ہین
درخت کو جب قطع کرتے ہین بیج سے پہل نہین لگتا ہے اسی طرح آدمی کو جب اجل
آتی ہے اوسسے کچہہ پیدا نہین ہوتا ہے نطفہ زندہ سے برآمد ہوتا ہے مردہ کی
نہین نکلتا ہے - ۳۵ گوبج رکہیشر - ۱ نطق برہم ہے کہ بغیر نطق کے کچہہ نہین
ہوتا ہے اور اسکا محل آکاس ہے پس نطق کو عقل محض تصور کرو اور ظاہر ہے
چارون بید اور سب اوپ نکہد نطق سے بنے ہین جو نطق کو برہم سمجہے یعنی سب سے
اعلے وہ کہیں بات کرنے مین معترف بقصور نہ ہووے اور بلا تکلف کسکے مرتبہ کو پاوے
اور نطق بمقدار عقل کے ہوتی ہے اسوجہ سے نطق اور عقل کو ایک فرض کیا -
۲ پران برہم ہے اسکی وجہ ظاہر ہے کہ بغیر پران کے کوئی کلام نہین ہوتا ہے
اور یہہ نہایت پوشیدہ ہے اسکی خاطر جو کرنا چاہیے وہ کرتے ہین اور اسکی
حفاظت سب سے مقدم سمجہتے ہین جو اسکو برہم جانے اوس سے پران مفارقت نکرے
اور پران کا جسم خود پران ہے اور اسکا محل بہی وہی آکاس ہے - ۳ بصارت
برہم ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ حق الیقین عین الیقین سے ہوتا ہی اور بغیر آنکہون
کے دیکہنے سے اعتبار نہین ہوتا ہے پس یہہ برہم ہے - ۴ سماعت برہم ہے
اور محل اسکا آسمان ہے اور جہات عالم کی ہین جیسے کوئی برہم کی انتہا کو نہین
پاسکتا ہے - ۵ دل برہم ہے اور اسکا محل ہروے آکاس ہی یقین اسمین

وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ رودر نطق کو کہتے ہین اور یہہ مُردے کی جُدائی سے زندہ
کو رولاتے ہین - ۳ آفتاب ۱۲ مراد بارہ برج سے ہے اور وجہ تسمیہ یہہ ہے
کہ آوت کے معنے پکڑنے والا ہین یہہ آدمی کی عمر کو پکڑتے ہین ۴ اندر امراد ابر سے
ہے اور ابر کا حربہ برق ہے ۵ پرجاپت امراد جگ سے ہے اور یہہ حیوانات
کو مار کے کہاتا ہے یعنے فنا کرتا ہے اور حیوانات کی قربانی کو جگ کہتے ہین بعضے
نقط چہہ دیوتا کو یکہہ بتاتے ہین آگ ہوا زمین فضا آفتاب بہشت بعضے نقط
تین دیوتا قرار دیتے ہین یعنے تینون عالم کو کہ بہشت اعراف دوزخ کہ جو کچہہ
ہے ان تینون کے اندر ہے بعضے دو قرار دیتے ہین ایک غلہ دوسرا پران
بعضے سوا دیوتا قرار دیتے ہین کہ وہ ہوا ہے کوئی اعتراض نکرے کہ ہوا واحد
ہے اسکو پاو بالا کیون قرار دیا اسواسطے کہتا ہون کہ حرکت ہوا کو پاو بالا
قرار دیا ہے اور جاندار اس کے سبب سے حرکت کرتے ہین اور ایک ہوا پران ہے
اور وہ برہم ہے جو برہم کو ایسا سمجہے کہ اجسام لطیف اور کثیف اوسکی قوت سے
قایم ہین وہ گیانی ہے وہ پرش دہی ہے جو کہ آفتاب مین چمکتا ہے اور آفتاب
کی پیدایش بینائی سے ہے پہر بہوت اکاس ہے پہر قوت سمع پہر دل پہر حیات
پہر آگ پہر نطق پہر شامہ پہر موت پہر پانی پہر نطفہ پہر پرجاپت مشرق مین بصورت
آنکہہ کے تہے وجہ ظاہر ہے کہ صورت ہر ایک شی کی آنکہہ سے دکہلائی دیتی ہے
اور صورت کا محل دل ہے جنوب مین بصورت جم کے ہے اور محل اوسکا ویرآ
یعنی خزانہ چنانچہ جگ کرنے کیوقت جم کو جنوب کیطرف منہہ کرکے دیتے ہین
اور خیرات کا محل دل ہے کیونکہ دل کی توفیق سے ہوتی ہے مغرب مین بصورت
برن کے ہے اور وہ پانی مین رہتا ہے اور پانی نطفہ مین اور وہ دل مین اور وجہ
ظاہر ہے کہ بیٹا باپ کا دل ہے شمال مین بصورت چاند کے ہے اور وہ مکت
ہے اور اوسکا محل راستی ہے اور وہ دل مین رہتی ہے اوپر کی طرف آگ ہے
اور وہ دلمین ہے اور اسمین سے عقل ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جب دل مین آگ یعنی

اور ہستی محض ھے اور عارفون نے اوسکی تعریف اس مضمون سے بیان کی ہے
کہ وہ نہ بڑا ہے اور نہ چھوٹا اور نہ عریض ہے اور نہ طویل اور نہ رنگین ہے اور نہ
تاریک اور نہ اوسکا سایہ ھی اور نہ ہوا ہے اور نہ اکاس ہے اور نہ کسی شے سے ملا ہے
اور نہ اوسکی آنکھہ ھے اور نہ کان اور نہ زبان ہے نہ دل اور اوسکی روشنی ہی کچھہ
عنشا چاند اور سورج کو نہین ہے اور نہ اوسکے پران ہے نہ کوئی اوسکا نام ہے
اور نہ کوئی نشان اور موت اور ضعف سے آزاد ہے اور نہ اوسکو قبض ہے اور
نہ بسط اوسکا اول ہے نہ آخر نہ وہ اندر ہے اور نہ وہ باہر اور نہ وہ کسیکو کہاتا ہے
اور نہ اوسکو کوئی کہا سکتا ہے اوسکے ارادہ سے پرجاپت ہی اور آفتاب اور
ماہتاب اور بجلی اور دن اور رات اور مہینے اور فصول اور جہات اور مشرق اور
مغرب وغیرہ تمام مصنوعات ہین ہین اور دان اور اوسکے کرنے اور کرانیوالے
اور جگ اور اوسکے کرنے اور کرانے والے بہتر لوک مین جاتے ہین اور جو یہہ عمل کرتے
رہتے ہین وے اس رستی سے بندہی رہتے ہین اور تعینات مین پہنسے رہتے ہین
جو ہست مطلق کو پہچانتا ہے وہ جملہ عالمون سے باہر ہوتا ہے اور وھی عارف
اور واصل حق ہے اوس ہست مطلق کو کوئی دیکہنا اور دکہلانا نہین سکتا ہے
کیونکہ وہ غیر نہین ہے اگر غیر ہوتا تو نظر آتا دیکہو آئینہ دوسرے کا مونہہ دکہلاتا ہے
اپنے مونہہ کو آپ نہین دیکہہ سکتا ہے اسی طرح اوس ہست مطلق کو قیاس کرو-
جو کوئی اوس ہست مطلق کو نہ پہچانکے ہوم وغیرہ کرم کرتے ہین اور نتیجہ اعمالونکی
نظر رکہتے ہین ناحق تکلیف اوٹہاتے ہین - اس جوابکے سننے سے سب کو معلوم
ہوا کہ اسکے کمال کے مقابل سب طفل ابجد خوان ہین ٢٤ دیوتاؤن کی
تعریف مین شاکل رکہیشر کا بیان بعضے کہتے ہین کہ دیوتا تین ہزار اور تین ہین بعضے
کہتے ہین کہ تین سو تین ہین مگر تینتیس[٣٣] دیوتا کی تعریف کرتا ہون - ١- بشن یعنی
آگ زمین ہوا - انترجہہ لوک[٢] آفتاب[٣] بیکنٹہ[٤] چاند نچہتر منڈل[٥] ٢ ردرا یعنی
گیان اندری اور ٥ کرم اندری اور ایک جیو آتما اور یہہ سب جسم کے اندر ہین اور

اوسکے روبرو حاضر ہوتے ہین چنانچہ مفصل تعریف دونون کی مجہہ سی کی
اور مجہے ہنوز یاد ہین تم بیان کرو تاکہ مین مطابقت کرون جواب پران
باد کی رسّی سے تمام چاند تارا اور عناصر اس عالم اور اوس عالم کے بندہے ہین کیونکہ
پران کے سبب سے قایم ہین اور متحرک ہین اور بدن کا قیام عالم اور حیات پران سے
ہے جب پران نکلتا ہے یعنی بدن کو چہوڑ دیتا ہے سب پریشان ہوجاتے ہین
پس یہہ سب جو نام اور نشان رکہتے ہین پران کی رسّی سے بندہے ہین - ۲
جو زمین پانی آگ ہوا خلا آفتاب چاند کواکب جات برق ابر تینون عالمون
چارون بید ون تمام جگون عناصر بسیط عناصر کثیف پران حواسون ظاہری
حواسون باطنی دل روشنی تاریکی نطفہ خون وغیرہ مین ہے اور سب مین تصرف
کرتا ہے وہ فرمان فرماے عالم اور عالمیان کا ہے یہہ سب اوسسے غافل ہین
لیکن وہ ان سبکے اندر بیٹہہ کے انکے کام کرتا ہے اور وہی آتما ہے اور وہی
آتما تجہہ مین اور سب مین ہے اور یہی لازوال اور لاثانی ہے اور دیکہا اور
سمجہا نہین جاتا ہے اور اوسکے سواے کوئی دیکہنے والا اور سننے اور سمجہنے
والا نہین ہے اور اوسکو فنا بہی نہین ہے - اودالک نے سنکے کہا کہ حق ہے
اور مطابق قول گندرپ کے ہے ۳ کارگی نے بعد پانے اجازت جماعہ برہمنان
کے پہر جاگ ولک کہا اے جاگ ولک مثل اوسکے جو اولاد راجہ بدیہہ سے
بہادری مین مشہور تہا اور اوسنے کمان پر چلہ چڑہا اور دو تیر ہاتہہ مین لیے
دشمن کے مقابل جاکہڑا ہوتا تہا - دو سوال تجہہ سے کرتا ہون اگر تو جواب دیگا
پس تیری فضیلت پر سبکو اقرار ہوگا جاگولک نے اجازت دی تب کارگی نے
کہا - ۱ جو کچہہ کہ اوپر اور نیچے اور درمیان مین برہمانڈ کے ہے اور جو کچہہ ہوگیا
اور ہوتا ہے اور ہوگا یہہ کسطرح سے بنا ہے جاگولک نے جواب دیا کہ برہم اور مایا
کے تانے اور بانے سے بنا ہے - ۲ قبول کیا کہ جملہ برہمانڈ کی موجودات برہم
مایا سے بنی ہے اب کہو کہ برہم اور مایا کس سے بنی ہے جواب وہ قایم بالذات

کاندرین راه فلان ابن فلان چیزے نیست *

۴۱ کارک کے سوال

جاگولک سے تمام موجودات جو نظر آتی ہے ایک دوسرے سے بنی ہے جسطرح تانے اور بانے جولاہے سے کپڑا بنا ہے آپ ترتیب سے انکی تعریف کرین - جواب پانی ہوا سے اور ہوا اکاس سے اور اکاس انترجہ لوک سے اور انترجہ لوک آوت لوک سے اور آوت لوک چندر لوک سے اور چندر لوک نچھتر لوک سے اور نچھتر لوک دیولوک سے اور دیولوک گندہرب لوک سے اور گندہرب لوک پرجاپت کے لوک سے اور پرجاپت کا لوک برہما لوک سے اور برہما کا لوک جیسے بنا ہے اوسکا جاننا امکان بشر سے باہر ہے چاہیے کہ تو حد سے باہر قدم نہ رکھہ اور سوال نکر اسیلیے اعلی بیان کرنے کی دیوتون کو بھی مجال نہین ہوی تو تو انسان ہے پس کارک خاموش ہورہا - جو غور کرے وہ سمجھے کہ برہما دل ہے اور دل سے عقل ہوتی ہے اور عقل کی حد اس سے آگے نہین ہے اور جو اس مقام تک پہونچتا ہے وہ اس سے آگے کا حال دیکھہ سکتا ہے مگر کہنے کی مجال ہنوز نہین رکھتا ہے اور اوس سرور سے محویت حاصل کرتا ہے کہ کہنے اور سننے سے مستغنی ہوتا ہے

۴۲ آتما کی تعریف مین ادوالک کا سوال ادوالک نے کہا کہ مین اپنے باپ کے گہر مین تحصیل علم جگ کی بموجب رسم اباءی کے کرتا تہا اور تینچل نام برہمن مجہے تعلیم اوس علم کی کرتا تہا تینچل کی جورو پر ایک گندہرب عاشق تہا اوس نے دو سوال مجہسے کیئے - ۱ تو اوس رسّی کو پہچانتا ہے جیسے تمام عالم اور تمام عناصر اور جاندار بندہے ہین غرضکہ جو موسوم اور موہوم ہے اوس سے بندہا ہے ۲ تو اوسکو پہچانتا ہی جو سبکے باطن مین ہے اور فرمانفرماے دنیا اور عقبی اور تمام کائنات کا ہی مینے کہا کہ اتنی عقل مجہے نہین ہے جو تمہارے سوال کا جواب دے سکون گندہرب نے کہا کہ جو کوی اوس رسّی کو پہچانے جسے تمام عالم بندہے ہین اور اوسکو سیانے جو گہٹ گہٹ مین موجود ہے وہ عالم اور عارف اور کیل ہو جاتا ہے اور جگ اور تپ اور تمام افعال اور اعمال پر قادر ہوتا ہے اور تمام دیوتا اور عناصر

اور جاہ اور حشمت ۔ ۴ ۔ قسم کی خواہش امید نتیجہ اعمال کی بابت [illegible]
میں کیونکہ یہ تینوں خواہش ایک دوسری سے لازم اور ملزوم ہیں جب [illegible]
سے ایک کسی شخص میں پائی جاتی ہے دوسری اوسکی ہمراہ چلی آتی ہے [illegible]
[illegible] بیٹے جو ہو گا کہ مقصود ہو اور جو ہو کیونکہ [illegible]
کی خواہش کو بیٹے کرا ضرور ہوا اور جب بیٹے کی خیال نیک اعمال [illegible]
پس خوف و رنج اور امید بہشت کی جو ہوسے جب اولاد کی خواہش [illegible]
خیال ہو گا جو ہوا اور بچوں کو دل چاہت کا [illegible]
اور بہشت میں نیک اعمال کے نتیجہ اور ترقی کریگا جب نیک اعمال [illegible]
پس نیک اعمال ہو گا اور جب نیک اعمال ہو گا نتیجہ بہشت [illegible]
ہو گا اوسکو دولت [illegible] میسر ہو گا اور جب دولت [illegible]
دل چاہے گا غرضکہ ایک کی خواہش سے دوسری کی خواہش [illegible]
گیا اور عبارت کو لازم ہے کہ خواہش [illegible] کر اصل [illegible]
اور بات اگیان سے جہل ہوا اور اسکے بیچ جب اس اگیان سے [illegible]
تب علم بید جو سراپا معقولات ہے اور علم الہی جو [illegible]
نظر آتا ہے حاصل کرے اور علم کو [illegible] عمل [illegible]
کو ایسا چاہیے کہ علم اور عمل سے معرفت [illegible]
جب علم حاصل ہو اور اس عقل سے تحقیق کرے [illegible]
خیال کو دفع کرے [illegible]
[illegible]
[illegible] جائے سے کہ حاصل نہیں ہے کیونکہ [illegible]
جو خواہش کو چھوڑا اور علم کو حاصل کیا [illegible]
محبت [illegible]
[illegible] حاصل نہیں [illegible]

کو ظاہر کرنیے جواسکی تمام موجودات عناصر لطیف اور کثیف سی بنی ہے خواہ
دیوتا یا ستارے یا جمادات اور نباتات اور حیوانات ناطق اور مطلق خواہ
کوئی اور فرض کرو یہہ سب محتاج بھوک اور پیاس کے ہین اور ہرایک کے
واسطے ایک نوع کی خوراک ہے اور سب خوراک اور خورندے ہین اور ایک
دوسرے کو کہاتے ہین اور سب کی حیات غذا پر منحصر ہے وہ جو محتاج بھوک اور
پیاس کا نہین ہے اور نہ بھوک اوسکو ہے اور نہ پیاس اور نہ غذا سے موٹا اور
نہ بھوکہ سے دبلا ہو آپ ہے جیسے کہ غذا سے عام کی حالت ہوتی ہے وہ آتما ہے
تینون لوک یعنی زمین اور اعراف اور بہشت اور برہما سے چینوٹی تک اور اسیر
بہے جیو آتما تک موسوم اور متشکل اور مفہوم ہین اور جو کچہہ نموذ بے بود ہے
اور تمام عالم غرض یہہ دکہہ کے روپ ہین کیونکہ سب کو دکہہ اور غم اور خوف
موت اور افسوس پیری لاحق حال ہے کہ سب کا نمود مایا سے ہے اور مایا کے
تین لچہن یعنے علامت ہین اور موجودات عالم مین متصرف ہین - ۱- ست
بمعنی جہوٹہہ اور فانی اور نیست ہست نما اور یہہ حالت تمام اجرام اور اجسام
کی ہے اور سب کو فنا ہے - ۲ جڑ یعنی غیر ذی روح ہونا یہہ حالت بھی سب کی ہے
حتی کہ عقل بھی اسکے اندر ہے ۳ دکہہ یعنی پیری اور موت اور آواگون کا سوچ
اور انواع کے رنج ۲ آتما کو موت اور پیری اور فنا کا خوف نہین ہے اور اسکی
بھی تین علامت ہین اور تمام موجودات مین عیان ہین - ۱- ست بمعنی حق اور
بقا اور قدم اور ہستی ۲ چیت بمعنی چیتن اور ذی روح یعنی قوت تحریک اور
سب اسکی اجزا ہین اور جیسے مقناطیس کے سبب سے لوہا حرکت کرتا ہے جسم آتما کے
سبب سے متحرک ہوتا ہے - ۳ آنند یعنے کمال سرور یہہ آتما کا جزو ہے ۲ برہم
گیانی اور بید انتی اور حکما اور عقلا اور عارف کہ سب کے معنے مرادی ایک ہین
آتما کو پہچانکے تینون قسم کی خواہش چہوڑکے تارک دنیا ہوتے ہین ۱ قسم کی
خواہش آرزو اور محبت اولاد اور متعلقات ۲ قسم کی خواہش حرص دولت

جو کہ پران اوراپان اور سمان بادکو حرکت دیتاہے اورعین پران ہے اورسب
کاموں کا کرنیوالا ہے وہی آتما تیری اورسب موجودات کی ہے ۳ سوال
میں اوربات کو پوچھتا ہوں اورتو جواب اور دیتاہے یعنی میں چاہتا ہوں
کہ آنکھہ سے دکھاوے اورتو زبانی نشاندہی کرتاہے اورظاہر ہے کہ اگر کسیکو
گھوڑا درکار ہوا اورکوئی اوسکے روبرو گھوڑے کے رنگ اورقد کی تعریف کرے
تو طالب کا مطلب حاصل نہیں ہوتاہے پس مجھے حق الیقین کرادے
جواب برہم ایک اسم فرضی ہے اوراسکا علم حواس ظاہری اور باطنی سے ناممکن
ہے چنانچہ تمام بید اورشاستر اورعلما اورحکما اوردیوتا اوررکھیشر اوسکی نشاندہی
سے معترف بقصور رہے اورجنے جو کچھہ کہاہے انمان سے نام اورنشان
فرض کیاہے پس میں بھی چند مثال بتاتا ہوں – ۱- آنکھیں اورآنکھوں کی قوت
تمام موجودات کو دیکھنے کی امکان رکھتی ہے مگر اپنے کو آپ دیکھنے سے قاصر ہے
پس وہ برہم جو عین آنکھہ اورعین بینائی ہے اپنی کو آپ کسطرح دیکھہ سکے – ۲
کان جہان کی آواز کو سنتاہے لیکن اپنی حقیقت اورآواز کی سماعت کی امکان
نہیں رکھتا پس وہ برہم جو عین کان اورعین سمع ہے کیونکر سماعت میں آوے –
۳ دل تمام جہان کے خیالات کرتا رہتاہے اپنی حقیقت سے کچھہ نہیں سمجھتا پس وہ
برہم جو عین دل اورعین اندیشہ ہے کیونکر فکر سے پایا جاوے – ۴ اسیطرح
عقل یعنی بدہ اورعلم اورحلم حواس ظاہر اورباطن کو قیاس کرو اورسب کو برہم
جانو اورجسطرح ہرکوئی اپنے کو آپ نہیں پہچانتا برہم پہچانا نہیں جاتاہے
۵ ان مثالوں سے بالیقین جانلے کہ وہ برہم واسطے سمجھنے اورسمجھانے کے ایک
اسم فرضی ہے ورنہ وہ بے نام اوربے نشان ہے اوروہ وہی ہے
آتاہے ــہ آن ماہ رخ نقاب زرخ بر نمیکند ٭ ہرکس حکایتی بہ تصور
۳۰ کہود رکھیشر جواد لاد کسنگ سے تہا اوسنے سوال کیا کہ وہ آتما جو کل
محیط ہے اورتمام اجرام لطیف اوراجسام کثیف میں پایا ہے اوسکی

پینچل رکہیشر سے ملاقات ہوئی اوس رکہیشر کی بیٹی پر ایک گندہرب عاشق
تہا اوس گندہرب سے مینے دریافت کیا تہا کہ انتہاے عالم کہان تک ہے اور
اسومید جگ کے کرنے والے کہان تک پہوچتے ہین اوسنے مجہے اپنے ادراک
کے موافق بتایا تہا وہ سب مجہے یاد ہے تم بتاؤ کہ اوستے کیا کہا تہا تب معلوم
ہو کہ تم صاحب اشراق ہو۔ جاگولک نے بتایا کہ اسومید جگ کے کرنیوالے جہان
جاتے ہین وہ ایک عالم ہے جسکا محیط ۳۲ حرکت روز اور شب آفتاب کی
برابر ہے اور اوسکے باہر ایک زمین ہے اوسکا محیط دوچند محیط مذکور سے
ہے اوسکے باہر ایک دریا ہے اوسکا محیط دہ چند اوس زمین کے محیط سے
ہے چہری کی دہار کی برابر عرض اور مکہی کے پر کی مانند سیاہ سڑک ہے اوس
عالم بہید کی اور اندر گڑر کی صورت بناکے اوسکو اپنے اوپر سوار کراتا ہے جو جگ
کرتا ہے اور ہوا کی سپرد کر دیتا ہے اور ہوا اوسکو اپنے جسم مین ملاکے وہان
لیجاتی ہے جہان کہ پہلے جگ کے کرنیوالے گئے ہین خلاصہ یہہ ہے کہ ہوا اشارہ
ہرن گربہہ سے ہے وہ اوسکو اوسکی اصل سے ملاتا ہے جو اس روش کا اسومیدہ
جگ کرتا ہے ۔ ۲ ہوا بسیط اور لطیف ہے اور تمام عناصر استحالہ عناصر سے
یعنی تبدیل صورت ہوا کے سبب سے کرتے ہین اور ہوا آسیب موت سے امین ہے جو ہوا کی
تعریف سے بخوبی واقف ہووے وہ خوف سے موت کے امین ہووے دیہہ سنکے
سائل خاموش ہوگیا کہ مطابق بیان گندہرب کے جواب کو پایا **مولف** بیدتمام
معقولات ہے اور اسکا علم بغیر علم طبعی اور ریاضی مشکل ہے جیسے ہوا کی تعریف
جو علم طبعی نہین جانتا ہے وہ ہوا کی تعریف ہرگز نہین سمجہیگا گو کہ کیسا ہی مشرح
رقم ہو پس طالب علم الہی کو حکمت نظری اور عملی کا معلوم کرنا بہت ضرور ہے
۲۹ اسپت ولد چکراین رکہیشر نے جاگولک سے پوچہا ۔ ا برہم جو عین آتما ہے اور
ہر شے مین متصرف ہے اوسکی نشانی ہی کہ جواب جو آتما تیری ہے یہی آتما کل موجودا
کی ہے ۲۔ آتما بصورت جسم کے ہے یا الگ سر بسر کے یا جیو آتما کے ہے جواب

اگرہ پران ہے یعنی نفس جو کہ ناک سے باہر نکلتا ہے اُیکرہ اپان یا وہ یعنے وہ سوانس جو اندر کو جاتا ہے ۲ گرہ زبان ہے اُیکرہ ذایقہ ہے اس سے لذت طعام ملتی ہے ۳ نطق گرہ ہے اور اُیکرہ الفاظ ہین کہ نطق سے معلوم ہوتے ہین ۴ گرہ بینائی ہے اور اُیکرا اشکال جو بینائی سے نظر آتی ہین ۵ گرہ شنوائی اور اُیکرہ وے آواز جو مسموع ہوتی ہین ۶ گرہ دل اور اُیکرہ خواہش جو دل سے پیدا ہوتی ہین ۷ گرہ ہا اور اُیکرہ عمل کہ ہاتھون سے ہوتے ہین — ۸ گرہ پوست اور اُیکرا لامسہ کیونکہ چیزہ کے سبب سے معلوم ہوتی ہین ۲ سوال تمام شے یعنی دیوتا موت کی غذا ہین وہ غذا کون سی ہے جسکی موت ہو جواب آگ مثل موت کے ہو اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور بید کی شرتی ہے کہ پانی باعث حیات کا ہے اور اپنی طاقت سے موت پر فتح پاتا ہے مولف غضب کو پانی سرد کرتا ہے ۳ سوال وہ کونسی چیز ہے جو مردے کو نہین چھوڑتی ہے جواب وہ نام ہے کہ مرنے کے بعد بھی قایم رہتا ہے جیسے کہ دیوتا و نکا نام ہنوز باقی ہے ۴ سوال اُسکے پران نکل جاتے ہین و کسکے نہین نکلتے ہین جواب گیانی کے پران باہر نہین جاتے ہین برہم مین محو ہو جاتے ہین کیونکہ اوسکے بدن پر ورم ہو جاتا ہے اور ہوا باہر کی اوسکے بدن مین بھر جاتی ہے اور اس سبب سے اوسکا بدن بھیس بیحرکت ہو جاتا ہے اور اگیانی کے پران ہوا مین اور بینائی آفتاب مین اور دل چاند مین اور شنوائی جہات مین اور بدن زمین مین اور جیو آتما بہوت الکاس مین یعنے مجموعہ عناصر مین اور بال نباتات مین اور خون منی اور پانی مین محو ہو جاتے ہین ۵ سوال بعد مرنے کی مرنے والا کہان جاتا ہے جواب تمام لوگ نیک یا بداعمال کی قید مین پھنسے ہین اسوجہ سے شُبہ یعنے نیکی اور اشُبہ یعنی بد فعلون کی صورت پاتے ہین پس جیسا جسکا فعل ہوتا ہے ویسا اوسکو جسم ملتا ہے ۲۸ بیج رکہیشر کا سوال اور جاگولک کا جواب ۱ سوال بہت مدت تک اپنے باپ کے ناک مین طالب علمی کرتا ہے اتفاقا

جگ ہے ۴ سوال جو کچہہ نظر آتا ہو اسمین کمی اور بیشی ہوتی رہتی ہے اسسے نجات کیونکر ہو جواب عمل برہما اور دل چاہندہ ہے پس انکو ایک سمجھنے سے نجات ہوتی ہے -
۴ سوال جگ مین برہما عامل ہوتا ہے اور وہ بمنزلہ رتہہ کے ہے پس کیونکر جگ کرنے والا بہشت کو جاتا ہے جواب اودگاتا کے علم سے کہ عین پران ہو اور پران عین ہوا اور ہوا عین اودگاتا اور اودگاتا اوم کا کہنے اور پڑہنے والا ہے -
۵ سوال ساگری یعنی مصالحہ جگ کا جسسے نتیجہ ملے کیا ہے اور ہوتا جگ کا کے منترون سے جگ کو کراتا ہے جواب - تین منترون سے جگ ہوتا ہے اور یہی مصالحہ جگ کا ہے ۱ پرون واگیا یعنی بلانا دیوتاؤنکا ۲ جاجیا یعنے دینا دیوتاون کو ۳ شسیتا یعنی بیان توصیف دیوتاؤنکی ۶ سوال ان منترون سے کیا نتیجہ ملیگا جواب پہلے منتر سے بہولوک یعنے زمین پر قایم ہوگا - دوسرے منتر سے انترچہہ لوک یعنے عالم فضا یعنی اعراف پر تیسرے منتر سے سرگ لوک یعنی بہشت پر ۷ سوال کتنے اہوت ہین اور اون سے کیا حاصل ہے اہوت کے معنے ہین کہ منتر پڑہ کے مصالحہ کو آگ مین ڈالنا جواب تین اہوت ہین اور اوسسے تینون عالم پر فتح ہوتی ہے ۱ اوجل لوک پر کہ اسکو دیولوک کہتے ہین - ۲ اوبند انس لوک یعنی آدمیون کے لوک پر ۳ البرلوک یعنی عالم ارواح پر ۸ سوال برہما جو دائین ہاتہہ بیٹہہ کے منتر پڑہا کرتا ہے کتنے دیوتاؤن سے حفاظت کرتا ہو جسکا نام دل ہے اور یہہ دل بہت قوی ہے پس عالم بے نہایت پر فتح پاتا ہے ۹ سوال اودگاتا کی تعریف کتنے منترون سے ہوتی ہے اور اوسسے کیا حاصل ہوتا ہے جواب تین منترون سے کیونکہ آواز آہنگ سے پیدا ہوئی پہر تصور پران کی ہوئی پہر ایان اور بیان باؤکی صورت سے ظاہر ہوئی ان سب سے تمام جاندارون پر فتح ہوتی ہے جب ہر ایک سوال کا جواب ملا سائل خاموش ہوگیا ۲ ہم ارٹت بہاک نے گرہ اور اگرہ کی تحقیقات مین سوال کئے اور جاگ ولک نے ہر ایک کا جواب دیا - ۱ سوال گرہ کتنے ہین اور اگرہ کتنے جواب گرہ آٹہہ ہین اور اگرہ بھی آٹہہ ہین

اگرہ پران ہے یعنی تنفس جو کہ ناک سے باہر نکلتا ہے اُیکرہ اپان یا وہ یعنے وہ سوانس جو اندر کو جاتا ہے ۲ گرہ زبان ہے اُیکرہ ذایقہ ہے اس سے لذت طعام ملتی ہے ۳ نطق گرہ ہے اور اُیکرہ الفاظ ہین کہ نطق سے معلوم ہوتے ہین ۴ گرہ بینائی ہے اور اُیکرا اشکال جو بینائی سے نظر آتی ہین ۵ گرہ شنوائی اور اُیکرہ وے آواز جو مسموع ہوتی ہین ۶ گرہ دل اور اُیکرہ خواہش جو دل سے پیدا ہوتی ہین ۷ گرہ ہا اور اُیکرہ عمل کہ ہاتھون سے ہوتے ہین — ۸ گرہ پوست اور اُیکرا مس کیونکہ چھڑے کے سبب سے معلوم ہوتی ہین ۲ سوال تمام شے یعنی دیوتا موت کی غذا ہین وہ غذا کون سی ہے جسکی موت ہو جواب آگ مثل موت کے ہو اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور بید کی شرتی ہے کہ پانی باعث حیات کا ہے اور اپنی طاقت سے موت پر فتح پاتا ہے مولف غضب کو پانی سرد کرتا ہے ۳ سوال وہ کونسی چیز ہے جو مردے کو ہی نہین چھوڑتی ہے جواب وہ نام ہے کہ مرنے کے بعد بھی قایم رہتا ہے جیسے کہ دیوتا و نکا نام منونہ باقی ہے ۴ سوال اُنکے پران نکل جاتے ہین یا وسکے نہین نکلتے ہین جواب گیانی کے پران باہر نہین جاتے ہین برہم مین محو ہو جاتے ہین کیونکہ اوسکے بدن پر ورم ہو جاتا ہے اور ہوا باہر کی اوسکے بدن مین بھر جاتی ہے اور اس سبب سے اوسکا بدن بحیس اور بیحرکت ہو جاتا ہے اور اگیانی کے پران ہوا مین اور بینائی آفتاب مین اور دل چاند مین اور شنوائی جہات مین اور بدن زمین مین اور جیو آتما بہوت الکاس مین یعنے مجموعہ عناصر مین اور بال نباتات مین اور خون منی اور پانی مین محو ہو جاتے ہین ۵ سوال بعد مرنے کے مردوا کہان جاتا ہے جواب تمام لوگ نیک یا بد اعمال کی قید مین پھنسے ہین اسوجہ سے شبہہ یعنے نیک اور اشبہہ یعنی بد فعلون کی صورت پاتے ہین پس جیسا جسکا فعل ہوتا ہے ویسا وسکو جسم ملتا ہے ۲۸ بیچ رکھیشر کا سوال اودجاگولک کا جواب ۱ سوال بہت مدت تک اپنے باپ کے ملک مین طالب علمی کرتا رہا اتفاقا

جگ ہے ۳ سوال جو کچھ نظر آتا ہو اسمین کمی اور بیشی ہوتی رہتی ہے اسسے نجات کیونکر ہو جواب عل برہما اور دل چاند ہے پس انکو ایک سمجھنے سے نجات ہوتی ہے - ۴ سوال جگ مین برہما عامل ہوتا ہے اور وہ بمنزلہ رتھہ کے ہے پس کیونکر جگ کرنے والا بہشت کو جاتا ہے جواب اودگاتا کے علم سے کہ عین پران ہو اور پران عین ہوا اور ہوا عین اودگاتا اور اودگاتا اوم کا کہنے اور پڑہنے والا ہے - ۵ سوال سامگری یعنی مصالحہ جگ کا جیسے نتیجہ ملے کیا ہے اور ہوتا جگ کا کے منترون سے جگ کو کراتا ہے جواب - تین منترون سے جگ ہوتا ہے اور یہی مصالحہ جگ کا ہے ۱ پرون واگیا یعنی بلانا دیوتاؤنکا ۲ جاجیا یعنے دینا دیوتاون کو ۳ شسیا یعنی بیان توصیف دیوتاؤنکی ۶ سوال ان منترون سے کیا نتیجہ ملیگا جواب پہلے منتر سے بہولوک یعنے زمین پر قایم ہوگا - دوسرے منتر سے انترجہ لوک یعنے عالم فضا بمعنی اعراف پر تیسرے منتر سے سرگ لوک یعنی بہشت پر ۷ سوال کتنے اہوت ہین اور اون سے کیا حاصل ہے اہوت کے معنے ہین کہ منتر پڑہ کے مصالحہ کو آگ مین ڈالنا جواب تین اہوت ہین اور اوسسے تینون عالم پر فتح ہوتی ہے ۱ اوجل لوک پر کہ اسکو دیولوک کہتے ہین - ۲ اوبند انس لوک یعنی آدمیون کے لوک پر ۳ ابیرلوک یعنی عالم ارواح پر ۸ سوال برہما جو دائین ہاتھہ بیٹھہ کے منتر پڑہا کرتا ہے کتنے دیوتاؤن سے حفاظت کرتا ہے جسکا نام دل ہے اور یہہ دل بہت قوی ہے پس عالم بے نہایت پر فتح پاتا ہے ۹ سوال اودگاتا کی تعریف کتنے منترون سے ہوتی ہے اور اوسسے کیا حاصل ہوتا ہے جواب تین منترون سے کیونکہ آواز آہنگ سے پیدا ہوئی یہہ بصورت پران کی ہوئی پہر اپان اور بیان باد کی صورت سے ظاہر ہوئی ان سب سے تمام جاندارون پر فتح ہوتی ہے جب ہر ایک سوال کا جواب ملا سائل خاموش ہو گیا ۲۹ ارت بہاک نے گرہ اور اگرہ کی تحقیقات مین سوال کئے اور جاگ ولک نے ہر ایک کا جواب دیا - ۱ سوال گرہ کتنے ہین اور اگرہ کتنے جواب گرہ آٹھہ ہین اور اگرہ بھی آٹھہ ہین

ھی آتما ہین اور جسپر اطلاق این وآن کا ہے وہ بھی آتما ہی ہے ٥ آگے اور پیچھے اوسکے کوئی نہتا اور نہ ہوگا اور اندر اور باہر کوئی حجاب مانع اوسکا نہین ہے اور کوئی چیز اوس سے ملی نہین ہے اور وہی آتما اور جیو آتما اور بہرم آتما ہے برہم جملہ ظاہر اور باطن مین پوشیدہ ہے اور برہم کا نام اپنہو سمجہنی علم لدنی ہے یہہ علم ہر خاص و عام کو حاصل کرنا چاہیے کیونکہ اس علم سے عارف ہوتا ہے اور جیون مکت پاتا ہی ٢٦ اسول اور جاگب ولک کی گفتگو جگ کے باب مین - بدیہ کی اولاد مین جنک نام راجہ تہا اوسنے اسمیدہ جگ کرنے کیواسطے بہت برہمن جمع کئے - پہر راجہ نے چاہا کہ چند سوال علم الہی کے کرے اور اقرار کیا کہ جو میرے سوالات کا جواب دیگا اوسکو ہزار گٹو کہ جنکے سینگون پر پانچ پانچ ماشہ سونا لگا ہوا ہوگا دونگا - حاضرین مجلس سے کسیکو اسقدر لیاقت نہتی کہ جواب دینے کو مستعد ہو لیکن جاگولک نے سام سر نامی اپنے چارکی کو پکارکے کہا کہ اے پڑہنے والے سام بید کے ان گٹوون کو میرے پاس لے آؤ - اس دعوی سے سب برہمن ناخوش ہوے کہ یہہ ہم سب سے اپنی فضیلت علمی پر نازان ہے اوس مجلس مین اسول نام اہوج یعنے جگ کرنیوالا تہا مباحثہ کو مستعد ہوگیا اور کہنے لگا کہ تم کیا کمال رکھتے ہو اور تم کسطرح سے اپنے تئین عارف سمجہتے ہو - جاگولک نے جواب دیا کہ جو عارف اور گیانی ہین اونکو نمسکار کرتا ہون اور جو مباحثہ کو مستعد ہو اوس سے مین نہین ڈرتا ہون ١ سوال اسول کا جو کچہہ نظر آتا ہے فنا ہوگا پس جگ کا کرنیوالا کیونکر نجات پاوے گا جواب جاگب ولک کا جگ کے کرانے والے یعنی ہوتا اور جگ کی آگ اور نطق سے کیونکہ جگ مین آگ ہی اور آگ عین جا اور عین نطق پس ان تینون کو ایک جاننے سے مکت ہوتی ہے - سوال تمام مخلوق رات اور دن کی گردش مین پیدا ہوئی اور اوسیکی قید مین رہتی ہے پس اس سے مخلصی کیونکر ممکن ہے جواب آنکہہ اور آفتاب اور اہوج کو ایک جاننے سے کیونکہ اہوج عین آنکہہ ہے اور آنکہہ عین آفتاب ہے اور آفتاب عین

اوس آتما سی قایم اور مستحکم ہین اور اوس کے ارادی سے حرکت کرتے ہین -
۲۵ بموجب بید کی سرتی کے دوہن رکہیشر کا بیان جاگ والک نے کہا شہید کے
معنے ہین کہ جو عبارت اشارہ اور کنایہ سے ہو وہ سمجہہ مین آوی چونکہ یہہ علم جو
برہم بدیا ہے نہایت مشکل ہے اور رکہیشروں نے نہایت سختیان اوٹہا کے
اس علم کو حاصل کیا ہے اور ہمیشہ وی چہپاتے رہے گر مین ظاہر کرتا ہون - ۲
روایت ہی کہ اندر نے دوہن کو گیان کی تعلیم کر کے منع کیا کہ کسی سے نہ کہنا اگر تو
کہیگا تو تیرا سر کاٹ لونگا دوہن نے اسنی کمار سے اقرار کیا تہا کہ جو اندر تجہے
تعلیم کریگا وہ تجہے بتا دونگا جب دوہن نے حسب اقرار نہ بتایا اسنی کمار نے
دوہن کا سر کاٹ گہوڑے کا سر اوس کے دہڑ پر لگا دیا - پس گہوڑے کے موہنہ
سے اوس راز کو معلوم کیا جب اندر کو یہہ حال معلوم ہوا اوس نے پہر اوسکا
اصلی سر لگا دیا اس عبارت سی مطلب یہہ ہی کہ یہہ علم بغیر جانبازی کے حاصل
نہین ہوتا ہے اور فنا فی اللہ ہونا ضرور ہوتا ہے اور بغیر راستی اور صداقت کے
کچہہ نہین معلوم ہوتا ہے ۳ جاگو لک نے کہا کہ جب اختلاط عناصر کا ہوا اور امتزاج
اونہون نے پایا اول خلقت دو پایوں والون کی ہوی پہر چار پایوں والونکی پہر آتما
پہوسٹ پرند کے جسم لطیف سی تمامی اجسام لطیف اور کثیف مین داخل ہوی اور
تمام پرش موسوم ہوی یہہ بدن بہی پرش ہے پر کے معنے محل اور مکان کے ہین
ش کے معنی مکین اور تصرف کرنیوالے کے پس وہ پرش سب شی ہین مثل آکاش کے یا ایک
ہوا جسطرح آکاش ہر شی مین موجود ہے اور ہر دے مین بہی ہے گر جو ہون
یہہ پکڑا نہین جاتا اوسیطرح وہ پرش نظر نہین آتا ہے - ۴ جو اشیا عالم کی ہین
اور نام اور صورت ظاہر اور پوشیدہ رکہتی ہین وہی آتما نہین ہین - شہید
سے علم الہی سے مراد ہی جو حق الیقین سے معلوم ہووے کہ وہ آتما ان صورتون
میں ظاہر ہے - ظہور اوس پرش کا بسبب مایا کے بصورت بیشمار نظر آتا ہی
ست کے ہمراہ حواس دس اور سوا و ہزار غرضکہ بیشمار ہین اور یہہ حواس بہی

نہین ہے پس عجب معلوم ہوتا ہے کہ جو تینی ہستی رکھتے ہیے وہ نام کبھی کہتی ہے
آتما کی ہستی کے تم قایل ہوتے ہو اور اوس کے نام کو قرار نہین دیتے چاہیئے کہ جو
موجود ہو موسوم ہوا اور جو موسوم ہو معدوم ہو — جاگ ولک نے جواب دیا
کہ تھوڑا غور کر کے سمجھو کہ آتما جدا نظر آتی ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھتا ہی اور ایک
دوسرے سے کہتا ہے اور ایک دوسرے کی بات سنتا ہی اور ایک دوسرے کو جانتا ہی
اور وہ علم جس سے سب کچھ دیکھا اور سنتا اور جانا جاتا ہے وہ دیکھنے اور سننے اور
کہنے سے منزہ ہے اور وہ آتما ہے نام اور نشان اوسکا ہوویگا جدا ہو کر ایسا
دوسرے کو اوس نام اور نشان سے پکاری جہان دوئی نہین ہے وہان احدیت کے
لفظ کو بھی محویت ہوتی ہے پس اس مطلب کو سمجھنا کافی ہے ۴۴ برہما اور جاگ ولک
کی گفتگو ۱ زمین سب جانداروں کے لئے اور جاندار سب زمین کیواسطے شہد ہین
اور وہ پرش جو زمین مین ہے اور جو بدن مین ہے اور لطیف ہی ایک ہی ہے اور زمین
نور ہے اور جاودانی ہے اور وہی تو ہے اور وہی برہم ہے اور جو کچھ ہے وہی ہے
اسیطرح سے پانی آگ بہوت اکاس ہوا آفتاب چاند جہات بجلی ابر نیک
افعالی راستی مردی اور جیو آتما سب جانداروں کیواسطے اور سب جاندار
سب کے واسطے شہد ہین ۲ وہ پرش جو پانی اور نطفہ مین ہے اور آگ اور
گویائی مین ہے اور بہوت اکاس اور ہردے مین ہے اور ہوا اور پران مین ہے
اور آفتاب اور آنکھہ مین ہے اور چاند اور دل مین ہے اور جہات اور کانون مین
اور برق اور حرارت عزیزی مین ہے اور ابر اور زمین ہے اور نیک افعالی اور
نتیجہ مین ہے اور راستی اور نتیجہ راستی مین ہے اور مردی اور استغنا مین ہے
اور جیو آتما مین ہے اور لطیف ہی اور عین نور جاودانی ہے عین ہی تو ہے ۳
وہی آتما تمام عنصرون مین ہے اور ظاہر ہے اور سبکا بادشاہ ہے جسطرح
سب متفرق لکڑی گاڑی کے پہیہ کی ناف مین قایم ہو کے مستحکم ہوتی ہے اوسی
طرح سے دسون پران تمام عالم اور تمام دیوتاؤن اور تمام عناصر لطیف اور کثیف

اسیطرح سے تمام موجودات وجود سے پہلے برہم مین محجوب تہی اور جسطرح
سے مٹی کوزہ مین ہے برہم موجودات مین موجود ہی اور جسطرح سے کوزہ
مٹی مین محو ہوگا موجودات برہم مین محو ہوگی پس جیسے کہ مٹی اور کوزہ ایکہا ہے
برہم اور مایا ایک ہی ۲ پانی تمام ندی اور نالون کا اول ورآخر ایک ہے
سب کا مرجع سمندر ہے اور سبکا وجود سمندر کے بخار سے ہی اور نام ہرایک
ندی کا جدا ہی ویسے ہی برہم اور مایا ایک ہی ۳ آنکہہ کی شکل ہرایک مرد اور زن
اور انسان اور حیوان کی بنوعدیگر ہے مگر فعل سبکی آنکہہ کا ایک ہی اسیطرح چہرہ
ہرایک کے جسم کا بنوعدیگر ہے مگر قوت لامسہ سب مین یکسان ہے ہرایک کا
جو آواز بنوعدیگر مسموع ہوتی ہے حقیقت سبکی آواز ہے ہرایک کا عضو اور آلہ
تناسل بصورت مختلف ہے لذت سبکی بصورت واحد ہے ہرایک کی مقعد سے اخراج
فضلہ بطور واحد ہوتا ہے اصل تمام علوم کی نطق ہے ان سب حواسو کا
اور انکے فعلون کا سبب دل ہے خلاصہ ہر چیز مین موجود ہے اصل سب خلا
اور انتہا سب کی جدا کاس ہے پس جو بصورت کثرت ہی وہ کارج ہی اور بصورت
واحد ہے وہ کارن ہے ۴ ایک کنکری نمک کو دیکہو بظاہر درون اور بیرون
اوسکا سب نمک ہے مگر جو غور کرو پہلے وہ پانی تہا اور فی الحال وہ جما ہوا پانی ہے
اور آخر کو بہی پانی ہو جاویگا پس یہہ نام اور صورت نمک فرضی ہے اور نیست
ہست نما ہی اور اسکی ہستی اسمین محجوب ہی زمان ماضی مین بہی یہہ پانی تہا اور حال مین
بہی پانی ہے اور آخر بہی یہہ پانی ہو جاوے گا لفظ نمک ایک جہوٹ اور مفروض
اصل اسکی کچہہ نہین ہے وہ پانی ہے ۵ آتما عین علم تہا اور اب بہی عین علم ہے
اور تمام صورت نیست ہست نما ہین اور آخر کو بہی جبکہ سب فنا ہونگے
نام اور صورت اوسمین محو ہو جاوین گی اور زمان اور مکان کچہہ نہ رہیگا
۶ منتری نے کہا کہ ہنوز میرا ذہن اس مجمل عبارت سے مطلب کو نہین پہونچا ہے کچہہ
اور ظاہر کرو کہ حاصل کلام ان کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آتما کا کوئی نا

بھیا وبھین ہوگا پس اس موجودات کو پرم آتما جاننا چاہیے اگر یہہ موجودات کثیرنما نہ ہوتی تو سمجھنا اور سمجھانا ضرور نہ ہوتا کہ عالم وحدت مین علم اور عالم اور معلوم تین لفظ نہ ہوتے ۳ جو کچھہ نظر آتا ہے یہہ وہم اور خیال ناظر کا ہے کیونکہ آلات کثرت سے کثرت کو دیکھتے ہین ورنہ وحدت مین کثرت کو گنجایش نہیں ہے پس چاہئے کہ وحدت اور کثرت کو اسم فرضی یقین کرو اور غور کرکے سمجھو کہ وحدت سے کثرت اور کثرت سے وحدت کا قیام ہے پس دونو ایک ہین اگر دو نہ ہوتی ثبوت وحدت محال ہوتا پس کثرت سے وحدت کو قیام ہے - ۵ تمام گفتگو اور نام اور نشان اور ضمایر اور نظایر فرضی ہین کہ بغیر انکے سمجھنا اور سمجھانا ناممکن ہے اگر مین اور تو اور یہہ اور وہ مذکور نہ ہوتے تو بیان کسطرح ہونا ممکن تہا پس سمجھو کہ یہہ سب نشان مثل امواج دریائے ناپیداکنار کے ہین کہ جسپر اطلاق این و آن اور چون اور چرا کا نہین ہے ۶ جہانتک بیان کو وسعت ہے اور گمان اور وہم کو گنجایش ہے اصل مطلب سے دوری ہے اور تعین دوئی کا باقی ہے - ۷ طالب علم کے سمجہانے کے واسطے یہہ کہا جاتا ہی کہ آتما ظاہر ہے اور پوشیدہ ہی اور عین علم ہے اور عناصر مین محجوب ہی اور حواس اور محسوسات اور اعضا کی راہ سے ظاہر ہوتا ہے اور بنام مختلف موسوم ہے اور سب اسی مین محو ہونگے ورنہ یہہ مقام خاموشی کا ہے - ۸ جسطرح تر لکڑی کے جلانے سے دہوان رنگ برنگ کا نکلتا ہے اوسیطرح اوس مہابہوت سے چارون بید اور سب آپ نکہد اور تمام علوم حکمت نظری اور عملی کے بے اختیار بعبارت اور مضمون مختلف بر آن اور زبان مختلف مین برآمد ہوا کرتے ہین - ۳۴ ایک ہیوہ مسبب اور سبب اور لطیف اور کثیف اور کارن اور کارج یعنی فاعل اور فعل اور وحدت اور کثرت اور تخم اور درخت اور برہم اور مایا اور جیو اور ایشر اور بدیا اور اودیا کا اتحاد قول سے ثابت ہوگا مٹی کوزہ کی کارن یعنے مسبب اور کوزہ کارج یعنی سبب ہے اور حقیقت مین دونون واحد ہین

محبت رکھتاہی اور نہ اوسے اپنے تئین حقیر کرتا ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ نا مرد کو
کوئی عورت قبول نہین کرتی ہے اور جو کسی چیز سے ایسے کے قابو مین کوئی عورت
نہین ہاوے او سے الفت نہین کرتی ہے اور نہ نا مرد کو عورت سے الفت
ہوتی ہے غرضکہ جو وجہ محبت عورت اور مرد کی ہے وہ معدوم ہوتی ہے
اسیطرح سے ہرایک کو قیاس کرنا چاہئے پس کوئی کسی سے دوستی نہین کرتا ہے
اپنی مطلب برار ی کو اوسکو چاہتا ہے اور جسکی جس سے غرض ہوتی ہے
وہ اوسکو چاہتا ہے ۲ حیات ابدی کیواسطے آتما سے محبت چاہی یہہ دیکھنے
اور سُننے اور سوچنے سے ثابت ہوتی ہے اور کیفیت موجودات کے معلوم
کرنے سے اسکی حقیقت عیاں ہوتی ہے عوام آتما کو غیر اور موجودات کو غیر
جانتے ہین پس آتما سے دور رہتے ہین کہ خود دور رہو تی ہین حقیقت کو جو
سمجھے تمام اجرام اور اجسام لطیف اور کثیف عین آتما اور عین پرم آتما ہے
دیکھو باجا بجانے والا باجے سے بموجب علم موسیقی کے نوع بنوع کی گت اور
راگ اور راگنی کی اور بیشی سروں سے نکالتا ہے اصل سب کی آواز ہے لیکن
مسموع ہونا آواز کا بغیر باجے اور بجنے اور علم موسیقی کے ممکن نہین ہے گو
کہ باجے کے جسم مین وہ آواز ہی باجے مثل سنکھہ اور بین ور دل بہت ہین اور سب کے
اندر محجوب ہے باجے کی آواز سُننے سے بجانیوالے کی قابلیت معلوم ہوتی ہے
اور وجود بجانے والے کا منقوش خاطر ہوتا ہے اگر باجہ نہ بجے وجود باجے اور بجانے
والے اور لیاقت بجانے والے کی ظاہر نہ ہووے پس علم باجہ بجانیوالے کا عین وجود
بجانے والا کا ہے اسیطرح موجودات کی دیکھنے اور رس کا حال سُننے اور دل کو
قایم کرنے سے آتما کا وجود ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہستی موجودات عالم کی صفت
ذات کی ہے پس جملہ ایک ذات ہی یہہ کثرت ثبوت وحدت بغیر کثرت محال ہے
پس صفات عین ذات اور ذات عین صفات ہے ۳ جو کچھ نظر آتا ہے اوس
کہلاتا ہے اوس پرم آتما سے موجود ہوا ہے اور قایم ہے اور فنا

اور کسی صفت سے اوسکو نسبت کرنا واجب نہیں ہے مگر واسطے سمجھنے اور سمجھانے
کے کچھ نام اور نشان اور شکل اور صورت رکھتا ہے وہ متعلقات اور مایا
یعنی مایا سے ہے اور وہ ہست مطلق چیتن اور جڑ اسے منزہ ہے موافق جسکی
ماہیت سمجھنے کو دیوتا اور انبیا اور رشی اور عقلا عاجز رہے اور مستغرق بتفہیم
ہیں اور ہمیشہ سب اسیطرح حیران رہینگے وہ وہ ہے کہ برہم متشکل اور
بے شکل نہیں ہے سب اشکال اور بغیر اشکال مایا ہیں برہم اون سے منزہ
ہے بیان ہست اور نیست یعنی اثبات اور نفی اوسکے باب میں بیجا ہے لیکن
وہ لفظ و عبارت میسر نہیں ہیں جس سے بیان اوسکی حقیقت کا ہو بس
ہست اوسکا نام ہے اور یہی حق ہے اور سب جاندار واسطے ہستی کے محتاج
پرماتما کے ہیں اور اصل پرانون کی برہم ہے پس وہ حق ہے اور اصل سبکی ہے۔
۲۲ جاگ ولک رکھیشر نے اپنی زوجہ میتری سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ترک
تعلقات کرکے سنیاس اختیار کروں اور اثاث البیت کو تقسیم کردوں میتری نے
جواب دیا کہ اگر تمام زر اور زمین جہان کا مجھے بخشو میری نظر میں وہ ہیچ ہے
آپ وہ چیز مجھے دیں جسے حیات ابدی میسر ہو
۔ جاگ ولک نے کہا کہ مال اسباب جو تجھے دونگا اوس سے
تیری حیات فراغت سے تمام ہوگی۔ میتری نے جواب دیا کہ زندگی ہر طرح سے
قطع ہوتی ہے میں وہ مال چاہتی ہوں جس سے موت نہ آوے اور حیات دائمی
نصیب ہو جاگ ولک نے کہا کہ تیری گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تو گیانی ہے میں
کچھ ہدایت کرتا ہوں ۱ جورو خصم کو اور خصم جورو کو بغرض شہوت رانی اور
تولید اور تناسل کے اور راجہ پرجا کو اور پرجا راجہ کو اور اسی حساب سے ہر ایک
دوسرے کو اور دولت اور اسباب اور حیوانات کو بغرض کسی مطلب کے پیار کرتا ہے
اور جو برہمنوں کی سیوا کرتا ہے اور دیوتاؤں کی اوپاسنا کیا کرتے ہیں کوئی مطلب
خاص دلمیں رکھتے ہیں بغیر غرض کے کوئی کسیکی خدمت نہیں کرتا ہے اور نہ اوسکے

دیہاتی زبان ہین اس مضمون کا خلاصہ یہہ ہوا ہے دین لڑکا من نمود
۲۱ سورت امورت یعنی برہم امورت اور مایا مورت ہی اسکا یہہ
بیان ہے اول مایا کی دو صورت اور چہہ صفت ہین ۱ صورت موجودات مین نظر آتی ہے
اور تین صفت اسکے ہمراہ ہین ۱ فانی ۲ محدود ۳ ظاہر سے زیادہ ظاہر اس شکل
اور صفت کا خلاصہ آفتاب ہی کہ چمکتا ہے اور نظر آتا ہے ۲ صورت نظر نہین آتی
ہے جیسے کہ ہوا اور آسمان کہ عناصر کے محیط ہین اور اسکے ہمراہ تین صفت ہین بے زوال
نا محدود پوشیدہ سے زیادہ پوشیدہ اس شکل اور صفت کا خلاصہ وہ پرش ہے
جو جسم آفتاب مین چمکتا ہے اور متصرف ہے اور آفتاب کو یہہ فضیلت ہے کہ وہ پرش اسمین
پوشیدہ ہے ۳ جس صورت سے آفتاب کی دو صورت اور چہہ صفت ہین انسان کی بھی
ہین کہ بدن اور صورت ہے اور فانی اور محدود ظاہر ہے اور خلاصہ اسکا آنکہہ ہے
اور یہہ آنکہہ آفتاب کی برابر ہے معہ لوازمات یعنی اور حواسون کے اور پران اور
خلا بے صورت جسم انسان مین موجود ہین اور وہی بے زوال اور نا محدود اور
باطن یعنی پوشیدہ سے زیادہ پوشیدہ ہین اور انکا خلاصہ وہ پرش ہے اور وہ
قوت بصر مین پوشیدہ ہے ۴ اگرچہ صورت اوس پرش کی جو آفتاب اور
آنکہہ مین ہے بیان نہین ہو سکتی ہے اور دکہلانا بھی اوسکا امکان بشری سے باہر ہے
لیکن مثالون سے بتاتا ہون ۵ مثلاً کپڑا زرد رنگ کا ہو یا بیر بہوٹی سرخ
رنگ کی ہو یا ایک شعلہ آگ کا ہو یا ایک پھول کنول کا ہر ایک کے باطن مین
اصلیت اوسکی چھپی ہے ظاہر مین فقط رنگ اور روشنی نظر آتی ہے اسیطرح
وہ پرش آفتاب اور جسم مین پوشیدہ ہے اور مایا سے ظاہر اور باطن موسوم ہوتے
ہین اور بمقابلہ ایک دیگر کے بیان ہوتے ہین حقیقت مین وہی کو دخل نہین ہے
وہ مایا ہے پس سمجھو کہ برہم بھی ایک نام فرضی ہے ورنہ اوسکا نام اور نشان
نہین ہے پس یہہ نام برہم یا اور کوئی اسم ذات نہین ہے فرضی ہے
۲ یا ویسا یا نام اور نشان سے اور شکل اور صورت سے تعین کرنا

اسکو ایک طفل قرار دو اور جسم کو اوسکی سکونت کا محل اور سر کو مجموعہ شعور اور انوار کا اور حواسوں کو ایک روشندان اور پرانون کو ستون پس سمجھو کہ تمام پرانون کی قوت سے یہہ محل کھڑا ہے اور غذا کو وہ سامان سمجھو جس سے یہہ محل قایم رہتا ہے اور گرنے نہیں پاتا ہے ۔ ۳ سات محافظ جیو آتما اور پرانون کے ہین اور اونکی حفاظت بخوبی کرتے ہین ۱ سرخی آنکھ کی جسکا نام رودر ہے ۲ پانی آنکھ کا ابر ہے ۳ بینائی آنکھ کی آفتاب ہے ۴ بینائی آنکھ کی آگ ہے ۵ سفیدی آنکھ کی اندر ہے ۶ پلک تلی کی زمین ہے ۷ پلک اوپر کی بہشت ہے ۔ بموجب بید کی شرتی کے یہی پوتا ہین اور انہین کی پوجا چاہئے **مولف** علم الیقین سے عین الیقین حاصل کرے تب حق الیقین کو پاوے ۔ ۳ ایک برتن ہے جسکا موہنہ تلے کو ہے اور پانو اوپر کو اور اوسکا نام سر ہے اوسکے اندر پران رہتا ہے اور سات رکھیشر اوسکی مصاحبت کرتے ہین اور آٹھوین مصاحب کا نام نطق ہے جس سے برہم کو یاد کرتا ہے ۔ سات رکھیشر اشارہ قوت حواسون پر ہے مفصل اونکی کیفیت حال یون بیان ہے ۱ داہنی کان مین گوتم رکھیشر کا باس ہے ۔ ۲ بائین کان مین بہردواج کا ۔ ۳ داہنی آنکھ مین بسوامتر کا ۔ ۴ بائین آنکھ مین جمدگن کا ۔ ۵ داہنی نتہنے ناک مین بششٹ کا ۶ بائین نتہنے ناک مین کشب کا ۷ موہنہ مین اتر کا ۔ پران بصورت قطب کے اس مجلس مین بیٹھا ہے اور یہہ ساتون مثل سیارون کے اوسکے گرد پھرتا ہین یہی بنات النعش ہین جنکو سپت رکھہ کہتے ہین **مولف** قایل کے قول کا خلاصہ یہہ ہے کہ تمام دیوتا اور تمام رکھیشر اور انکا صانع اور تمام عناصر اور تمام کو ایک انسان کے جسم مین موجود بتا یا پس کیا بیوقوفی ہے کہ گہر آئے ناگ نہ پوجئے اور بمبئی پوجن جائیے جسکو علم معقول ہوتا ہے اور ذہن یعنے فہم وہ ہرگز مکار اور غرضگو کے دام مین نہین آتا ہے اور بے شعور اوستادون کی نصیحت سے ننگے پانو ہر دوارے مین پہرتا اور تیرتھ قدر کرتا بھونرے کی طرح ادہر اودہر ڈہونڈتا نہین پہرتا ہے

خواب کے کہان تہا اور کیا صورت اوسکی تہی جواب سونے کیحالت مین تمام حواس اور تمام قوت باطن کیطرف رجوع کرتی ہین اور وہ اکاس خود دلین ہے اوسمین محو ہو جاتی ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر فعلی حواسون کا اونکی ذات سے تعلق ہوتا تو بحالت سونے کے دلین محو نہ ہو جاتے حالت خواب کو سوپن کہتے ہین اور یہہ لفظ مرکب ہے جس کے معنے ہین خودی پن کے معنی ہین پایا چونکہ حالت خواب مین اپنے تئین پاتا ہے اور حواسون کو اپنے مین آپ محو کولیتا ہی پھر جسطرف کو متوجہ ہوتا ہے وہین جاتا ہی چنانچہ کبھی بادشاہ ہو جاتا ہے اور کبھی گدا اور کبھی عالم اور کبھی جاہل پس یہہ پرکش علین علم ہے اور جس حالت مین بیداری کے اسباب سکو اپنی طرف کہنچ لیتے ہین حالت سکہپت (یعنی) ہوتا ہے اور اس مقام کا نام منتہا ہے کیونکہ اس حالت مین ۷۲ ہزار رگ تمام بدن مین محیط ہو جاتی ہین اور آرام سے سوتا ہے اور اس حالت سکہپت مین مثل طفل کچہہ فکر نہین رکہتا ہے اور مثل بادشاہ کے جہان پر متصرف ہوتا ہی اور مثل عالم کے جو حق الیقین پر کہتا ہو مطمئن ہو جاتا ہے غرضکہ جیو آتما اور پرم آتما ایک ہو کے آرام پاتے ہین اور حالت سپن مین جیو آتما تماشا صورت غریبہ کا کیا کرتا ہے اور حالت جاگرت مین مثل عنکبوت کے تانا اور بانا بنا کرتا ہے اور جسطرح آتشکدہ سے چنگاری اوڑتی رہتی ہین حواس محسوسات کیطرف حرکت کیا کرتے ہین پرم آتما علین علم ہے جب حالت مہا سکہپت مین ہوتا ہے تب تمام حواس اور عناصر اور اجرام اور اجسام برہما سے چینوٹی تک یعنی دیوتا اور انسان اور حیوان اور نباتات اور جماد سب اوسمین محو ہو جاتی ہین یہہ قیامت کبریٰ ہے اور جب نا پائدار ہوتی ہے حالت بیداری ہے یعنی سب ظاہر ہو جاتے ہین پرم آتما کا نام اوپ نکہد ہے اور ستیاست ہے یعنی سچا اور جہوٹا پران اور عناصر مرکب پر جابت ہی اور عناصر بسیط ہرن گربہہ اور یہہ سب است ہین کہ فنا شدنی ہین انکی جو اصل ہے وہ ست ہی اور وہ لاتعین ہے پس برہم کو ایک شی مین قرار دینا نہ چاہیے بلکہ ہر شی مین تصور کرنا چاہیے اور حقیقت مین وہ سب سے برتر ہے۔ ۲۰ ستو برہمن جیو آتما جو کہ جسم مین ہے

اور قالب سے آکاس بنا آکاس سے ہوا اور ہوا سے آگ اور پانی زمین سے ہوتا ہے - اپات ستر نے
جواب دیا کہ آفتاب میں فضیلت چاند کی نسبت ہے مگر برہم نہیں ہے - ۵ ذریت نے کہا
بجلی برہم ہے - اپات ستر نے جواب دیا کہ بجلی اگرچہ روشن ہے مگر برہم نہیں ہے
۶ ذریت نے کہا کہ بہوت آکاس برہم ہے اپات ستر نے کہا کہ بہوت آکاس اگرچہ محیط
ہمہ جا ہے اور سب اور مہین اور وسعت میں ہے اور غیر محسوس اور حد سے زیادہ
لطیف ہے مگر برہم وہ نہیں ہے - ۷ ذریت نے ہوا کو برہم بتایا اپات ستر نے
کہا کہ ہوا حد درجہ ایک شے ہے اور اندر باہر ساوی ہو کر قائم ہے مگر برہم نہیں ہے
۸ - ذریت نے پانی کو برہم بتایا اپات ستر نے اوسکو جو برہم سمانا اور کہا کہ یہ
اور پانی بمعنی واحد ہے اور چیز زیادہ ہے مگر برہم نہیں ہے ۹ ذریت نے آگ کو
برہم بتایا اپات ستر نے کہا کہ آگ اگرچہ سب کو فنا کرتی ہے مگر برہم نہیں ہے
۱۰ ذریت نے حیات کو برہم بتایا اپات ستر نے کہا دونوں کانوں میں یہ موثر ہے
مگر برہم نہیں ہے - ۱۱ ذریت نے کہا کہ شعبہ برہم ہے اپات ستر نے کہا کہ اگرچہ حد سے
زیادہ لطیف اور شفاف ہے مگر برہم نہیں ہے - ۱۲ ذریت نے کہا کہ عکس جو آنکھ
سے ہوتا ہے وہ برہم ہے اپات ستر نے کہا کہ وہ پران ہے مگر برہم نہیں ہے - ۱۳ ذریت نے
کہا کہ جیو برہم ہے اپات ستر نے کہا کہ ایسا ہے مگر برہم نہیں ہے - ۱۴
ذریت نے کہا کہ جو جسم میں ہے وہ بچا نہیں جاتا اور صاحب قدرت ہے مگر برہم نہیں ہے
ذریت نے کہا کہ اب تو بتا کہ برہم کیا ہے اپات ستر نے کہا کہ میں تیری تسلی کر دونگا
پھر ذریت کا ہاتھ پکڑ کر وہاں لگیا جہاں ایک شخص سوتا تھا اور سونے کو پکار کر ایک نام سے
پکارا وہ نہ بولا اور جو نکا پھر اس کو نام سے جیوا ہم نام اوتھا صاحب اوسکو بلایا تحقیق
ہوا خواب میں خبر کا ہے کہ اگر پکارنے سے وہ بولتا تو معلوم ہوتا کہ پران برہم ہے
اور جیو کے سے وہ بولتا تو معلوم ہوتا کہ جسم برہم ہے چونکہ وہ دونو صورت سے
نہ بولا اب مجھے معلوم ہوا کہ برہم انسان سے منزہ ہے — آپکے طفیل تو
تحقیق رضیت ثابت ہوئیں ست الجیت ۱۱ وہ جو شخص سوتا تھا جاگ

موت بہاگ جاوی - ۱۸ عالم نام اور صورت اور عمل کا نام ہے کہ ان تینون
سے کوی خالی نہین ہے - ۱ نام نطق سے ہین اور دلیل ظاہر ہے کہ اسم نطق
سے ہوتا ہے اور یہی سام ہے اور نام اور سام کے معنے برابر ہونے کے ہین -
اور نطق آسمانکی برابر ہے چونکہ نام نطق سے پیدا ہوئے پس نامون کا خالق
نطق ہے اور نطق سے قایم ہے - ۲ صورت بصر سے پیدا ہوئی ہی اور وجہ
ظاہر ہے کہ صورت بینائی سے معلوم ہوتی ہے پس بینائی سے سام ہے بمعنی
برابر ہونے کے اس دلیل سے صورت کا خالق بصر ہے - ۳ عمل جسم سے بنا ہی
اور وجہ ظاہر ہے کہ تمام عمل جسم سے ہوتے ہین عمل سام ہے پس عمل کا صانع جسم ہے
بدن اجتماع نام اور صورت اور عمل سے ہوا ہی اور یہہ ظاہر ہین تین اور حقیقت مین
ایک ہین - ۴ وہ بے زوال حجاب مین ہستی کے محجوب ہے اور ہستی عبارت استہول سریر
سے ہی اور یہہ اشارہ بدن سے ہی اور پران اشارہ لینگ سریر سے ہے اور اسکو آتما ہی
کہتے ہین اور نام اور صورت اشارہ پرجایت سے ہے کہ عین بدن ہے اور ہستی اسکا
نام ہے اور اسکی اندر آتما پوشیدہ ہے - ۱۹ دُریت رکہیشر اور اجات ستر راجا
کا تذکرہ - ۱ اجات کے معنے تولد کے معنی نفی ستر کے معنے دشمن پس اجات ستر کے
معنے ہین کہ جسکا دشمن ہر زمانہ سے پیدا نہین ہوا اور رکہیشر یعنی عارف اور عامل
بمنزلہ روح عالم کے ہے اور افراد عالم کے مثل اعضای بدن کے پس ظاہر ہے کہ عداوت
اعضاکی جسم سے از قسم محالات کے ہے اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ عارف عامل کا کوی
دشمن نہین ہوتا ہے پس یہہ بیان مصلح کل کا ہے - ۲ عارف نے راجہ سے کہا
کہ اے راجہ کاسی کے برہم کی حقیقت ظاہر کرتا ہون جیسے کہ راجہ نے بہت
تمنا سے کہا کہ فرمائیے - ۳ دُریت نے کہا وہ پُرش جو آفتاب مین ہے وہ برہم ہے
اجات ستر نے کہا کہ آفتاب کو فی الحقیقت بہت فضیلت ہی اور ہر طرح لایق
تعظیم اور تکریم کے ہے اور تمام موجودات سے جو کہ اربعہ عناصر سے موجود ہین بالا ہے
بزرگی ہے مگر مین اسکو برہم نہین سمجہہ سکتا ہون - ۴ دُریت نے کہا کہ چاند برہم ہے

ے منزلوں کو پر جا پہنچے اعمال نیک اور بد کو پیدا کیا ہے — جو جوان ہیں
باہم منافقت کیا اصل ہے یعنی بزرگ سمجھ کے اخلاق اور عمر بڑے ہیں شرف
جوان کے نظر میں صحیح اپنے کمال پر نازاں ہو کے سامنے ہی قصہ مختصر ہر ایک
حس اپنے غرور میں رہا۔ موت نے جب بصورت ضعف اور ناتوانی کے ہر ایک
دکھایا ہر ایک نے اپنے تئیں ضعیف پایا اور سب نے اپنے غرور کو چھوڑ دیا۔
پیران جو پہلے میں نطق وغیرہ کے تھا دیکھے قریب موت کو خوش ناب ہوا اور
پیران نے جب نطق اور بصر وغیرہ کا حال ناتوانی کا معلوم کیا سب کو اپنے قریب
کھینچ لیا اور ان موت کو رسائی ہوئی پس نطق وغیرہ نے تا ہم پیران کو مصلحت
مناسب ہے کہ ہم بھی وہ ریاضت کریں کہ یعنی پیران ہو جاویں اور موت سے
بچیں پس سب پیران ہو گئے — اس جہت سے تمام حواسوں کو پیران قرار دیتے
ہیں جو کوئی اس سر کو سمجھے اور اس پر عمل کرے وہ عزت پاوے اور جو برعکس
عمل کرے ناتوان ہو کے مرے — اس شغل کا ثمرہ یہ ہے کہ جو شخص اس کے
مشغول ہو اپنے پیرن سے ہے اور لوگ آگے لیا کریں ہمیشہ — چوتھا بدیہی
آفتاب نے کہا کہ میں ہمیشہ تابش رہوں گا جا ترے کہا کہ میں عالم منور ہوں گا
اسی طرح ہر ایک دیوتا نے بھی اپنے کہا — بینائی کا دیوتا آفتاب سب
دیوتا آگ ہے لگا دیوتا چاند ہے کا دیوتا جہات یعنی مشرق و مغرب وغیرہ —
پیران کا دیوتا ہوا — جس طرح حواسوں کی قوت نہیں جاتی اور موت کو دسترس نہیں
ہو سکتی نہیں ہوتی ہے اسی طرح سے آگ اور آفتاب اور چاند اور جہات
دیوتا اور موت سے آزاد ہیں — جیسے کہ غرق ہے — سوال طلوع آفتاب کا یعنی
اور غروب کس میں — جواب ہوا میں طلوع ہوتا ہے اور اسی میں غروب ہوتا ہے
نہیں سمجھنا چاہیے کہ حواس میں ہوتا ہے جس طرح ہمیشہ ثابت ہیں یہ بھی
ثابت رہیں گے — جو کوئی پیران اور اپان کا دیکھا کرے اور موت
کو ترک دیوے گا یہ دوسرے کہ جب پیران اور حواس جمع ہو جاویں

ہوشیار ہوتے ہین اور زندگی کرتے ہین اور بوقت پیدائیش کے پہلے بچون کو
مکہن چٹاتے ہین پہر دودہ پلاتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دودہ کے سب محتاج
ہین - بعضے کہتے ہین کہ جو ایک برس دودہ سے ہوم کرے وہ موت پر ظفریاب ہو
یہہ غلط ہے اسکو یہہ فضیلت ہے کہ ایکدن کی ہوم کرنے سے موت پر فتح ملتی ہے
۱۰ غذا کے تمام نہ ہونے سے یہہ مُراد ہے کہ خورندے ہمیشہ غذا کو کہاتے ہین پس
غذا کی پیدائیش کا بندوبست کرتے رہتے ہین اگر خورندے باغبانی اور زراعت
نکرتے اور تردد افزائیش غذا مین نرہتے تو غذا تمام ہوجاتی پس غذا کو غذا کے کہانے
والے پیدا کرتے اور پرورش کرتے ہین - ۱۱ جو بطور نیک غذا کو کہاتے ہین انکی
غذا جزو بدن ہوتی ہے اور دیوتون کو ملتی ہے اور آبحیات ہوتی ہے - ۱۲ تین لوکی مراد
عالم ظاہر اور عالم ارواح مردون اور عالم دیوتون سے ہے عالم ظاہر پر فتح اولاد سے
ملتی ہے اور عالم ارواح پر ظفر عمل سے اور عالم دیوتاون پر غلبہ علم اور عمل درست
سے ہوتا ہے - ۱۳ بید کی سرتی ہے یعنی قول جب کوئی جانے کہ موت قریب ہے تاتارک
دنیا ہووے اوسکو چاہئے کہ بیٹے کو وصیت کرے کہ جو کچہہ میرے تصرف مین تہا اب وہ
سب تیرا ہے اور آتما اور برہم اور پران اور دل اور نطق غرض کہ جو کچہہ میرا تہا وہ
اب تیرا ہے اگر اولاد نالائق اور جاہل یعنے بے علم اور بے ادب ہو نقصان وصیت
کنندہ کے حق مین ہے کیونکہ باپ کی جو آرزو باقی رہگئی تہی اوسکو تمام کرنے والا
وہ نہین ہے پس باپ جب مریگا گو کہ دوسرا جسم قبول کرے یعنی دوسرے عالم کو جاوے
مگر فرزند کے جسم مین اسی عالم مین رہیگا **مولف** اس سرتی سے صاف ظاہر ہے
کہ وصیت کرنا وقت نیک مرنے کیوقت فرض ہے اور اولاد کو بے علم رکہنا تمام
گناہ ہے - صاحبزادہ جزو بدن اور روح پدر کا ہوتا ہے اگر باپ سے کیسا افعالی
مین کوئی فروگذاشت ہوئی ہووے اور وہ مانع منزل مقصود کو رہوے بیٹا
نیک ہووے تو اوس قصور کو صحیح کرسکتا ہے اور مثل ہرن گربہہ کے صاحب عنا کا
- ۱۶ یہ حیثیت سے تم ... وکو دخل نہین کہ دیوتا نیکی اور بدی

اور امیدین رہتے ہین یہہ فکر معاش اور خانہ داری اور امید اس اور اوس جہان کی مین رہتا ہے - پران اور آدمی ایک ہے کہ سب کام آدمی سے پران کے رہتے ہوتے ہین اور پیر بھی محتاج آدمی کے ہین جو بات سمجھی گئی بمنزلہ نطق کے ہے - جس بات کے سمجھنے کا ارادہ ہے بمنزلہ دل ہے کہ دل تحقیق کرنے والا ہے جو بات سمجھ سے باہر ہے بمنزلہ پران کے ہے پس بات تین قسم کی ہوتی ہے وہ ان تینون سے متعلق ہین - ۵ نطق اور دل اور پران بمنزلہ باپ اور مان اور بیٹے کے ہین - دل تصور کرنے والا معنی کا ہے پس مثل باپ کے ہے - نطق مقرر کرنے والی لفظ اور نام کی ہے پس مثل مان کی ہے - پران نطق کے ہمراہ نکلتا ہے اور نطق جزو پران ہے پس بمنزلہ فرزند کے ہے - ۶ نطق کا جسم زمین ہے کیونکہ جسم نطق کیواسطے پیدا ہوا وہ حرارت جو وقت تکلم کے رگون مین ہوتی ہے آگ سے ہے چونکہ زمین پر ناطق ہے پس آگ اور نطق کو جگہہ مساوی ہے - دل کا جسم فضا ہے اور صورت دل کی آفتاب ہے پس عالم فضا مین آفتاب اور دل بصورت مساوی ہین نطق اور دل کے اجتماع سے پران پیدا ہوا پس ہیہ بمنزلہ اندر کے ہے کوئی اسکی مانند اور شبیہہ نہین ہے اور بدن اس پران کا پانی ہے اور صورت اوسکی چاند ہے مقدار پران اور پانی اور چاند کا برابر ہے پس نطق اور پران اور دل برابر ہین ۷ پرجاپت کی صورت سال تمام کی ہے اور برس کی سولہہ کلا ہین یعنی پندرہ شب کو پندرہ کلا اور جس شب کو ماہ تمام ہوتا ہے سولہوین کلا سمجھو - سولہوین شب کو تمام جاندارون مین سماتا ہے اور سب مین مقیم رہتا ہے اسواسطے لازم ہے کہ اوس شب کو کسی جاندار کو زخمی نکرے کہ مبادا روح جسم سے مفارقت کرے اور گرگٹ کو دیکہنا اور مارنا بہی ممنوع ہے جو اس بات کا لحاظ رکہتا ہے وہ عین پرجاپت ہوجاتا ہے - ۸ جیوآتما مثل لفظ اور مرکز کے ہے اور مال مثل دائرہ اور خط محیط کے - پس مال کو پندرہ کلا اور بدن کو سولہوین کلا تصور کرو اگر مال جاتا رہے بدن ضایع نہین ہوتا ہے - ۹ جیوآتما کی تعداد دو ہے کہ بچے دو دو پہلے

رنا اور بعضون کا قول ہے ماوس درپورشناتمی جگ کرنا ہر جایت تین
عذا ہین دل نطق پران دل پر مدار انتظام عالم کا ہے وجہ ظاہر ہے
اگر دل متوجہ نہ ہو آنکہہ اور کان وغیرہ حواس اپنے اپنے فعل سے عاجز ہین
حتی کہ کوئی کچہہ کہے مسموع نہ ہو اور کوئی صورت آنکہہ کے روبرو منظر نہ آوی
اور حواس ہی جواب طلب کری یہہ سکے کہ میرا دل اور طرف متوجہ تہا پس دل
اصل سب حواسون یعنی دیوتاؤن کا ہے اور شک اور یقین اور وہم
اور خیال اور تحمل اور اضطراب اور شرم اور عقل اور خوف اور آرزو اور تحقیق
اور غفلت وغیرہ سب دل کے تعلق ہین پس دل اور یہہ سب صفات ایک ہین
نطق کے سبب سے علم حاصل ہوتا ہے اور تحقیقات معنی اور مدعا کی ہوتی ہے پس اس سے
علم اور عمل ہوتا ہے اور انتظام عالم کا اس پر ہے - پران پر مدار حیات اور علم
اور عمل اور تمام کامون کا ہے اور اس کے دس نام ہین باعتبار مقام اور کام
حال آنکہ ایک ہے - ۲ ان تینون سے عالم بنے ہین - ۱ عالم فضا اس کا کام
دل سے متعلق ہے پس یہہ یعنی عالم فضا ہی اور عالم فضا دل - ۲ زمین کا کارہا
زبان کے متعلق ہے پس یہہ اور زبان ایک جان دو قالب ہین - ۳ عا
اسکا تعلق پران سے ہی پس پران اور بہشت کو واحد کر تصور کرو - ۳ جسطرح یہہ
تینون عالم دل اور نطق اور پران سے پیدا ہوئے اسی طرح یہہ تینون
اون سے بنے اور نتیجہ سب کا ایک ہی پس یہہ اور بید ایک ہی رکہہ بید نطق ہے
وزن اور عبارت نطق سے ہوتی ہے ججر بید دل ہے کہ اس بید کے حروف
مین اختلاف ہے دلمین بھی ہمیشہ اختلاف ہوتا ہے سام بید پران ہے کہ
موسیقی ہے یہہ پران کے واسطے ہے - نہ اسیطرح برہما اور بشن اور
مہیش ورد یولوک اور پتر لوک اور مرت لوک کو دل اور نطق اور پران قر
ویسے تینون دیوتا نطق ہین کہ جسطرح تینون دیوتاؤن سے انتظام عالم کا
ہوتا ویسے - دل یہ لوک کی مانند ہے کہ جسطرح پترادلا دکی

۱۰ ایک برہم چاری مجرد تھا اوسکو خواہش ہوئی کہ بیاہ کرنا چاہیے غرض کہ تدبیر سے
بیوی نصیب ہوئی پھر دل چلا کہ بیٹا پیدا ہونا چاہیے وہ بھی نصیب سے ہو گیا
خواہش نے مال کیطرف نگاہ کی وہ بھی اتفاق سے ملا پھر دل نے ارادہ کیا کہ اعمال
جسمثل جگ اور خیرات کرنے چاہیئے تاکہ اوس کا نتیجہ ملے القصہ جب ایک
چیز ملی دوسری کی خواہش کی کہ اونکی انتہا نہین ہے اسیطرح تمام مخلوقات کی دل
خواہش ہی بھرے ہین جسکی کچھہ انتہا نہین ہے جسکو سو مرتبے ملین اور ایک ہی باقی رہے
وہ اپنی شکایت نصیب سے کرتا ہے اور کہتا ہے ہم دنیا مین ناحق پیدا ہوئے - پس
امید نہین ہے کہ لذات سے کوئی سیر ہووے کہ انتہا انکی نہین ہے اسوجہ سے یہہ ناقص ہے
دانا اور ہشیار وہ ہے جو خواہش کسی چیز کی نکرے اور سمجھے کہ میرا دل پرُش ہے
اور نطق میرا استری ہے اور پران بیٹا ہے اور قوت آنکھہ کی مال اور قوت کان کی
دولت ہے اور بدن اعمال کا نتیجہ بھگتنے والا ہے - ۱۲ پانچ تت سے اجسام موجودات
کے بنے ہین اور متحرک کرنیوالا اجسام کا ایک آتما ہے پس سب کو ویراٹ روپ
سمجھے پس سبکو یکسان جانے پانچ چیز سے آدمی بنا ہے اور حیوان بھی اور
دل اور نطق اور پران اور جسم اور مال اور جس چیز کو جگ مین ہوم کرتے ہین وہ بہی
پانچ چیز سے بنی ہے - اس رمز کے سمجھنے سے جگ ہوتا ہے - ۱۲ غذا کے بیان مین
سنتمان برہمن کا سوال - پرجاپت نے بہت غور اور تامل کر کے سات غذا پیدا
کی ہین - ایک واسطے کہانے عام کے اور دو واسطے اپنے اور ایک واسطے حیوانات
کے - حیوانات ہمیشہ محتاج رہتے ہین اور باوجودیکہ ہمیشہ کہاتے ہین سیر نہین ہوتے
ہین - جو اس رمز سے واقف ہوتا ہے وہ ادب سے کہاتا ہے اور دیوتاؤن
سے وصل ہوتا ہے اس رمز کا مطلب کیا ہے - **جواب** - اوس غذا کو جو
عام کا حق ہے اپنے واسطے سمجھتا ہے وہ ظالم ناخدا ترس ہے کیونکہ وہ غیرون
کی حق تلفی کرتا ہے کہ عام کی غذا کو کہاتا ہے - دیوتاؤن کی دو غذا سے مراد ہے
۱- ہت یعنی ہوم کرنا دیوتاؤن کے واسطے - ۲- پرہت یعنی خیرات اور سخاوت

بیداور تمام اسباب
ادنی کامون کے کرنے سے بچانے والے ۔۔۷ عالم
خوشحالی خلائق کے ہین اگر کوئی بید کو نہ پڑہے اور جو پڑہے وہ مطلب کو نہ سمجھے
تو فقط ہاتہہ مین رکہنے سے کچہہ نتیجہ اوسکو یا خلائق کو نہین ہے جیسے کسی کے
پاس سامان کاشتکاری ہووے اور زراعت نہ کرے تو بیس کچہہ حاصل نہ ہوگا
اسی طرح جو اسمید جگ وغیرہ کرے اور آتما کو نہ پہچانے اوسکو کچہہ نتیجہ نہ ملے گا اور فانی
اشتغال مین وقت ضایع ہوگا پس چاہئے کہ سب کو چھوڑ آتما کو پہچانے اور اوسکا
دہیان دہرے کہ آتما دنیا اور عقبی یعنی جس کی لذت کا طالب ہو دینے والا ہے
۸ ہوم کے کرنے سے دیوتا سیر اور خوش ہوتے ہین اور نفع پاتے ہین
۲ بید کے پڑہنے سے رکہیشر خوش ہوتے ہین ۳ جو پترون کے نمت طعام
تقسیم کیا جاوے اوس سے پتر خوش ہوتے ہین ۔۴ تربیت اور پرورش زن
اور فرزند اور خاندان اور مردم سے وے آسودہ ہوتے ہین اور شکرگذار رہتے ہین ۔
۵ عوام کے واسطے جو غذا اور شراب اور مکان اور لباس اور اسباب عیش اور عقل
اور علم اور اطمینان دیا جاوے اوس سے وے ممد اور معاون رہتے ہین اور نیک نام
کرتے ہین ۔۶ حیوانات سے اگر سلوک کیا جاوے وے بہی محنت کرتے ہین اور زمین
جوا تما ہے خوش ہوتی ہے ۔۔۷ جو جانور چرند یا پرند گہر مین آدمیون کے رہتے ہین
اگر وے ستائے نہ جاوین بلکہ اون سے کچہہ احسان کیا جاوے وے بھی دعا دیتے ہین او
اپنی بقا کو جسطرح تمنا کرتے ہین محسن کے جان و مال کو چاہتے ہین ۔ ۸ تمام
فعل اس مہا جگ مین کرنے کو ہین وے پانچ ہین ۔ ۱ برہم جگ بید پڑہنے او و
کے مطابق عمل کرنے سے ہوتا ہے ۔ ۲ دیو جگ آگ مین کوئی چیز ڈالنے سے ہوتا ہے
۳ بہوت جگ اگن کنڈ کے باہر حلقہ کہود کے جانداروں کیواسطے حصہ کہا
جاتا ہے ۔ ۴ پتر جگ مردون کی ارواح کیواسطے کہانا بانٹنا ۵ مکہہ جگ یعنی
غریب اور محتاج اور فقیر کو نا محتاج اور کہانا بخشنا اور اوسکو انکار کہتے ہین
بید کی شرتی ہے کہ جس کا جسکو ادسکار ہے وہ اوسکو کرنا لازم ہے

با عمل مگر تعظیم اور فرمانبرداری بادشاہون کی انپر واجب ہے وجہہ یہہ ہے کہ انتظام
عالم کا انکے ذمہ پر ہے کہ انکا راجسوپر ہم لقب ہے۔ راجا حکیم کا اور حکیم راجا کا
محتاج ہے جو ایسے برہمن اور ایسے راجا کو قتل کرتا ہے وہ بنیاد اپنی اور عالم کی
اوکھاڑتا ہے اور بیخ آسائیش کو کاٹتا ہے پس گناہ کبیرہ کرتا ہے۔ جاننا چاہئے
کہ راجا عادل اور برہمن عالم اور عامل کے قتل کا گناہ مساوی ہے۔ ۳ جب
ان دونو قوم سے انتظام معاملات اور معاش دنیاوی کا سرانجام نہو سکا
ابشن ۳-۲ رودر ۱۱-۳ ادت یعنی سورج ۱۲ ۴ بسوئی دیوتا ۱۳
۵ مرتو یعنی جمراج ۹ ۴ پیدا کئے اور انکے ذمہ فراہمی اسباب معاش اور خوراک
مقرر کیا تاکہ عالم کی پرورش ہو انکو بیس فرض کرو۔ ۴ جب ان تینون سے
سرانجام خدمات خلایق نہو سکے زمین دیوتا کو پیدا کیا کہ یہہ سب کی خدمت کرتی
ہے اسکو سودر فرض کرو۔ ۵ جب برہما نے دیکھا کہ بادشاہ اختلاف رائے
سے انتظام عالم کا بخوبی نہین کرسکتے ہین تب دہرم شاستر یعنی علم فقہ کو پیدا
کیا اور اسکا نام اصطلاحات حکماء مین حکمت عملی ہے کیونکہ دہرم
شاستر کی مدد سے ضعیف اور ناتوان قوی بازو سے قوی ہوتا ہے اور عدالت
باعث انتظام اور نیکنامی کی ہے اور افراط اور تفریط باعث خرابی پس یہہ
عدالت صدق ہے اور ظلم جھوٹھہ اور دہرم شاستر یعنی فقہ اور سچ ایک ہے
۶ جسطرح دیوتاؤن کے چار برن محسوب ہوئی یعنی برہما برہمن اور اندر وغیرہ
چھتری اور بشن وغیرہ بیس اور زمین سودر ویسے آدمیوں مین چار برن مقرر ہوئے
۱ برہمن بمعنی برہم کے جاننے والے اور بید اور شاستر کے عالم اور حق اور عدل کی
راہ چلنے اور بتانے والے۔ ۲- چھتری یعنی انتظام سلطنت کے کرنے والے
اور بد افعالون کے دفع کرنیوالے اور اعتدال کے پیدا کرنے والے۔ ۳ بیس یعنی
خلائق کے عیش اور آرام کا سامان مہیا کرنے والے اور معاملات کی اصطلاح
کرنے والے ۴ سودر ہر قسم کی خدمت کرنے والے اور عمدہ کام کرنے والون کو

حیوانات کو ناقص عقل سمجھتے ہین دیوتا اسی طرح یہ چارپونکو بیوقوف اور الو سمجھتے ہین - دیوتا کبھی ایسے آدمیون کو راہ نیات بتاوین گے کیونکہ جب یہہ راہ حقیقت کو پاوین گے اونکی خدمت نادانونکی طرح کیون کرینگے - اپنے ہرج اور تکلیف کو کوئی روا نہین رکہتا ہی اور جال مین پہنسے ہوئے شکار کو صیاد اپنی خوشی سے کب چھوڑ دیتا ہے پس دیوتا ایسے خدمتگارون کو جو غلامون سے زیادہ ہون وہ راہ کیون بتاوین گے جیسے یہہ آزاد ہو جاوین اور خدا شناس اور خدا پرست ہووین اور اون سے اپنی تئین شریف خیال کرین - بلکہ وے ہمیشہ اس تردد مین رہتے ہین کہ اون حیوان خصالون کو کوئی راہ معرفت حق کی نہ بتادے اور ہماری خدمتگاری سے نہ ہٹاوے اور بید اور شاستر سے واقف نہ کردے

مولف یہہ بموجب بید کی سُرتی کے ہے اور اسکے معنی بھی کچھہ پوشیدہ بطور رمز کے نہین ہین بلکہ بہت صاف ہین لیکن یہہ عبارت خود پوشیدہ بھی چاہیے کہ اندک غور کرین جب اسکو پڑہین ایک آدمی سے مولف نے کہا کہ تو اپنے غلام کو کچھہ پڑہا اوس نے جواب دیا کہ اگر یہہ علم اور ہنر سے بہرہ پاویگا مجھے بنظر حقارت دیکھیگا مین بے علم ہون اور میری خدمت بھی نہ کریگا بلکہ اپنے تئین آزاد کرنیکی فکر مین رہیگا - ۱۱ انتظام مین عالم کے - ۱ برہما بصورت آگ کے ظاہر ہوا اوسوقت سوا اوسکے اور کوئی نہ تہا اوس نے عالم کو پیدا کیا مگر پرورش نکرسکا پس متفکر ہوا کہ کوئی اور پیدا ہو کر وہ پرورش عالم کی کرے پس برہما کو برہمن فرض کرو

۱ - راجہ اندر محافظ دیوتاؤنکا ۲ برن بادشاہ اور موکل پانی اور جاندارونکا ۳ چندرمان برہم بدیا کا بادشاہ کہ غذا اس سے پیدا ہوتی ہے اور غذا سے حیات اور حیات سے علم اور عقل برجا رہتے ہین - ۴ رودر حیوانات اور ابراور برق کا بادشاہ - ۵ جم عالم ارواح کا بادشاہ اور بیماری اور موت کا - ۶ مہادیو بہادرون اور زورآورون کا بادشاہ انکو چہتری فرض کرو - اگر ان ودعالم برہم بدیا کا چہتری سے افضل ہے یعنی حکیم اور دانا

اور وہم دوئی کا اوسکے دل سے جاتا رہا وہ عین برہم ہوگیا - ۱۶ اصل سب کی
برہم ہے تعینات اور تفرقے اوہام کے بجز تعلق کے کچھہ نہین ہین جو
ایسا سمجھے وہ اپنے اصل سے وصل ہوجاوے - بدیونام ایک رکہیشر رات اور
دن اس تصور مین رہتا تہا کہ مین برہم ہون اور برہم مین اوسکا یقین تہا اور
اپنے علم اور یقین سے اوسنے برہم کو پایا جب اوسکا دل تصورات مختلف سے
خالی ہوگیا کہنے لگا کہ برہما مین ہون اور بشن مین ہون اور رودر مین ہون اور
آفتاب مین ہون اور جو کچھہ دید اور شنید اور گفتگو مین آتا ہے مین ہون پس وہ
ہرن گربہہ ہوگیا پس جو کوئی اوسکی طرح شغل کرے برہم ہوجاوے - ۱۷ جو
مطلوب کو اپنے سے جدا تصور کرے اور دوسرا معنی بجز سمجہہ کے اوس سے مشغول
ہو اور یہ سمجہے کہ مین اور ہون اور وہ اور ہے اور مین عبد ہون اور وہ معبود ہے
وہ آئین خدا شناسی سے جاہل مطلق ہے اور مطلق حروف آشنا نہین ہے
اور کبھی وہ منزل کو نہین پہونچیگا جیسے حیوان آدمیونکا بوجہہ اوٹہاتے ہین
اور آدمیونکی شکم کی سیری کو اپنی جان دیتے ہین اور باوجود فدا کرنے گوشت
اور پوست اور آرام کے رات دن ڈرتے رہتے ہین اور گہر اور وطن چہوڑ دور
دراز راہ پر جاتے ہین اور عیال اور اطفال سے جدا ہو جنگلون مین بے اختیار
پہرتے رہتے ہین اور ہر طرح خدمت کرتے ہین اوسیطرح یہہ صورت انسانون
کی رکہتے ہین دیوتاؤنکی خدمت کیا کرتے ہین اور اونسے ڈرتے رہتے ہین اور
نوع بنوع سے تمام حیوانات کی وضع سے دیوتاؤنکی خدمت کرتے ہین -
جسطرح سے آدمی حیوانات کی خدمتون سے کبھی شکر گذار نہین ہوتا ہے اور کبھی
اونکی خدمت سے خوش ہوکے اونکی جان اور جسم پر رحم نہین کرتا ہے بلکہ اونکے
اور اونکی اولاد کے گوشت اور پوست پر دل لگائے رہتا ہے اور اونکی ہڈی
اور ناخن اور بال اور چربی اور ہر ایک سب چیز کو متصرف ہوتا ہے - دیوتا بہی
کبہی آدمیون کی خدمت گذاری سے خوش نہین ہوتے ہین اور جسطرح سے آدمی

کہلاتی ہے اور جہان جہان جاتی ہے بنام دیگر موسوم ہوتی ہے حقیقت مین
اک ایک ہی ہے اسیطرح سے آتما محیط عالم کے ہے اور ایک ہر ع کے شود
آتش دو رنگ از اختلاف سنگہا + - ۱۲ جسم مین جیو آتما ہوا کے ساتھہ حرکت
کرکے یہان موسوم شود ہے آنکھہ کے ساتھہ وصل کرکے باصرہ موسوم ہوتا ہے کان سے
اتصال کرکے سامعہ کہلاتا ہے دل کے ساتھہ وصل کرکے متفکرہ کہلاتا ہے حاصل یہ ہے
کہ جیو آتما ایک ہے مقام اور حالت کے اختلاف سے بنام دیگر موسوم ہوتا ہے ۵ بیت
مُدتے در گمان این بودم + کہ منم ذاکر و توئی مذکور + شد یقینم کنون کہ غیر تو نیست
ذاکر و ذکر شاکر و شکور + ۱۳ جو بے تمیز جہل مرکب مین گرفتار ہے اور ایک صفت
سے موصوف جملہ صفات کو دیکھتا ہے اور جسکو دیکھتا ہے اوسمین مشغول ہو محو
ہو جاتا ہے پس وہ اوسی صفت مین فنا ہوتا ہے یہہ ناقص ہے وجہہ یہہ ہے جسنے
ایک صفت سے دیکھا اوسنے ایک ہی صفت کے موصوف کو پایا جسنے کچھہ صفت
دیکھا اوسنے عالم کی صفات کے موصوف کو پایا پس محیط اور عین کل عالمون کا ہو
جو آتما کو ہمہ صفات موصوف سمجھتا ہے وہ ایک آتما کے پہچاننے سے کل عالم
کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے اور سب کے پیدا کرنے کو قدرت رکھتا ہے - جیسے
کسی راہ چلنے والے کے کھوجکے پانے سے وہ راہ چلنے والا دستیاب ہو جاتا ہے
۱۴ آتما فرزند اور زن اور دولت اور اسباب وغیرہ سے عزیز ہے اور سب سے
شریف ہے اور سب سے بزرگ ہے اور معشوق ہے جو سوائے آتما کے اور کسی چیز سے
عشق رکھتا ہے یا اوسپر اندک توجہہ کرتا ہے وہ جاہل مطلق ہے اور وجہہ ظاہر ہے
کہ اوسکا معشوق فنا ہوگا پس جسکا معشوق مرجاویگا اوسکی زندگی تلخ ہوگی مگر
وہ معشوق جسکو فنا نہین ہے آتما ہے - ۱۵ تمام مہارشیون کی رائے کا
اتفاق ہے کہ آتما کے پہچاننے سے تمام آرزو میسر ہوتی ہین اور طالب سے مطلوب
ہو جاتا ہے کیونکہ آتما سب سے بزرگ ہے جسنے اوس بزرگ کو پہچانا ، پایا جب
پایا خود وہ ہوگیا - پس بزرگون کا بزرگ ہوگیا اور جسنے کہا کہ مین برہم ہون

فرض کرو جب عورت سے متصل ہو تخم دکال ہوتا ہی - ۳ مرد کا نام پرش
اور اس عورت کا نام استری اور ستت روپا قرار دیا ہے اشارہ آدم اور حوا سے
ہے اور یہ ضیا اور ساوتری ہی - ۴ جب اس ادرستت روپا کا اتصال ہوا یعنی برہم
نے خواہش کی کہ وحدت سے کثرت ہو تو نوع انسان کی خلقت ہوئی - ۵ ست
روپانے گائی کی صورت قبول کی اور منو نے بیل کی پس خلقت بیلون کی ہوئی
اسیطرح جملہ حیوانات نر اور مادہ کی - جو اس امر کو سمجھے جب بدن ہیر پیدا ہو
ہرن گربھ ہو جاوے - ۶ ہرن گربھ یعنی مجموعہ عناصر لطیفہ اور پیدا ہونے
صورت پرجاپت یعنی ہیولی عناصر کثیفہ کی قبول کی پس اوس کا نام سرشتی
یعنی موجودات اور مخلوقات ہوا پھر اوسنے اپنے دونو ہاتھ موہنہ مین دیکر اوس سے
آگ پیدا ہوئی جسمین جگ اور ہوم کرتے ہین - ۸ تمام دیوتا عضو پرجاپت کے
ہین اور جو رطوبت تمام عالم مین ہے یہہ نطفہ پرجاپت کا ہے اور اسکو سوم
کہا مین کہتے ہین یعنی آبجیات - جو موجودات ہی یا خوراک ہی یا خورندہ ہے
پس غذا آبجیات اور چاند ہے اور خورندہ آگ اور آفتاب ہی - ۹ ہرن گربھ
پہلے خواہش کرنے سے ادم تہا بعد خواہش کرنے کے ہرن گربھ ہوا - ۱۰ اور
دیوتا یعنی موکل اور فرشتے خلقت انسان سے اشرف اور اعلے موسوم ہین اگر
انسانون مین سے ہین اور پیدا کرنیوالا شرون کا شرون سے اشرف ہی ہرن گربھ سے
نام اور صورت ظاہر ہوئی اور پرم آتما اجسام مین تمام موجودات کی سمایا اور بال بال
مین موجود ہوا - جیسے کہ چھری میان مین اور آتش عزیزی جسم مین اور جٹھر اگن
معدہ مین اور درخت تخم مین جو اس امر کو سمجھے وہ اپنے ہیر زیادہ کے پیدا کرنیکو
قادر ہووے - ۱۱ پہلے درخت تخم مین پوشیدہ تہا جب درخت نے صورت
اور نام کو پایا تخم اوسکے اندر پوشیدہ ہو گیا اگرچہ آتما نظر نہین آتی ہے سبب یہہ
کہ جس چیز سے آمیزش کرتی ہے عین وہ ہو جاتی ہے اور صفت اور عادت
اوسکی قبول کرتی ہے جیسے حرارت عزیزی جب معدہ مین جاتی ہے جٹھر اگن

سام بید ہے کیونکہ سا کے معنی گویائی اور رم کے معنی پران - پس سام نطق اور
پران کا نتیجہ ہے اور تمام اجسام مین یعنی جو جسم مچھر کا ہے یا ہاتھی کا سب کے
بدن مین برابر ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جان سب کی برابر ہے گو کہ جسم چھوٹے اور
بڑے ہون - چونکہ تینون عالم کا ایک ہی حال ہے اسوجہ سے سام ہی - اس رمز کو
جو سمجھے وہ سب مین برابر ہو جاوے - ۴۴ پران اور گیتا کے معنے نطق پس پران
مین یہہ صفت موجود ہے - زیادہ تعریف برہمت کی کتابمین بھی رقم ہے - ۴۵
سام کے پڑھنے کو تال و سُر یعنی علم موسیقی سے آگاہی بکمال چاہی جب تک یہہ علم
نہوگا اثر مرتب نہوگا اور گانے والے کو خوش آوازی بہی ضروری ہی اور ترکیب
اوسکی تعمیل کی یہہ بھی کہ پہلے تین منتر پڑھے تب بید کی قرات شروع کرے - ا - مجھے
است یعنے کذب سے کہ یہی گناہ ہے جُدا کر ست یعنی حق اور راستی سے کہ ثواب ہے
ملادے کہ وہی عین لقا ہے ۲ تم سے کہ یہی اسباب دوی اور نفاق کا ہے
جُدا کر اور نور وحدت سے ملادے ۳ رج سے کہ یہی اسباب موت اور نادانی اور
گمراہی ہے جُدا کر کے گیان بخشدے جو اسطرح سے تعمیل کرے جو مُراد ہے حاصل ہووے
۱۰ پیدائش عالم کی تعریف یعنی سرشتی کی تمام رنگ اور شکل اور صفت ہرن گربھ
کے اندر پوشیدہ تھی پس یہی صورت ہرن گربھہ کی تھی - اب بہی جو چاہے
ہرن گربھہ ہو جاوے یعنی تعینات سب کا چھوڑدے سوائے یکتائی کے دوئی
نرکھے پس مجموعہ عناصر لطیف ہو جاوے - اور جب ایک ہو جاوے خوف بہی نرہے کہ
خوف دوسرے سے ہوتا ہی جب کوئی دوسرا نرہے ڈر کسکا رہے - ۲ ہرن گربھ
نے خیال کیا کہ بجز میرے اور کوئی نہین ہے (اہم) کہا ہندی مین فارسی من
عربی انا انگریزی آئی ۳ تنہائی سے مسرت اور آرام اور تفریح نہین ہوتی ہے
دوسرے کی خواہش کی یعنی عورت کی پس بسبب خواہش کے ایک سے دو ہوگئے
ایک کا نام پُرش بمعنی پت دوسری کا نام پتنی بمعنی عورت یعنے ایک چنے سے
دو دال ہو گئین یہہ اشارہ برہم اور مایا سے ہے - مرد جب تک تنہا ہی مثل دال

جے اور کے معنی پران اور ادہان وااا اور معنی لفظ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انسان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اشرف [illegible]

[illegible] فرشتے ناقص انسان سے اشرف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قبول کرتی ہے [illegible]

سام بید ہے کیونکہ سا کے معنی گویائی اور م کے معنی پران - پس سام نطق اور
پران کا نتیجہ ہے اور تمام اجسام مین یعنی جو جسم مجہر کا ہے ۱ ہاتہی کا ب مکے
بدن مین برابر ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جان سب کی برابر ہے گو کہ جسم چہوٹے اور
بڑے ہون - چونکہ تینون عالم کا ایک ہی حال ہے اسوجہ سے سام ہی - اس بہر کو
جو سمجھے وہ سب مین برابر ہو جاوے - ۴۳ پران اور گیتا کے معنے نطق پس پران
مین یہہ صفت موجود ہے - زیادہ تعریف بر ہمدت کی کتہا مین بھی رقم ہے - ۴۴
سام کے پڑہنے کو تال اور سُر یعنی علم موسیقی سے آگاہی کمال چاہی جب تک یہہ علم
نہو گا اثر مرتب نہ ہو گا اور گانے والے کو خوش آوازی بہی ضروری ہے اور ترکیب
اوسکی تعمیل کی یہہ ہے کہ پہلے تین منتر پڑہے تب بید کی قرات شروع کرے - ۱ - مجہے
است یعنے کذب سے کہ یہی گناہ ہے جُدا کر ست یعنی حق (اور راستی ہے کہ ثواب ہے
ملادے کہ وہی عین بقا ہے ۲ تم سے کہ یہی اسباب دوی اور نفاق کا ہے
جُدا کر اور نُور وحدت سے ملادے ۳ بج سے کہ یہی اسباب موت اور نادانی اور
گمراہی ہے جُدا کر کے گیان بخشدے جو اسطرح سے تعمیل کرے جو مُراد ہے حاصل ہووے
۱۰ پیدائش عالم کی تعریف یعنی سرشتی کی تمام رنگ اور شکل اور صفت ہرن گربہ
کے اندر پوشیدہ تہی پس یہی صورت ہرن گربہ کی تہی - اب بہی جو چاہے
ہرن گربہ ہو جاوے یعنی تعینات سب کا چہوڑدے سوائے یکتائی کے دوئی
نرکہے پس مجموعہ عناصر لطیف ہو جاوے - اور جب ایک ہو جاوے خوف بہی نرہے کہ
خوف دوسرے سے ہوتا ہے جب کوئی دوسرا نرہے ڈر کسکا رہے - ۲ ہرن گربہ
نے جب خیال کیا کہ سِجز میرے اور کوئی نہین ہے (اہم) کہا ہندی مین فارسی من
عربی انا انگریزی آئی ۳ تنہائی سے مسرت اور آرام اور تفریح نہین ہوتی ہے
دوسرے کی خواہش کی یعنی عورت کی پس بسبب خواہش کے ایک سے دو ہو گئے
ایک کا نام پُرش بمعنی پت دوسری کا نام پتنی بمعنی عورت یعنے ایک چنے سے
[illegible]

[illegible]

ر جب عورت سے متصل ہو شکتی وکال ہوتا ہے - ۳ مرد کا نام پُرش
عورت کا نام استری یا درست رد یا قرار دیا ہے اشارہ آدم اور حوا سے
برہما اور ساوتری ہے - ۵ جب من اور ست روپا کا اتصال ہوا یعنے برہم
اہش کی کہ وحدت سے کثرت ہو تو نوع انسان کی خلقت ہوئی - ۶ ستروپا
نے گائی کی صورت قبول کی اور من نے بیل کی پس خلقت بیلوں کی ہوئی
ح جملہ حیوانات نر اور مادہ کی - ۷ اس رمز کو جیسے جب بدن سے جدا ہو و
زندہ ہو جاوے - ۸ ہرن گربہہ یعنی مجموعہ عناصر لطیفہ اور سید ہانے
ت پرجاپت یعنی ہیولی عناصر کثیف کی قبول کی تب اوس کا نام ست
جودات اور مخلوقات ہوا پھر اوسنے اپنے دونو ہاتھ منہ میں دیے اور
یدا ہوئی جسمیں جگ اور ہوم کرتے ہیں - ۸ تمام دیوتا عضو پرجاپت کے
اور جو رطوبت تمام عالم میں ہے یہہ نطفہ پرجاپت کا ہے اور اسکو سوم
سا کہتے ہیں یعنی آبجیات - جو موجودات ہے یا خوراک ہے یا خورندہ ہے
غذا آبجیات اور چاند ہے اور خورندہ آگ اور آفتاب ہے - ۹ ہرن گربہہ
خواہش کرنے سے اول تھا بعد خواہش کرنے کے ہرن گربہہ ہوا - ۱۰ سُر اور
یعنی موکل اور فرشتے خلقت انسان سے اشرف اور اعلےٰ موسوم ہیں مگر
نون میں سے ہیں اور پیدا کیا ہوا اشرون کا اشرون سے اشرف ہے ہرن گربہہ سے
در صورت ظاہر ہوئی اور پرم آتما اجسام میں تمام موجودات کی سما یا اور ہر ان کال
موجود ہوا - جیسے کہ چھری میان میں اور آتش غریزی جسم میں اور جٹہرا اگن
ہ میں اور درخت تخم میں جو اس رمز کو سمجھے وہ اپنے سے زیادہ کے پیدا کرنے
نا در ہو رہے - ۱۱ پہلے درخت تخم میں پوشیدہ تہا جب درخت نے صورت
ور نام کو پایا تخم اوسکے اندر پوشیدہ ہو گیا اگرچہ آتما نظر نہیں آتی ہے سبب یہہ ہے
کہ جس چیز سے آمیزش کرتی ہے میں وہ ہو جاتی ہے اور صفت اور عادت
اوسکی قبول کرتی ہے جیسے حرارت غریزی جب معدہ میں جاتی ہے جٹہرا اگن

میل آن شود بہ ازان + ور کند خواہش آن بود کم ازان + ۵ گرفتاران لذت
محسوسات صحی ہمیشہ کم نظر آوین گے - ۶ جیسے نیک اور بد سب اسی جہان مین
ویسے سُر اور اسر ایک ہی جسم مین ہین اور ہمیشہ طرفین مین جنگ اور جہاد ہوتا ہے
اور ہر کوئی اپنا غلبہ اور دوسرے کا استیصال چاہتا ہے - ستوگن یعنی تمیز کو سُر
اور رجوگن اور تموگن کو اسر فرض کرو - ستوگن چاہتا ہے کہ مین غالب ہون اور رجوگن
چاہتے ہین کہ ہم دونو ملکے ستوگن کو جہان سے ناپید کردین لیکن کبھی ستوگن کا غلبہ ہوتا ہے
اور کبھی اون دونون کو بالکل اخراج دوسرے کا ایک سے کبھی نہین ہوتا ہے کہ یہ ممتنع الوجود
ہے - ۷ فرشتون نے اپنے رتبہ کے لائقون سے مشورت کر کے تجویز کیا کہ اگنشتوم
جگ واسطے مدافعت معاندین کے کرنا چاہئے کہ یہ جگ اصل اصول تمام نوع کے جگون کا ہے
اور اس جگ مین قتل حیوانات کا مطلق نہین ہوتا ہے کہ آزار جاندار کا سخت نارواہے
اور اس سے اسرون پر غلبہ ملتا ہے - ۸ حواسون ظاہری اور باطنی اور قوات افعالی کو
کمک کے واسطے شریک کیا اور جگ کا کرنا شروع کیا - ہر ایک حواس نے بطور خود
یا دالہی شروع کی تا کہ اس دشمن پر فتح ملے - وہ ذکر جو کیا تھا فقط اوم ہے - ۹
شیاطین نے اپنے غلبہ کے واسطے بہشت اور اگلے جنم اور پتر لوک مین دوسرے اقسام
جگون کو شروع کیا اور حواسون کو واسطے مدد کے مقرر کیا - نطق نے انکو قصے اور
کہانی کی طرف متوجہ کر دیا اور اسیطرح ہر ایک حواس نے محسوسات کی لذات کو مشتاق
کیا چونکہ تمیز نیک اور بد اور دوست اور دشمن کی عقل سے ہوتی ہے اور عقل علم
سے اور علم تسخیر حواسون سے اور یہ شیطانون سے دور رہتی ہے - پس ان کو آداب
جنگ یعنی جگ کے معلوم نہ ہوئے - ۱۰ حواس سُرون کے نیک فعل کرتے ہین جیسے ثواب
ہوتا ہے ایسا ہر ایک حس کی تعریف ہوتی ہے - ۱ نطق سے وہ بات نکلے جو خلاف
توحید کے ہو یا خلق کی گمراہی کو سبب ہو یا جھوٹ بیم و رجا سے متعلق ہو یا علم اور
عقل کے خلاف ہو گناہ مین داخل ہے اور ناسرائی ہے - اگر وہ بات کہے جسے
پرمیشر کی محبت پائی جاوے اور مشرکون کے طور پر نہو اور خلائق کیواسطے دنیا اور عقبے مین

پھراوسنے اپنے کہانے کو اوسکو ہلاک کیا اور حیوانات کو واسطے غذا دیوتا اون جن
مقرر کیا ۔ اسمید جگ مین تمام دیوتا حاضر آتے ہین مدد کرنے والا جگ کا ہرن گزرے
لقب ہوتا ہے اوسکو سب مین فضیلت ہوتی ہے ۲ وہ گہوڑا آفتاب ہی جو روشن
ہورہا ہے اور جسم اوسکا ایک برس ہے اور خواہش کی جو آگ ہی وہی آفتاب ہی اور عالم
جسم آگ کا ہے - ۳ آفتاب اور آگ اور اسمید براہی نام تین ہین حقیقت مین ایکہی
چاہیے کہ اسکی حقیقت کو غور کرے پھر موت پر فتح پاوے - ۸ تین دیوتا - آگ -
اور آفتاب ہوا ہین حقیقت انکی موت یعنی ہرن گربہ ہے جو اس رمز کو سمجھے ہرن گربہ
ہوجاوے ۹ اودگیت برہمن اپرجایت اوسکو کہتے ہین جسمین سُر اور اسر دونو
ہووین اور حواس ظاہری اور باطنی رکہتا ہووے - جسکے حواس متوجہ اذکار اور افعال
معقولات کی ہووین وہ سُر یا دیوتا یا فرشتہ جو سمجھو وہ ہے - جسکے حواس متوجہ
محسوسات لذات فانی کے ہووین اور جہل اور ظلم اور شہوت اور غضب سے فعل کرے اور
ناقص علم پاوے وہ اسر یا جن یا خبیث یا شیطان جو فرض کرو وہ ہے - دیوتا کی
لغوی معنی ہین آرزو نیک افعالی - اسر کے معنی خواہش لذات فانی - ۲ مبتلا ہونا
ظاہری اور لذات محسوسات اور جہل مرکب اور جہل بسیط اور شہوت اور غضب
اور ظلم جو ہین وہی شیطان اور جن اور اسر اور دیت ہین اور یہہ سب اسی انسان جامہ مین ہین
پوشیدہ نہین ہین اور کثرت سے ہین اور ظاہر ہے کہ بے علم اور بدکار بہت ہین ۳ جو لذات
محسوسات کو فانی جانتے ہین اور حکمت اور شجاعت اور عفت اور عدالت سے عمل کرتے ہین
اور کشف اور اشراق اور وہب سے انتہائی نظر امکان بشر تک رکہتے ہین اور حواس کو
اپنے قابو مین رکہتے ہین اور بدی اور خلق آزاری کیطرف جانے نہین دیتے ہین وہی
دیوتا اور فرشتے اور مقبل ہین اور یہہ بہی اسی لباس انسانی مین ہین پوشیدہ نہین
ہین مگر کمیاب بلکہ نایاب ہین - ۴ دیوتا ان ہین ہی جو زیادہ نیکی کیطرف متوجہ ہین اور
مہا ہرش ہین اور مہا دیو ہین شیاطین ہین وہی جو زیادہ شیطنت کرتے ہین وہی مہا جن
۵ آدمی زاد طرفہ معجون ست * از فرشتہ سرشتہ وز حیوان * گر کند

۱۲ سینہ زمین یہہ سب آگ سے بنے جو کوئی اس مزکے مدعا کو پاوے وہ عالی مرتبہ ہووے - ۲ پرجاپت یعنی ہیولی عناصر کثیف کی تعریف - ۱ پرجاپت نے چاہا کہ کثیف اور لائق حس پیدا ہووے اور نطق کیجاوے یعنی تینون بید جو نام رکھہ بید اور ججر بید اور سام کے معروف ہین پیدا کئے اور ہرن گربہہ اور پرجاپت نے اتصال کیا پس نطفہ پیدا ہوا ۲ نطفہ سے سورج اور اس سے روشنی اور راتے برس پیدا ہوا کہ جبتک آفتاب نہتا سال اور مہینا کچہہ نہتا - ۳ ایک سال مین مزاج آفتاب کا ظاہر ہوا جب ہرن گربہہ نے آفتاب کے کہانے کو موہنہ پہیلایا آفتاب نے ڈرکے آواز بہان کی ۴ بہان سے نطق ظاہر ہوئی غرضکہ بہان آواز سورج کی ہے ۵ ہرن گربہہ نے سورج کو غذا کامل تصور نکیا پس واسطے اپنے سیر ہونے کے انواع اور اقسام کی موجودات کو مخلوق کیا چنانچہ اوسی آواز سے آسمان اور نام ہرشی کا جو موسوم ہے جدا جدا مقرر ہوا - ۶ رکھہ بید پہر ججر بید پہر سام بید ایک دوسرے کے بعد ہوا ۷ بہراوزان بحر منظوم کے ۸ پہر سرتی بیدون کی ۹ تمام ترکیب جگ اور تپ اور کریا اور کرم وغیرہ کی ۱۰ رگ مراد ہے کہ چارون مصرعے نظم کے برابر ہووین اور عدد حروف کے بھی ہر مصرعہ مین برابر ہون - ججر مراد ہے کہ برخلاف اسکے کمی وبیشی واقع ہوے - سام مراد ہے کہ بطور گیت کے ہو جیسے ہاہا اور ہوہو ۱۱ ہرن گربہہ نے ہر ایک شے پیدا کرنے کے بعد کہانے کا قصد کیا اسواسطے اوسکا نام اہوت مقرر ہوا یعنی کہانے والا ہر شی کا - جو اس سر سے واقف ہو تمام ماکول و مشروب کی کیفیت سے آگاہ ہووے اور لذت پاوے ۵ ویراٹ عبارت ہے ہیئت مجموعی سے ۱ ویراٹ نے ریاضت کی پس حرارت اس مشقت سے اوس پر غالب ہوئی اوس سے نکوئی نام اور قوت اجسام اور پران پیدا ہوئے - ۲ جب پران ہرن گربہہ کے جسم سے جدا ہوا اوسکے جسم مین ورم پیدا ہوا پہر چاہا کہ نجاست ورم کی دور ہو جاوے ۳ اسو کے معنے ہین ورم سید کے معنی ہین پاک کرنا - حاصل یہہ ہے کہ جو ورم کو دفع کرے اوسکو اسمید کہتے ہین اور اس اسمید جگ کا ثواب ہے ۴ ہرن گربہہ کا جسم گہوڑا ہوا اور خواہش کی رسی سے بندہا

۳ تازی اور کبھی اس پر اسر چڑہتے ہین ۴ گہڑکی اس پر آدمی سوار ہوتے ہین
۳۱ طویلہ اسکا مہا سمندر یعنی مہا اکاس یعنے لامکان ہے ۳۲ رسی اوسکی پریم
آتما ۳۳ تمام عضو اور اسباب گہوڑے اور جگ کو موجودات عالم کی فرض کرے
اور سب کو اپنے جسم مین تصور کرکے آتما مین محویت کرے ۳۴ یہہ اسمید جگ ہے
اور اسطرح کے جگ کا ثواب لاانتہا ہے ۳ ہرن گربہہ کی تعریف مین۔
ا ہرن گربھہ ہیولی عناصر لطیف کو کہتے ہین اور مجموعہ عناصر بسیط ہی اسکو بولتے ہین
اور سید اور عقل کل اور جبرئیل بھی سمجہتے ہین **مولف** نرگن سے جو سرگن ہوا ہے
وہ ہرن گربہہ ہے ۲ یہہ عالم جو نام اور صورت رکہتا ہے پہلے ہرن گربھہ مین
محجوب تہا اور اوسوقت ہرن گربہہ کوئی رنگ اور شکل اور نام نہین رکہتا تہا مگر
خواہش یعنی اشتہا اوسمین تھی ۳ کہانے والا شے کا موت اوس شی کا ہے
اس وجہہ سے ہرن گربہہ کا نام موت رکہا گیا۔ ۴ ہرن گربہہ نے خواہش کو بسیط کیا
اور چاہا کہ دل یعنے قلب پیدا ہو پس تصور ہوا کہ مین صاحب دل ہون ۵ صاحب دلکو
یعنے دل کے رکہنے والے کو ریاضت اور مشقت کرنا ضرور ہے ۶ ریاضت کرنے
والی کو پانی بھی مطلوب ہے۔ پس پانی کو ہرن گربہہ نے پیدا کیا ۷ ریاضت کو ارگن
کہتے ہین اور وہ پانی جو ریاضت مین کار آمد ہوتا ہے اوسکو ارگ بولتے ہین جو
اس ارگ کی حقیقت کو سمجہے اوسکو جب ضرور ہو از خود پانی میسر ہو جیسے ہرن
گربہہ کو پانی میسر ہوا اور پانی سے لذت ملی ۸ ارگ کی پانی پر کف جمع ہوا پہر وہ
سخت ہوگیا وہ زمین ہوئی ۹ اس مشقت اور ریاضت کے کرنے سے حرارت
پیدا ہوئی ۱۰ حرارت سے آگ پیدا ہوئی جسکا فعل جلانا ہے ۱۱ آگ سے آفتاب
۱۲ آفتاب سے ہوا غرض کہ یہہ تینون مرتبہ مین برابر ہین گو کہ تین نام اور تین صورت کے ہین
۱۳ تین طرحکے پران یہی ہین ۱۴ آگ کا سر شرق ہے۔ ۱۵ دونو بازو دو گوشہ
اگنی اور ایشان ۱۶ دُہر پشت کی طرف کا مغرب۔ ۱۷ دونون ران نیرت اور بایو
۱۸ دونون پہلو شمال اور جنوب ۱۹ پیٹہہ بہشت۔ ۲۰ پیٹ عالم فضا یعنی خلا۔

اور کاروبار کرتی ہے سپن کی حالت مین توجہہ حواسونکی باطن کیطرف ہوتی ہے اور وہ
باطنی کاموں کو سرانجام کرتے ہین ۔ ۳ سکھپت اس حالت مین آدمی بیخبر ہوتا ہے
اور تمام حواس دل کے ہمراہ ہوکے آتما سے ملجاتے ہین اور تمام حرکات بیداری اور خواب
خارج رہتے ہین ۔ اگرچہ اس حالت مین حواس آتما مین محو ہو جاتے ہین لیکن
جہل اور اودیا ہمراہ رہتی ہے اور جب موقع پاتی ہے اوسکو بنا دیتی ہے اور
جاگرت اور سپن کے مقامات مین لے آتی ہے ۔ ۴ اوستہا کا نام تریا ہے یہہ صفائی
قلب اور گیان سے ہوتی ہے اور جب تک اودیا کا سایہ بھی اس پر پڑتا ہے حاصل نہین
ہوتی اس حالت مین استغراق آتما مین ہو جاتا ہے ۔ لیکن وہ کہتا ہے آتما مین ہون اور مین
عین برہم ہون یہہ حالت سب حالتون سے اشرف ہے اور جو اس حالت مین ہے وہی
وہی اشرف ہے ۵ تینون حالتون مین برہم پوشیدہ رہتا ہے مگر اس حالت مین یہہ تجلی
ہو جاتا ہے اور سوائے برہم کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے ۔ ۶ تینون حالتون
مین برہم جدا خیال ہوتا ہے اس حالت مین ایک ہو جاتا ہے ۔

۱۱ برہ داران اوپنکہد یہہ سر اکبر مین نمبر ۲ اور یجر بید مین نمبر ۱ ہے

گیان کو اسمید جگ وغیرہ سے فضیلت ہے ۔

۱ ۔ برہ داران کے معنے ہین جگ علے کی ترکیب ۔ اوپنکہد کے معنے ہین پوشیدہ
اسرار الہی ۲ عوام ظاہر بین اور کوتاہ عقل اور بے علم اسمید جگ کی ترکیب یہہ
سمجھتے ہین کہ گھوڑے کو آگ مین ڈالکر ہومنے سے جگ ہوتا ہے حالانکہ موجد کی کچھ
مراد نہین ہے اور یہہ ایک اصطلاحی لفظ ہے اور اسکے معنے بہت عمدہ ہین ۔ ۲
باریک بین اور معنی رس فرماتے ہین کہ گھوڑا اپنے جسم کو فرض کرو ۔ ۳ علم
اور عقل اور ادب کو آتشکدہ ۴ جسم سے موافق علم کے عمل کرنا اشتعال پیدا کرنے
کے ہے اور نتیجہ اسکا سرور دائمی ہے ۔ غرض کہ اس ترکیب سے اسمید جگ
گیانی اور کپل کرتے ہین اور کشف اور استغراق سے اعلے مرتبہ پاتے ہین ۵ جسکو
عقل ہو وے وہ تہوڑی فکر سے معلوم کرسکتا ہے کہ گہوڑے کے ہومنے سے وہ نفع

ہوتا ہے اور جب پانی کو خشک کرو پہر بصورت اصلی ہو جاتا ہے اور جیسے گھی دہوپ
مین رکہنے سے پگہل جاتا ہے اور جب سردی مین کہو جم جاتا ہے اوسی طرح برہم سے
بید اور بید کے علم سے پرنو ہو جاتا ہے ۱۲ جسطرح دل اپنے ارادہ سے ایک
عالم کو پیدا کر لیتا ہے پہر جب خیال کو چہوڑتا ہے وہ عالم دل مین محو ہو جاتا ہو ویسے
بید برہم سے بنتے ہین اور برہم مین لین ہو جاتے ہین - ۱۳ بید کی سُرتی ہے کہ پرنو
کو بدیت بمعنی برق جہندہ اور چمکدار کہتے ہین وجہ یہہ ہے کہ تمام عالم اوس سے روشن
ہوا ہے پس سمجہو کہ پرنو کے ذکر سے اوسیطرح روشن ہو جاتا ہے ۱۷ پرنو کے
شغل کی ایک یہہ ترکیب ہے وہ نور جو آنکہو نمین ہے داہین آنکہہ کے نور کو اندرا اور بائین
آنکہہ کے نور کو اندر ڈالے اور دونو کی انتقال کی جگہہ دل اور دل کا گوشت اور نلی نخدا اور
وہ رگ جسکا سرا دل سے لاہے اور اوسکی دو شاخ ہو کے دونون آنکہون کی پتلی مین
گئین اور یہی سبب بینائی کا ہے اسکو برہم سمجہے اور انکا دہیان کرے ۷۹ آواز کی
تعریف - دل حرارت عزیزی کو متحرک کرتا ہے اور بسبب اسکی کہ آگ اور ہوا مین مناسبت ہے
پران اوکو حرکت ہوتی ہے جب وہ پران اوسینہ مین پہونچتی ہے ایک لایم اور پست
آواز ظاہر ہوتی ہے - اس کا نام مندرا ہے - جب وہ سینہ سے گلے مین پہونچتی
ہے اوس سے متوسط آواز پیدا ہوتی ہے اوسکا نام بدت ہے - جب وہ متوسط آواز
سو ہنہ مین پہونچتی ہے تیسری مرتبہ بلندی مین ہو کے شبد موسوم ہوتی ہے اور ناد
کہلاتی ہے - جب زبان سے آواز باہر نکلتی ہے اوسسے حرف بنتا ہے اوسکا نام
ماترا ہے اور ناد - حاصل یہہ ہے کہ تمام حرف اور ماترا اور لفظ اور جملے اور نظم اور
نثر دل اور زبان سے بنے ہین **مولف** اس مطلب کو مینے بہاگ ہری مین بہی بعبارت
دیگر کے لکہا ہے مگر آجتک معلوم نہین ہوا کہ کوئی اس رمز کو ہنوز سمجہا ہے یا نہین
اور جسٹس ہرکلاہیر ولائیت کے اس جملہ کے معنی کو سمجہنا نہایت ضرور ہے کہ یہہ
کلید گنجینہ عقل ہے - ۸۰ چارون اوستہا کی تعریف - ۱ جاگرت حالت بیداری
کہ ہین اس حالت مین قوت حواس کی متوجہہ محسوسات ظاہری کے رہتی ہے

کہ اسمر آتما کے پہچاننے کے لائق نہین ہین کہ یہہ صورت پرست ہین یعنی بدن کو
آتما تصور کرین گے - ۴ اوستاد کو لازم نہین ہے کہ تربیت مین تحمل کرے
یا خلاف واقع بتاوے اسوجہ سے دونون طالب علمون کو یکسان سمجہا لیکن ہر ایک
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست پس پوتاون نے جو سمجہا اسرون نے اوسی لفظ
معنی کو برعکس سمجہا غرض کہ جسکی طبیعت جسطرف مائل تہی اوسنے ویسا ہی سمجہا
پرجاپت نے دونون کو بتایا کہ آتما تم ہو غیر کوئی نہین ہے - اسرون نے جسم کو
آتما سمجہا اور تن پرست ہوکر گمراہی مین پیست ہو گئے - عوام جانتے ہین کہ بازیگر کے
تماشے محض بے اصل ہین مگر اونکو دیکہکے خوش ہوتے ہین اسیطرح اسر تن کو آتما جانکر
بہت خوش ہو گئے - ۵ یہہ جب بید کے کہ وہ اسرا یا معقولات ہی دیوتا اور گیانی لوگ
مترادف ہین عمل کرتے ہین - ۶ ہر اشٹ کو فرض ہے کہ برہم گیان حاصل کرے اور جو
کوئی خلاف بید اور معقولات کے بتاوے اوسکو مطلق نہ سنے اور نہ اوسپر عمل کرے
کیونکہ جو خلاف بید کے چلتا ہے اوسکی عاقبت خراب ہوتی ہے اور جو ایسی راہ پر
چلتا ہے وہ اسر ہے - ۷ آتما تمام نور ہے اور دل کے سوراخ مین مقیم ہے اور آتما
کے تین محل ہین آگ آفتاب پران یعنی تینون نشان نور کے ہین اور جو دل کا
اور دل مین ہے وہی ان تینون محلون مین ہے - ۸ وہ نور ایسا ہے یعنی آواز سے
کہ پرتو کی قیم ماترا ہے تخم سے پہلے درخت ہوتا ہے پہر کامل ہوتا ہے ایسے ہی ماترا
پرتو مثل تخم کے ہے اور پرتو   بمنزلہ درخت کامل کے ہے - ۹ وہ نور
جو پرتو ہے حرارت غریزی کو لیکر پران کے ساتہہ اوپر کو متوجہ ہوتا ہے اور وہان
پہونچتا ہے جہان سے آواز برآمد ہوتی ہے اور جیسے حرف اور آواز سنے ہین -
۱۰ جیسے دہوان حرارت آگ سے اوپر کو جاتا ہے کہ شعلہ آگ کا ہوا مین منتشر ہوتا ہے
اور جسقدر بلند ہوتا ہے پریشان اور بسیط ہوتا ہے اور جیسا سوراخ یعنی محل پاتا ہے
اوسمین ویسی صورت بنا کے داخل ہوتا ہے اوسیطرح پرتو سے بید ظاہر ہوئی ہیں بید
عین پرتو ہین - ۱۱ جیسے نمک پانی مین ڈالنے سے پانی ہوجاتا ہے مگر مزہ اوسکا باطل نہین

حاصل نہین ہوتی ہے اونکو بھی زیادہ مطالعہ کرنا نچاہیے - برہسپت دیوتونکا
گرو تہا اس نے اپنی صورت زہرہ کی بنائی اور اسرون کو علم اودیا کی تربیت
کی اور اسرون کو سچ کو جہوٹہ اور جہوٹہ کو سچ سمجہایا غرض کہ اس ترکیب سے
اسر گمراہ ہوگئے - اسواسطے منع ہے کہ کوئی وسے قصے اور کہانی نہ پڑہے
جنکا سر اور پیر کچھہ نہین ہے اور نہ اونپر عمل کرے کہ کچہہ اوس کا پہل بھی نہین
علم ناقص اور نامعقول مثل عورت عقیمہ کے ہے کہ جیسے اوس سے بچہ پیدا نہین
ہوتا ایسے عقل نہین ہوتی ہے غرضکہ جس حرکت سے نکوئی آخرت کی نہ ملے
عبث ہے - جس علم سے معرفت حق نہ ہووے اودیا ہے - بدیا علم باطن
اور معرفت الہی ہے اودیا علم ظاہر اور وہ جسسے نفاق اور تعصب پایا جاوے
۲ بدیا کے دو قسم ہین ایک علم باطن یعنی کشف اور اشراق - دوسری ریاضت
اور مجاہدت کہ حق سے دور - لیکے اور تکلفات مین پہنسائے اسکو بھی مثل اودیا کے
تصور کرنا چاہیے ۳ اودیا کی دو قسم ہین ایک وہ جس سے نتیجہ افعال کا
مظنون ہو دوسرے نتیجہ نہ چاہنا اس مراد سے کہ درمیان اس عالم اور
اوس عالم کے فرق ہے اور بدکار ایسی تربیت کیا کرتے ہین - ۴ ملک الموت
یعنی جم نے نچکیتا سے کہا ہے کہ خواہش کو چہوڑنا یہی آتم گیان ہے - جو نیک
عمل کرے اور نتیجہ نہ چاہے اور راہ کی تلاش کرے یہی بدیا ہے کیونکہ اس سے
دل صاف ہوتا ہے اور معرفت حق کی حاصل ہوتی ہے اور وہی سبب رستگاری کا ہوتا ہے
جو نتیجہ فعلون کا چاہتے ہین وے گمراہ ہین جیسے ایک اندہا دوسرے اندہا کا ہاتہ
پکڑکے چلے دونو چاہ مین گرتے ہین اسی طرح اگیانی اوراگیانی کے گرو اور رہبر
اندہا ہین پڑتے ہین - ۵ ۔ ۷ دیوتا اور اسر پرجاپت کے پاس حاضر ہوئے
اسواسطے تعلیم گیان کے گئی اور کہا ہم چاہتے ہین کہ ہمکو آتما کا گیان ہووے
پرجاپت نے بموجب رسم استادون کے ہر ایک کے بشری کو دیکہا اور علم
سے آزمایش کی تاکہ معلوم ہووے کہ اسکو تربیت اثر کریگی یا نہین پس معلوم ہوا

تلاش ہین دولت دنیا کی کہ زن اور زمین اور زر اور شان اور شکوہ سے مراد ہے رضی اور حیات کو اسی کام کیواسطی سمجھے - ۵ بہیک مانگنے اور در بدر پہرنے کو شرف سمجھے کہ یہہ اسباب شرافت کے نہین بلکہ رذالت کی ہین ۶ نالایق اور بیوقوف سے جو جہل مرکب ہین پہنسا ہو معقولات ۷ بیان کرے اور بید اور شاستر کا ذکر کرے - دلیل ظاہر ہے کہ نہ سمجھے کو ناحق ہونے سے نقصان ہوتا ہے - ۸ دعوی اپنے علم اور عقل پر کرنا - ۹ چغلی اور دروغگوی اور مکاری اور حرص اور حسد کرنا اور رقاصی اور ایسے پیشون سے روٹی کمانا - ۱۰ چوری اور رہزنی اور ٹہگی کہ لباس فقیرونکا پہننا اور کام شیطان کا کرنا اور احمقون کو فریب دیکر اونکا مال صفت کہانا - ۱۱ کسی کی تقلید کرنا اور حرص کرنا - ۱۲ جسکے اختیار مین رعیت ہو وہ نیک سلوک نہ کرے بلکہ رعیت کو خراب کرے - ۱۳ بد دیانتی اور بدعہدی اور بدمعاملگی سے وقت مین رشوت کہانا اور جہوٹے بیم اور رجاد کہلا کے کچہہ لینا اور جاہل رہنا اور رعیت کو ستانا خلاصہ عقلمندی کا ہے جو ایسی حرکات سے باز رہتا ہے وہ عام کی آنکہون مین خار ہو جاتا ہے - ۱۴ جن فعلون سے کسیکو نقصان ہووے اور سو عیب دہرم شاستر کے ممنوع ہووین اونکا مرتکب ہونا - ۱۵ تہمت لگانا اور کسیکے مال کو تغلب کرنا اور شعبدہ بازی اور فسونگری یعنی پرلوگ وغیرہ کرنا ۱۶ لباس فقیری کا پہن کے عمل فقیرونکا نہ کرنا ۱۷ سب قسم کی معاش کو چہوڑ بہیک مانگنے پر کمر باندہنا - ۱۸ اپنے مطلب کے موافق بید کے معنی کو تبدیل کرنا - ۱۹ جہوٹہی کرامات دکہلانا - ۲۰ ایسے آدمیون کی صحبت مین بیٹہنے سے بہی گیان سے محروم رہتا ہے کیونکہ یہہ چورون سے بہی بدتر ہین کہ چور چہپا کے فعل کرتے ہین یہہ ظاہر مین بہی بدکار ہین اور ایسے اشخاص بہشت کو ہرگز نہین پاتے ہین ۲۱ بید کی شرتی ہے جو آتما کے منکر ہین اور آخرت کو نہین مانتے ہین اور اپنے دل سے بات بنا لیتے ہین اور کلام عام اور خاص کو تمیز نہین کرتے ہین ایسے اشخاص کی صحبت سے دور رہنا لازم ہے - وہ علم جسکے سیکہنے سے معرفت

دیو دانوں سے ہی اور پرورش کرنے والا تمام جانداران کا ہے اور سب کو نگاہ رکھتا
ہے اور یہی نفس ناطقہ ہی اور یہ سب سے بڑا ہی اور سب پر غالب ہے اور خوشی کا دینے
والا ہے اور محل پیدائش سب کا ہی اور فنا کرنے والا ہے اور صاحب عالم ہے
اور پیدا کرنے والا عالم کا ہے اور ہرن گربہ یعنی مجموعہ اور معدن ارواح کا
اور ست بمعنی حق ہے اور سب کا پران ہے اور ہنس ہے یعنی جان عالم اور نصیحت
کرنے والا سب کا ہی اور بے نقصان ہے اور وشن ہے یعنی پالنے والا اور وہی
ایک ذات ہی جو دل میں ہے اور آفتاب میں ہی اور نارائن ہے یعنی سب میں وہ اور
سب اوسمیں ہیں اور آگ میں ہی ہے اور وہ جوان سب میں ہر دھی تو ہی اور کل عالم
تیری صورت ہی اور یہی پیدا کا ہے بمعنی مطلق اسکو نسکار ہے **مولف** خلاصہ یہ ہے
کہ جیسے اربعہ عناصر کا وجود ہوا ہے وہ تمام موجودات میں موجود ہے اور جو
موسوم اور موہوم ہوا خواہ اجرام فلکی ہے یا اجسام ارضی اربعہ عناصر سے خالی نہیں
ہی - پھر جسکو تلاش کرتے ہو اوسکو اپنے گھٹ میں دیکھو ٥ من ترا ازرگ جانت
بتو نزدیک ترم + تو مرا در بدر سے خلق چرامی طلبی ٥ ہی گھٹ میں سوجت
نہیں لعنت ایسے رند + نانک اس سنسار کو ہوا سوتیا بند + ٥ ٧ جن علموں سے
آدمی گیان سے محروم رہتا ہے اور جہل مرکب میں پہنستا ہے اونکا بیان ہوتا ہے
ا سب سے بڑی علت جہالت اور نادانی ہے کہ تحصیل علوم نظری اور عملی سے کسی
طرح محروم رہے - ۲ صحبت نادانوں اور جاہلوں کی جو معقولات کو قبول نہیں
اور بید اور شاستر کے خلاف عمل کرتے ہیں - جو معقولات سے منکر ہی اوسکی یہ حالت
ہے کہ کوئی درخت سایہ دار اور میوہ دار کے تلے کسی کو بٹھا کے کہے کہ اسکی نیل
کہا اور یہاں آرام کرو اوس درخت کے تلے اپنی جہالت سے جلتے شک کرے
اور خار دار درخت کے تلے بیٹھ کے امید میوہ ہای گوناگون کرتا ہے ۳ لذات
محسوسات فانی میں مبتلا رہے اور اوسکا دل ہمیشہ بھٹکتا رہے کہ انکی کچھ انتہا
نہیں ہے اور آخر فنا ہے اور طالب لذات فانی کو کبھی آرام نہ ہوگا ۴ ہمیشہ

۷ شمال سے طلوع ۸ آفتاب کے طلوع کیوقت ان سب کو آفتاب کے گرد سمجھو
اور غروب کے وقت سب کو آفتاب مین محو جانے ۹ یہہ سب آفتاب سے
آبحیات پاتے ہین ۱۰ تعریف اس عبارت سے کرے تو صاحب ہے تو پاک
ہے تو بے صفت ہے تو عین آرام ہے تو بے پران ہے تو بذات خود زندہ ہے
تو بے نہایت ہے - پانچوین چمن - دیوتا وزن ترشٹپ ۲ ۲۷ سرتی ۲۹ وین
سُرتی ساحم بیدکی ۳ پانچوین اور چھٹے قسم کی آہنگ ۴ دو مہینے آخر زمستان
اور دو مہینے بعد تبت ۵ اودان باو ۶ برہسپت اور قمر وغیرہ ۷ سمت بالا
طلوع ۸ ان سب کو وقت طلوع آفتاب کے چارون طرف اور وقت
غروب آفتاب مین محو جانو ۹ آفتاب سے آبحیات پاتے ہین ۱۰ تعریف کی
عبارت یہ ہے تیرا نام ہے تو متحرک کرنے والا سب کا نور مخصص ہے اور ہوتا نہین ہے
پیری اور ضعف تجھے نہین ہے موت نہین ہے غم نہین ہے زحل اور راہ اور
کیت اور نارد ہے جان اور جہان کا نگہبان ہے آدمی اور پرند اور درند
اور گزند غرض تمام مجھی سے ہے ۱۱ جب آفتاب غروب ہو وے انکو تلے کی طرف
تابندہ سمجھو اور تعریف اس عبارت سے کرو - اے سب کے رکھنے والے اے
زندہ سب کے اے رہنے والے سب مین اے بے نقصان اے پاک اور صاف اے روشن
اے حلیم اے تمام آرام جو کچھ ہے تو ہے چھٹوین چمن - وہ نور جو آفتاب مین
ہے اور جسکی تشریح مذکور ہوئی وہی آتما ہے اور ہر جسم کے اندر جو دل ہے اوسمین
مثل شعلہ چراغ کے روشن ہے اور وہ حد سے زیادہ چھوٹا ہے اور لطیف ہے
مگر تمام عالم اوسکا عکس ہے بلکہ صورت ہے - اور جو کچھ محسوسات مین آتا ہے
اوسکی غذا ہے اور جسکو تلاش کرو وہ اوسمین موجود ہے اور وہی نور ہے
اور کوئی نہین ہے اور وہ تیری آتما ہے اور تجھسے جدا نہین ہے اور وہ غذا
اور ثواب سے بری ہے اور پیری اور ناتوانی اور مرگ اور اندوہ اور بھوک اور
پیاس سے مبرا ہے اور جو گفتگو مین آتا ہے سب کا وہ جانتا اور بجا صرکا

یکر نہین سکتی ابتدا اور انتہا تیرا کچھ نہین ہے تو کسی سے پیدا نہین ہوا ہے تو
تمیز کرنے والا عقل کا ہی تو بے مثال اور لاثانی ہے تو پیدا کرنے والا سب کا
ہے تو سب کی جان ہے تو محافظ اور پاسبان سب کا ہے تو مالک سب کا ہے
تو باطنون کا باطن ہے **دوسری ضمن** ۱- پانی کا دیوتا ورن ترشسٹ
ہے ۲ پندرہ سرتی سام بید کی ۳ دوسری قسم کی آہنگ سام بید کی ۴
دو مہینے گرمی کے ۵ بیان باؤ ۶ گیارہ رودر ۷ جنوب سے آفتاب کا
طلوع ۸ وقت طلوع آفتاب کر ان سب کو آفتاب کے پس و پیش طلوع اور وقت
غروب آفتاب مین محو جانے ۹ یہہ سب آفتاب سے اقتباس نور کا کرتے ہین
۱۰- رتیت اوس نور کی جو آفتاب مین ہے ان لفظون سے کر تو اول اور آخر
تیرا نہین ہے بے انتہا تو ہے لاتعین اور ناپیدا کنار تو ہے کسیکی اختیار مین
تو نہین ہے خود مختار ہے بے نشان اور بے نشان ہے صاحب قدرت اور
بے نہایت ہی پانے والا سب کا ہے روشن کرنے والا عالم کا ہے **تیسری ضمن**
۱- ہوا کا دیوتا ورن جگتی ہے ۲- سترہ ۱۷ سرتی سام بید کی ۳ تیسری قسم کی
آہنگ سام بید کی ۴- دو مہینے برسات کے ساون اور بہادون ۵ ایان باد
۶ زبرہ اور بارہ برج یعنی ثوابت ۷ مغرب سے طلوع ۸ آفتاب کے طلوع کے
وقت ان سب کو آگے اور پیچھے آفتاب کے طالع اور وقت غروب آفتاب مین محو
سمجھو ۹ یہہ سب آفتاب سے آبحیات پاتے ہین ۱۰ حمد کی عبارت تو عین آرام ہے
تو گفتار سے منزہ ہے تو حرف و اسم اور فعل اور ضمیر سے باہر ہی تو بے غم اور بے تامل
ہے اور بے اندوہ ہے تو عین سرور ہے تو عین آسودگی اور غنی ہے تو قائم
اور ساکن ہے تو حرکت اور متحرک ہی تو بے زوال اور بے خطا اور بے خطر ہے
تو ثابت ہی تو پشن یعنی پالنے والا عالم کا ہے تو سب سے برتر ہے **چوتھی ضمن**
۱ مٹی کا دیوتا سو دیو ورن انشٹپ ۲ اکیس ۲۱ سرتی سام بید کی ۳ چوتھی
قسم کی آہنگ ۴ دو مہینے شروع جاڑے کے ۵ سمان باد ۶ برن ورشا

زیادہ لطیف ہی اور چھوٹے سے زیادہ چھوٹا ہی یعنی جز لا یتجزا ہے۔ اوس نور سی جو شغل کرتا ہی وہ بزرگی پاتا ہے اور اوسسے وصل ہوتا ہے اور یہہ بید کی شرتی ہی مولف زمان گذشتہ مین بعضے بے علم اجرام پرستی کیا کرتے تھے یعنی آفتاب اور آگ اور جل اور پون اور اکاس کو پوجتے تھے اس زمان مین جہلا نے علاوہ اجرام پرستی سے اجسام پرستی بھی اختیار کی ہے یعنی جمادات اور نباتات اور حیوانات مطلق اور ناطق کو پوجتے ہین اور بموجب بید اور شاستر کے کہ اوپر لکہا اونکا خلاصہ ہے صاف ظاہر ہے کہ بجز ایک برہم کے دوسرا کوئی لائق پرستش کے نہین ہے اور جسکی آنکہ اور زبان ہووین اور عقل اور علم سے بہرہ ہو اوسکو دوسرے کے کہنے اور سننے پر عمل کرنا سخت نادانی ہے کہ بہیک وہ مانگے جو محنت کرنے اور کمانے سے عاجز ہو ہہ جو پرش آفتاب مین ہے اوسکی تعریف اور اوسکے ملنے کی ترکیب کے بیان مین اسکے چہہ ضمن ہین **پہلی ضمن** - ۱- آگ کا دیوتا وزن گاتیری کا ہے ۲ نو شرتی بید کی ۳ ایک قسم کی آہنگ سام بید کی ۴ دو مہینے نسبت رُت کے - ۵ پران باؤ ۶ اٹھائیس نچھتر یعنی قمر کی منزلین ۷ بہشت کا دیوتا بہشتن ۸ - طلوع آفتاب کا مشرق سے ۹ چاہیے کہ جب آفتاب طلوع ہووے ان سبکو آفتاب کی گرد تصور کرکے تابندہ اور طالع سمجھے اور جب آفتاب غروب ہووے ان سب کو آفتاب مین محو سمجھے ۱۰ یہہ سب آفتاب سے آبحیات کی خواہش رکھتے ہین یعنی اقتباس نور کا کرتے ہین ۱۱ اوسکی مدح اس عبارت سے کرے کہ تو اتنا بڑا ہے کہ فکر مین سما نہین سکتا ہی تو بے صورت ہی تو احاطے مین جو ہو ن ظاہری اور باطنی کے نہین آتا ہے - تو عذاب اور ثواب سے منزہ ہے - تو تقسیم نہین ہو سکتا ہی تیری کوی صفت نہین ہے تیری صفتونکا بیان ہو نہین سکتا ہے تو صاف اور شفاف ہے تو تمام روشنیون سے زیادہ روشن ہے تو لینے والا تمام لذتون کا ہے تو تین صفت سے بیچا نہین آتا ہے تو ڈراونا اور مہیب ہی تو علیت سرور ہے تو نیک راہ چلنے والے کا صاحب ہے تو جاننے والا خفی اور جلی کا ہے تو پرورش کرنے والا کل کا ہے عقل تجہے

اور کہانی ہین۔ ۲۰ جو دل سادہ یعنی استغراق سے صاف ہووی اور سب
عالم کو برہم سمجھے وہ آتما ہوجاوی اور کمال کو پہونچے اور اوسکو جو سرور ملے
اوسکی کیفیت بیان سے باہر ہی اس مرتبہ کا پہونچنے والا آپ ہی اسکی لذت
کو جانتا ہے ۲۱ علامت محو ہونے کی آتما مین جیسے کہ پانی پانی ڈالنے سی اور
آگ آگ مین ملنے سے اور خلا خلا کے ملنے سے تمیز اور تفریق نہین کیا جاتا ہے
اور ایسا یکدگر سے وصل ہوجاتا ہے کہ دوئی کا خیال بھی نہین ہوتا ہے جو جیو
آتما پرم آتما سے اسطرح ملے وہ آتما ہوجاوے یہی مکت ہے ۲۲ حبس اور
نجات کا سبب بھید دل ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ جب لذات محسوسات کیطرف
متوجہ ہوتا ہے اور تعینات مین تا ہے مقید ہوجاتا ہے۔ اور جب تعینات کا
خیال چھوڑتا ہے اور بیم اور رجا چھوڑ دیتا ہے اور نیک اور بد کو مساوی سمجھتا ہے
وہ آزاد ہوتا ہے۔ چراغدان اور بتی اور تیل اور چراغ کے اجتماع سی روشنی
ہوتی ہے۔ جب تیل جل جاتا ہے باقی سب چیزین بے سود رہجاتی ہین۔ اسیطرح
خواہش کو روغن بدن کے چراغ کا تصور کر وین بسبب خواہش محسوسات کے بدن
اور جیو آتما جدا جدا متخیل ہوتا ہے اگر خواہش کسی چیز کی نرہے چار دن ایک ہوجاوین
اور جو چھوٹائی اور بڑائی مظنون ہے جاتی رہے یعنی تصور حقارت اور شرافت اور
عبد اور معبود اور جیو اور ایشر سب جاتا رہے اور ایک ہوجاوی مصرعہ
من خدا ئیم من خدا ئیم من خدا + فارغم از کبر و کینہ و از ہوا + من کافر عشقیم
خدا کا فر ماست + من پیر خدائیم و خدا مرشد ماست + ۲۳ ترکیب دور کرنے
خواہش ہوا سونکی یہ ہے سے دل کو لگا وے اور بجز پرنو کے اور کچھہ شغل نہ رکھے
کہ وہ عین نور ہے اور نور کی تین صورت ہین ۱ روشنی آگ کی ۲ روشنی آفتاب کی
۳ روشنی پران کی۔ پرنو دل کی فضا مین کہ دل سینہ مین ہے اور اوسکے اندر
ایک انگشت کا میدان ہے مقیم ہے اور جسطرح سی آگ کا شعلہ اوپر کیطرف
متوجہ ہوتا ہے وہ بہی بلندی کی طرف متوجہ ہی۔ اور جو لطیف تصور کر دا اوسے

اور اوسکے پہچاننے کو اوپا نکھد کہتے ہین۔ ۶۸ جسطرح گیلی لکڑی کے جلانے سے
رنگ برنگ کا دہوان نکلتا ہے اوسیطرح چارون بید اور سب کتابین اور
سب جاندار اوس سے موجود ہوئے ہین۔ جسطرح آگ بوقت تمام ہونے لکڑی
اور لکڑی کی رطوبت کے آہستہ آہستہ بجھتی ہے اور اوسکا شعلہ کم ہو جاتا ہے
اوسوقت وہ اپنی بساطت مین جا ملتی ہے۔ اوسیطرح دل جب خواہش اور
حرکات طبعی سے باز رہتا ہے اپنے اصل سے ملجاتا ہے۔ جب دل اپنے اصل سے
ملجاوے کہ وہ حق ہے پھر کوئی خواہش اوسمین نہین رہتی ہے اور تمام آرزو جو حواس
کی مدد سے ہوا کرتی ہین از خود بدر ہو جاتی ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ جب کمال کو
پاتا ہے مستغنی ہو جاتا ہے۔ دل شبیہ کل عالم کی ہے چاہیے کہ وہ کوشش کرے
جسمے یہہ صاف ہو جاوے بین جسنے دل کو پاک کیا اوسنے کل عالم کو تسخیر کیا اور
کل عالم پر غالب ہو گیا۔ اور کل پر محیط ہوا۔ دل کی خاصیت ہے جسطرف متوجہ ہووے
عین وہ ہو جاتا ہے۔ اگر عالم کیطرف متوجہ ہو عین عالم ہو جاوے۔ اگر حق کیطرف
توجہ کرے عین حق ہو جاوے۔ یہہ قول قدیم ہے اور یہہ بید نالائقون سے چھپانے کے
لائق ہے اور جو نالائق ہے وہی اسکے پڑہنے کا مستحق نہین ہے۔ جسکا دل
صاف ہو جاتا ہے اوسکو نتیجہ افعال نیک اور بد کا کچھہ نہین ملتا ہے کیونکہ بسبب صفائی کے
سرور دائمی مین محو ہو جاتا ہے اور سرور دائمی کو فنا نہین ہے **تنبیہہ** جسطرح
دل کو محبت زن اور فرزند مین رکھتے ہین اگر برہم سے رجوع کرے تو رستگار ہو جاوے
۶۹ دل دو طرح کے ہین ۱ ناپاک جسمین خواہش بھری رہتی ہے ۲ پاک جسمین
خواہش نہین ہوتی ہے۔ جب دل جنبش خطرات اور تخیلات سے جو پیش نظر
ہوتے ہین اور نظر آتے ہین معطل ہو جاتا ہے اور خواب آرام مین جاتا ہے کچھہ خواہش نہین
کرتا ہے اور قایم رہتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے اور یہی کمال ہے۔ دل کو وسواس سے
روکنا اور شہوت اور غضب کیطرف جانے نہ دینا اور اپنے تئین آپ مین محو کرنا
گیان سے یہی ہوتا ہے اور یہی کمال اور برکت ہے۔ باقی تمام وعظ کہنا اور شاعری اور عبارت آرائی

ہے پس ایک رگ ہی کہ اوسکا انصال ام الدماغ سے ہے اوسکی شعاع آفتاب
مین سوراخ کرکے برہما کے لوک کو پہونچاتی ہے وہان پہونچنے سے کشف حاصل
ہوتا ہے پہر آزادی یعنی مکت پاتا ہے اون رگ سی اور سو رگ ملی ہین اور سیسی
بلندی کو جاتی ہین جنکی جان اور رگون سے نکلے اوسکی روح اون رگون کے دیوتاؤن
کے لوک کو جاتی ہے اور چند قسم کی رگ سو کہنا سے وصل ہین اونکا مونہہ تلے کو
ہے جسکی روح ان رگون کی راہ سے نکلتی ہے اوسکی روح نرک کو جاتی ہے
تاکہ بدافعالی اور مردم آزاری کا نتیجہ وہان رہکے پاوے۔ آفتاب سبب
پیدائش اور پہونچانے بہشت کا ہے۔ سوال حواسون کی حقیقت مین
۱ حواس کسطرح حرکت کرتے ہین ۲ ضبط کس ترکیب سے کئے جاتے ہین ۳
اونکا فاعل کون ہے جواب حواس عین آتما ہین اوران کی حرکت آتما کی
حرکت ہی اور حرکت دینے والا انکا وہی آتما ہے اور ضبط کرنیوالا بھی آتما ہی
اور محسوسات انکی بھی آتما ہے ورد یوتا حس اور محسوس کا بہی آتما ہی۔ آتما
پانچ شعاع سے یعنی پانچون حواس ظاہری سے محسوسات کو اپنی طرف کہینچتی ہے
سوال آتما کون ہے اور کیا ہے۔ جواب آتما وہ ہے جو ہر صفت سے
منزہ ہی اور پاک ہی اور لاثانی ہے اور حواس وغیرہ کچہہ نہین رکہتا اور نشان
اوسکا بے نشان ہے مگر دیکہنے سے نقشون کے نقاش خیال کیا جاتا ہے۔
جیسے کہ آگ دو علامت سی پہچانی جاتی ہے۔ ۱ دہوئین سے ۲ گرمی سے اور
پانی منزہ ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ حواس خمسہ اور دل اور پران اوسکی وجود کی
علامت ہین۔ بعضے کہتے ہین کہ علامت آتما کی جسم مین عقل اور استقامت اور
حافظہ ہے جیسے یاد کرنا ہی۔ لیکن مجہے یقین ہے کہ جسطرح بیج سے درخت ہوتا ہے
اور آگ سی چنگاری نکلتی ہے اوسیطرح اوس ذات بے نہایت سے عالم بنا ہے۔
پس جسسے یہہ عالم موجود ہوا ہے وہی آتما ہے۔ جیسے آفتاب سی کرن نکلتی ہین
اوسیطرح پران اور عقل اور دل اوس نور کی شعاع ہین اور یہہ بید کی سُرتی ہے۔

ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنکار کے اونکے افعالون کو اپنی طرف نسبت کرتی ہے اور مقید ہو جاتی ہے جو اس نسبت کو چھوڑ دے وہ قید سے رہا ہو جاوے - اور یہہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتی ہین فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہے اوپر ناحق کی تہمت ہے دیکھو جب کوئی شغل مین رہتا ہے اوسوقت اوسسے کوئی کچھہ بات کہے یہہ مطلق نہین سنتا جب وہ جواب طلب کرتا ہے یہہ کہتا ہے کہ اوسوقت میرا دل حاضر نہ تہا اسوجہہ سے صاف ثابت ہے کہ سامع کان اور دل نہین ہین جیو آتما ہے پس بند اور نجات جیو آتما کو ہی اور جیو آتما جو دل کے فعلون کی نسبت اپنی طرف کرتی ہے مثل خواہش اور ارادہ اور شک اور اعتقاد اور حیا اور خوف اور ثبات اور بے ثباتی اور عقل اور سستی اسوجہہ سے لطافت سی نکل کثافت مین پڑتی ہے - جیو آتما ثابت اور لاجنبش ہے مگر متحرک ہو جاتی ہی اور حقیقت مین روشن ہے مگر تاریک ہو جاتی ہے اور عمدگی سے خارج ہو زذالت مین آتی ہے اور مین اور تو اور وہ اور یہہ کرتی ہے جسطرح سے پرند اپنے تئین آپ جال مین پہنساتا ہے - غرضکہ گرفتاری شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم سے ہوتی ہے - جو سمجہے کہ خواہش اور تمنا دل کا فعل ہے پس ان تینونکی حرکات کی نسبت اپنی طرف نکرے وہ آزاد ہے اور یہی اسباب برہم کے پانے کے ہین ۶۵ بید کی منتر یہی ہے کہ جب حواس خمسہ ظاہری اور دل اور عقل اپنی حرکت سی باز ہین کمال آرام ہے - برہم کے پانے کو سوا گیان کے اور کوئی راہ نہین ہے ۶۶ ترک اور سرگ کی تعریف مین اہشت کی راہ کے معنی ہین کہ جب روح قالب سے جدا ہووے آفتاب مین سوراخ کرکے برہما کے لوک کو جاوی اور اوسکے ہمراہ رہے جب برہما کہ مرادف اسکا جبرئیل ہے نجات پاوی یعنی تعینات سی لاتعین ہووے اوسکی ہمراہ یہہ بھی مکت پاوے - جیو آتما مثل چراغ خانہ بدن مین ہے اور اوسکی شعاع بہت ہین اور رنگ شعاع کا سفید ہے اور سبز اور زرد اور صندلی - شعاع مراد رگون سے

دیکھے اور اوسے گردش یہہ رتہہ کا کچھہ تعلق نرہے - مُراد یہہ ہے کہ آتما محض ہوکے نیکی اور بدی سے جُدا ہو جاوے اور تماشا سب کا دیکہتا رہے
۶۳ جوکوئی چھہ مہینے تک حواس کو ضبط کرکے آتما مین مشغول رہے وہ گیان بے نہایت پاوے اور سر غیب سے واقف ہووے اور جیوآتما اور پرم آتما کا تعین جاتا رہے یعنی خود پرم آتما ہو جاوے - جوکوئی لذات دنیاوی مین پہنسا رہے اور شہوت اور غضب اور تمیز کا حساب کرتا رہے اور زن اور زمین اور زر سے محبت رکھے اور کثرت مناکحت اور جملہ حرکات جور اور ظلم اختیار کرے اوسکو یہہ مرتبہ کبھی نصیب نہ ہوگا - جو کمال ذہن رسا رکھتا ہووے وہ اس امر کے معنے کو پاوے عوام کا کام اسکے مطلب کے پانے کو نہین ہے کہ یہہ منتہی کلام ہے
۶۴ سنا لکین رکھیشر نے راجہ پر پدرتا سے کہا کہ جو اسمین قدم رکھے اوسکو چاہیے کہ ہمیشہ اوپنکہدون کو پڑہتا رہے اور انکے معنی اور مطلب کو سمجہا کرے اور سوائے کلمہ توحید بیہودہ بات نکرے اور سوائے برہم دوسرے سے مشغول نہو اور سوائے برہم دوسرے کو نہ پوجے - پس برہم مہربان ہووے اور اپنے طالب کا آپ طالب ہوجاوے پس تعینات جیوآتما سے جدا ہو جاوے اور جب اس بند سے رہا ہووے اور خواہش دل سے جاتی رہے سبکو یکسان سمجھے اور خیال بزرگی اور خودی کا کسی پر نرہے اور خوف دنیا اور عقبی دل سے کہو جاوے پس وہ سرور حاصل ہو جسکو کبھی فنا نہین ہے - جیسے کسیکو زمین کہودتے ہوئے دفینہ ملجاوے اور وہ افکار دنیا سے یک بیک مطمئن ہو جاوے - جب تک کہتا ہے کہ یہہ حرکت مین کرتا ہون عقل کے بند مین رہتا ہے - جب تک اس فکر مین رہتا ہے کہ اس کام کو کرون یا نکرون دل کا بندہ ہے جب تک یہہ تینون صفت کسی پر غالب رہتی ہین مقید رہتا ہے جب یہہ دفع ہوجاتی ہین آزاد ہوتا ہے اور اسیکا نام مُکت ہے - بعضونکا قول ہے کہ جو کچھہ ہے جیوآتما ہے اور یہہ حبس اور نجات سے منزہ ہے یہہ جو تینون صفات ہین یعنے رج ست تم ہی اسباب بند اور نجات کے

حاصل ہووے اور نور آفتاب اور آگ اور سب مشہور اشیا کا بمعنی واحد ہے
۶۳ بید کی شرتی ہے کہ یہہ جسم پانچون عنصر سے بنا ہے - حواس ظاہری اور باطنی اور محسوسات کو چھوڑے اور ترک نتیجہ اعمال سے چلہ اور استقامت سے کمان بناوے اور ترک انانیت کو تیر بناوے اور سمجھے کہ انانیت مثل دربانون کے مانع برہم کے پاس پہونچنے کو ہین - اور حلیہ دربانون کا یہہ ہے کہ جہل کی پگڑی سر پر باندہتے ہین اور اونکے دونون کانون مین حرص اور حسد کے بالے پڑے ہین اور سستی اور کاہلی کی چہری ہاتھون مین لئے ہین - اور وے دربان غرور کے تخم ہین اور پیدائش اون کی سب سے بیشتر ہوئی اور طمع کی کمان پر غصہ کا چلہ چڑہا شہوت کے تیر سے سب جاندارون کو ہلاک کرتے ہین - پس تیر اور کمان علم اور عمل سے کسر نفس کر کے اون دربانون کو قتل کرے اور بیڑا نو کو کشتی سمجھے خواہش لکو چھوڑے کہ یہی علم ہے اور اس دریا سے پار ہووے اور منزل مقصود کو پہونچیگا جو کہ بعد عبور ہونے اس دریا سے ملتی ہے جس طرح لعل اور الماس اور زمرد کے نکالنے کیو اسطے زمین کہودتے اور آہستہ آہستہ اوسکی کان مین داخل ہوتے ہین اوسیطرح اس لعل بے بہا کے لئے کہ مراد برہم سے ہے اور یہی اصلی گہر ہے پانچ پردون کو اوٹہا اور اوسکے اندر جا اور وہی پردے یہہ ہین ۱- پردہ بدن یہہ علت غذا ہے ۲ پران ۳ دل ۴ عقل کہ بعضے نادان جو علم الہی نہین جانتے اور علم طبعی جانتے ہین ان چارون کو آتما کہتے ہین ۵ پردہ وہ ہے کہ حسب قول مرشد اور مضمون بیدون کے توقع سرور کی آرزو رکہنا جب تک ان قیود سے باہر نہ ہو مطلق اور منزہ نہین ہوتا ہے کیونکہ یہہ بھی حصول خواہش لذات کے ہے اور یہہ پانچون بھی حجاب ہین - انکی حد سے جو باہر ہے اور بے نام اور بے نشان ہے وہ لاتعین آتما ہے - غرضکہ وہان گویائی کو دخل نہین ہے اور نہ کسی حس کو اور مقام خاموشی کا ہے جو اس مرتبہ مین پہونچتا ہے وہ اپنی بندگی مین رہتا ہے جیسے کہ کوئی رتہہ سے اوتر رتہہ کے پہیہ کی گردش کہ

کیونکہ جوگ کے معنے ہین ایک کرنا متعدد کا یعنی جمع کرنا کل کا۔ جب عارف یا
گیانی پران ور پیرتو کو جمع کرے اور اپنے تئین برہم سے ملاوے اوسکی صفات کو ترک
کو چہوڑ صفائی حاصل کرین۔ اسو جہہ سے گیان کو جوگ قرار دیا ہے ایکا نام
عرفان ہے وہ بید کی سُرتی ہے جسطرح مچہوا جال کو پانی مین ڈال کے
مچہلیون کو پکڑکے کہا جاتا ہے اور اپنے شکم کی آگ مین جلاتا ہے۔ تو پرتو کو
دام قرار دے اور حواسون کو اور دلکو مچہلیان یہر کہینچ پہر اسکو کہا بہی کی دمی
کیواسطے عمدہ غذا ہے ۵ خون خالص خور خور کہ شرابے بہ ازین نیست
دندان بجگر زن کہ کبابے بہ ازین نیست ٭ در کنز و ہدایہ نتوان یافت خدارا
در مصحف دل بین کہ کتابے بہ ازین نیست ٭ ۴۰ ایک برتن ہو جسکے اندر اور باہر
تیل لگاوے جب تیز آگ مین رکہا جاوے روشنی مثل چراغ کے اندر بہی ہو
اور باہر بہی۔ پہر دیکہو کہ وہ برتن ایسی چیز نہین ہے جس سے روشنی ہوتی
وہ روشنی بسبب تیل اور آگ کے ہوئی اسیطرح سے بدن کو روشنی پران سے
ہوتی ہے اور پران وہی نور بے نہایت ہے اور جسکی یہہ چنگاری ہے وہ خلق کا
پیدا کرنے والا ہے جیہہ برہما اور بشن اور رودر کو پیدا کرتا اور پالتا اور فنا کرتا ہے
اور جسطرح آگ سے چنگاری اُڑتی ہین اور آفتاب سے کرن نکلتی ہین۔ اوسیطرح
اوس ذات بے نہایت سے پران اور دل اور حواس ظاہر ہوتی ہین — ۴۱ سُرتی
بید کی ہے کہ برہم جو بزرگ ہے اور بے زوال اور بے جسم ہے وہی جسم کی گرمی ہے
اور حواس معہ تمام اعضا کے تیل جیسے آگ کو روشنی ہوتی ہے جای قیام اوسکا
دل ہے جو دلکو نور سے ملادے اور جُدا نہ جانے اور ہمیشہ اوس سے مشغول رہے
وہ اور اوسکا دل ہی نور ہو جاوے۔ جسطرح لوہے کے ٹکڑے کو زمین مین دفن کرو
وہ جلد خاک ہو جاوے اگر وہ پہر زمین سے نکالا جاوے اور آگ پہر رکہا جاوے
تو اوس سے وہ صورت پیدا نہ ہو جو لوہے کی تہی۔ اسیطرح جو دل ور پران اور
حواس برہم سے لین ہو وے پہر اون سے اوسکی صفت جاتی رہے اور تمام مرد

پرم برہم بمعنی پرنو یعنی عبارت ذات مطلق سے ہے - جو کوئی ذکر پرنو کا
خیال کرے وہ ذات مطلق کو پالیوے - یعنی پرم برہم کو ۳ ھ سُرتی بید کی ہے
جسکا شغل اوم ہے وہی برہم ہے یعنی مقید اور مطلق - وہاں کسی آواز کی
رسائی نہیں وہ ساکن ہے کہ اوسکی صفت نہیں ہو سکتی ہے اور نام اور نشان
اور صفت اوسکی خاموشی ہے اور مجال دم مارنے کی نہیں ہے اور اسکے ہمراہ
مشغول ہونے کو اُم الدماغ ہے ۴ ھ سُرتی بید کی ہے کہ شیم ماترا دم کی پرنو ہی
اور یہہ تلفظ میں نہیں آتی ہے اور بید علین برہم ہے اور اسکا ذکر سب سے
اعلے ہے اور تمام سرور ہے ذکر اس ذکر کا کرال کو پاتا ہے کہ یہہ بیلے انڈ وہ ہے
اور آسودہ ہی اور قایم بالذات ہی اور بے حرکت ہی اور بے زوال ہے اور
بے نقصان ہے اور جاودان ہے اور یکسان ہے اور محیط ہے اور وہ تلفظ
مین نہیں آسکتا ہے اور کوئی صفت اور کوئی نام اوس کا نہیں ہے اور اوسکی عبادت
فقط اُم الدماغ سے ہوتی ہے کیونکہ جسطرح سے وہ بے نام اور بے نشان
ہے اوسی طرح اُم الدماغ ہے اور اوسمین حواس کو مداخلت نہیں ہے -
۵ ھ بید کی سرتی ہے آدمی کے بدن کو کمان اور پرنو کو تیر اور دل کو پیکان
تصور کرو - اور غفلت اور نادانی کو نشانہ یعنی خاک تودہ - جب تیر نشانہ
پر لگے غفلت اور نادانی کا نابود ہو جاوے پہر اپنے کو آپ جان لے -
۶ ھ بید کی سُرتی ہے کہ جب تیر پڑے نشانہ پر لگتا ہے تب وہ معرفت حاصل آپ ہی
کہ تمام سرور ہے ۷ ھ بید کی سُرتی ہے کہ حواس ظاہری سونے وقت ادراک
محسوسات ظاہری سے معطل ہو کے متوجہ اندرون کے ہوتے ہیں یعنی دل
بھی صاف ہوتا ہے اوسوقت خواب دیکھتا رہتا ہے - اس عالم کو بھی مثل اوس
خواب کے سمجھ اور قیود سے باہر ہو - جو عمل کری وہ پرنو ہی کہ خواب
غفلت اور خوف مرگ اور اندوہ سے پاک ہو جاتا ہے - پہر وہ جسکو دیکھے
مثل اوسکی ہو جاوے - ۸ ھ بید کی سُرتی ہے کہ جوگ اور گیان مترادف ہیں

ہر وقت ہوتی رہتی ہے سماعت کرے جو آواز او سوقت مسموع ہو اوسیکا نام
اناہد ھی - اناہد آواز سات طرحکی ہوتی ہے - ۱ مانند دریا کے شور کے جیسا کہ
سمندر کے کنارہ پر ہمیشہ اور دریاؤں میں بسبب چلنے سخت ہوا کے ہوتا ہے -
۲ مثل آواز چھوٹے گھنٹہ کے - ۳ مثل گھڑیال کی آواز کے ہوتی ہے - ۴
آواز مثل رتھہ کے پہیہ کی گڑگڑاہٹ کے - ۵ آواز رعد کے موافق ہے -
۶ موافق آواز بارش باران کے - ۷ چاہ کی آواز کی مانند جیسے پہاڑ اور آواز کے
مکانات مین بولی سماعت ہوتی ہے - یہہ بموجب شُرتی بید کے ہے بعضے کہتے
ہین کہ اناہد شبد کو تشبیہ کیسی آواز سے کرنا نادرست ہے کہ وہ آواز مطلق
ہے مقید نہین ہے - دلکو مقید کرنے سے بطور مختلف آوازین مسموع ہوتی ہین -
یہہ سب آوازین مطلق کی ہین اور اوسمین محو ہو جاتی ہین - جیسے شہد کی مکھی قسم
قسم کے پھولون کی مٹھائی کا شیرہ ایک کر دیتی ہے **مولف** - تحقیقات اناہد
شبد کی نہائت آسان ہے اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دلکو
ہر قسم کے خیالات سے روکے تو بغیر کان مین اونگلی دینے کے بھی اناہد شبد مسموع
ہوگا اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہہ آواز ہر وقت ہر بشر کے اندر خود بخود ہوتی
رہتی ہے سماعت اسکی بسبب اشغال محسوسات کے نہین ہوتی ہے - اگر دلکو محسوسات کے
خیالات سے نروکے تو فقط کانون کے بند کرنے سے بھی لذت نہ ملیگی اور جو محسوسات سے
دل کو روکے اوسکو اوسکی کیفیت خوب معلوم ہوگی - اگر اس عمل کی مشق کرے اور چند مدت
مشق کو دیر تک کرتا رہے غیب کی آواز سننے کو قدرت ہوگی - اگر اس مشق کا کرنیوالا
بعد پانے اس قدرت کے غیب کی باتون کا بتانا اختیار کریگا تو اوس مرتبہ سے گر پڑیگا
جیسے کہ بے بنیاد مکان بلند ہونے سے گر پڑتا ہے جو چاہے اس قول کا امتحان کرے
ہر چند ایسے راز کو بزرگ چھپاتے رہے لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اب ایسے راز چھپا
چھپاتے معدوم ہوئے جاتے ہین اسواسطے ظاہر کر دیا - ۵۲ - بید کی شُرتی ہے کہ برہم
کی دو صورت فرض کرو اشبد برہم یعنے برہم کہ آواز سے برآمد ہوتا ہے

یقین سے اپنے آئین دیکھتا ہے اور تخیلات جیو آتما اور پرم آتما اور
اور شک اور یقین اوس سے دور ہو جاتے ہیں اور تمام عالم خود ہو جاتا ہے
وہ مرتبہ پاتا ہے کہ پیدا کنندہ غیر کو نہیں جانتا ہے اور بے فکر ہو جاتا ہے
ی کا نام مکت اور رستگاری ہے - اور کوئی مراتب تعین کا اوسکے واسطے
ی نہیں رہتا ہے یہی راز حد سے زیادہ پوشیدہ رکھنے کے لائق ہے - خصوصًا
ہلوں سے کہ وہی اس امر کے معنی کثافت باطنی سے سمجھ نہیں سکتے ہیں —
مولف جاہل اس قول کے معنی نہ سمجھکر منکر ہو جاتے ہیں اور بد فعلی کو دلیر ہوتے
ین وہم جب صفائی قلب کو حاصل ہوئی نیکی اور بدی فعلوں کی اوسکے خیال
سے دور ہو جاوے اور نگاہ نتیجہ اعمال پر نہ رہے تب وہ جیو آتما کے مرتبہ سے
الذسہ پرم آتما ہو جاتا ہے وہی عین سرور لازوال ہے اور منتہائے مراتب ہے
۵ جو کوئی سوکہنا رگ کی راہ ہی کہ وہ نہایت باریک اور روشن ہے پران کو اوپر
کہنچے کہ پران اور دل اور پرتو کو ایک کر اُم الدماغ میں پہونچاوے ۲ زبان سے
تالو کو بند کرے اور حواسوں کو روکے وہ سب طرح کے کمال کو پاوے - ۳ پہلے
پران کو روکے عین جیو آتما ہو جاوے پہر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور
چہوڑ دے اور دماغ میں تصور کو قائم رکہے اس عمل سے ہر قسم کے غم اور اندوہ سے
فارغ ہو جاتا ہے ۱۵ برہم کی آواز دو قسم کی ہے - ۱ شبد یعنی آواز مرکب
لفظوں سے ۲ اشبد یعنی آواز غیر مرکب لفظوں سے ۳ اشبد یعنی آواز
اناہد بمعنی آواز مطلق کہ اوسمیں تمیز حروف کی نہیں ہوتی چاہیے کہ دونو کو برہم جانے
اور دونو سے مشغول رہے کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہے
آواز مرکب پرتو ہے اسکے وسیلہ سے بلندی پر پہونچتا ہے اور اشبد میں محو ہو جاتا ہے
جسطرح لکڑی تار کی وسیلہ سے بلندی پر چڑہتی ہے اور موذیونکے آفتوں سے امن میں
رہتی ہے - آدمی پرتو کے شغل سے تمام آفات سے امین ہو جاتا ہے ۲ چاہیے
کہ دو انگلیوں سے دونو کانوں کے سوراخ بند کرے پہر دل کی آواز کو جو خود بخود

جو اکی یگانگت سے واقف ہووے وہ مثل اوکی ہو جاوے - ۲۵ اوس یگانہ زمانہ سے وصل ہونے اور وصل کی راہ پانے کو چھ فعل ہین - ۱ صبر یعنی پرایانام کا کرنا - ۲ انضباط حواس ظاہری اور باطنی کا کرنا یعنی پرتیاہار ۳ تصور ایک چیز خاص کا یعنی دہارنا ۴ مضبوط اور قایم کرنا تصور کا اوس چیز مین اسکو دہیان کہتے ہین ۵ یقین کو درست کرنا بمعنی حق الیقین اسکو گیان کہتے ہین ۶ محویت بمعنی فنانی اللہ اسکو سمادہ کہتے ہین - ان چہیون کی فراہمی کا نام جوگ ہے اور اسی سے جیوآتما پرم آتما کو پاتا ہے جو نور محض ہے - جو ان چہیون ترکیب پر جوابھی عمل کرے اور ان پر قادر ہووے وہ سب شی مین محیط ہو جاوے اور سب کا پانے والا بنجاوے - جو اسطرح پرم آتما کو جانے اوس سے نیک اور بد افعال از خود ترک ہو جاوین - جو اس حالت مین پہونچتا ہے وہ تمام عالم کو وہی ذات لازوال سمجہتا ہے - جب پہاڑ پر آگ لگتی ہے اوس حالت مین کوئی جانور درندہ یا پرند اوس پہاڑ پر نہین جاتا ہے اور جو نزدیک ہوتا ہے دور بہاگ جاتا ہے وہان نہین رہتا ہے اوسی طرح جو برہم کو پہچان لیتا ہے اوسکے پاس سے پاپ اور پن سب بہاگ جاتے ہین - ۲۶ چاہیے کہ تمام ظاہری حواسون کو کہینچ کے دل مین جمع کرے ۲ دل کو کہینچ کے پران مین رکہے ۳ خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹہے ۴ جیوآتما کو آتما مین محو کرے اس حالت کا نام تریا کہتے ہین ۲۷ جسکے دل نہین ہے وہ دلمین مقیم ہے اور دل اوسکی حقیقت کے سمجہنے کو معترف بقصور ہے کہ حد سے زیادہ پوشیدہ ہے - چاہیے کہ دل کو اوسمین محو کرے جب دل اوسمین محو ہو جاوے جیوآتما سے آتما ہو جاوے کہ حقیقت مین آتما جیوآتما سے جدا نہین ہے مگر جہالت اور نادانی سے جدا نظر آتا ہے - ۲۸ - چاہیے کہ نوک زبان کو تالوسے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس ترکیب سے گویائی اور حرکت دل اور حواسون کی مسدود ہو جاتی ہے اور دل اوس ذات مین محو ہو جاتا ہے - جو یہہ عمل کرتا ہے برہم کو کہ وہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن ہے

یعنی برہم کی دو صورت ہین اکال ۲ اکال - آفتاب کی پیدائش سے پہلے زمان ہے نہ تہا آفتاب کی پیدائش کے بعد زمان ہے یعنی آفتاب سے برس اور مہینے کا حساب ہوتا اور یہی پرجاپت ہے کہ سب چیز اس سے پیدا ہوتی ہین اور اسمین محو ہو جاتی ہین اسوجہ سے سالتمام کو پرجاپت کہتے ہین اور یہی زمان علین غذا ہی اور برہم کے پانے کو محل ہے - بید کی شرتی ہے کہ تمام جاندار زمان مین ہین اور زمانہ سب کو کہاتا اور ہضم کرتا ہے - جو آتما کو سترا اور تعظیم کا جاننے کہ یہہ زمان کو بھی کہاتا ہے وہ بیدانتی اور گیانی اور مہاپرش اور برہم کا جاننے والا ہے اور بید کا سمجھنے والا - زمان آفتاب ہی کہ آفتاب کے سبب سے ہی جیسے سمندر کو تیر کے کوئی پار نہین ہو سکتا ہی ایسے اوسکی انتہا کو کوئی پا نہین سکتا ہے - آفتاب خود زمان ہے اور زمان ہین ہے اوس سے چاند اور سب سیارے اور ثوابت ظاہر ہوئے ہین اور جو کچھ سعد اور نحس ہے اوسیسے ہی جو اسکو برہم سمجھکے تصور کری وہ سعادت پاوے - ہم آگ جو جگ کی ہے اوسکو بھی برہم جانے اور جو ہوم کرتے ہین اوسکو بھی برہم جانے - غرضکہ علم اور لشن اور پرجاپت اور جزو کل کو برہم جانے - بید کی شرتی ہے کہ بعضے بیوقوف آفتاب کو برہم سمجھتے ہین اسواسطے سمجہاتا ہون کہ سب سے پہلے برہم محض تہا اوس وقت نہ مشرق تہا اور نہ مغرب اور نہ اونچائی تہی اور نہ نیچائی اور نہ دلیل تھی اور نہ کوئی محسوس اور نہ کوئی حد اور حدود غرضکہ کچھہ نہ تہا فقط وہ برہم تہا پس جو تہا وہ برہم ہے اور وہ محسوسات مین نہین آسکتا ہے کہ وہ اکاس مطلق ہے - اسی طرح جب قیامت ہوگی اور سب فنا ہو جاوینگے وہ بغیر تغیر بحالت اصلی رہیگا - جب وہ تن تنہا رہتا ہے کچھ ودواس بھی نہین ہوتا ہے اور اوسی چداکاس سے کہ ہین علم ہے جیو آتما ہوا ہے اور جیو آتما بہین علم ہوکے مشغول اوس چداکاس کا ہے - آفتاب مین جو نور نظر آتا ہے یا آگ مین اور حرارت غریزی مین اور ہر رنگ برنگ سے دکہائی دیتا ہے اور گوناگون شکل رکہتا ہے وہی چداکاس ہے - جو آگ اور آفتاب اور دل مین ہے ایک ہی شی ہے

حیات ہی اور حیات کے رہنے سے تمام کام کر سکتا ہے اور اسی کی آتما کا گیان پاتا ہے ۱۸ غذا سے سب جاندار پیدا ہوئے اور حرکت ارادی کرتے ہیں ۔ ۱۹ غذا آدمی کی غلہ ہے اور غلہ کو ان کہتے ہیں اور ان کے دو حرف ہیں ا ۔ ن اسکے معنے خورندہ ن کے معنی خوراک کے ہیں غرضکہ غذا کو خورندہ غذا کا کہا تا ہے اور خورندہ غذا کو غذا کہاتی ہے ۔ ۲۰ غذا کا پرورش کرنے والا ایشر کا بدن ہے کہ سب کی پرورش اس صفت سے ہوتی ہے اور خلاصہ غذا کا پران ہے اور خلاصہ دل کا عقل ہے اور عقل کا خلاصہ سرور ہے ۲۱ جسکو یہہ علم ہووے وہ غذا اور راستی اور دل اور عقل اور علم اور پران اور آشنا اور سب کو از خود پاوے اور جو جو غذا تمام جاندار کہاتے ہیں سبکی لذت اسکو ملے ۲۲ غذا سے سیری نہیں ہوتی ہے فراہم کرنا اسکا عادت ہے بیدکی شرتی ہے کہ کل پیدائش تمام جانداروں کی غذا ہے اور وہ کال یعنی زمانہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ مراد یہہ ہے کہ فصل پر غلہ اوگتا ہے اور تعین وقت کا آفتاب کی گردش سے ہے کیونکہ فصل ربیع اور خریف وغیرہ شمس کی گردش سے ہوتی ہے ۔ ۲۳ زمان کا مقدار پلک مارنے کا ہے اور اسی سے گہڑی اور دن رات اور مہینا اور برس وغیرہ کا حساب ہوتا ہے ۔ برس کے دو حصے ہیں یعنی آفتاب کی گردش کے ۔ چہہ مہینے تک آفتاب شمال کی سیر کرتا ہے چہہ مہینے جنوب کی شمال کی سیر کی ابتدا جدی اور انتہا جوزا ہے ۔ جنوب کی سیر کی ابتدا سرطان اور انتہا قوس ہے ۔ جب آفتاب شمال کیطرف دورہ کرتا ہے گرمی ہوتی ہے ۔ جب جنوب کی سیر کرتا ہے سردی ہوتی ہے آفتاب کی حرکت سے چاند اور سب تاروں کی حرکت محسوس ہوتی ہے پس یہہ دلیل زمان کی ہے اور ظاہر ہے کہ زمان آفتاب سے ہوا ہے اور زمان سے بہت چیزوں کا حال اور عمر کی تعداد معلوم ہوتی ہے ۔ زمان سے وابستہ ہر ایک شی ہے پس برہم ہے کیونکہ جو سب میں ہے اور سب اوسمیں ہیں وہ برہم ہے ۔ جو زمان کی حقیقت کو جانے وہ زمان کی قید سے باہر ہو جاوے کہ سب اسی سے پیدا ہوتے اور اسمیں مرتے ہیں ۔ زمان کی کوئی صورت نہیں ہے مگر

مرد کبھی عورت پر دست اندازی نکرے اور محسوسات کی لذات کو حقیر سمجھکے اونکی طرف متوجہ نہو پس وہ سنیاسی ہے اور وہی جوگی ہے اور وہی آتما پرست ہے **مولف** افسوس ہے کہ آجتک اس عبارت کے معنی برعکس سمجھتے ہین اور عوام گیروا پوش کو مرد کامل جانتے ہین اور پاکھنڈی کو صاحب کشف اور کرامات سمجھکے سر جھکاتے ہین جو غور کرے وہ سمجھے کہ کرامات وکمال ترک محسوسات کی لذات سے ہوتا ہے اور جسقدر کرامات اور معجزات دکھلاتے ہین وہ شعبدہ بازی ہین ۱۳ آتما مقید ہوئی اور سب سے بیاری یہی رہی بتدہین غذا ہے کیونکہ پران بغیر غذا کے گذران نہین کرسکتے اگر پران کو غذا نہ ملے دماغ کو خلل آوے اور تمام عضوون مین ضعف پیدا ہووے پہر نہ دیکھنے کی طاقت رہے اور نہ بولنے اور نہ سونگہنے اور نہ پکڑنے اور نہ چلنے اور نہ سوچنے اور نہ سمجھنے نہ دہیان کرنے نہ اوپاسنا کرینگی بلکہ قالب سے جان بھی نکلجاوے پس یقین کرکے سمجھو کہ حیات غذا اسی ہے اور تمام افعال نیک اور بد اسکی مدد سے ہوتے ہین - اور جو جان اور جسم رکھتے ہین اسکو محتاج رہتے ہین ۱۴ جتنے جاندار زمین پر پیدا ہوتے ہین ناطق ہون یا مطلق غذا سے زندہ رہتے ہین اور غذا سے مرتے ہین یعنی افراط اور تفریط سے نقصان پاتے ہین - ۱۵ تمام جاندار غذا کے واسطے ہر روز حرکت کرتے ہین یہان تک کہ آفتاب بھی واسطے حاصل کرنے رطوبت کے چکر کہاتا ہے - اور پانی جو اسکی غذا ہے اوسیکے سبب سے زندہ ہے پس آفتاب پانی سے زندہ ہے - ۱۶ پانچون پران کی غذا خلاصہ غذا کا ہوتا ہے اور اوس سے پران زندہ رہتے ہین یعنی غذا کو پران کی قوت ہضم کرتی ہے **مولف** جو پانچون پران کی تعریف ہے وہی نفس حیوانی کی صفت حسب بیان حکمای یونان کے ہے ۱۷ آگ کی غذا لکڑی ہے اگر لکڑی آگ کو نہ ملے آگ مرجاوے پس وہ بھی محتاج غذا کی ہے اور غذا سے قوی ہوتی ہے اور روشنی دیتی ہے **نتیجہ** - پیدا کرنے والے عالم نے تمام جہان کو غذا کی رسّی سے باندہا ہے اور غذا کی بس مین ڈالا ہے - چاہیے کہ غذا کو آتما سمجھکے غذا کی تعظیم کرے - پس سمجھو کہ غذا سے

اگرچہ ظاہر نہین ہے اور تمیز نہین ہوتا ہے لیکن وجود ہونے سے ان تینون
حالتون کے ظاہر ہوتا ہے - پس تخم اشارہ اعتدال تینون صفت سے ہے -
اور پھول و پھل اشارہ تینون حالتون سے ہی - ۴ عقل و رانانیت اور آرزو
دل کی ہیں سب اوس تخم ؛ درخت کے پھل ہین اور دل لذت شیرین اوس میوہ کی
ہے - حواس جب تک لذت محسوسات نہین پانے سیر نہین ہوتے ہین اسوجہہ سے
حواسون اور پیرائون سے کوئی ظاہری چیز پوشیدہ نہین رہتی - ۵ لذت
ظاہری جیوآتما لیتا ہے اور لذت باطنی پرم آتما ہو کہ اعتدال کی قید مین پہنچا ہی
پس یہ تخم کے وجود کی دلیل ہے - ۶ آتما کے وجود کی دلیل ہے کہ آتما عین علم ہی
اور بدن کے اندر مقیم ہے جو کوئی علم رکھتا ہے وہی لذت پاتا ہے جسکو علم نہین
ہے اور جاہل مطلق ہے اوسکو کچھہ لذت بھی نہین ملتی ہے - ۷ جب جیوآتما
بدن سے جدا ہوتی ہے وہ بدن ادراک لذات محسوسات سے بازرہتا ہے - ۸
دیوتاؤن کی بھی یہی حالت ہی آگ کا دیوتا سب کو کہاتا ہے اور اس دیوتا کی غذا
چاند ہے کیونکہ جملہ نباتات قمر کی تاثیر سے پیدا ہوتی ہین اور حرفت جمادات کو
آگ کے اثر سے ہوتی ہے - اس دلیل سے ثابت ہی کہ آگ کہانے والی چاند کی ہے
یعنی حرارت سے رطوبت جاتی ہے اور آگ خورندہ اور قمر خوراک ہی - اس جسم
مین بہوت آتما بمنزلہ چاند کے ہے یعنی خوراک کے اور جیوآتما بمنزلہ آگ کے ہے
یعنی خورندہ کے - اب سمجہو کہ وہی جیوآتما ہے - ۹ اعتدال تینون صفت کو
اوسکے زمان فرض کرو جنسے لذت حاصل ہوتی ہے - ۱۰ آتما بذات خود گیرندہ
لذت کسی چیز کا نہین ہے پس گیرندہ لذات کا اعتدال ہے - ۱۱ جو اس بہترکو
سمجہے وہ سیتا سہی ہے اور ہر طرح سے افضل ہے اور جو گی آتما کا پوجنے والا ہے
۱۲ ایک مثل واسطے سمجہانے کے رقم ہے ایک گھر مین بیشمار عورتین حسین اور شکیل
اور جمیل ہمہ صفت موصوف ہووین اور کوئی مرد مجرد شہوت سے بہرا ہوا زہان
پہونچے اور کوئی حجاب واسطے شہوت رانی کے مانع نہو - اگر اوس وقت وہ

نقل میں آسودہ ہو جاوے ۲ آتما سے کہے کہ اے آتما فنا کرنے والی تو ہے اور
پیدا کرنے والی بھی تو ہے یہ طعام جو تینے کہایا ہے تجھے ہو پہنچے ۹ جو ایس
ترکیب سے عمل نہیں کرتا ہے اوسکی غذا جزو بدن نہیں ہوتی ہے اور وہ خوراک سانپ
کی ہوتی ہے ۔ ۳۳ جاننا لازم ہے کہ غذا کیا چیز ہے اور کہانے والا غذا کا کون
ہے اسواسطے بیان کیا جاتا ہے ۔ جو شخص تمام علم ہے وہ حفاظت اعتدال کی
کرتا ہے یعنی پرکرت میں رہتا ہے اور کچھ شک نہیں ہے کہ تمام موجودات پرکرت
سے پیدا ہوئی ہے پس وہی خورندہ غذا کی ہے اور جیسا مقید ہوا خورندہ بھی ہوا
غذا بہوت آتما ہے یعنی بدن پس جو غذا کہاتا ہے وہی غذا ہے ۔ بہوت آتما
تین صفات سے مرکب ہوئی ہے ۔ دلیل ظاہر ہے کہ جو پیدا ہوا ہے تخم سے ہوا ہے
اور تخم غذا سے ہوتا ہے پس غذا اعتدال یعنی پرکرت تین صفات کا ہے
پس جو خورندہ ہے وہی تینوں صفات سے بنا ہے ۔ جو کچھ ابتدا سے انتہا
تک یعنی عقل کل سے ادنی تک محسوسات میں محسوب ہے یعنی درمیان میں جو دہ
طبق زمین اور آسمان کے ہے سب کی پیدائش ایسے ہے آزاد ہے یا مقید غم سے یا
یا خوشی میں یا جہل میں مبتلا ہے یا عقل سے مغرور ۔ جو ان تینوں صفات کی
ذیل میں نہیں ہے وہ خورندہ بھی نہیں ہے ۔ اور جو نام اور نشان رکھتا ہے
وہ ان تینوں صفتوں سے بنا ہے ۔ ۲ کوئی حجت کرے کہ کیا دلیل ہے جس سے
معلوم ہوا کہ تینوں صفت کے اعتدال کو نہیں کہاتے اور اعتدال سے تینوں صفت
کے جو بنا ہے اوسکو کہاتے ہیں اسواسطے ظاہر کرتا ہوں ۔ اعتدال تینوں صفات کا
تخم جو بویا جاتا ہے اوسکو کوئی نہیں کہاتا ہے اور اوسکے کہانے سے کچھ لذت
اور نفع بھی نہیں ہوتا ہے ۔ جب وہ تخم سبز ہوتا ہے اور شاخ اور برگ اور پہول
اور پہل نکالتا ہے ۔ پس نوع بنوع کے غلے اور میوے اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور
اون سے لذت طرح طرح کی ملتی ہے اور کہائے بہی جاتے ہیں ۔ ۳ تین حالت پیدا
تمام موجودات کی ہیں ابتدا اوسط انتہا اعتدال حقیقی تینوں صفتوں

عوام سمجھتے ہیں مرہم زخم کو بہرتا
نقاب چہرہ مقصود لو بطلبہا مو
حقیقت مین مرہم سے زخم پر نہین ہوتا ہے مرہم سے زخم ملائم رہتا ہے او
ہواکو روکے رہتا ہے جب زخم کی آلائیش پاک ہوتی ہے اپنے جسم کی قوت
بہر جاتا ہے۔ اسی طرح جب دل محسوسات کے تصورات سے پاک ہوجاتا ہے
جلوہ اوس یار کا نظر آتا ہے ۵ ادبیا طلبیدیم و بدیدیم عیان ﴿ زاندکم شدہ
ان راکہ بعقبی طلبید ﴿ ۳۹ آستا کی بیشمار شکل ہین اور ہر شکل سے سب کو اپنی طرف
: کرتی ہے۔ جو کوئی اوسکو جو آفتاب کے قرص مین ہے اور اوسکو جو دل
حجرے مین ہے ایک جانے پہر اپنے کو آپ پہچانے وہ اپنے سے آپ مشغول
رہے اور اپنے تئین آپ پوجا کرے اور اپنے تئین آپ قربان کرے۔ دل کو تماشے
لانا بھی روا رہا ہے اسکے سوائے اور کچھ نہین ہے اور نہ کوئی اور وا پاشنا
اور کرم اس پر واجب ہے۔ ۴۱ دل کے پاک کرنے کو یہہ ترکیب ہے۔ ا پیلا لقمہ
جب اوٹہاوے تب کہے بعد سیر ہونے شکم کے جو مین قصد کہانیکا کرون یا کسی کا
جوٹہا یعنی پسخوردہ کہانے کا ارادہ کرون یا مشتبہہ طعام کہانیکا قصد کرون
یا مکروہ طعام کے کہانے کو خواہش کرون یا سہو سے مرتکب اس حرکت کا ہوا
ہون تو برکت سے نشن دیوتا کے کہ یہہ موکل طعام کا ہے اور برکت سے آگ کے اور
بر۔۔ سے شعاع آفتاب کے وہ پاک ہو جاوے کہ مجہے اسکی حقیقت پر علم نہین ہے
اور جو کچہہ مین کہاتا ہون یہہ پاک ہو جاوے ۔ ۲ تہوڑا پانی پے ۳ کہانا طعام
اسکا شروع کرے ۴ پانچ لقمے اس نیت سے کہاوے کہ یہہ پانچون پران اوردیان
اوربیان اور اودان اور سمان کو دیتا ہون ۵ اس قدر کہانا کہاوے کہ ۔
ہوجاوے افراط پر مائل نہو ۶ پانی پیے اور رکہے کہ واسطے پران کے ہے ۷ ہاتہہ
اور مونہہ دہووے ۸ یہہ دو بات کہے ۔ ا۔ پران آتش عزیزی کا ہے ا
ہضم کریا طعام کا اسکا کام ہے اور یہی برہم آتا ہے کہ پانچ قسم کی ہوا ان کے جس
سب کی لذت لیتا ہے اب مین اس غذا سے آسودہ ہوا تمام

اور محیط عالم اور اطراف کا اور پانے والا ہر قسم کی لذات کا۔ اور بااینہمہ
خطاب فاعلی اور فعلی اور مفعولی سے منزہ ہے اور صاحب عالم اور
آتما ہے ۱۰ رودر نام ہے بمعنی فنا کرنیوالا عالم کا ۱۱ پرجاپت نام ہے
بمعنی صاحب عالم کا - ۱۲ برہما نام ہے پیدا کرنے والا عالم کا - ۱۳
بشن نام ہے پرورش کرنیوالا جہان کا ۱۴ ہرن گربہہ نام ہے بمعنی مجموعہ
عناصر بسیط کا کہ آسمان بھی اسکو کہتے ہین - ۱۵ ست نام ہے بمعنی عقل
۱۶ پران نام ہے بمعنی نفس اور حرکت روح - ۱۷ ہنس نام ہے بمعنی جیو آتما
۱۸ نارائن نام ہے بمعنی عین سرور ۱۹ بہوم نام ہے بمعنی خالق خلق کا ۲۰
ارک بمعنی سزاوار ستائش ۲۱ زنا اسب کا رکہنے والا - ۲۲ مدہا بنانے
اور پکانے والا پہلونکا ۲۳ سراپت بمعنی بادشاہ عالم کا ۲۴ اندر بادشاہ
فرشتون کا ۲۵ اندنام ایک بجلی کا ہے کہ آبحیات اوسکے مونہہ مین ہے
۲۶ ساسا اوسکا نام ہے یعنی حکم کرنے والا خلاصہ یہہ ہے کہ آفتاب کی حرارت
سے موجودات عالم کی حیات ہے - قرص آفتاب کا طلائی رنگ ہے اور ہزار شعاع
اوسکی بمنزلہ ہزار سوراخ کے ہین اون سے نور اوسی ذات لاتعین کا برآمد
ہوتا ہے پس اوسیکے جاننے کی خواہش کرو اور اوسی کو تلاش کرو - ۳۹ اوس
لاتعین کے پانے کی راہ یہہ ہے ۔ اسب جاندارون یعنی انسان کو خواہ
مرد ہو یا عورت دوست ہو یا دشمن امیر ہو یا غریب شریف ہو یا رذیل نزدیک
ہو یا دور اور تمام حیوانات کو پرندہون یا درند چرند ہون یا گزندہون بچانے وسطے
امان دو اور کسیکو نہ ڈراؤ اور نہ ستاؤ اور کسی غرض سے اونکو تکلیف دو
اور اونکی جان اور آرام کو نہ کہو ؤ بلکہ قصد بھی نہ کرو ~ مباش در پے
آزار ہرچہ خواہی کن + کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست + ۲ جنگل یعنے
تنہائی مین بیٹھکے حواسون کو خواہش لذات محسوسات سے روکے جو یہہ
عمل کرے آتما کو خود بخود پا جاوے ~ گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب

فضا بمعنی اعراف اوسکی کمر ہے۔ زمین بمعنی دوزخ اوسکے پانوہین آفتاب کے
اوسکی آنکھہ ہے اور ظاہر ہی کہ تمام اعضا سے آنکھہ کو فضیلت ہی کہ بغیر آنکھون کے
کچھہ علم نہین ہوتا ہے اور یقین اور راستی دیکھنے سے ہوتی ہے فقط سماعت
سے اور کسیکی گواہی سے یقین عاقل کو نہین ہوتا ہے اسو جہہ سے اسکو شرف ہی
اور تعظیم کے لائق ہے اور اسکے وسیلے سے ہر جسم کو پہچانتا ہے آفتاب سے ایسا
شغل کرے کہ اوسکا نور آنکھون مین سما جاوے کیونکہ عقل کی قوت یعنی روشنی
آفتاب کی حرارت سے ہے آفتاب سے کہے کہ میری عقل کو رہنائی دے اور آنکھونکو
روشنی دے جو آفتاب کے نور سے قریب ہے یعنی علم اور عقل جو کہتا ہی اور ذہن
اوسکا رہنا ہے وہ مثل آنکھون کی پتلی کے ہے۔ اور جسکی آنکھون کو نور ہے یعنی
چشم بینا ہے وہ عین آفتاب ہے اور اوسکا نام ہیرک ہی یعنی جلا نیوالا گناہونکا
۳ ہیرگ کے تین حرف ہین ہہ ر گ ہہ کے معنے ہین روشن کرنیوالا عالم کا
ر کے معنے ہین آرام دینے والا عالم کا گ کے معنے ہین تمام آرزو کا پورا کرنیوالا
مراد یہہ ہے کہ جب آفتاب روشن ہوتا ہے تاریکی غفلت کی کہ مثل موت کے ہے
جاتی رہتی ہے اور ظلمت غفلت کی کہ مثل موت کی ہے دور ہوتی ہے اور تمام کام
عالم کے ہوتے ہین۔ جب آفتاب نکلتا ہے اور عقل ہوتی ہے گویا زندگی دوبارہ
ہوتی ہے۔ ۲ آفتاب کا نام سوناست ہی یعنی پیدا کرنیوالا تمد اکا۔ ۳ نام
ارت ہے یعنی جذب کرنے والا پانی اور رطوبت کا۔ ۴ نام پاون بمعنی پاک کرنیوالا۔
۵ اب ہے یعنی سیر کرنے والا عالم کا۔ ۶ امرت ہی یعنی اسکو موت نہین ہے
اور لازوال ہے اور وہ اپنے تئین آپ حرکت دیتا ہی یہہ جیدکی شرتی ہے۔
۷ چیتنا نام ہے یعنی دینے والا شعور اور تمیز کا۔ ۸ دیا نام ہے یعنی منظور کرنے
والا درخت ستون کا۔ ۹ کناست نام ہے یعنی چلنے والا اور دیکھنے والا اور دینے
والا تمام فعلون کا اور چکھنے والا ذائقون کا اور سونگھنے والا خوشبوئونکا اور
سننے والا آوازون کا اور دیکھنے والا شکلون کا اور احساس کرنیوالا محسوسات کا

ایک درخت فرض کرو اور اسکی جڑ اور پر کو تصور کرو اور تینون صفات یعنی ایجاد اور ابقا اور فنا کو ریشے اوس بیخ کے اور پانچون تت یعنی اکاس اور ہوا اور آگ اور پانی اور مٹی کو پانچ ڈالیان اوسکی - نام اوس درخت کا است ہے یعنی جھوٹھا یقین کرو اور دیدہ دل سے دیکھو کہ جسکا نام قرار پایا اور صورت ظاہر ہوی وہ جھوٹھا ہے کیونکہ صورت اور نام کو فنا لازم ہے پس چاہیے کہ نرگن روپ برہم کا دہیان دہرو - جو برہم کو پہچانے وہی برہم ہے ۲۶ بید کی شرتی ہے کہ پرنو اناہد شبد ہے اور یہی پرہم کا جسم ہے - اور اسکے تین حروف ہے تین قسم کی صورت نمایان ہین - مذکر مونث - مخنث - یعنی ان تینون مین اوسیکا جلوہ ہے - ۲ روشنی آگ - روشنی پران روشنی آفتاب یہہ پرنو کے جسم نورانی ہین - ۳ برہما بشن مہیش پرنوسب کا صاحب ہے اور یہہ تینون دیوتا اوس کے تینون حرف ہین - ۴ آتش عزیزی یعنی جٹھرا اگن - آتش ظاہری بیہوا نترا اگن بیدار کان جسم برہم کے ہین - ۵ رکھہ بید ججر بید سام بید یہہ علم جسم برہم کا ہے - ۶ مرت لوک بدہ لوک سرگ لوک عالم زمین عالم فضا بہشت یہہ عالم جسم برہم کے ہین - ۷ بہوت بہوش برتمان ماضی مستقبل حال یہہ تینون زمان جسم برہم کے ہین ۸ پران آگ آفتاب یہہ چاک جسم برہم کی ہے - ۹ پانی غذا چاند یہہ سبزی اور تازگی جسم برہم کی ہے - ۱۰ من جیت اہنکار قلب وہمہ انانیت یہہ سباب آگاہی برہم کے ہین - ۱۱ پران اپان بیان یہہ اسباب حیات برہم کے مین جو ایک مرتبہ پرنو کہے وہ تمام اسمای مذکورہ کی پوجا کرے گویا سب کا دہیان ہو گیا اور سب کو برہم سمجھہ گیا - پس سمجھو کہ یہہ اسم پرنو ذات مطلق ہے جسنے اس رمز کو سمجھا برہم کو پہچانا - ۲۷ پہلے وجود عالم سے آفریدگار خاموش تہا جو لفظ سب سے پہلے اوسکی زبان سے برآمد ہوا وہ پرنو یعنی اوم ہے - پہر آسمان اور عالم فضا اور زمین پیدا ہوی انکو برہم کا بدن سمجھو - آسمان یعنے بہشت اوسکا سر ہے

جو آفتاب مین پایا جاتا ہے عاین نور ہے اور دیکھنے والا عالم کا ہے اور تمام عالم
اوس سے روشن ہے اور وہی دل کے بھورا جس مین جو صورت نیلوفر کے ہے
رہتا ہے اور وہی نغمہ کی لذت لیتا ہے اور وہی آفتاب مین چمکتا ہے - اور وہی
آسمان پر نظر آتا ہے اور اسی کا نام کال ہے یعنی وقت جو نظر نہین آتا ہے
اور عناصر کو کہتا ہے کہ جملہ مفردات اور مرکبات اوس کی غذا ہین س ۳۶
سوال وہ پرش جو دل نیلوفری ہین ہے آفتاب مین کس طرح ہے اور کہان ہے
جواب بہوت اکاس یعنی محیط عناصر نیلوفر ہے اور چارون سمت مثل مشرق و
مغرب اور چارون گوشہ مثل اگنی اور بایو اوس نیلوفر کے پتے ہین اس گل نیلوفر
مین پران اور آفتاب مین پران اور آفتاب سیر کرتے رہتے ہین ان دونون
ایک سمجھ کے اوم کا شغل کرنا چاہیے ۳۳ برہم دو فرض کرو ایک نرگن یعنی لا
اور بے نام اور بے نشان دوسرا سرگن یعنی با نام اور با نشان اور با مکان اور شکل
اور صورت - جو صورت رکھتا ہے بے ثبات ہے اور فنا ہوگا اور جو صورت سے ہی
منزہ ہے فنا سے بھی منزہ ہے جو کہ ہر شی سے منزہ ہے وہ برہم ہے اور وہ
نور ہے اور وہی آفتاب ہے - برہم اور نور آفتاب ایک ہی ہین اور ایک ہی رشی
کے تین نام ہوئے - پرنو کے تین حرف ہین اوم اور یہ برہم ہے جیسے تمام
عالم کا انتظام ان تین حروف سے ہے ویسے پران اور آفتاب اور آتما ہے -
چاہیے کہ ان سے مشغول ہووے او سمجھے کہ یہ مین ہون یس وہ عاین آتما
ہو جاوے - ۳۴ بید کی شرتی ہے کہ آہنگ سے جو پڑھے وہ پرنو ہے اور
پرنو کو آہنگ سے پڑھنا چاہیے یس واضح ہو کہ آفتاب اور پرنو کو ایک جاننے
حرکت دینے والا عالم کا پرش مجروب ہے اور وہ پرنو ہے اور اسکو غفلت
اور پیری اور موت نہین ہے - اوسکے نام کے تین حروف سے تینون
عالم موجود ہوئے ہین یس تینون عالم آوستاین ہین - اور وہی بنیاد پانچون
پرانون کی اور اجسامون کی ہے - ۳۵ یہ عالم صورت برہم کی ہے اسکو

ذات پاک جسکی تین صفت مذکور ہوئین آٹھ قسم بہی ہوئی پانچ پران آفتاب مہتاب جملہ کواکب ۱۱ اوسی ذات کی گیارہ قسم ہین دس جیس ایک عقل - ۱۲ جب عقل سے پران نے وصل کیا بارہ صورت ظاہر ہوئین ۱۳ پھر وہی بیشمار اور بے حساب نوع سے ظاہر ہوا - ۱۴ سنسکرت کی زبان مین ہوت سے معنی ظاہر ہونے کے ہین اسواسطہ ہوت آتما نام ہوا ۱۵ مہا ہوت یعنی زیادہ سے زیادہ ظاہر اسواسطے نام ہوا کہ کل شی مین محیط ہوا - ۱۶ وہ صاحب سیا کا ہے اور سب مین بیٹھہ کے سب کی سیر کرتا ہے اور جان بھی وہ ہے اور جسم بھی وہ ہے اور جان اور آتما سب مین بیا ایک ہی اور سب سے نیارا ہے - **مولف** اس دفعہ کو غور سے پڑہے وہ کل عالم کے معقولات کے مطلب کو پاوے - ۱۳ آتما کی دو صورت ہین ایک پران دوسرا آفتاب دونون کی دو راہ ہین ایک کا نام درونی دوسری کا نام بیرونی رات اور دن دونو حرکت مین ہین کبھی کوئی ساکن نہین ہے آفتاب رات اور دن مین ایک حرکت کرتا ہے - پران رات اور دن مین اکیس ہزار چھہ سو مرتبہ حرکت کرتا ہے یعنی سانس لیتا ہے - آفتاب آتما تمام عالم کا ہے پران آتما ہر ایک جسم کا ہے - جسطرح آفتاب سے تمام جہان روشنی پاتا ہے اوسیطرح آتما سے ہر ایک کا جسم روشنی پاتا ہے - یہہ دونون ایک ہین کیونکہ آفتاب کی ایک حرکت سے ۲۱۶۰۰ حرکت تنفس کی ہوتی ہین اور اسیسے مقدار حیات نفس انسانی تمیز ہوتی ہے - ظاہر بین اور بے علم حرکت آفتاب اور پران کو جدا جانتے ہین جو گیانی ہین اور گناہون سے پاک ہین اور صاف دل ہین اور حواسون کو لذات محسوسات سے روکتے ہین اور باہر سے بھیتر کھینچتے ہین اور دل مین آتما کا تصور کرتے ہین وہ اپنے پران کی حرکت کو آفتاب کی حرکت جانتے ہین - حواسون کے ضبط کرنے سے آفتاب کی حرکت معلوم ہوتی ہے - اسکی تعریف علم سر ودہ یعنی پاس انفاس مین ہی - ۲ وہ پر

بنیطا تو ہے کرنیوالا ہر قسم کے افعال کا تو ہے صاحب عالم کا تو ہے پس تجھکو
سجدہ کرتا ہون - ۲ ای جان عالم وا ے کرنیوالے تمام فعلون کے وای عمر
عالم کی وای لذت لینے والے محسوسات عالم چکنے وای ظاہر وای باطن وا ے کہانے
والے تمام عالم کے یہہ سب کچھ جو نظر آتا ہے تیرا کہیل ہے اور تو بے نہایت ہے
اور سراپا سرور ہے تجھکو سجدہ ہی - ای پوشیدہ سی زیادہ پوشیدہ وای اندیشہ
وہم اور خیال سے بالاتر وای ادراک معقولات سی برتر وا ے محاصرہ محسوسات
سے باہر تیرا نہ اول ہے نہ آخر نہ تیرا اور ہے نہ پار تجھے نمسکار ہے - ۳ سب سے
پہلے وجود مایا کا ہوا ہے اور مایا مین صفت تم کی مقدم اور غالب تہی لیعنی
ذات تہی کہ اوسکو کنندہ اور کردہ شدہ کچہہ کہا نہین جاتا ہے اور منظنہ خلائق
کا ہے کہ وہ کنندہ اور کردہ شدہ ہے اور فاعل اور فعل اور مفعول ہے - پہر
مایا نے جو پہلے سے زیادہ حرکت کی رج کی صورت عیان ہوی پس کنندہ عالم
کی ہوی - پہر زیادہ پہلے سے حرکت ہوی ست کی صورت نمود ہوی اور
پرورش عالم کی ہوی - ۴ اجتماع تینون صفات سی خلاصہ نکلا لیعنے عطر اوسے
عالم بنا - یہی جیو آتما ہے اور یہی جان جہان ہے اور یہی بدن کو حرکت دینے
والا ہے - پہر شنکاپ پیدا ہوا اس سی قصد کرنے فعلون کا ہوا - پہر اہنکار
یعنی انانیت کا وجود ہوا کہ اسکے سبب سے نسبت تینون صفات کی اپنی طرف کو
کرتا ہے - ۵ یہہ سب حرکات جیو آتما کی ہین سوا ے اس کے دوسرا کوی نہین -
۶ خلاصہ اور قطرہ اور عطر اور اشارہ ہرن گربہہ سے ہے اور یہی تعین اول یعنی
عقل کل ہے - ۷ موکل کل عالم پرجاپت آگ اور پانی اور آفتاب ہی اس قطرہ
یعنی عطر سے - برہما صفت ایجاد بشن صفت ابقا رودر صفت افنا پیدا ہوئین
۸ سب کی اصل وہی ایک ذات ہی ان تین صفت سی نظم عالم ہوا ہے - ۹
جو حواسون کو ضبط کرے وہ جانے کہ ایک ذات ہی جو تعینات سی باہر ہے اور جو
محسوسات سی دیکہے تو تین دیوتا ہین یعنی برہما اور بشن اور مہیش - ۱۰ اور جو

آرہی ہووے ۔ ۴ جو کوئی تینوں ترکیب سے عمل کرے وہ برہم اشیر سے اپنا مقصود
اور یہی مقصود کرم کانڈ اور اپاسنا اور جوگ اور گیان کا ہے اور یہی طریقہ
مذہبا کی شریعت اور طریقت اور معرفت اور حقیقت کا ہے ۔ جو اس
قول کے موافق عمل کرے وہ دیوتاؤں اور فرشتوں سے بلند مرتبہ پاوے
بلکہ انکا رہبر اور پیشوا اور شفیع ہو جاوے کیونکہ برہم لازوال اور لاانتہا اور بے
نہایت اور اخیر یعنی ہو جاوے ۔ ۲۹ سوال منجملہ ان دس کے کسکو شرف ہے
۱ آگ ۲ ہوا ۳ پانی ۴ آفتاب ۵ زمانہ ۶ پران ۷ غذا ۸ برہما
۹ بشن ۱۰ رودر اور کسکی پرستش انسب اور اولے ہے ۔ جواب ان
سب کو مع عالم یعنی جگت کے کہ جگت تمام اجرام فلکی اور ارضی اجسام
شامل ہے برہم کا بدن فرض کرو ؎ حق جان جہان است وجہان جملہ بدن
توحید ہمین است دگرہا ہمہ فن ؂ گو کہ وہ بزرگ تر اور لازوال ہے اور یہ
سب ناچیز اور زیر صدمہ زوال کے ہین اور وہ بے جسم ہے اور یہ مجسم
اور موصوف بصفات ہین ۔ اگر کوئی ان مین سے کسی کو برہم سے جدا جان
کے کسیکا اوپاسک ہووے جسکا اوپاسک ہو اوسکی منزل مین پہونچے اور
وہان کی لذت پاوے جب نتیجہ اعمالون کا تمام ہو وے اگر معرفت حق وہان
پاوے تو اوسکے ہمراہ برہم سے جا ملے ۔ اگر معرفت حق حاصل ہو وے پھر وہی
راہ پیش آوے جو پہلے تھی اور تنزلات مین پڑے ۔ پس لازم ہے کہ سب کو برہم
سمجھکے ذات واحد اور بے نہایت کی پرستش کرے اور ان تعینات کو ناچیز
سمجھے تب مرتبہ اعلے کو پہونچے اور ذات پاک سے وصل ہو جاوے ۔
گو دت سال رکھیشر نے بموجب بید کی ستی کے برہم کی استت اس عبارت سے کی ۔
برہما تو ہے بشن تو ہے رودر تو ہے پرجاپت تو ہے آگ روشن تو ہے
برن تو ہے پران تو ہے دیوتا تو ہے ہوا تو ہے اندر تو ہے مچھلی تو ہے
غذا تو ہے جم تو ہے زمین تو ہے تمام عالم تو ہے اکاس تو ہے ۔

مبتلا رہتا ہے وہ نہ جہنم یعنی بے نہایت اندوہ مین پڑتا ہے اور بلندی سی پستی
مین گرتا ہے۔ کچھہ فرض نہین ہے کہ صورت سیناسیون کی بناوی اور عوام کو
پارسا نظر آوے بلکہ اختیار ہے جیسا چاہے لباس پہنے لیکن افعال نیک کرے اور
بدفعلی نکرے۔ فقیر صورت ہو اور سیرت دنیادارونکی رکھتا ہو اور زر زن یا زمین
یا زر کی محبت مین سرگردان ہو اور شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم سی موصوف
ہو اور ہوا اور ہوس اور حرص اور حسد اور تعصب اور بغض سے بھرا رہتا ہو
اور شرائط درویشی بجا نہ لاتا ہو تو وہ دنیاداروں سے بدتر ہے۔ فقیر سیرت
ہو اور ظاہرا صورت دنیاداروں کی رکھتا ہو وہ پرمہنس اور مہاپرش ہے اور جبتک دل
خوب غور سے سمجھو کہ بغیر زہد اور تقوی دل صاف نہین ہوتا ہے اور جب دل صاف
صاف نہین ہوتا رجوگن اور تموگن مین پھنسا رہتا ہے۔ اور روشنی حاصل
ہو جاتا ہے از خود ستوگن اثر کرتا ہے یعنی تمیز کہ وہ راستی اور آتما کی ہوئی اور آتما کو
ہو گئی آتما کا پہچاننے والا ہوا اور جب طاقت پہچاننے آتما سے جدا نہین ہو سکتا
پہچانا عین آتما ہو گیا اور جب آتما ہو گیا یہ برم آتما سے جدا نہین ہو سکتا
ہے جو بید کو پڑھے اور برہما کو سمجھے وہ حق الیقین سے سمجھے کہ پرمیشر کوئی ہے اور وہ
لا تعین ہے اور ادراک محسوسات سے برتر ہے اور وہی لائق پرستش کے
اور اوسکے سوائی کوئی مستحق سجدہ کا نہین ہے۔ جو ریاضت یعنی نیک افعال کرے
اور دنیا کو لذات محسوسات سے زوکے وہ جانے کہ کمال حاصل کرنے کی راہ جس سالک
ہے جو برہم سے شغل کرے اور تمام عالم کو واحد سمجھے وہ کمال کو پہونچے۔ ۱۔ برہم
تین طرح سے پہچانا جاتا ہے۔ ۱ تحصیل حکمت نظری یعنی مبدا اور معقول اور منقول
وغیرہ یعنی تماشای موجودات سے۔ ۲ حکمت عملی یعنی تہذیب اخلاق اور
ریاضت اور نیک افعال کہ سوا راحت کسی متنفس کو آزار نہ دیوے اور محسوسات
کی لذات مین مبتلا نہ ہووے۔ ۳ عشق الہی کہ سوائے محبت خدا کچھہ دلمین ہو
کا نکر یا تیر اتکی ہو

ے دردیوار و دریچہ ہوا جنت دیکھوں اجرت تو وہ

جسطرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہو جاتا ہے اور دین دنیا سے بیخبر اوسیطرح یہہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا ہو رہتا ہے جس طرح کوئی دشمن کے خوف سے کہ مبادا گرفتار کرے اور مار ڈالے ہمیشہ بھاگتا رہتا ہے اور سرگردان پہرتا ہے یہہ محسوسات کے وسواس سے پریشان رہتا ہے جسطرح سانپ کا ڈسا بیہوش ہو جاتا ہے یہہ لذات دنیا کا پہنسا بے تمیز ہو جاتا ہے جسطرح ظلمات مین جو جا پہنستا ہے کچھہ نہین دیکھتا یہہ جہالت سے کچھہ نہین جانتا جسطرح بازیگر کی حرکات کی کچھہ اصل نہین ہے اسیطرح اس عالم کی کچھہ اصلیت نہین ہے جسطرح کیلہ کا درخت بے مغز ہے اور پیازہ کا اسیطرح یہہ عالم محض بے معنی ہے اور ہر وقت نئی صورت پکڑتا ہے جسطرح دیوار پر کسی حسین نازنین کی شبیہہ دیکھنے سے کچھہ لذت نہین ملتی اوسی طرح خواہش ناقص سے کچھہ نفع نہین ہوتا ہے جو کچھہ نظر آتا ہے اور مسموع ہوتا ہے اور ذائقہ سے مزہ ملتا ہے اور خوشبو سونگھی جاتی ہے اور مساس کرتا ہے اوسکو آدمی عمدہ نعمت سمجھتا ہے لیکن ایسی لذت پائدار حاصل نہین ہوتی ہے وجہہ یہہ ہے کہ جیوت آتما محسوسات کے اشغال کے باعث سے اصلی لذت سے دور رہتی ہے آدمی کو لازم اور فرض ہے کہ پہلے بید اور شاستر اور حکمت نظری اور عملی اور معقول و منقول تمام عالم کو پڑہے پہر معنے اور مراد اور اشارہ اوس کا سمجھے پہر اپنی عقل سے اور مقابلہ اقوال مختلف سے عمدہ مطلب کو حاصل کرے پہر اوسپر عمل کرے - جو ایسا کرتا ہے وہ علم اور عمل اور راستی اور خوش خلقی سے خود بخود منزل مقصود کو پہونچتا ہے جو علم حاصل کرے اور موافق اوس کے عمل نکرے اور جو ممنوع ہو وہ فعل کرے وہ ایسا بیوقوف ہے کہ ڈوبتے کو دیکھے اور اوسکا ہاتہہ نہ پکڑے اور سمجھے کہ میرے دیکھنے سے ڈوبتا نکل آویگا کیونکہ کسیکے دیکھنے سے ڈوبتا پار نہین ہوتا ہے جو بموجب علم اور عقل کے عمل کرتا ہے وہ بہشت یعنی بے نہایت سرور کو پاتا ہے اور پستی سے بلندی کو جاتا ہے جو برعکس اسکے کرتا ہے اور جہل و نادانی مین

مین اور دوستی کرنا عوام سے ۲ حرص کرنا ۳ آزار دینا کسیکو اور بد خواہی کرنا
اور نفاق رکھنا اور غیبت کرنا اور حسد کرنا ۵ سب سے یکسان سلوک نہ کرنا
اور تعصب کرنا ۶ بیقرار اور متردد رہنا ۷ خواہش کے مغلوب رہنا ۸ جہد
اور سعی مال کی فراہمی مین کرنا ۹ مطلب برآری کو خوشامد کرنا ۱۰ خوش ہونا
جب حسب مرضی وقوع مین آوے اور ملول ہونا جب خلاف مرضی ظاہر ہووے
۱۱ تکبر اور انانیت سے بات کرنا ۱۲ علم جمع کرنا واسطے نفع کے اور فراہم کرنا اسباب
فانی کا - ہوت آتما عین واحد ہے مگر بسبب صفات مذکورہ کثیر نظر آتی ہے —
مولف = پیدائش تمام عالم کی بعلوت واحد کے ہے کہ سب نطفہ سے پیدا ہوئے ہین
شریف قوم ہین یا رذیل استخوان اور چرم وغیرہ سب کے برابر ہین افعال کے سبب سے
برہم گیانی اور شستر داری اور بیوپاری اور سودر اور چور اور حاسد اور ظالم
اور جاہل یعنی بصفات متعدد نظر آتے ہین بلکہ ایک ہی شخص بزبان مختلف غریب
اور امیر اور نیک اور بد اور چور اور ساہوکار ہوتا ہے اور بعضے عالم اور عاقل اور
عامل اور بادشاہ اور مالدار اور جمیل کہلاتے ہین اور بعضے جاہل اور ظالم اور شہوت پرست
اور متعصب مشہور ہوتے ہین حالانکہ وہ شخص ایک ہی تہا ہے متعدد نہو نہین جاتا
۲۲ - سوال اے یمراج بات تمہاری کرپا سے ہمارا گیان گیا اب وہ ہدایت کرو
کہ راہ راست ملے اور فرماؤ کہ جیو آتما کس ترکیب سے پرم آتما ہوتی ہے - یمراج نے
نے جواب دیا کہ اے رکہیشر و تم ایسے نیک افعال ہو کہ تمہارا نطفہ کبھی تلے نہین گرا
تمکو معلوم ہو کہ بد کی سرتی ہے نتیجہ فعلونکا مانند لہرون دریا کے ہے جسطرح لہرونکا
روکنا ناممکن ہے انکار و کنا بھی امکان بشری سے باہر ہے جسطرح سمندر اپنی حد سے
باہر نکل نہین سکتا ہے آدمی بھی اپنی عمر متعینہ یعنی طبعی کو جو سو برس کی ہے زیادہ
نہین کرسکتا ہے - نتیجہ افعال کا مثل رسی کے لپٹا ہے اور جسطرح لنگڑا کہ اوسکے
پانو کام سے جاتے رہے حرکت کرنے سے عاجز رہتا ہے یہ بھی اوسی لیئے باہر نہین ہو سکتا ہے
اور مجبور رسی مین بندہا رہتا ہے - اگر کوئی ملک الموت سے لڑے ضرور مرے گا

موجود ہوتی ہے اور جسطرح وی برتن اور کہلونے شکست ہوتے ہین یہہ معدوم ہوتے ہین - چلانے والا اس چرخکا وہ ہے جسطرح سے لوہا آگ مین تپا ہوا چوٹ سے ٹکڑہ ٹکڑہ ہو جاتا ہے اور اوسکی ہمراہ چنگاری متعدد نظر آتی ہین اوسی طرح یہہ آتما جُدی جُدی دکہلائی دیتی ہے حقیقت مین واحد ہی ہے

زصد آئینہ یک روئے مقابل ٭ اگرچہ صد نماید لیک یک روست ٭ چو یکدانہ بر آید نمودار ٭ درخت و برگ و بار و مغز تا پوست ٭ غلط نبود اگر گوئی کہ مجموع ٭ ہمان یکدانہ اصلی خود اوست ٭ آتما سب جگ مین بیاپک ہی اور اپنی صفت بدن کو دیتی ہے اور بدن کی صفت آپ قبول کرتی ہے - اجسام کثرت سی ہین مگر آتما واحد ہے اسیطرح آمیزش بہوت آتما کی بہوت آتما مین نظر آتی ہے -

۲۵ پیدائش اجسام کی نر و مادہ اور مرد اور زن کے انصال سی ہوتی ہے اور جب تک روح قالب مین تصرف نہین کرتی جسیم کو تمیز نہین ہوتی ہی اور وہ کثیف رہتا ہے - وجہ یہہ ہے کہ جس راہ سے بدن کی کثافت خارج ہوتی ہے اسکا وجود ہوتا ہے - اس بدن کو مانند حُجرہ کی فرض کرو کہ مرد کی منی سے استخوان بمنزلہ تہمر کے بنتے ہین اور خون حیض عورت سے گوشت مثل گاری کے جسطرح کہ مکان مین سفیدی کیجاتی ہے حُجرہ لگا یا گیا ہے - طعام اور شراب کی کثافت سی بلغم اور صفرا اور چربی اور مغز بنا ہے - جسطرح دولت گہر مین جمع کرتے ہین یہہ چیزین بدن مین جمع ہوتی ہین - غضب یعنی تموگن کے آثار بموجب سُرتی پیدا ہوتے ہین - ۱ نادانی یعنی اودیا - ۲ خوف یعنی بہی - ۳ غم اور ماتم یعنی شوک ۴ نیند اور کاہلی ۵ ضعف اور ناتوانی اور پیری ۶ بہوکہہ اور پیاس ۷ بخل ۸ غصہ ہونا ۹ بے ایمانی اور حق ناشناسی ۱۰ بے مہری ۱۱ بیوقوفی اور بے شرمی ۱۲ بیدین رہنا ۱۳ تکبر کرنا اور عجب کرنا اور غرور رجوگن کے آثار بموجب سُرتی پیدا ہوتے ہین - ۱ آرزوی مجال اور مال ۲ موہ یعنے گرویدہ ہونا کسی چیز پر اور گرفتار رہنا الفت زن اور فرزند

دانائی حاصل ہوتی ہے اور اوسکا نام پرکرت سے بمعنی عدالت۔ جب مغلوب رج اور تم کی ہوتی ہے اپنے صاحب کو بھولتی ہے اور اپنے کو بھی بھول جاتی ہے اور لذات محسوسات مین رہتی ہے۔ ان اسباب سے مطلق اور مفید نظر آتی اور ساکن اور متحرک اور متبرد اور سطمیں اور شریف اور رذیل اور عیان اور نہان سمجھی جاتی ہے۔ جسطرح پر نداذت اور طمع دانہ سے اپنے تئین جال مین پہنساتے ہین اوسیطرح وہ اپنے کئے ہوئے عالم مین آپ پہنسا رہتا ہے اور نیک اور بد افعالون کا نتیجہ پاتا ہے اور کبھی راحت اور رنج پاتا ہے اور اپنے وہم سے بہشت اور دوزخ بناتا ہے۔ ۲۲ سوال۔ کون آتما ہے جو انکار کرتا ہے جواب بید کی شرتی ہے جو کہ سب کا پیدا کرنے والا ہے وہ بہوت آتما ہے کام اتا ہے اور بہوت آتما سبب ہوتی ہے درحقیقت فاعل جیو آتما ہے۔ لوہا جب آگ مین رکہا جاتا ہے آگ ہوجاتا ہے جب کوٹنے سے ریزہ ریزہ ہوکے اوڑتا ہے اوسکے ہمراہ آگ بھی اوڑتی ہے اور عالم سمجھتے ہین کہ آگ اوڑتی ہے لیکن آگ وہ شئی نہین ہے جو قسمت پذیر ہو وہ جو ٹکڑے ہوکر اوڑتا ہے حقیقت مین وہ لوہا ہے پس بہوت آتما جو متعدد نظر آتی ہے مثل لوہے کے فرض کرو اور تینون صفت یعنی رج اور ست اور تم کو وہ آلہ سمجھو جیسے لوہا نکرہ ہوتا ہے۔ ۲۳ سبب نمائش بہوت آتما کی کثرت سے تینون صفات ہین ایجاد ابقا فنا۔ ۲۴ مخلوق چار قسم کے ہین ۱۔ انڈج یعنی جنکی پیدائیش بیضہ سے ہوتی ہے۔ ۲۔ جیرج یعنی جنکی پیدائیش بچہ دان سے ہوتی ہے۔ ۳ نوع انسان۔ ۴ نباتات یعنی روئیدگی۔ آسمان کے سات طبق یعنی سات مرتبے بلندی کے ہین۔ زمین کے سات طبق یعنی سات مرتبے پستی کے ہین چوراسی لاکہہ قسم کی موجودات ہے اور اسکو چوراسی لاکہہ جون کہتے ہین۔ جس طرح سے کہار چرخ کو پہرا کے طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے کہلونے اور برتن اپنی مرضی کے موافق بناتا ہے اوسیطرح اوسکی تینون صفات کی گردش سے موجودات

بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطہ اسکو حرکت دینے والا قرار دیا اور
ظاہر ہے کہ جیو آتما ایک ہی - کان سے اور قسم کا کام لیتا ہی اور آنکھہ سے اور
قسم کا - ۱۹ آتما فی الحقیقت محیط عالم کی ہے مگر اعمال کے نتایج سے خواہ
نیک ہون یا بد اجسام مین مقید ہی اور جدا جدا ہر جسم مین نظر آتی ہے ورنہ وہ
لطیف اور واحد ہے حتی کہ دیکھی نہین جاتی اور گرفت مین نہین آتی اور کوئی
مثل اوسکے نہین جسے تشبیہ دیجاوے جو کچھہ ہے وہی ہے اور عین باطن ہے
۲۰ لڑکپن اور جوانی اور پیری اور موت اور حیات اور مقامات ناسوت اور ملکوت
اور جبروت اور لاہوت کو اوس سے نسبت دینی نہ چاہیے کیونکہ وہ کوئی کام
کرنے والا نہین ہے گوکہ فاعل ہر فعل کا وہی معلوم ہوتا ہے - یہہ آتما قدیم
اور پاک اور بے حرکت اور بے ارادہ ہے اور لاثانی ہے - یہہ مثل تماشہ
بین کے سب سے علیحدہ رہکے تماشا دیکھتی ہے اور خود بخود ہے آتما نے تار و پود تین
صفات - یعنی ست اور رج اور تم سے ایک چادر بُنی اور اوسمین اپنے تئین
چھپایا ہے اور حاصل مطلب یہہ ہی کہ یہہ عالم تین صفت یعنی شہوت اور غضب اور
تمیز سے بنا ہے اور یہی حجاب اوس آتما کے دیکھنے کو ہے - ۲۱ سوال کہنیر رشی نے
پرجاپت سے تمہارے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آتما سب سے منزہ ہے پھر جو نتیجہ
نیک اور بد کا پاتا ہے اور تعینات بدن کی قید مین ہے اور نیک اور بد راہ کو
دکھلاتا ہے اور سردی اور گرمی سے تغیر حالت کرتا ہے اور حرکات متضادہ کیا
کرتا ہے وہ کون ہے - جواب پرجاپت کا پانچ عنصر لطیف کو بہوت کہتے ہین
اور روح انسانی پانچ عنصر کثیف کو بھی بہوت کہتے ہین اور روح حیوانی -
ان دس کی فراھمی سے بدن موسوم ہوتا ہے اور اوسکا نام بہوت آتما ہی کہ مجموعہ
عناصر لطیف اور کثیف کو بہوت آتما کہتے ہین - آتما اگرچہ بہوت آتما مین ہے مگر
مثل قطرہ پانی کے کنول کے پتہ پر ہے گوکہ پتہ کے اوپر ہے مگر علیحدہ ہے وہ آتما بہوت
آتما سے کچھہ اختلاط نہین رکھتی ہے اور جب اعتدال تینون صفت سے پاتی ہے

تمام جسم مین پہونچاتی ہے - ۱۴ اوذان یہہ غذا کو اولٹ پلٹ کرتی ہے
۵ بیان یہہ تمام رگون مین بہری رہتی ہے ناف کے متصل پران اور اپان کا
اجتماع ہوتا ہے اور دونو باخود جنگ کرتی ہین کبہی پران غالب اور اپان مغلوب
ہوتی ہین اور کبہی برعکس واقع ہوتا ہے انکی کشاکش سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے
اوسکا نام حرارت عزیزی ہے اور بزبان ہندی اوسکو جٹھر اگن کہتے ہین - یہہ
حرارت عزیزی وہی پُرش ہے اور وہ پرش حرارت عزیزی ہے اور اسیکو
جیو آتما کہتے ہین اور اسیکی حرارت سے طعام معدہ مین ہضم ہوتا ہے وہ آواز
جو کانون کے بند کرنے سے مسموع ہوتی ہے وہ اسی کی حرکت کی ہے اور جب
آدمی کی موت قریب ہوتی ہے ۴ - ۱۷ آتما پانچ حصہ ہوکے بدن مین داخل ہوئی
۱- دل ۲ پران ۳ روشنی ۴ خواہش راحتی ۵ جیو آتما - یہہ باوجود اسکے
کہ پنجم مرتبہ مین ہے دلمین متمکن ہوئی - آتما باوجودیکہ پانچ قسم کی ہوئی مگر
سمجہتی رہی کہ ہنوز لذت محسوسات حاصل نہین ہوئی پس خواستگار لذات ظاہری
کی ہوئی پہر اس نے پانچ موقع مین سوراخ کئے یعنی پانچون حواس ظاہری بنائے
مثل چشم اور گوش پہر اس نے پانچ کرن اون سوراخون سے باہر نکالے - ۱ قوت
بصر اوسکو روپ کہتے ہین کیونکہ شکل اور صورت اس قوت سے نظر آتی ہے -
۲ سمع اسکو شبد بولتے ہین ۳ ذائقہ اسکو رس کہتے ہین ۴ لمس اسکو سپرس
بولتے ہین ۵ شامہ اسکو گندہ کہتے ہین - پہران سے لذات محسوسات کی حاصل
کین یہہ پانچون قوت حواسون ظاہری کی بمنزلہ باگ اور راس گہوڑون کے ہین
جو رتہہ اور بگہی مین جوتے رہتے ہین - ۱۸ پانچون کرم اندری یعنے ۱ نطق
۲ ہاتہہ ۳ اعضای تناسل ۴ مقعد ۵ پانو بمنزلہ گہوڑون کے ہین جنسے
رتہہ چلتا ہے - آنکہہ اور کان اور ناک اور موہنہ اور تمام مسامات متفرقات
اشیا رتہہ کے ہین - دل کہ یہی جیو آتما ہے بمنزلہ رتہہ بان کے ہے - اعتدال
تینون صفت کا بجائے تازیانہ کے ہے جب جیو آتما بدن کو چہوڑتا ہے

۴ وہ آواز سنائی نہین ہوتی ہے

اور بدن بغیر او سکے حرکت سے عاجز ہے — رکھیشرون نے اعتراض کیا کہ آتما
جب حرکت نہین کرتی اور خواہش نہین رکھتی دوسرے کو کسطرح حرکت دیتی
ہے اور کسواسطے متحرک کرتی ہے — پرجاپت نے جواب دیا کہ یہہ آتما جو حرکت دینے
والی بدن کی ہے اسکی حقیقت اور لطافت ترک کرنے خواہش حواسون اور
چھوڑنے لذات محسوسات سے تمیز ہوتی ہے بغیر اوسکے اسکا معلوم کرنا مشکل ہے
کیونکہ یہہ ہاتھہ سے پکڑی اور آنکھون سے دیکھی نہین جاتی ہے — آتما کا نام
پرش ہے یعنی سب مین بہری ہے اور حواسون کو اوسکا پانا غیر ممکن ہے
آتما پہلے عقل مین سمائی تہی جیو آتما کہلائی پہر بدن مین سمائی تب سیر عالم کی
کرنے لگی پہر آتما حالت سکہپت مین جاتی ہے تب وہی آتما ہو جاتی ہے جب
حالت سکہپت کو چہوڑ جاگرت مین آتی ہے عقل سے سیر عالم کیا کرتی ہے —
یعنی جیو آتما عیان آتما ہے اور عقل اور علم ہے اسکا نام حرکت دینا ہے جو بدن سے
عقل کے موافق سیر عالم کیا کرتی ہے — ہر ایک بدن مین جیو حرکت کرتی ہے اور
دیکھتی سنتی اور سب فعل کرتی ہے — سوا جیو آتما کے کوئی نہین ہے
جسکو خواہش اور تکبر اور اہنکار ہووے اور بدن مین تصرف کرسکے یہی پرجاپت
ہے یعنی کرنے والا سب فعلون کا اور جاننے والا سب حالتون کا اور سب
چیزونکا اور اوسکا علم بدن کو نہین ہے — ۱۲ اعتراض کیا کہ جب آتما منقسم
نہین ہوتی ہے پہر ہر ایک جسم سے جدا جدا فعل کیونکر کرتی ہے — جواب دیا
کہ پہلے آتما ایک تہی اوسمے سب جہان پیدا ہوا جب وہ تنہائی سے بے چین
ہوئی اوسنے گوناگون صورت پیدا کین وہ اجسام مثل پتہر بے حرکت اور مثل
درخت بے حس کے موجود ہوئی اس حالت کو دیکھہ خود اونہین سمایا اور اونکو
متحرک کیا — جب وہ سمایا ہوا ہوکے داخل ہوا لیکن ایک ہو بسبب نام نہ چلا تب
اوسنے ہواکو پانچ قسم کا کیا — ۱ پران اس کی حرکت اوپر کیطرف کو ہے —
۲ اپان اسکی حرکت نیچے کو ہے — ۳ سمان یہہ کہیلوں تمام رگون کی راہ سے

اس رمز کو اگیانی نہین سمجہتا ہے اسواسطے جہوٹہے بیم ورجا مین پہنسا رہتا ہے
اور گیانی سمجہتا ہے پس وہ سرور حاصل کرتا ہے اور آرام پاتا ہے - ۱۲ رکہیشر نے
بہت خوش ہوکے کہا کہ اب تو آتما کی تعریف سے بخوبی واقف ہوا اور جو تعمیل
تجہہ پر فرض تہی سب ادا ہوئی اور عقل تجہے خداداد ہے - جس آتما کو تو ظاہر
کرتا تہا وہ تو ہی ہے - جو فانی چیز تہی اور جسکا چہوڑنا واجب تہا اور جسکو جدا
جانتا تہا وہ تجہسے جدا ہوگئین - اب تجہہ مین سوائے آتما کے اور کچہہ باقی نہین ہے
۱۳ راجہ نے کہا کہ ہنوز میری سمجہہ مین نہین آتا کہ مجہہ مین جو آتما ہے وہ کیا چیز ہے
اور کیسا اوسکا رنگ ہے اور کیسا اوسکا قد ہے - رکہیشر نے کہا کہ جو تیری جسم کی
حفاظت کرتا ہے اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہے بدن کو دوکہہ ہوتا ہے
اور اوسکو کچہہ پروا نہین ہوتی ہے اور جو نادانی کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم
رکہتا ہے وہی آتما ہے - ۱۴ میرے گرو کا یہہ قول ہے
کہ وہ عین سرور ہے جو اپنے بدن سے نکل نور اعظم مین ملجاوے اور جزو سے
کل ہوجاوے اور جسطرح سے صعود سے نزول کیا تہا نزول سے صعود کرے
اور جو سرور پاتا اوس سے مسرور ہوجاوے پس یہی آتما ہے اور یہی برہم بدیا ہے
جو نام ہای مختلف تعین ہے اور لاتعین ہے - اس رمز کے سمجہنے اور ذہن مین قائم
ہونے کا نام برہم بدیا اور گیان ہے اور یہی خلاصہ توحید کا ہے - اور جگ
اور جپ ورتپ اور تیرتہہ اور جوگ اور اوپاسنا اور کرم کانڈ سے نتیجہ یہی ہے
اگر یہہ لوح دل پر نقش ہوجاوے گیان اور اوپاسنا اور کرم کانڈ یہہ
اور جو یہہ نقش نہووے تینون ہون یا نہون مساوی ہین - ۱۵ پرجاپت
چندر رکہیشرون سے کہا کہ جسطرح چہکڑہ غیر متحرک ہے یہہ جسم بہی ساکن ہے پس
کون ہے جو اسکو حرکت دیتا ہے اور کیسا ہے جو نظر نہین آتا ہے اور
سے منزہ ہے اور بغیر پران کے زندہ ہے اور خود بخود ہے کوئی او
جسمانی نہین ہے اور اوسکو فنا نہین ہے اور پیدا نہین ہوا ہے اور مختار

کہ میری چیت سے میرے سوال کا جواب دی اور جو اوپدیش یعنی ہدایت کرتا ہون وہ سُنکے سمجھہ لے - ۱۰ ای راجہ اب جو تیری بدن مین باقی ہے وہی آتما ہے اور وہی تو ہے - یہہ جگت جسکی نمود بے بود ہے اس مانندی کہ تاریکی مین رسّی کو سانپ سمجھہ کے ڈرے اور چاندنی رات مین چمکتی ریگ کو پانی جان کے پینے کو دوڑے - یہہ نمود سب بے اعتبار ہے فقط آتما سچ ہے اور تاریکی اور اگیان مترادف ہین اور چاندنی اور تیری عقل مترادف ہین عوام الناس مین سے جسکو کچھہ علم اور عقل ہے اور جو جاہل مطلق ہین سب کرم اور اوپاسنا اور جوگ اور تپ کے بندہن سے بندے ہین اور جنما جنم کا حساب حاصل مطلب کو بتاتے ہین - تو تھوڑا غور کرکے سمجھہ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور ہو اور تو اور ہو تب اوس کی تلاش کو فکر بھی ضرور ہو اور اوس کی ملاقات کو تدبیر بھی لازم ہو اور جگ اور جوگ وغیرہ کرم اور اوپاسنا بھی واجب ہو - جب وہ اور تو ایک ہی اور دوئی کو اوسمین دخل ہی نہین ہے اور تو جسم ہے اور وہ جان ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ اصل ہے اور تو جسم ہے اور وہ مغز ہے اور تو پوست ہی پہر تلاش کون کسکی کرے - دریا مین جو موج اوٹھتی ہین اور جو حباب بنتے ہین وہی دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب ہوتے ہین - جب یہہ تیری سمجھہ مین آوی پہر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاسنا کرنا حرکت فضول ہے اور یہہ مشغلہ پریشان بے سود ہے - یہہ رسومات جہلا کے ڈرانے اور پھسلانے کو ہین گیانی کو جہنار تھہ گیان ہے اور گیان سے سرور ہے اور وہی مکت ہے - ۱۱ جب اہنکار جاتا رہے دوئی دور ہو جاوی کیونکہ جب کسی نے اہنکار یعنے انانیت سے اپنے تئین کچھہ سمجھا اور عام یا خاص کو کچھہ سمجھا تب تلاش کیا جب انانیت محو ہوئی یکتائی خود بخود پیدا ہو گئی اور دوئی جو فرض کی تھی جاتی رہی پہر ایک ہی ہو گیا - ای راجا دریا اور موج اور حباب تو ہی ہے دوسرا کوئی نہ تہا اور نہ ہے اور نہ ہو گا -

بہترین نعمت دینا اور عقبی خیال کرتا تہا وہ سب جست بیان رکہیشر کے اچنبہ
ہوئیں اب میرے تصرف مین کیا ہے جو نذر کرون دیر تک سوچ اور بیچار کرتا
رہا آخر عرض کیا کہ مجہے کوئی شئی اپنی نظر نہین آتی اور جاودانی مفہوم نہین ہوتی
جو واسطے آپ کے دینے کے ظاہر کرون آپ جس چیز کو بہتر جانتے ہو وہ طلب
کرین مین پیش کرون - رکہیشر نے کہا کہ اگر تو صاحب کسی نعمت کا ہوتا تو تجہہ سے
مین اوس نعمت کو طلب کرتا جو سب سے عمدہ تو رکہتا اب معلوم ہوا کہ تو مفلس
محض ہے اور کوئی شئی عمدہ اپنے پاس نہین رکہتا اس وجہ سے تجہپر رحم آتا ہے
پس تو منجملہ انتہہ کرن اپنا چیت مجہے دے مگر اس شرط سے کہ جب چیت کو مجہے
بخشدے پہر اوسے واپس کرنے کو ارادہ نکرے اور اوسے کسی خدمت کے
سرانجام کو فرمائش نکرے کیونکہ اوس مین پہر تیرا حق کچہہ نرہیگا - ۸ راجہ نے بمجرد
سننے اس کلام کے چیت کو دینا قبول کیا اور سنکلپ کردیا - رکہیشر نے بعد اتمام
شرائط سنکلپ کے راجہ سے کچہہ بات نہ کی اور ڈنڈا اور کمنڈل اوٹہا کسی طرف کو
چلا گیا - ۹ راجہ کو وہم ہوا کہ رکہیشر نے کچہہ ہدایت نہ کی اور اوٹہہ گئے بہتر ہے
کہ اونسے کچہہ پوچہون پہر سوچا کہ وہم اور چیت ایک ہی اور اوسکو مینے بخشدیا پہر او
اپنے تصرف مین لانا خلاف شرائط سنکلپ کے ہے پس خاموش ہو بیٹہہ رہے - بار
بار نوع بنوع سے وہم نے ترغیب دی لیکن راجہ نے چیت کو روکا اور یہہ حالت راجہ
کی ہوگئی کہ اگر کسینے کچہہ کہلایا تو کہایا اور پانی پلایا تو پیا از خود کسی چیز کی فرمائش نہ کی
بلکہ راجہ کے چیت مین کسی چیز کی خواہش بہی نہ ہوئی - چند روز کے بعد رکہیشر واپس
آئے مگر راجہ نے کچہہ اونکی طرف التفات نکیا - رکہیشر نے کہا کہ ہے راجہ آفرین تجہے
کہ صادق القول اور راسخ الاعتقاد ہے اور نگہبان سو کا اہل اور طالب لائق ہے اور
اور بے نظیر اور لاثانی اپنے وقت مین ہے اور اب تو لائق تعلیم کے ہوا جو کچہہ مین
بیان کرون تو سن - راجہ نے جواب دیا کہ کہنا اور سننا سب چیت کے ارادہ
ہوتا ہے وہ مینے تمکو دیدیا اب کسطرح کوئی حرکت کرون - رکہیشر نے کہا

مجاز نہین ہے تم اوسسے خدمت زنانہ لینے کا اختیار رکھتے ہو اوسیطرح
وہ تمسے مردانہ کام لے سکتی ہے کچھہ تمہاری لونڈی یا زرخرید نہین ہے - جیسے
اوسپر تمہارا حق ایک قسم کی خدمت لینے کا ہے تمہارے فرزند کا دوسرے
قسم کا حق اوسپر ہے کہ وہ اوسکے دودہ پلانے اور پرورش کرنے کو موضوع ہے
اسیطرح نوع بنوع کے حقوق بہت سے اوسپر ہین - ۵ راجہ نے اس نصیحت کو
تسلیم کرکے کہا کہ مین اپنے جسم کو آپ کی نذر کرون - رکہیشر نے جواب دیا کہ اوسکا
بخشنا بھی تیرا حق نہین ہے - ۱ یہہ جسم جو ہر تیرے باپ اور مان کا ہے
اور اسواسطے ہے کہ اونکے نام کو روشن کرے اور اونکی روح کو تازہ کرے - ۲ یہہ
جسم شوہر تیری جورو کا ہے اگر تو کسیکو بخشے پس اوسپر ظلم ہے اور بخشنا اوس
ہے وہ جو کسیکی حق تلفی کرکے دوسرے کی تفریح کو بخشتا ہے - ۳ تیرا جسم اولاد
کی پرورش اور تربیت کو ہے اگر تو اوسکا حق غیر کو دے اور وہ جہالت اور
ناسمجہائی سے زندگی کرین اور عوام پر ستم روا رکھین پس وہ ستم تیرے نام رقم ہو
۴ - یہہ جسم نافذ انتظام مملکت ہوا ہے اور اوس علم اور ادب سے کمایا گیا ہے جس سے
عام اور خاص رعایا اطمینان سے سووین اور ظالم اور بدکار اور دغاباز سے بازیگا
نہ کہاوین - ۵ یہہ جسم فنا ہونے والا ہے اور خون حیض اور نطفہ سے بنا ہے
اور بکر پیشاب کی راہ سے نکلا ہے میرے کسی مصرف کا نہین ہے اور تو اوسکے
دینے کا مجاز بھی نہین ہے - ۶ راجہ نے قول رکہیشر کو تمام نصیحت سمجھ کے کہا
کہ مین دولت اور بیٹے اور اہکار کو آپ قبول کرین تو مین آپ کی نذر کرون -
رکہیشر نے کہا کہ سب سے مقدم دل ہے یعنی من اور یہہ ایک جزو جسم کثیف کا ہے
اور جسکا یہہ جزو ہے وہ کل فانی ہے مین فانی چیز کو لیکے کیا کرون ایسے اشیا کی
طالب جاہل شہوت پرست ہوتے ہین مجھے وہ چیز دے جو رکہیشرون کے
لائق ہو - ۷ راجہ سخت حیران ہوا اور حیرت کے دریا مین غوطہ کہانے لگا کہ
جن چیزون کو وہ اپنا سمجھتا تہا اور جن اسباب پر ناز و غرہ کرتا تہا اور جن حقیقی کو

سب فنا ہون گے - قطب بھی کسی دن اپنی جگہہ کو چھوڑے گا اور زمین اور
آسمان بھی ایک روز اُڑ جاوینگے اب سمجھہ میری مین نہین آتا کہ گیان کے کوئی اسباب
آرام اور رستگاری کا ہاتھ نہین رہا ہے - افسوس ہے کہ ہنوز مین تاریکی مین اگیان کے
پڑا ہون اور جہل مرکب اور جہل بسیط سے نکل حیرت مین آیا ہون آپ کرپا کرکے
مجھے راہ دکھلاوین - ۳ رکھیشر نے کہا کہ مین تجھے گیان بتاؤن جو سب سے
بڑی نعمت ہی تو عوض مین کیا دیگا - راجا نے کہا کہ تمام راج جو میرا ہی وہ آپ
کی نذر ہے - رکھیشر نے کہا کہ اس سلطنت کو جو تو اپنی قرار دیتا ہے اسپر
تجھہ سی پیشتر بہت متسلط ہوگئے اور اپنی قرار دیتے دیتے معدوم ہوگئے جنکا
نام اور نشان بھی کچھہ کہین باقی نہین ہے جب یہہ راج اونکا نہوا تیرا اسمین کیا
حق ہے - ۲ علاوہ اسکے اس راج کے مستحق حسب رواج ملک کے تیری بیٹے
اور پوتے ہین تجھے اسکے بخشنے کا کیا اختیار ہے - ۳ راج حقیقت مین ایک
خدمت ہی عام کی جو آئین سلطنت سے واقف ہو وہ مستحق اس عہدہ کا ہے
اور وہی جو راج النس کو حرام سمجھتا ہو اور اسکو بغیر مصلحت رعایا کسطرح کسیکو دے
سکتا ہے - ۴ بہت ہمسایہ اس راج پر دانت پیستے ہین اور جو زور آور ہوتا ہے
وہ راج کرتا ہے تیرا اسمین کیا حق ہے اور جب راج تیرا نہین ہے جو دولت اور
لوازمات سلطنت ہین وہی تیرے نہین ہین - پس بیگانہ مال تو مجھے کسطرح دے
سکتا ہے - ۵ جو روپیہ اور اسباب سلطنت کا ہے وہ رعایا کی مصلحت کے
مہمات کے مصارف کو ہے اسواسطے نہین ہے کہ تو اپنی مصلحت کیواسطے صرف کرے
۶ روپیہ جب ایک ہاتھہ سے دوسرے کے ہاتھہ مین جاتا ہے اوسکا ہوجاتا ہے
جسکے ہاتھہ مین ہوتا ہی تو اوسکو اپنا کیونکر بتاتا ہے اپنا وہ مال ہے جو جیتے اور مرتے
ساتھہ رہے - ۳ راجہ نے کہا کہ آپ نے جو فرمایا بجا ہے میری جورو البتہ میری ملک
ہے وہ آپکی نذر ہے - رکھیشر نے کہا کہ تیری جورو فقط تیرے ہمراہ شب خوابی کو
متعہد ہے اور جو حق تیرا اوسپر ہے وہی اوسکا تجھپر ہے تو اوسکو کسی اور کو بخشنے کا

اور یہہ جسم فنا ہونے والا ہے پس سلطنت اپنی بیٹے کو سپرد کی اور خود مرد
دل ہو کے جنگل کو گیا اور ریاضت سخت مین مشغول ہوا یعنی آنکھون کو سورج
کیطرف کر اور ہاتھون کو اوپر اوٹھا کے مدت تک کہڑا رہا - اس ریاضت سے
راجہ کا دل کدورت تعلقات سے بہت صاف ہوا تاہم گیان یعنی معرفت حق
کی حاصل ہوئی - مگر صفائی قلب سے اوسکے دل نے چاہا کہ کسی عارف سی راہ حقیقت کو
دریافت کیا چاہیے - ۲ سالکین نام ایک رکہیشر کہ اوسوقت مین تمام عارفون
زیادہ مشہور تہا اور فی الحقیقت اپنے گیان کے سبب مثل آتش بے دود منور
تہا اور انبیا اوسکا تیج تہا کہ کسیکو اوس سے بات کرنے کی جرات نہ تہی یہہ راجہ
اوسکے پانو پر جا گرا - رکہیشر نے راجہ کے دل کی صفائی معلوم کرکے پوچھا کہ تم
کیا چاہتے ہو - راجہ نے جواب دیا کہ آتما کا گیان چاہتا ہون کہ جسمانی اسباب کا
طالب نہین ہون کیونکہ یہہ بدن ہڈیون سے بہرا ہے اور پوست اور نس اور
چربی اور گوشت اور نطفہ اور خون اور اشک اور چرک اور گوشت اور پیشاب
اور غائط اور صفرا اور سودا اور بلغم اور جملہ متعفن اور مکروہ اشیا سی بنا ہے
اور ناپائدار بھی ہے - پس مجھکو فانی لذات کی خواہش نہین ہے اور تلاش لذات
مین اور حرص اور حسد اور شہوت اور غضب اور طمع اور مخافات اور بیم اور رنج
اور غم اور تردد اور رنج مہجوری دوستون اور آفات زمانہ کے انقلاب اور بہوکہہ
اور پیاس اور فکر پیری اور افسوس ناتوانی اور خیال موت سی مدت تک مبتلا
رہا ہون - اب لذات دنیا کی کیا تلاش کرون کہ ہزارون آفات اس کے سبب سے
ظاہر ہوتی ہین پھر بھی یہہ ناپائدار ہے - طالبان دنیا مثل مچھر اور مگس اور زاغ
اور بوم اور خار اور خس پیدا ہوتے اور مرتے ہین - اور جو راجے اور مہاراجے
عظیم الشان تہے اور لشکر اور خزانہ حد اور حساب سے زیادہ رکہتے تھے وے
سب معدوم ہو گئے اور کسیکی حشمت باقی نرہی - گندہرپ اور اسرا اور مہر
اور گنج اور دریا اور پہاڑ اور ستارے اور جو کچھ نظر آتا ہے اور بیان مین سماتا ہے

الکهہ پرکاش
تمام جاندار ہین - راجہ مین نے اس منتر کو خوب سمجھا کہ اوس نور مین سب اسیطرح
پوشیدہ ہین جیسے ایک قفس مین بہت پرندے - تمام عالم اوس سے پیدا ہوتا ہے یہ تمام دیوتا اور
اور اوسی سے قایم رہتا ہے اور آخر اوس مین محو ہو جاتا ہے اور دیگر دیوتا کے مانند ہے اور سبب
گندرپ وہی ہے جو اوسکو پہچانے نرنکار آپ اور انترجامی اور برہم اور مایا
برشٹ صفت یعنی برہما اور بشن اور مہیش کا ہے - اور [illegible]
ان دیوتا اون لازوال کی حقیقت کو سمجھین تو برہم مین محو
وہی ہے اگر خواہشون کے دیوتا اوس لازوال کی حقیقت [illegible] اور تپ اور دان اور ریاضت تاکو برہم
ہو جاوین - ۸ جو بید اور سب اعمال و جگ اور
مانے وہ عین ذات ہو جاوے - ۹ کل عالم کو مثل استہا جگ کے اور آتما کو بمنزلہ
آگ کے جانے پیر اوسمین جو ہوم کریں جو مرتبہ تمام دیوتاون کا ہے اوس سے
زیادہ اسکا ہووی اور یہی معنے اس وید کے لکھے ہین کہ سب کو جلاوے یعنی
نیدہ جگ کرے ۵ تہل شیر دان کہ ضعفا بشکند + شیر آن بود آن کہ خود را
بشکند + ۱۰ - اس عبارت سے دعا مانگے اے آگ اوے پرجاپت وای اندر وای ہوا
وای برہما وای بشن وای رودر مجھے وہ علم اور عقل دے کہ برہم کو پہچانون
پہر نکھے کہ عقل معاش اور دولت دنیا اور لذات محسوسات راجون اور برہمنون
اور عوام کو سلامت رہین - ہے برہم اپنی معرفت اور اپنی محبت مجھے دی کہ مین نے
سب کو ہوم کیا **مولف** جب تک آدمی کو تمنا بہشت اور نرکت اور اگلے جنم
کے آرام کی رہے اور خوف دوزخ دل سے نہ جاوے اور لذات محسوسات مین مبتلا
رہے اور جہل نہ جاوے کوئی ہو شریف ہو رذیل ہو امیر ہو غریب ہو بیراگی ہو
سنجوگی ہو بصورت انسان ہے مگر سیرت انسان سے دور ہے اور جو انسان ہے
وہی فرشتہ اور دیوتا ہے بلکہ انکا پیدا کرنے والا ہے -
تیسری اوپ نکہد نیہ سرا کیر مین نمبر ۳ اور جیر بید مین نمبر ۲ ہے

چند نوع کے بیان مین

ایک راجہ برہدرتہ نے مدت تک سلطنت کی پہر اوسکی سمجھہ مین آیا کہ جہان ناپا

کیونکہ سب لوگون مین اوسکی روشنی سے روشنی ہے اور سب کی نام اور نشان
اوس سے ہین - اندر جو کہ بادشاہ تمام دیوتاؤن کا ہے اور ہرن گربھہ جو عقل
کل ہے اور ہرن جو موکل پانی کا ہے اوس سے موجود ہوئے اور زندہ ہین پس
ایسی روشنی کو چھوڑ کے کس سے رجوع کرون - جو نام اور نشان رکھتا ہے اوس
سے رجوع کرتا ہے اور اوس سے فیض پاتا ہے پس مین بھی اوس سے رجوع کرتا ہون
۲ وہ ذات جو روشن ہے اور ہر طرح محیط ہے گو کہ سب سے منزہ ہے مگر شکم
مادر مین بھی وہی ہے اور جو ہوا یا ہوگا یا ہے وہی ہے - جسطرف جسکا دل چاہے
جاوے کچھہ ممانعت نہین بلکہ اختیار ہے کیونکہ ہر طرف وہی ہے دوسرا کوئی
نہین ہے - اوسکا مونہہ اور اوسکے کان اور اوسکی آنکھہ ہر طرف کو ہین بلکہ
جسطرف کو خیال کرو وہی ہے - اوسکا اول اور آخر کوئی نہین ہے گو کہ بصورت
عالم کے کہ جسکا اول و آخر ہے ظاہر ہوا ہے - ۳ اوسکی صفات سے تین صفت
مقدم ہین - ۱ رج رجوگن یعنی ایجاد کرنے کی صفت - ۲ ست ستوگن قائم رکھنے کی
۳ تم تموگن فنا کرنے کی - اور پانچون کرم اندری اور پانچون گیان اندری
اور چارون انتہکرن اوسکی قدرت سے بنے ہین - مینہہ جو آسمان سے برستا ہے
اور ہوا جو تازگی دیتی ہے اور زمین جو پانی کو جذب کرتی ہے اور آفتاب اور
ماہ جو روشنی دیتا ہے اور بہشت اور دوزخ جو موسوم ہے یہہ سب اوسکی
قدرت کا تماشا ہے - رزق کا دینے والا اور یہہ کام کا کرنے والا وہ ہے
پھر مین اوسکو چھوڑ کے کسسے رجوع کرون - ۵ وہ اول پانی مین پوشیدہ ہوا
پھر آشنا ہوا اور آتما سے حمل ہوا جب حرارت ہرن گربھہ مین آئی فرشتون کا
بدن لطیف پیدا ہوا - پھر جاننے والون اسرار پوشیدہ نے کہ عین علم اور دانا
ہین اوس پانی پر نگاہ کی اوس سے پرجاپت پیدا ہوا اوس نے تمام عالم کو پیدا
کیا - ایسی دانائی کو چھوڑ کے مین کسواسطے جگ کرون اور جگ کے بندھن مین
پھنسون - ۶ جیسے بہت جانور ایک پنجرے مین بند ہوتے ہین ویسے عالم مین

اعلیٰ ہووے اور جیسے اوس بے نہایت کا وصل ہووے کرنا چاہیے - پہر کل عالم
کو برہم اور پربرہم کو جملہ عالم تصور کیا اور سمجہا کہ جیسے تانے اور بانے سے جو بنا ہو
وہ کپڑا کہلاتا ہے اوسی طرح کل عالم برہم ہے جب یہہ تحقیق ہوا سمجہا کہ سورج اور
آگ اور ہوا اور چاند اور جل اور تسلوان پید اور مطلق اور مقید اور پرجاپت اور
جیسا اور بجلی اور گہڑی اور رات اور دن اور ماہ اور سال اور ابر اور برق اور غذا اور
میٹہہ اور جیز اور کل اور نیک اور بد سب وہی برہم ہے اور برہم سے ظاہر ہوئے
ہین سو برہم کو بلند یا پست ظاہر یا باطن کچہہ کہہ نہین سکتے اور وہ کسیطرح احاطہ علم
بیان مین نہین آسکتا ہے اور وہ اندر اور نہ باہر ہے برہم کو قوت حواسون ظاہری
اور باطنی اور دلیل اور علم سے پانا غیر ممکن ہے مگر غور اور بچار اپنے سے وہ بے نظیر
ہے اور تعینات سے منزہ ہے اور اوسکا کوئی نام اور نشان اور مکان نہین ہے
اور جو رنگ اور بو اور نام اور نشان ہین سب اوسیکے ہین - ۲ برہم نے
ارادہ سے پہلے ہرن گربہہ یعنے عقل کل ظاہر ہوا اور یہہ سبب عالم ہوا اور اوسی
سے آسمان اور زمین اور تحت الثریٰ اور جو کچہہ انکے اندر اور اوپر ہین پیدا ہوئے
حقا ہے اور پہر جو ایسی ذات پاک کو چہوڑ دیوتا کے خوش کرنے کو جگ کرے
جسکو برہم کا گیان ہووے اور جسکے دل مین برہم کا پرکاش ہووی وہ جسکو چاہے
وہ دیوتا بن جاوے پہر مین کسکے واسطے جگ کرون - وہ پانو والے اور
چار پانو والے اور پہاڑ اور دریا اور درخت وغیرہ سب نشان اوسکی عظمت
کے ہین اور تمام عالم اوسکے بازو کی قوت سے قایم ہے - جو اوسکے پہچانتے
شوق کرے اوسکو بہت قوت ہوتی ہے اور اوسکی معرفت کا شوق جسکو ہو
اوسکی حیات عمدہ ہے - اوسکے پہچاننے سے تمام عالم مسخر ہوتا ہے
اور سب دیوتا محکوم ہو جاتے ہین پہر مین کسکے واسطے جگ کرون - جگ
نے سے چند لوک کو جاتا ہے مگر وہ لوک برہم لوک سے اعلیٰ نہین ہے بلکہ
بہ لوک کی برابر کوئی نہین ہے کہ وہ لوک تمام لوکونکی روشنی سے بہرا ہے

شرتی ہے کہ برہم کے خوف سے ہوا چلتی ہے اور آفتاب طلوع ہوتا ہے اور آگ روشنی کرتی ہے اور اندرا اور موت سب اپنا اپنا کام کرتے ہین۔ ۱۲ وہ علین سرور ہے کہ جوان ہوا اور خوبصورت اور صحیح المزاج اور بید کا عالم اور صاحب قوت اور بادشاہ روے زمین ہو۔ پس اسکو ایک سرور فرض کرو۔ ایسے سو سرور کے ہم وزن وہ سرور ہے کہ مرنے کے بعد نیک افعالی سے گندہرب ہو جاوے۔ ایسے سو سرور کی برابر وہ سرور ہے کہ بید کو باامید نتیجہ کے پڑہا ہوا اور اوس کے نتیجہ سے گندہرب کی ذات مین ملجاوے۔ ایسے سو سرور کی برابر ہے اگر عالم ارواح مین پہونچے ایسے سو سرور کی برابر ہے جو نیک افعالی سے اجان دیو کہلاوے۔ ایسے سو سرور کی برابر ہے اگر نیک افعالی سے کرم دیو کہلاوے۔ ایسے سو سرور کی برابر ہے جو اندر کا مرتبہ پاوے سو اندر کے مرتبہ کی برابر ایک مرتبہ برہسپت کا ہے جو اوروں کو تعلیم کیا کرتا ہے۔ سو برہسپت کے مرتبہ کی برابر مرتبہ پرجاپت کے سرور کا ہے۔ سو پرجاپت کے مرتبہ کی برابر ایک مرتبہ ہرن گربہہ کا ہے۔ ہرن گربہہ کا مرتبہ اور اوس کے سرور کا ایک ذرہ اوسکے مرتبہ کا ہے جو تعلقات جسمانی اور لذات فانی کو چھوڑ کے اپنے بدن کو اور تمام خلق کے بدن کو ایک جانے اور سب کے بران کو اپنا بران اور اپنے دل کے خزانے کو سب کے دل کا خزانہ سمجھے اور خوف سے امین ہو جاوے اور کوئی فعل نتیجہ کی امید سے نہ کرے۔ اوپنکہد اسکا نام اسواسطے ہے کہ یہہ راز چھپانے کے لائق ہے مولف

خلاصہ اس اوپنکہد کا یہہ ہے کہ بغیر علم کے ریاضت اور اوپاسنا بیکار ہین اور جو ریاضت باامید نتیجہ کے کرتے ہین وے نادان ہین۔ استغنا بغیر گیان کے نہین ہوتی ہے اور بغیر استغنا کے آسودگی کہان ہے۔

۹ سرب میدہ اوپنکہد یہہ سرا کیرن نمبر ۱۸۔ اور ججر بید کا نمبر ۴ ہے

گیان کی فضیلت مین

۱۔ پرجاپت نے من مین سوچ کیا کہ جوگ اور تپ وغیرہ ریاضت کی حد معین ہے اور برہم بے نہایت ہے۔ پس وہ شغل جو تمام قسم کی ریاضت اور عبادت سے

ایک پرند قرار دو - ۱ محبت اسکا سر ہے - ۲ وصل مطلوب سے دایان ہاتہہ ہے
۳ یاد اور تصور محبوب بایان ہاتہہ ہے - ۴ مسرت اوسکی دُم ہے اور بھی
جا ہی قیام ہے - بیدکی سُرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے
نیست ہوجاوے اور جو اسکی ضد پر سمجھے ضد پر نتیجہ پاوے ۔ سب دانشمند
اس راہ کو سب سے فوق دیتے رہے ہین - ۸ جن دانا نے پرمیشر کو نہین پہچانا اور
لذات فانی کو نہین چھوڑا وہ عالم پاک کو جسکا نام لاہوت ہے نہین پہونچا کہ
اوس مقام مین پہونچنے کو علم شرط ہے - ۹ برہم واحد تہا جب اوسنے ارادہ کیا کہ
کثرت ہوں اپنے سے آپ مشغول ہوا پھر یہہ عالم ظاہر ہوا یعنی وحدت سے کثرت
ہوئی اور خود درون عالم کے ہوا اور بصورت عالم کے بھی ہوا اور مطلق سے مقید ہوگیا
پھر ہر ایک صفت نیک اور بد اور این و آن کا اوسپر اطلاق ہوا پس امکان بھی وہ ہے
اور لامکان بھی وہ ہے اور لطیف اور کثیف بھی وہ ہے اور راست اور دروغ
بھی وہ تھے - جب وہ بسیط ہوا اجتماع ضدین اوس مین ہوئی اس وجہ سے فرض ہوا
کہ سب کو حق سمجھے - بیدکی سُرتی ہے کہ پہلے پیدائش اس عالم سے نام اور صورت
اور مکان کچھہ بھی نہ تہا جب وہ نام اور صورت اور مکان مین آیا نیستی سے بصورت
ہستی پایا گیا اور اوسکی اصلیت اس نقلیت مین چھپ گئی پس وہ نوحق ہین اور اسی دلیل
سے اوسکو مکرت کہتے ہین کہ اپنے کو آپ ظاہر کیا اور سب سے منزہ بھی رہا -
۱۰ جو عارف اس لذت کو پہچانے کہ عین برہم ہے کمال مسرت کو پاوے اور پیراگ
پایا اور ایان بایو کو حرکت نہ دے پس تمام مسرور پایا جاوے اور جب گیانی گیان
سے اس مرتبہ مین پہونچتا ہے محض بیخوف ہوجاتا ہے اور ہمیشہ ایک حالت پر رہتا ہے
جسکا بیان نہین ہوسکتا - ۱۱ جو جیو آتما کو آتما سے جُدا جانتا ہے وہ ہمیشہ خوف
کے دریا مین غوطہ کہاتا ہے اور برہم سے ڈرتا ہے اور وجہ ظاہر ہے ربوبیت اور
عبودیت ہے سبب خوف ہی **مولف** - عاشقی اور معشوقی سے مالکی اور مملوکی
جاتی ہے اور جہان مالکی اور مملوکی ہوتی ہے عاشقی اور معشوقی بہاگتی ہے - بیدکی

کہ غذا سے سب جاندار پیدا ہوئے اور زندہ رہتے ہین جو کوئی اسکو برہم جانے وہ تمام نعمت پاوے - ۳ پران مئے کوش کی تعریف - ۱ پران بایو کو سر اوس پرندہ کا فرض کرو - ۲ بیان بایو کو دایان بازو - ۳ اوان بایو کو بایان بازو ۴ سمان بایو سے تمام جسم سیر ہے - ۵ اپان بایو دم ہے اور یہہ مقام قیام اوس پرند کا ہے - بید کی سُرتی ہے کہ پران خلاصہ غذا کا ہے اور تمام فرشتے اور حیوان ناطق و مطلق اسکے سبب متحرک ہین و پران اور حیات مترادف ہے اور اسی سے عمر طبعی پاتا ہے اور حیات معلوم ہوتی ہے - ۴ منومئے کوش کی تعریف - درمیان دل اور پران کے جو ہے اوسکو ایک پرند فرض کرو - ۱ اجربید یہہ اوسکا سر ہے - ۲ رگ بید یہہ اوسکا دایان بازو ہے - ۳ شام بید یہہ اوسکا بایان بازو ہے - عمل کرنا بموجب احکام بید کے اوسکی جان ہے - ۴ اتھرن بید اوسکی دم ہے - برہم وہ ہے جہان گویائی کو رسائی کی مجال نہین ہے - جو یہہ سمجھے وہ عین سرور ہو جاوے اور کسی طرح سے رنج نپاوے اور بھی بید کی سُرتی ہے - ۵ بگیان مے کوش کی تعریف - دل اور دل کا خزانہ ایک ہی ہے اور آتما خزانہ پران کا ہے اور عین پران ہے اور اسکے درمیان خزانہ بگیان کا ہے اور وہ عین بگیان ہے اور دل مین بھرا ہے بگیان کو بھی ایک پرند قرار دو - ۱ اعتقاد اوس کا سر ہے - ۲ نتیجہ اعمال نیک اوسکا دایان بازو ہے - ۳ راستی اوسکا بایان بازو ہے - ۴ استغراق اور محویت ذات پاک مین اوسکی جان ہے - ۵ عقل کل اوسکی دُم ہے اور عقل سے سب کام درست ہوتے ہین - بید کی سُرتی ہے کہ جسکو علم ہو وہ محتاج جگ وغیرہ اعمال کا نہین رہتا ہے پس چاہئے کہ علم کو مکمل کرے کہ دیوتا سب اسکی طفیل برہم سے لین ہوئی ہین کیونکہ جو عالم ہوا اوس سے حرکت نالائق نہین ہوتی ہے اور آرزو اور خواہش اوس سے جاتی رہتی ہے پس گناہون سے بری ہوتا ہے - ۶ آنندمئی کوش کی تعریف - جب لذات محسوسات کو ناچیز سمجھے اس مرتبہ مین پہونچے اسکو بھی

۸ - اتہدبل اور بپ نکھدبیہ منتر اکبر متی نمبر ۲۸ اور مجر بید متی نمبر ۱۹ ہے

پانچون کوش یعنی خزانون کی تعریف مین

۱ - آدمی کو چاہئے کہ پہلے اس عبارت سے مناجات کرے اور دعا مانگے - ای متری یعنی محبت کے دیوتا - اے برن یعنی پانی کے دیوتا - و اے اجبارو زمی کے دیوتا وای اندر دیوتاؤن کے بادشاہ وای برہسپت ساز نوکی ؛ وستاد وا ے برہما پیدا کرنے والے خلق کے واسطے بشن پالنے والے عالم کے تمکو نمسکار ہے اور جو کچھ مین بیان کرتا ہون اوس کا پہل مجھے اور میرے گرو اور سننے اور پڑھنے اور دیکھنا اور سوچنے والون کو بخشو - یعنے برہم مجھکو گیان ہو اور گیان سے نکمتی اور اتفاق اور دوئی دل سے دور ہو کیونکہ جو برہم کو جانتا ہے وہ برہم ہوجاتا - کوئی استہان اور کوئی سے اور کوئی دیسا اور کوئی دل برہم سے خالی نہین کہ سب مین برہم بیاپک ہے - جسکو بھید گیان ہووے اور محسوسات کی لوثات سے پاک ہوجاوے وہ برہم ہے - ۲ ان می کوش کی تعریف مین - ۱ ہوت اکاس برہم سے ظاہر ہوا - ۲ پون اکاس سے ظاہر ہوئی ۳ اگن پون سے پیدا ہوئی ۴ جل اگن سے پیدا ہوا - ۵ مٹی جل سے پیدا ہوئی - اجمادات پرتھوی سے پیدا ہوئے - ۷ نباتات جمادات سے اوگین - ۸ غذا یعنے غلہ وغیرہ نباتات سے ہے - ۹ حیوان مطلق اور ناطق غذا سے تولد ہوئے جیو آتما کو ایک پرندہ تصور کرو اور تمام اجرام اور اجسام کو اوس کا جسم مثل سر اور ہاتھ اور پانو اور دُم - اور تمام جہان کے قلوب کو اوس کا گہونسلہ - پس سب کے دلون مین جو جان ہے وہی پرندہ ہے - سرسے تا ناف تک اوس کی دُم ہے اسی وجہ سے زمین پر رہتے ہین اور غذا سے پیدا ہوتے ہین اور زندگی کرتے ہین اور فنا بھی اوسی مین ہوتے ہین - یہہ غذا سب کی دوا ہے لیس جو غذا کی تعظیم کرے اور اسکو مشرف جانے وہ شرف پاوے - کیونکہ بدن غذا کا مخزن ہے اور بدن کے اندر پران ہین اور پرانون سے بدن بہرا ہے - بید کی سُرتی ہے

مجموعی کا نام ویراٹ ہی یہہ اوس پرکش کا روپ ہی۔ ۷ ساگری اوس جگ کی یہہ ہے فصل بہار کو بجاے گہی کے اور فصل تابستان کو بجای لکڑی کے اور فصل زمستان کو بجای کر اوس چیز کے جو ہوم کرتے ہین تصور کرو۔ سات سمندر یا اون سات لکڑیون سے ہے جیسے آتشکدہ کا حلقہ بناتے ہین۔ اور بید کی رچا بجای اوس چیز کے ہے جیسے چیزون کو ہوم کرتے ہین۔ ۸ پیشتر دیوتا تصور سے اسطرحکا جگ کرکے سرور حاصل کرتے تہے اور وہ سرور اونکو حاصل ہوتا تہا جسمین مطلق غم نہ تہا۔ ۹ ہرن گربہہ مجموعہ کل عالم کا ہے اسسے عناصر پیدا ہو جب یہہ بہی معدوم ہوجاتا ہے اسکا خلاصہ اوس مین ملجاتا ہے جو آفتاب مین نظر آتا ہے یعنی نور ذات مین۔ جو اس مرکو سمجہے وہ جہالت کے دریا سے پار ہوجاے اور معرفت الہی حاصل کرے۔ ۱۰ پرجاپت مجموعہ عناصر کثیف ہی عبارت ہے جیسے ہرن گربہہ مجموعہ عناصر لطیف سے جو اسکو مدرک سمجہتے ہین یا مجسم خیال کرتے ہین غلطی پر ہین اور تمام عالم درمیان مین پرجاپت کے اور پرجاپت درمیان ہرن گربہہ کے اور ہرن گربہہ درمیان اوس پرش کے ہے۔ اس کی حقیقت کو عارف خوب سمجہتے ہین اور جو سمجہے وہ سمجہے کہ ہرن گربہہ مین ہون اور جسسے تمام عالم نکلا ہے وہ مین ہون۔ ۱۱ جو کچہہ مرقوم اور موسوم ہے ایک ذرہ اوس نور لاانتہا کا ہے اوسکو بار بار نمسکار ہے۔ جو ایسا سمجہے اور اس پر عمل کرے تمام دیوتا اوسکی فرمانبرداری کرین اور لچمی داری اوسکو میسر ہووے۔ ۱۲ تمام موجودات سے آفتاب اشرف ہی چاہیے کہ اپنے تئین سب مین اور سبکو اپنے مین سمجہے۔ رات اور دن بمنزلہ پہلو اوس سورج کے ہین اور زمین اور آسمان اوسکا کہلا مونہہ **مولف ۵** اور دل من بت و دل من بدست او + چون آئینہ بدست من و من در آئینہ + افسوس ہے کہ حقیقت ایسے رموز کی علم اور صحبت عالمون سے معلوم ہوتی ہے اس زمانہ مین عام کی توجہہ جسطرف ہے وہ گیان اور اوپاسنا اور کرم کانڈ یعنی تینون طریق سے خارج ہے +

ارادہ کرتا ہے پہلے ہرن گربہہ کو پیدا کرتا ہے اور ہرن گربہہ سے تمام ساکن اور متحرک موجود ہوتے ہیں اور ویراٹ روپ نظر آتا ہے بمعنی ہیئت مجموعی کل عالم کے - ۴ ہرن گربہہ یعنی ہیولا عناصر لطیف سے یا پنچوں عنصر لطیف اور اوس سے ہیولا عناصر کثیف یعنی پرجاپت اور اوس سے من بمعنی آدم اور ست روپا یعنی حوا اور اوس سے تمام استھاور اور جنگم یعنی ساکن اور متحرک پیدا ہوتے ہیں ۵ جگ اور جہان کے ایک ہی معنی ہیں وہ پرش عین جگ ہے سب چیز جگ میں ہوم کیجاتی ہیں اور اوس میں محو ہو جاتی ہیں - اوسیطرح تمام جاندار صحرائی اور آبی جنکے تلے اور اوپر دانت ہیں مثل گھوڑے اور اوپر دانت نہیں ہیں مثل بیل پیدا ہوتے ہیں اور اوسی میں محو ہو جاتے ہیں - ۶ عالم اور عامل بید اور شاستر اور اونکے مطلب اور معنے کے اوس پرش کو بصورت جگ یعنی کل عالم ویراٹ روپ قرار دیتے ہیں اور تمام موجودات کو اوس کے اعضا اس مانند سمجھتے ہیں مثلاً گیانی اور کپل اور پنڈت جو چاروں بید اور چھوں شاستر کو جانتے ہیں اور عمل بموجب احکام بید اور شاستر کے کرتے ہیں اور سوائے نیک افعالی بدی کیطرف رجوع نہیں کرتے اور کشف اور اشراق رکھتے ہیں اور حکیمانہ اور زیادہترانہ زندگی کرتے ہیں یہ بمنزلہ سر کے ہیں - بادشاہ اور وزیر اور منجم اور طبیب جتنے حفاظت اور انتظام مملکت ہوتا ہے وہی بمنزلہ بازو کے ہیں - سوداگر اور زراعت کار اور صناع بمنزلہ شکم کے ہیں - ہر قسم کے مزدور اور خدمتگار اور جاہل جنکو نہ علم ہے اور نہ عقل کہ بیلوں اور گدہوں کی طرح بوجہ اوٹھاتے ہیں اور چیل اور بلی کیطرح بیگانہ مال جھپٹتے ہیں اور کتے کیطرح دربدر پھرتے ہیں بمنزلہ پاؤں کے ہیں - حیوانات مثل استخوان اور گوشت اور پوست کے - نباتات بمنزلہ بال اور ناخن کے - چاند اوس پرش کا دل ہے آفتاب آنکھ ہے - ہوا پران ہے آگ گویائی ہے - عالم فضا ناف ہے - بیکنٹھ یعنی بہشت اوس کا سر ہے زمین پاؤں کا تلوا - جہات یعنی مشرق اور مغرب وغیرہ اوس کے کان ہیں - کل عالم کی ہیئت

دل سے دعا مانگے کہ برہم گیان نصیب ہووے - ۲۱ جب آفتاب اوترائن
ہوا اوس وقت میں جو مرے وہ آفتاب کے لوک میں ہو پہنچے - جب آفتاب دکشنائن
ہوا اوس وقت جو مرے وہ چندر لوک کو جاوے - لیکن جو برہم سے لین ہوتا ہے
اور گیان سے کچھ ہو جاتا ہے وہ کبھی مرے اور کہیں مرے عالم لاہوت میں
پہنچتا ہے مولف تین نفس سے انسان بنا ہی ایک نباتی اسکا مقام
جگر میں ہے دوسرا حیوانی اس کا مقام دل میں ہے تیسرا انسانی اسکا مقام دماغ
میں ہے انکے تین پوتا ہیں برہما اور بشن اور مہیش اور تہذیب اخلاق کی بھی تین
ترکیب ہیں یا گیان اور اوپاشنا اور کرم کانڈ - ان سب کی تہذیب ایک راستی
سے ہوتی ہے اور راستی علم اور عمل سے ہیں چاہیے کہ وہ کوشش کری کہ یہی نصیب ہووے

۷	پرکھہ سوکت اوپنکھد ہے سترگیرین یا بجیر بم اور ججر بید میں تیسرا ہی

توحید کے بیان میں

۱- ایک پرش ہے جسکے بہت سر اور بہت آنکھہ اور کان اور ناک اور موتہہ اور زبان
اور ہاتھہ اور پاؤں اور ہر ایک عضو اور حواس ظاہری اور باطنی بہت ہیں اور تمام عالم
میں وہ ہی محیط ہے - اور تمام حیوان اور انسان اوسکی آنکھوں سے دیکھتے اور اوس کے
کانوں سے سنتے ہیں وہ پرش جسکی یہہ تعریف ہی ہر ایک کے دل میں مقیم ہے - وہ
زمانہ ماضی میں تہا اور حال میں ہے اور استقبال میں بھی ہوگا - اور وہ صاحب ہر ایک کا ہے
- اور تمام عالم اوسکی کتاب کا ایک حرف ہی - تینوں بید یعنی رگ بید اور ججر بید اور
شام بید اور تینوں گن یعنی ست اور رج اور تم کہ ان سے وجود اور بقا اور فنا ہی
اوسکے نام یعنی اوم کے تین حرف ہیں اور اوسی سے پیدا ہوئے اور اوسی سے
قائم ہیں اور اوس میں فنا ہونگے - ۲ جب وہ پرش تلے کو سانس چھوڑتا ہی تمام
عالم موجود ہو جاتے ہیں جب وہ دم کو روکتا ہے عالم سرسبز اور تر و تازہ ہوتے
ہیں جب وہ دم اوپر کیطرف کہینچتا ہے اور اندر کرتا ہے پرلے یعنی قیامت کبری
ہوتی ہے اور وہ اپنی لطافت میں آزاد رہتا ہے - ۳ جب وہ عالم کے پیدا کرنیکا

اسو جہ سے اپنی حقیقت سے غافل ہو رہا ہے اور محسوسات کی لذت میں مبتلا ہے
۱۲ بہت اولاد ہونے اور بہت دولت ہونے اور بہت جوڑو کرنے اور بار بار
جگ کرنے اور بہت تپ کرنے سے برہم میسر نہیں ہوتا ہے۔ مگر جو لذات
محسوسات کو ترک کرے برہم کو پاوے پاک برہم ہو جاوے ۱۳ اپنکہیت ناہند
خلاصہ چاروں بید کی ہیں جو موجب انکی عمل کرنے اوس کا دل کدورت سے صاف
ہو جاوے اور جب کدورت جاتی رہے گناہوں سے بری ہو جاوے ۱۴ تمام عالم
جو ظاہر اور باطن ہے برہم ہے اور برہم اسکے اندر ہے محیط ہے اور سرور اوز راند وہ بھی اوس
پیدا ہوتا ہے۔ ۱۵ ایک رکہیشر نے برجاپت سے پوچھا کہ عارف کامل کسکو سمجھنا چاہیے
برجاپت نے جواب دیا کہ جو راست باز ہو کہ اوسکی زبان کو تاثیر ہوتی ہے اور
اوسکا سب سے اعلے درجہ ہوتا ہے اور مخالفان پر فتح پاتا ہے۔ پس جو اس صفت سے
موصوف ہووے عارف ہے ۱۶ حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دایمی اور
حواس ظاہری کے روکنے سے بہشت ملتا ہے اور سخاوت عین جگ ہے اور راستبازی
سے کوئی چیز بہتر نہیں ہے ۱۷ برہما اور ہرن گربہ اور پرجاپت اور سورج
ایک ہی ہیں کیونکہ آفتاب سے بارش ہوتی ہے اور بارش سے نباتات اوگتی ہے اور
وہ غذا ہوتی ہے اور غذا سے پران قایم رہتے ہیں اور طاقت واسطے ریاضت
اور عبادت کے ہوتی ہے اور اعتقاد درست رہتا ہے اور عقل بڑہتی ہے اور آرام
سے شغل معقولات کا ہوتا ہے اور اوس سے علم الیقین پھر عین الیقین پھر حق الیقین
ہوتا ہے اور اس سے مکت ہوتی ہے۔ ۱۸ جو خاص اور عام کو غذا دیتا ہے وہ سب
نعمت دیتا ہے۔ ۱۹ وہ پُرش جو جیو آتما ہے اوسکے پانچ خزانے ہیں۔ ۱۔ ان
مَی کوش یعنی غلہ ۲ پران مَی کوش یعنی روح ۳ منومَی کوش یعنی قلب
۴ گیان مَی کوش یعنی عقل ۵ آنندمَی کوش یعنی سرور۔ سب میں وہ بیٹھ کے
ہر ایک کو اپنی طرف کہینچتا ہے پس کل عالم وہی ہے دوسرا کوئی نہیں ہے ۲۰
سنیاسی کے معنی ہیں ترک ماسوای ایزد کے اور یہ سب سے بڑا مرتبہ ہے۔ پس چاہیے

پانی سے بنا اور پہلے سب موجودات سے موسوم ہوا - ۳ ہرن گربہہ سے
آفتاب پیدا ہوا آفتاب مین جو روشنی ہے اسکو جو پہچانے وہ جہالت کے دریا
پار ہووے یہہ بدھ کی سرتی ہے - ۴ باعتبار تعینات کے پرجاپت دوسرے درجہ مین
ہے اور یہی اشکال مختلف کا سبب ہے اور تمام اس سے بنے ہین - جو یہہ سمجھے کہ مین شمی
ہون جزویت سے خارج ہو مرتبہ کلیت مین داخل ہووے - ۵ آفتاب تمام
ستارون اور سب دیوتاؤن کا بنانے والا ہے لیکن اوس نور کا ذرہ ہے -
جو اس مطلب کو سمجھے وہ تینون عالم کو تسخیر کرے - ۶ اندر بادشاہ دیوتاؤن کا ہے
اور برن بادشاہ پانی کا لیکن یہہ اوس دریا کے پانی سے بنے ہین اور اوسکے پیاسے
ہین - ۷ جو کچھہ اطراف اور وسط عالم مین ہے وہی ہے اور سبکی طرف کو وہ
دیکھتا ہے اور سبکی طرف اوسکا مونہہ ہے اور ہاتھہ ہین - پرند جو ہوا پر اوڑتے ہین
یہہ اوسکے بازو کی قوت ہے ۸ سچ بولنا اور علم حاصل کرنا اور نیک فعل کرنا اور حواس
ظاہری اور باطنی اور قواء افعالی کو محسوسات کی لذات سے روکنا اور خاص اور
عام سے محبت اور مروت اور سخاوت اور شجاعت سے مدد کرنا اور تمام عالم کو
یکسان جاننا اور وہ حرکت نہ کرنا جسسے کسیکو ملال ہو یہی عبادت ہے اور یہی ریاضت
اور یہی سب سے بڑا مرتبہ ہے - جسطرح شگوفہ کی بو دور سے معلوم ہوتی ہے
اوسی طرح دور سے سچ اور جھوٹ بولنے کی حقیقت تمیز ہوتی ہے - اور جسطرح
تلوار کی دہار پر پانو دہرتے اور چاہ مین گرتے سوچ اور بچار چاہیے اوسیطرح
جھوٹ بولتے لحاظ کرنا چاہیے - جس طرح تلوار کی دہار پر پانو دہرنے سے زخم ہوتا ہے
اور کنوئین مین گرنے سے چوٹ لگتی ہے اوسی طرح جھوٹ بولنے سے شقاوت
دارین عاید ہوتی ہے - ۹ دیوتاؤن مین برہما اور کواکب مین آفتاب اور حیوانات
مین شیر اور پرندون مین عقاب اور انسانون مین عالم باعمل بزرگ ہے اور وہ
سبسے بزرگ ہے - ۱۰ سرخ رنگ رج کا اور سفید ست کا اور سیاہ تم کا ہے
۱۱ جیو آتما کسی سے پیدا نہین ہوا ہے از خود موجود ہے لیکن اسکو بابت الفت

مین ہوں مولف جیسے تخم سے درخت اور درخت سے پہول اور پہول سے پہل اور پہل سے تخم ہوتا ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ پہلے تخم ہے یا پہل اوسی طرح گیان اور اوپاسنا اور کرم ہین اور ایک دوسرے کے محتاج حاصل مطلب تینوں سہی جدا ہے۔

۶ مہانارائن اُپ نکہد بیہہ سترا کبرتی نمبر ۲ اور جرجبیدیتی نمبر ۸ ہی

وحدت اور کثرت کے بیان مین

۱- اسبہ اوس بانی کا نام ہے جو ناپیدا کنار ہے اور درمیان مین تمام عالموں کے ھی اور لامکان سے بھی اونچا ہے اور جو بڑا سے بڑا فرض کرو اوس سے بھی ادہک ہے اور آپ ہی آپ ظاہر ہوا اور قایم بالذات ہے اور تمام نور ہے اور سب جانداروں کا صاحب ہے اور سب کے گہٹ مین چہپا ہی اور تمام سنسار اوسیسے پرگہٹ ہوا ہے اور اوسی مین لین ہوجاتا ہے اور سب دیوتاؤں کو اوس نے بڑائی دی ہے اور تمام ستارے اوسسے روشن ہین اور جمادات اور نباتات اور حیوانات اور انسان اور عناصر کثیف اور لطیف اور جو کچہہ نام اور صورت اور شکل اور رنگ غرضیکہ امکان مین آتا ہے اوس سے ہی ہے اور نتیجہ اعمال اور افعال کا بھی وہ ہے وہی صانع تمام مصنوعات کا ہے اور ہرن گربہہ اور پرجاپت اور مایا اور برہم اور پرش اور پرکرت اور آگ اور آفتاب اور چاند اور تخم تمام موجودات کا وہی ہے اور اوسیسے چہن اور پل اور گہڑی اور گہنٹہ اور دن اور رات اور صبح اور شام اور پچہہ زاید النور اور ناقص النور اور مہینے اور برس اور قرن اور فصل اور ابرا اور برق اور علم اور ادب اور دنیا اور آخرت اور نرک اور سرگ اور اعراف اور کشف اور کرامات جو کچہہ سب کا وہ صاحب ہے اور اوسکا صاحب یا صانع کوئی نہین ہے اور اوسکی کوئی صورت اور کوئی نام اور کوئی مکان نہین ہے - حیران ہون کہ کسطرح اوسکی نشاندہی کرون اور کسطرح تمکو دکہاؤن - وہ ان آنکہون سے نظر نہین آتا ہے اور عقل سلیم اور ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہے - ۲ نام اسکا اننت ہی یعنی سب سے پہلے ہرن گربہہ جسکو مجموعہ عناصر لطیف اور بسیط کہتے ہین اور عقل کل اور جبرئیل نام رکہتے ہین وہ اِس

درانجمن فرق و نہان خانہ جمع ✤ واللہ ہمہ اوست ثم بالعہ ہمہ اوست ✤
اور جو محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور متعینات کی الفت نکرے اور اونکو
فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ ہے اور نہ شوق بہشت اور اوسکی جان اور
جسم کو آفات دوزخ نکدر نکرین اور لذات بہشت مسرت ہی ندین کیونکہ جو ایسا
گیانی ہے وہ جاودانی ہو جاتا ہے اوس کو فانی اسباب کب اپنا اثر کرکے متغیر کرین
۱۶ ایک قسم کے گیانی ہوتے ہین جو نرگن کی دہارنا دہرتے ہین اور باطن پرستی کرتے
ہین - دوسری قسم کے وہ ہین جو سرگن کی اوپاسنا کرتے ہین اور بہشت اور دوزخ
کی بیم ورجا مین رہتے ہین - یہہ دونو ظلمات مین ٹہنگتے ہین واجب یہہ ہے کہ قوت
اور اکسی حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پہر گیان کو پہر فنا کو بہی فنا کردے
اور نرگن اور سرگن اور وحدت اور کثرت اور جیو اور ایشر سب کو ایکذات سمجہے اور
قال اور قیل سے منزہ ہو جاوے - ۱۷ جو نیک افعالی امید حصول نتیجہ کے کرتے ہین
اونسے وہ شریف ہین جو نیک افعالی کرتے ہین اور امید عوض پانے کی نہین رکہتے
اور مکت کی تمنا کرتے ہین اور سب سے شریف وے ہین جو تمنا کو فنا کرتے ہین ۵
بہمین عشق نرگوئین صلح کل کردم ✤ کہ عشق سوخت رگ و رلیشۂ تمنارا ✤ ۱۸-
جو مکت اور رستگاری کی آرزو کرتے ہین جب مرتے ہین اون کے اعضای جسمانی
مجموعہ عناصر کثیف یعنی پرجابت مین محو ہو جاتے ہین یعنی پانی اور رطوبت جسم کی
پانی مین اور حرارت آگ مین اور ہوا ہوا مین اور خاک خاک مین اور خلا خلا مین -
اور حواس ظاہری اور کرم اندری اور انتہکرن اور پران ہرن گربہ یعنی مجموعہ عناصر
لطیفہ مین ملجاتے ہین یہی مکت ہی - جو ایسے گیانی ہین مرتے وقت اپنے اعضا اونکی
باشارہ کہتے ہین کہ ہم تم سے کچہ محتاج مدد کے نہین ہین اور پرمیشر سے کہتے ہین
کہ ہمارے افعال کی نیکی اور بدی پر نگاہ نہ کر اور مکت کو عطا کر - پہر کہتے ہین کہ جو نور آفتاب
مین ہے اور جو مجہ مین نور ہے اور جدا کا سن ہے اور ذات مطلق ہے اور آتما و برہم
اور ہزاروں نام اور نشان اور اشارہ سے بدلتے اور تعینات سے منزہ ہے وہ

اپنے افعالون کے عوض
ترلوکی کا جانے - ظاہر کرم کانڈی وہی ہین جو سرگن روپ کو تعظیم کرتے ہین
سرگ کو جاتے ہین - اور راوپاشک وہی ہین جو سرگن روپ کو تعظیم کرتے ہین
اور سرگ لوک کی خواہش رکھتے ہین اور جوگی تصور خاص در لطیف کا کرتے ہین
اور درجہ بدرجہ تصور کو تبدیل کرتے ہین اور آواگون سے بری ہونے اور برہم
لین ہونے کو جوگ کی ترکیب ہی جانتے ہین اور گیانی وے لوگ ہین جو کسیکے پابند
نہین رہتے ہین - جو نفسانیت کو دور کرے اور تعصب کو چھوڑ دے وہ سمجھ
سکتا ہے کہ گیان اور راوپاشنا اور جوگ اور کرم کانڈ مثل اربعہ عناصر ہین جنکے
تمام شی موجود اور موسوم ہین - ان چارون کے اعتدال سے سعادت ہوتی ہے اور
افراط اور تفریط سے شقاوت جو بغیر گیان کے کرم کانڈی اور راوپاشک اور جوگی
ہین او نے دن اور رات کا بالکل کوشش دیتے ہین اور بہشت کی امید اور دوزخ کے
خوف سے لذات دنیا کو تلخ کر دیتے ہین اور جبان جسم کا حساب کیا کرتے ہین اور بدہین
ملتی - جو گیان کے ساتھ کرم اور جوگ اور راوپاشنا کرتے ہین وے فانی لذات اور
کل محسوسات کو اسباب او دیا جانتے ہین اور جب تک اسی دنیا مین زندہ رہتے ہین
جیون مکت کے درجے مین رہتے ہین اور جب قالب عنصری سے مفارقت کرتے
ہین بدیہہ مکت پاتے ہین ؎ دوزخ بد را بہشت مرنیکان را + جانان ما را
و جان ما جانان را + ۱۵ گیانی اوس چیز کو جو نام نشان اور رنگ اور بو رکھتا ہے
فانی سمجھتا ہے اور جسکو فانی جانتا ہے اوسکو پیار نہین کرتا ہے اور اوس چیز
اور چیز اکو جو جاودان ہے ہر شی مین موجود دیکھتا ہے پس جسکو عوام جا بجا اور
در بدر تلاش کرتے ہین وہ دل مین پاتا ہے اور لذت نہایت حاصل کرتا ہے
اور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے
ڈرتے ہین اونکو نادان سمجھتا ہے اور اون کے حال پر افسوس کرتا ہے کہ ایسے
سے نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین - گیان کا لازمہ یہہ ہے کہ نرگن اور سرگن اور
ظاہر اور باطن کو ایک ہی سمجھے اور بدیا اور راودیا کو ایک ہی تجلی کا شعبہ قرار دے

بزرگ ہوا اور بلندوں سے بلند ہوا اور خود وہ بہشت ہو گیا - عالم کے مردم
جہل اور نادانی سے واہیات خیالات کی رسی سے بندھے ہیں جب آتما کو پہچانے
وہ رسی آپ سے آپ ٹوٹ جاوے - ۱۱ جو احمق جگ اور دان اور پن کے
نتائج کی امید رکھتے ہیں وے اگیان یعنی مایا کے پھندے میں پھنسے ہیں اور تاریکی
میں بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہیں اور دنیا اور عقبی کو کھوتے ہیں - ۱۲ جو عمل
نیک نہ کرے اور بات عارفوں کی مانند بناوے اور دل کو پاک نہ کرے اور صورت
پارساؤں کی بناوے وہ نقال اور نابکار ہے اور اوس سے زیادہ کوئی احمق
نہیں ہے کیونکہ ان سے وہی بھی قصبات رکھتے ہیں جو اگلے جنم میں بدلہ ملنے کو
بھروسا کرتے ہیں - ۱۳ دان اور پن وہ ہے جو کسیکی عاجزی پر رحم کرکے
دیجے کا اگلے جنم یا بیکنٹھ میں بدلہ پانا بھروسا ہے وہ بیوپار ہے - دام پر صیاد
دانہ بچھاتے ہیں پرند اوسکو مہمان نواز سمجھ کے کھانا صواب سمجھتے ہیں آخر اپنی
گرفتاری کے بعد پچھتاتے ہیں - ۱۴ جو کہتے ہیں کہ کرم کانڈ اور اوپاسنا اور
جوگ کا طریق جدا ہے اور نتیجہ بھی اسکا اور ہے اور گیان علیحدہ ہے اور اسکا نتیجہ
بھی جدا ہے - وہی حروف آشنا ہیں معنی فہم نہیں ہیں حقیقت میں گیان اور
اوپاسنا اور کرم کانڈ کا نتیجہ ایک ہی ہے اور ایک دوسرے کے وابستہ -
گیان کے معنے ہیں جاننا حقیقت کا جو حقیقت کسی کرم کی نہ جانے اور جسکی اوپاسنا
کرے اوسکی تعریف نہ جانے واقف رہے اوس سے نہ کرم کانڈ درست ہو سکے نہ اوپاسنا
کرم کانڈ کے معنے ہیں نیک افعال اگر کسیکو علم معقول ہوا اور عمل نہ ہووے اور روح
فانی اشیا میں رہے اور پاجی ذاتی میں نہ وہ فقط گیان سے کچھ نتیجہ ہوا اور نہ اوپاسنا
ہے اور نہ کرم ہے - اوپاسنا کے معنے ہیں محبت صادق کہ دوئی درمیان سے
جاتی رہے جب تک یہہ تینوں کرم کانڈ اور اوپاسنا اور گیان ناقص ہے کامل
نہیں ہے - پس چاہئے کہ ان تینوں کو مثل تینوں دیوتاؤں کے کہ برہما بشن او
مہیش ہیں یا ویدوں کے کہ رگ بید اور یجر بید اور سام بید ہیں یکجا ... والا سمجھے

سخاوت اور شجاعت اور جگ اور پاٹ اور کرپا اور کرم بامید کسی نتیجہ کے کرتا ہے یا انعام دیتا ہے اور عوض اس جہان یا اوس جہان مین چاہتا ہے تو وا بسر لوک کو جاتا ہے اور ظلمت کی رسی سے لٹکایا جاتا ہے اور اپنا آرام اور مال مُفت کہوتا ہے گویا مجرم جُرم قتل نفس خود ہوتا ہے ۔ اور مستحقون کا حق جو غیر مستحقون کو دیتا ہے اور نیک افعال کا وقت بدافعالی مین صرف کرتا ہے یہہ گناہ اوسپر عاید ہوتا ہے ۔ اور وجہ ظاہر ہے کہ حیات واسطے ادراک معقولات کے ہوی ہے اور ادراک یہہ کہ جسنے آتما کو نہین پہچانا اور شکر نعمت الہی کا نہین کیا اور خدمت دنیا کے لوگون کی نہین کی اور جہوٹے ہیم رجا مین جہل اور نادانی سے رہا اوسنے اور ون پر ظلم کیا اور اپنے اوپر اظلام اگرچہ ہوشیار نادانون کو سبز باغ نتایج کی دکہلاتے ہین مگر ثبوت نہین رکہتے ۔ آتما لاثانی ہے اور بہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شئی مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اس کی حقیقت معلوم نہین ہوتی ہے اور حواس ظاہری اور باطنی اسکو نہین پکڑ سکتے ہین کیونکہ جس راہ کو حواس ایک گہری مین طے کرتے ہین وہ ایک پل مین قطع کرتی ہے ۔ اور اگرچہ جو تمام اعمال کا سبب ہے اور دینے والا نتیجہ افعالون کا ہے وہ بہی اوسی آتما سے موجود ہوا ہے اور اوس مین اور اوسکے قریب ہے اور کل شئی کے اندر اور باہر محیط ہے اور کسی سے متنفر نہین ہے ۔ اس وجہ سے اسکو نہ کسی سے محبت ہے اور نہ نفرت ۔ اگر دو شخص ہووین تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرے ۔ جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور الفت کس سے رکہے چونکہ یہہ ایک ہی ہے اس مین الفت اور نفرت کو مداخلت نہین ہے ۔ جو کوئی آتما کا گیانی ہووے وہ کل عالم مین اپنے تئین محیط سمجہے اور برہما اور بشن اور مہیش اور عذاب اور ثواب اور بہشت اور دوزخ سبکو اپنا ہی جسم تصور کرے اور ظاہر ہے کہ جو آتما ہوگیا وہ منزہ اور بے زوال ہوگیا اور صفات ایجاد اور ابقا اور فنا سے پاک ہوگیا اور اعمال کی قیود سے آزاد ہوگیا اور ہمہ دان ہوا اور بزرگون کا

یا ملکے جدا ہو جاوی جانے والے کو ہر حال مین غم اور حسد اور حسرت اور رشک
اور تپر دور ہے آرام اور اطمینان ہرگز نصیب نہ ہووے - ۶ دانشمند کو چاہیے
کہ اسکی حقیقت کو دلائل سے ثابت کرے اور جب اسکی ناپایداری متیقن ہو جاوے
اور سب طرح ثابت ہو کہ یہہ بجز نام اور صورت کے بے اصل ہے اسکو چھوڑ دوے -
جسکو اسکی حقیقت ظاہر ہوگی اوسکو یہہ بھی واضح ہو گا کہ جو کچھہ ہے آتما ہی ہے اور
سوای آتما کے کوئی اور جاودان نہین ہے اور نہ موجود ہے - ۷ انسان کی
عمر طبعی سو برس کی ہے اگر عمر طبعی بھی نصیب ہووے دنیا کی لذات کیطرف میل نکرے
اور نیک افعالی کو نچھوڑے اور خلق خدا سے نیک سلوک کرے اور حواس ظاہری اور
قوائی انفعالی کو حکمت نظری اور عملی کیطرف لگائے رہے اور تن اور من اور دہن
اور زبان اور زمین اور زر سے آتما کی دھارنا کرے اور جاپ اور تپ اور دان اور
پن جو کچھہ کرے آتما کیواسطے کرے کہ آتما کے پرسن ہو لیسے سب دیوتا قابو مین ہو جاتے
ہین اور کسی نیک افعالی کا نتیجہ اس عالم مین اور اوس عالم مین جسکے آنیکا گمان ہے خواہش
نکرے یہی گیان ہے اور یہی دہیان اور سوچ اور بچار ہے اور اسی سے دیہہ مکت
اور بدیہہ مکت ہوتی ہے اور یہی سب سے عمدہ راہ ہے - ۸ جو کوئی نیک افعالی
بغیر طمع عوض کے کرے گا اوسکو کبھی نقصان نہ ہو گا اور جب ہو گا نفع ملیگا کیونکہ
نقصان اوسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور دنیاوی جسکو نفع کی
غرض ہی نہین اوسکو نقصان کی آفت بھی نہین ہے پس جو اتفاق سے یا خدا کی
مرضی سے اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین محسوب ہو گا اور اسی سمجھہ سے مکت ہوتی ہے
اور ایسی سمجھہ والے کو بدفعلی سے جو سہواً اور خطاً ہو جاوے ضرر بھی نہین ہوتا ہے
کیونکہ ضرر وہ ہے جیسے غم اور افسوس ہو لیسے گیانی کو خوشی اور اندوہ کچھہ نہین
ہوتا ہے اور تحسین اور آفرین کچھہ کم اور بیش نہین کرتی ہے پس جو پیش آویگا مثل
عمر گذران کے گذر جاویگا اور اسکی حالت مین تغیر نہ ہو گا - جو کوئی ریاضت اور
عبادت اور دان اور پن اور بیتیر تپ اور پرستش اور تعظیم اور تواضع اور تعلیم اور

اوودیا کے سے ہین آتمانے جو کہ حق ہے اسمین مقام کیا اس سبب سے یہہ آتما
مشتبہ ہوگیا اور نام اور صورت راست نما ہوگیا۔ حاصل کلام یہہ ہے کہ دونو
مشتبہ ہوگئے ہین لیکن آتما فضیلت سے بطرف رذیلت ۴ گئی ۔ ۴
صاحب علم اور عقل کو چاہیے کہ حق اور باطل مین تمیز کرے اور غیرت کو یقین
سے بدلے اور جو جھوٹ ہے اور سچ کی صورت پر نظر آتا ہے بآنکہ اوسکی کچھ
حقیقت ہی نہین ہے اور وجود بھی نہین ہوا ہے فقط اپنے ہی تصور سے
اپنا دل اوس کی رستی سے بندہا ہی اوسکی لوازمات کی خواہش چھوڑ دے اور دل
کو اوسکی طرف جانے نہ دے پہر حق کیطرف متوجہ کرے اور دل کو آزادی سے
رکھے کہ کسی چیز سے دل بستگی نہو پہر سب لذت نیک وضعی سے حاصل کرے
مگر کسی فانی شے پر مائل نہو وے ۔ ۵ لذات اور ذوق دنیا اور محسوسات
سب باطل راست نما ہین اور قلب سب عالم کے اسکی طرف متوجہ ہین خوب سمجھو کہ
یہہ دنیا نہ کسیکی ہوئی اور نہ ہے اور نہ ہوگی اور اس کی لذات سے کوئی سیر نہی
نہین ہوتا ہے اور اس کی عادت اور رسم یہہ ہے کہ اس سے کوئی خوش نہین
رہتا ہے ۔ اور عادت یہہ ہے کہ جسکو کچھہ دنیا کی لذت ملتی ہے وہ زیادہ حریص
ہوتا ہے اور حرص سے غم ہوتا ہے اور غم سے تکلیف پاتا ہے ۔ اور جسکو
لذت کم حاصل ہوتی ہے وہ حسرت سے مرتا ہے اور بیقراری سے تڑپتا ہے
اس دنیا کی عادت جبلی ہے کہ ایک کے بلاتے ایک کی بغل سے نکلتی ہے اور دو
کسی بغل کو گرماتی ہے ۔ جسکی بغل مین جا بیٹھتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہہ ہمیشہ سے
رفاقت کریگی اور میرے ہمراہ ستی ہوگی مگر یہہ گھڑی یا پل مین اوسکو زہر کہلا
بگا میرے سے آنکھہ لڑاتی ہے اور اسکا شعار بیوفائی ہے اور وہ عورت
جسکا اعتبار کرنا نہ چاہیے جو کوئی اسکو ہزار تردد سے پاوے تو بھی ناقص اور
ہاتھ مین آوے اور ہنوز اسکے ناز اور غمزہ سے سیر نہ ہووے کہ یہہ مثل سیماب
کافوری اوڑ جاوے ۔ جو اسکو حسین سمجھے اور اس سے دل لگاوے اوسکو یہہ

۱۱- جو کوئی مثل بہرگ کی ریاضت کرے یعنی جو ہونکو تحقیقات معقولات میں
لگاوے اور حرکات جہلا سے انکا وقت ضائع نکرے اور اعلے سے اعلے کی تلاش
کرتا رہے اور جسکو فانی سمجھے اوسکو چھوڑتا جاوے وہ کمال کو حکمت نظری اور عملی
کو پاوے اور تعینیں ترلوکی کی بنیاک راہ سے خود بخود دیاوے - اسی کا نام برہم
بدیا اور علم الہی اور توحید اور حکمت نظری اور حکمت عملی اور کشف اور اشراق
اور روپ ہے **مولف** ظاہر ہے کہ جسنے معشوق کی صورت دیکھی نہ ہووے
وہ عاشق صادق کیونکر ہووے اور اوس کے سینہ میں کسکی صورت جلوہ دیوے
اسواسطے ضرور ہے کہ پہلے معشوق کی صورت جیسی کہ ہے اچھی طرح دیکھہ لے اور ظاہر ہے
کہ جب بے نظیر جمیل کو دیکھے عشق ہووے اور جب عشق کامل ہووے معشوق سے
عاشق کا وصل ہووے جو فعل درمیان میں عاشق اور عشق اور معشوق کے تھا
ہلاک حروف اور اعراب عشق کے ہیں سب ہی فنا ہو جاویں اور وہ رہے جو بیان
باہر ہے - ۱۲ عالم اور عامل اس راہ کو چاہیے کہ جس غذا اور لباس اور شراب
اور حرکت اور عادت سے کسی متنفس کو رنج اور کدورت اور ملال اور نقصان
پہونچے وہ نکرے اور خیر و اور کل میں ایک ہی نفس کو نفس انسانی اور حیوانی
وغیرہ سمجھے - ۱۳ اس نوع کی ریاضت کرنیوالے کو چاہیے کہ ہر فعل میں حفاظت
اعتدال کی کرے اور افراط اور تفریط کو استعمال میں نہ لاوے - ۲ - کہانے کو
اعتدال سے کہاوے نہ اتنا زیادہ کہاوے کہ اگلنے لگے اور نہ اتنا کم کہ ناتوانی سے
اگر گر پڑے - ۳ اور غذا کی مذمت کرنا نہ چاہیے کیونکہ پران غذا سے زندہ رہتے
ہیں اگر غذا نملے پران جاتے رہیں اور جب پران نرہیں جسم کسی کام کا نہیں
رہتا ہے اوسوقت حواس ظاہری اور باطنی سے بھی کچھہ فعل نہو سکے اور قوا افعالی
بھی اپنے فعل سے عاجز رہیں پہر جس کام کے سرانجام کو یہ انسان مخلوق ہوا ہے
اوسکے سرانجام سے عاجز ہووے اور جیسا خدمت معینہ کے سرانجام سے قاصر
کامل ہووے شرف انسانیت نہووے اس وجہ سے حکما اور عقلا کہتے ہیں

لیکن یہ بھی ایک مخلوق ہی ہے یہ خالق کل کا نہیں ہے تو دبیر برہم کی جو
صفت ہے وہ بھی سمائی نہیں ہے کہ یہ نطق کیا کیفیت ہے یعنی کو متوجہ ہوا
اور امکان بشری تک فکر کیا یقین معلوم کیا کہ اگرچہ اسکو انواع اور اقسام
سو علم و دانست سے شرف ہے اور نفس ناطقہ جب سے شرافت ہے اور نفس حیوانی
اور نباتی بھی اسکے ہمراہ ہیں اور علم اور عمل سب اس سے ہوتا ہے اور ادراک عبودیت
اور بدن کو یہ ہی سرانجام کرتا ہے مگر تھوڑی غلت سے تعلق معدوم ہو جاتا ہے
اور اسکی قوت جاتی رہتی ہے پس یہ بھی برہم نہیں ہے کیا ہوا کہ غذا اور دیران
ریاضت اسکے سبب سے حاضر ہیں ۔ جب بہرگ نے بار بار ریاضت کران چیزوں
چیزوں اپنی تلاش کر مطلب کو نایاب ریاضت جیکیا میں مصروف ہوا
اور کشف اور اشراق کو کام میں لایا تب ظاہر ہوا کہ جو کچھ محسوسات میں آیا
پایا ہے اور نفی و اثبات میں سماتا ہے اور حدوث و قدم کہلاتا ہے
اور نام اور نشان رکھتا ہے وہ سب موضوع اور مصنوع ہے اور مصنوع
ہے اسکو فنا بھی ہمراہ ہے وہ جو منزہ سب سے ہے اور صانع سب کا ہے
وہ احاطہ زبان و بیان میں محیط نہیں ہوتا بلکہ ورد ریاضت اور عبادت اور
دل اور دین سے قابو نہیں ہوتا ہے ۔ جب بہرگ کی حیرت رفع ہوئی
یقین ہوا کہ جو محسوس ہے اور جو ایسے نشان دیا جاتا ہے خواہ وہ
اور ادراک اور وہم ہے خواہ عبد اور عبادت اور معبود ہے خواہ عاشق
اور عشق اور معشوق ہے خواہ بجملہ حرف اور اسم اور فعل ہے وہ سب نتائج
عقول اور حواس ہے اور یہ تربیت بعد موت کے اور وہ یہ برہم نہیں ہے اور جو
سب سے منزہ ہے وہ برہم ہے جب یہ وہی نے سمجھا اور حق الیقین
اس پر ہوا کمال خوش ہوا اور اپنے سرور میں آپ ہی محو ہو گیا غرض کہ عین
سرور ہو گیا کیونکہ آپ یعنی خودی سے واقف ہو گیا کیونکہ یہی ہے
یہی انتہا نظر اور امکان بشر ہے اور وصال تو چھٹا ان سے بالاتر ہے

۲ پہرگ نے بہت دیر تک فکر کرکے سمجھا گو کہ کچہہ شک نہین کہ غذا سے تمام جاندار زندہ ہوئے اور قایم رہتے ہین اور اسی مین فنا ہوجاتے ہین لیکن یہہ صانع نہین ہے اور مصنوعی شی ہے - برہم کہ تمام صفات سے منزہ ہے اور صانع تمام مصنوعات کا ہے وہ یہہ نہین ہے اس سے افضل ہے - ۳ پہر پہرگ نے پران کی ماہیت مین فکر کیا اور سمجہا کہ پران غذا سے زندہ رہتے ہین اور غذا سے جدا ہوتے ہین اور اسمین تمام ہوتے ہین اگرچہ پران کے سبب سے تمام جاندار حرکت کرتے ہین اور نباتات نشو و نما رکہتے ہین پس یہہ سب سے اشرف ہے مگر یہہ بہی قایم بالذات نہین ہے بلکہ قایم بالغیر ہے اس وجہہ سے اس پر برہم کا اطلاق نہین ہوسکتا ہے - ۴ پہر بینائی کی فضیلت کے ادراک مین غور کیا اور بہت تامل سے سمجہا کہ بینائی سب سے بڑی نعمت ہے اور اوسکی مدد سے تحت الثری سے فلک الافلاک تک نظر آتا ہے اور شش جہت عالم مین انسان سیر کرتا ہے - اور ماضی اور مستقبل اور حال کے واقعات سے علم پاتا ہے اور حکمت نظری اور عملی پر قادر ہوتا ہے اور پانچ گیان اور اویاسنا اور کرم کو سمجہتا ہے لیکن یہہ بہی جوہر نہین ہے بلکہ عرض ہے پس اسکو برہم سمجہنا بہرم ہے اور عقل سے دور ہے - ۵ پہر شنوائی کی عظمت مین غور کیا اور ہر طرف فکر کو دوڑا کے سمجہا کہ دور اور نزدیک کا حال اسکے سبب سے سنا جاتا ہے اور عالم اور جاہل کا بیان اس کے وسیلہ سے تمیز ہوتا ہے اور شش جہت عالم کا یہہ دیکہتا ہے اور جیسی فضیلت آنکہہ کو ہے ویسی اسکو بہی ہے مگر یہہ بہی برہم نہین ہے اور فنا شدنی ہے اور منجملہ تعینات کے ہے اور ایک حس منجملہ حواسون کے ہے - ۶ پہر دل کی حقیقت کے سمجہنے کو بہت زیادہ ریاضت کرکے غور کیا تب علم ہوا کہ درحقیقت فنا اسکی صحت اور سلامتی کو موضوع ہوئی ہے اور پران اسکے مہمات کے سرانجام کو اسمین مقیم ہین اور بینائی اور شنوائی وغیرہ حواس ظاہری اور باطنی سب اسکے فرمانبردار ہین اور اسکے خدمت گذار اور اس دل کا قدر سے زیادہ قوت ہے کہ معدوم کو موجود اور موجود کو معدوم کرتا ہے

اسمین آجاتی ہے عین سرور ہوجاتا ہے اور ایسا بہر کے لبالب ہوجاتا ہی کہ چارون
طرف ڈہلک ڈہلک چہلنے لگتا ہے - ۱۲ جو کوئی چاہے کہ بہشت کی آرام حاصل
کرے اور اعراف کی سیر کرے اور دوزخ کی آفات اور مکروہات سے محفوظ رہے اور
جمادات اور نباتات اور حیوانات ناطق و مطلق پر حکومت کرے اور فضیلت پاوے
اور تینون عالم کو تسخیر کرے اور دیوتا اور ملایکہ سے بزرگی پاوے اور دشمنون کو
دفع کرے اور دوستون کی مدد کرے اور صانع صنعت سے وصل کرے وہ حواس
ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی کو قابو کرے اور ونکو محسوسات کیطرف
جانے سے روکے پہر مراد حاصل ہے - ۱۳ یہہ ترکیب اور سب ترکیبون سے
نہایت آسان ہے = اور ہمیشہ کی برت رکہنے اور ہر وقت تیرتہہ کی فکر مین رہنے
اور بار بار غسل کرنے اور نوع بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دہیان
کرنے اور ستعد کی اوپاسنا کرنے اور دہارنا دہرنے اور لوازمات جگ وغیرہ
کے مہیا کرنے سے سہل ہے - اسکو تہوڑی امداد علم اور عقل کی مطلوب ہے اونکی
چیز کی ضرورت نہین ہے **مولف** یہی خلاصہ چارون بید کا ہے اور تمام
معقول اور منقول کا ۞

۴ ہرگ بلی اوپنکہد یہہ سترہ اگہیر متن نمبر ۳۹ اور ترجمہ بید متن نمبر ۱۱

آخرت کے اسباب اور برہم کی تعریف مین

۱- ہرگ نام ایک رکہیشر تہا اوسنے اپنے باپ برن سے کہا کہ سب سے بہتر جو برا ہے
وہ مجہے بتا - باپ نے جواب دیا کہ سب سے بڑا برہم ہے کہ اوسیسے تمام موجودات
ظاہر ہوئین اور اوسی سے قایم مین اور آخر اوسی مین محو ہوجاوینگی - اور وہ پہہ
چیز کی اجتماع سے پایا جاتا ہے اور جو منتہا سے کلام اور خیال ہے وہی برہم ہے
۱- غذا ۲- پران ۳- بینائی ۴- شنوائی ۵- دل ۶- گویائی - امداد اسکے پانے
اور اوسکے فراہم کرنیکو ریاضت جزو اعظم ہے لیس سمجھے چاہیئے کہ اپنے دل کو
اوسکی حقیقت کے سمجھنے مین لگاوے اور ہمہ تن اوسکے حاصل کرنے کو مصروف ہو

اسی دل کے خوش کرنے کو ظاہر ہوئے ہین جو کہ لذات بہشت کو روحانی اور
مکروہات دوزخ کو بہانک ہین ۔ ۷ اسی دل سے وہ حرکتین ہوتی ہین جو جہنم کو
کشتان کشان لیجاتی ہین اور نعماے دنیا او عقبی سے محروم رکھتی ہین ۔ اور
اسی دل سے وہی کام ہوتے ہین جسنے سچا بادشاہ کونین کا ہوجاتا ہے ۔ ۸
صاحبان علم اور عقل اور کشف اور کرامات کے دل کو چراغ جسم کا اور آفتاب
جسم کا اقرار دیتے ہین اور تاکید سے کہتے ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دے
اور لذات محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہہ وہی ہے جو کہ سب سے اعلے موسوم ہے
اور سب کا صانع مفہوم ہے اور کل موجودات مین محیط ہے ۔ اور جوہر بسیط
اور لاتعین ہے اور اوس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور منتہا ہے
کلام اور مقام اور نشان ہے اور بخشنے والا بہشت کا نیک کارون کو اور ڈالنے
والا دوزخ مین ستمگارون اور بدکارون کو ہے ۔ ۹ جو نام اور شکل اور رنگ اور
بو اور مزہ اور نشان رکہتا ہے اور لفظ اور لغت اور حرف اور ضمیر مین آتا ہے
اور موت اور بیہوشی اور پریشان کی قید مین مبتلا ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے
اور دل مین محسوسات کی آتا ہے اور اس طرح ثابت ہے کہ جو داخل محسوسات مین سے
وہ فانی ہے ۔ ۱۰ یہہ دل اوس جنگ کا گہوڑا ہے جسکا نام مست ہوتا ہے
اوسکے رنگ بید اور جسم بید اور شام بید شکل دہری کے ہین جیسے کہ پیراتی ہین
اور تمام حواس جاندارون کے بچاتے اور بہانے جولاہے کے ہین ۔ یہہ دل
رتہبان تینون عالم کا ہے اور اسکے ہاتہہ مین تسمی اون گہوڑون کی ہے جسکا نام
حواس ہے ۔ یہہ جسم رتہہ ہے اور حواسون کے گہوڑے اسکو کہینچتے ہین ۔ پس یہہ دل
اس رتہہ کو ان گہوڑون سے جسطرف کو چاہتا ہے لیجاتا ہے ۔ ۱۱ یہہ سمندر نہایت
عمیق اور عریض اور طویل ہے وہ بھی پانی سے بہر جاتا ہے یہہ دل باآنکہ نہایت چہوٹا
ہے اگر کبھی اوسکی طرح پُر نہین ہوتا ہے جب تک اسمین خواہش لذت محسوسات
کی رہتی ہے جب شہوت لذات محسوسات اسمین سے نکلجاتی ہے اور علم اور عقل کی روشنی

ان وجوہات سے بھی یقین ہوتا ہے کہ یہ دل سب سے ملا یا وہ شریف ہوا اور بے نظیر
اور بسیط اور قادر محالات پر ہے ۔ فقط جہل اور بے تمیزی نے مغلوب شہوت
اور غضب کا ہو کے محسوسات کی لذات میں پھنس رہا ہے اگر یہ چیز کامل پاوے
اور علم اور عقل سے بہرہ ور ہووے تو کمال کو پہونچ سکتا ہے اور امکان انتہا تک
جا سکتا ہے ۔ ۲ ۔ حالت سکینت دونوں یعنی اشغال اور افکار محسوسات کا
نہیں رکھتا ہے اور کمال سرور اور استغنا سے وہ وقت قطع کرتا ہے اور دنیا اور
عقبی یعنی سب سے بے خبر رہتا ہے کہ اگر اسکی بغل میں سانپ آن بیٹھے یا کوئی خنجر
اوسے کچھ پرواہ نہیں کرتا ہے اور خبر بھی نہیں ہوتا ہے اور یہ سینے سے [illegible]
لذت ہے ۔ ۳ ۔ لیکن سکینت اور اسمیں فرق ہے جو حالت سکینت میں جو عقل [illegible]
اور مسرور ہوتا ہے سبب اوسکا جہل اور کاہلی ہے اس سبب سے وہ نعمت تھوڑی
دیر میں جاتی رہتی ہے یعنی جب سوتے سوتے جاگ اوٹھتا ہے اور [illegible]
میں جو لازمہ جاگرت اور سپین کا ہے مبتلا ہو جاتا ہے ۔ حالت [illegible]
پہونچتا ہے وہ حالت جاگرت اور سپین میں بھی وہی لذت لیتا ہے جو سکینت میں
یعنی ہے اور کبھی اس لذت کے احاطہ سے باہر نہیں ہوتا ہے سبب یہ ہے کہ علم اور
عمل سے یہ مرتبہ ملتا ہے اور گیان کی آگ ہی جہل اور [illegible] کا تن بدن جل
جاتا ہے پس اس کمال لذت پاتا ہے ۔ یہی دلیل سے ثابت ہے کہ دل کو [illegible]
قدرت ہے کہ اسکی بڑی عظمت ہے اور یہ تمام قوائے انفعالی اور حواس ظاہری اور باطنی
اسکے محکوم اور فرمان بردار ہیں اور یہ ہی بات ہے ۔ ۵ ۔ اگر یہ دل علم معقول حاصل
کرے اور افعال پسندیدہ اختیار کرے اور حکمت نظری اور عملی کو دستور العمل
کرے تو اوسکو تمیز ہونا ممکن ہے کہ کونسی لذت فانی اور عارضی ہے اور کونسی
[illegible] ابدی اور لازمی ہے اور وہ ہستی کی حقیقت کو مفصل اور مجمل اوسکو دریافت
[illegible] ہے کہ کچھ سننے اور دیکھنے اور کچھ [illegible] کرے اور کچھ فرشتے اور [illegible]
[illegible] سمجھے اور پھر عمل کرے ۔ ۶ ۔ اتنا ہمارا [illegible]

عیش اور طرب کے ہنستا اور خوش ہوتا ہے اور کبھی یہہ اپنے تئین صاحب تمام نعمتون اور شرف سب فضیلتون ظاہری اور باطنی کا سمجھتا ہی اور نہایت تجبر کرتا ہی کہ میری برابر کوی نہین ہے بلکہ ہوا بھی نہین - اور کبھی اپنے تئین حد سے زیادہ ناچیز اور حقیر سے حقیر تصور کرتا ہے - کبھی اون فعلون کے کرنے کو متوجہہ ہوتا ہی جنسے نفع خاص اور عام کو پہونچتا ہے اور مضرت کسیکو نہین ہوتی اور اسکے مہمات دنیا اور عقبی کو مفید ہوتا ہے - کبھی ایسی فکر کرتا ہے جس سے تمام جہان کے عیش اور آرام کو بربادی ہو اور اسکی دنیا اور عقبی دونو خراب ہو جاوین - کبھی اون چیزون کو نہین دیکھتا ہے جو آنکھہ کے روبرو دہری ہین - کبھی اون چیزون کو دیکھتا ہے جنکا کبھی وجود بھی نہین ہوا اور نہ ہوگا - ایسے وجوہات سے قیاس مین آتا ہے کہ اسکو بڑی قدرت ہی اور یہہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ اسکو علم اور عقل اور شوق عمل نیک کا ہو اور صحبت عالمون اور عاقلون اور نیک افعالونکی میسر ہو - اگر سب سامان علم اور عمل کا بہم ہو جاوے تو ممکن ہے کہ حالت جاگرت مین سیر عالم قدسی کی کرے اور منتہای مراتب تک پہونچے - ۲ دوسرے دل حالت سُپن یعنی خواب مین ہزارون کوس دور جو واقع ہوتا ہے وہ دیکھتا ہی اور سُنتا ہی - اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہے اوسکو بہت مُدت پہلے دیکھتا ہی اور سُنتا ہی - اور غیب کی آواز سُنتا ہے اور لوح محفوظ کے نقش اور نگار دیکھتا ہے - اور عجیب و غریب صورت مکروہ اور مرغوب از خود بنا لیتا ہے اور بے پرون کے اُڑتا ہے اور بغیر علم شناوری تیرتا ہے - حال آنکہ اپنے جسم اور مکان کو نہین چھوڑتا ہی ہزارون کوس جاتا ہے اور ہر قسم کے فعل کرتا ہے اور ہر عضو اور حس سے اوسکا کام لیتا ہے - اور جسطرح حالت جاگرت مین ہر کام کو کرتا ہے بجنسہ حالت خواب یعنی ملکوت مین کرتا ہے - اور باوجود نہ حاضر ہونے دوست اور دشمن کے خود بخود مسرور اور مغموم ہوتا ہی اور لڑتا ہے اور جھگڑتا ہی اور بھاگتا ہے اور مرتا ہے اور مارتا ہے اور جایز اور ناجایز فعل کرتا ہے

رسائی کا ارادہ کرنا۔ ۳ نیکنامی کی خواہش ہونا اور نیک افعالی کیطرف رجوع
کرنا۔ ۴ نیک افعالی کو بہتر جاننا اور بد افعالی کو معیوب سمجھنا۔ ۵ دولت کو
باعث انتظام مہمات دنیا کا جاننا اور بطور واجبی حاصل کرنا اور راہ نیک مین
صرف کرنا۔ ۶ آزادی کا دلمین قرار پانا اور ناپائداری دنیا کا ذہن نشین ہوجانا
مولف۔ بغیر علم کے عالمون کی زبانی **سُننے** سے اور بغیر جانے معنی اور مُدعا کے
فقط الفاظ کے پڑہنے سے کچھہ نتیجہ حاصل نہین ہوتا ہی اور بغیر علم کے بیم اور رجا ہرگز
دل سے نہین جاتا ہے اور کیسا ہی زود فہم اور تیز ہوش ہو مگر بغیر علم کے کسی کام کے
لائق نہ ہوگا۔ جیسے کہ ہیرا اور لعل جب کہان سے نکلتا ہے جو اوسکا جوہر ذاتی ہے
اوسمین رہتا ہے مگر جب تک سان پر رکہا نہین جاتا مثل کنکر اور پتہر ناقص کے
بیکارہ ہوتا ہے حیف ہے اوسکی سمجھہ پر جو اپنے دوستون اور عزیزون اور
رفیقون کو جہالت سے نہ نکالے اور سخت ناقص وہ ہی جو جاہل کو جہل بسیط سے
جہل مرکب کے جنگل مین گہما دے۔ دنیا اور عقبی مین کوئی یار اور آشنا اور گرو اور چیلا
کسی کے رنج اور راحت کو تقسیم کر نہین لیتا ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ جب کسیکو چوٹ
لگتی ہے اوسکے درد کو کوئی بانٹ نہین لیتا دو تو بالک تینون عالم مین دستگیر اور
شفیع یہہ علم ہے اور تینون عالم کا دشمن جہل سخت نادان ہے وہ جو دوستون سے
نفرت اور دشمنون سے اُلفت کرے اور مستحق کا حق غیر مستحق کو بخشے اور سانپ کو آستین مین پالے

۳	تیوسنکلپ اوپنکہد یہہ سترا کبر مین نمبر ۱۲۲۔ اور مجمر بید مین نمبر ۷ ہی

دلکی تعریف مین

ا۔ یہہ دل حالت بیداری یعنی جاگرت مین اون مقامون کی سیر کرتا ہی جہان
آنکہون کو رسائی نہین ہے اور نہ کانون کو پہونچ اور نہ کسی حس محسوس کرنیوالی کو
وہان جانے کی امکان۔ اور باوجود اسکے کہ کوئی شی مکروہ اور نامرغوب اس کے
روبرو نہ ہو وسے اور کوئی اسکو کسیطرح نہ ستاوے آپ سے غم اور اندوہ مین
مبتلا ہوکے رونے اور ٹہنڈی سانس لینے لگتا ہے۔ اور کبھی باوصف نہ مہیا ہونے سامان

پوشیدہ ہی مگر جہل کو زوال شدنی ہے علم کو زوال کبھی ہونے والا نہین ہے
۲۷ کیل یعنی گیانی بمعنی حکیم وہ ہے کہ اوسکا تعین کو سبب پیدائش اس عالم کا جانے
۲۸ اعتدال تینون صفت سے کہ کوی افراط اور تفریط بین نہ ہو بہشت کی صورت
عیان ہے - ۲۹ جیوآتما کی تین راہ ہین - ا جیوآتما انگشت کی برابر دلمین مقیم ہے
اور آفتاب کی مانند روشن ہی مگر قیدمین انانیت اور خواہش اور غضب کے ہے
بعضے دلون مین خلقی اور طبعی روشنی کم ہے جب انکو علم ہوتا ہی وہی روشنی بسیط
ہوجاتی ہے - جیوآتما صفت مرد اور عورت اور مخنث کی رکہتا ہے اور جیسے جسم
مین تصرف کرتی ہے ویسی ہی عادت قبول کرتی ہے - جیوآتما محسوسات سی تعلق بدن
کا کیا کرتا ہے اور غذا سے نطفہ پیدا ہوتا ہی اور نطفہ سے بدن بنتا ہی اور بعد مرنے
کے جیسے عمل جسکے ہوتے ہین وہ ویسا پانے نتیجہ کے ویسا مقام اوسکو ملتا ہی ۲ بعضے
نادان دانائی کا دعوی کرکے کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہے - ۳ بعضے
کہتے ہین کہ اتفاق سے یعنی اچانک پیدا ہوا ہے - یہہ دونون غلط فہم ہین جب
دل کو ملوثات سی صفائی ہوتی ہے تب حقیقت اسکی کہلتی ہے - ۴۰ دلکی صفائی
کو ایک گرو کرنا چاہئے - دوسرے گرو پر اعتقاد اور بید اور شاستر پر یقین اور برہم
کی تصدیق - تیسری دلیل اور برہان کے ساتہہ گرو سے راہ راست کو لینا -
چوتہے تحقیقات مین راہ حق کے مستغرق اور مصروف رہنا - پانچوین کسی پر حسد
نکرنا اور سرد اور گرم زمانہ کو یکسان سمجہنا اور سہنا - ۴۱ جسنے کثیف اور لطیف
اور نیک اور بد کو اعتدال تینون صفت کا سمجہا وہ اعمال نیک اور بد کی
قیود سے مبرا ہوگیا اور جاگرت یعنی ناسوت اور سپن یعنی ملکوت اور سکہپت یعنی
جبروت کے مقامات سی بلند ہوگیا اور کثرت سی وحدت مین جا پہونچا اور قسمت پذیر
نرہا غرض وہ مقام مین پہونچا جسکا نام تریا یعنی لاہوت ہی - ۴۲ توفیق دینے والے
ثواب کے اور محفوظ رکہنے والے عذاب سی یہہ ہین - خدا کو صانع اور مالک اور قادر
اور صاحب عالم اور عالمیان کا جاننا - ۲ عمل نیک کا شوق ہونا اور علوم کو دوست

فرض کرو اور ایک کا نام پرند اور دوسریکا نام سایہ رکھو جسکا نام عکس ہے
وہ اعمال کا نتیجہ پاتا ہے یعنی اوس درخت کے پہل کہاتا ہے جسکا نام
پرند ہے وہ کچھہ حرکت نہین کرتا ہی فقط تماشا دیکہا رہتا ہے - عکس نتیجہ
اعمال کا لیتا ہے اور میوے درخت کے کہاتا رہتا ہے اور اپنے صاحب سے
غافل رہتا ہی اور نادانی سے انواع اور اقسام کے توہمات اور بیم اور رجا اور تردد
رکہتا ہے - جب وہ نادانی سے باہر ہووے اور اپنے صاحب کو پہچانے معلوم
کرے کہ مین جیو آتما ہون تب پرم آتما ہو جاوے - عکس پران ہے اگر اسکو
علم ہو کہ مین پران ہون تمام قیود سے باہر ہو جاوے کہ مایا کے سبب سے آتما خود
مظاہر کی قیود مین مبتلا ہو رہا ہے - ۳۳ مایا اجتماع تین صفت سی مراد ہے
یعنی ست اور رج اور تم سے جسکو شہوت اور تمیز اور غضب کہتے ہین اور صاحب
انکا وہ لاثانی اور بے نظیر ہے جیسے بروز پیدائش سب ظاہر ہوتی ہین اور
بروز قیامت سب اوسمین محو ہو جاتے ہین - اور ہرن گربہا اور رات اور دن
وہی ہے اور دو پانو والا اور چار پانو والا بہی وہی ہے - جسکو ایسا علم ہووے
وہ کسکے واسطے جگ کرے کیونکہ جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہے اوسیسے ایسی سمجھہ والا
اعلی اور اکبر ہے کہ اس سمجھہ کے سبب نور لاثانی سے احدیت ہوتی ہے - ۳۴
جسنے اوس نور کو پہچانا وہ تمام قیود سے آزاد ہوا لیکن جب تک تمام محسوسات
کا خیال دل سے جاتا نرہے وہ نور دلمین نہین سماتا ہے - اور عقل کل کو حرکت
دینے والا بھی وہ ہے - ۳۵ مین نادانی کی آفات سے ڈر کے اوس سے پناہ
مانگتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ مجھے اور میرے عیال اور اطفال اور دوستون
اور رفیقون کو نادانی کے مکروہات سی پاک کر موءلف - مین اپنے دشمنون کے
واسطے بہی یہی دعا مانگتا ہون کہ جب اونسے نادانی جاتی رہے خلق کے دوست ہو
جاوین اور جب عام سے یکسان سلوک کرین پہر کسیکے دشمن کیون کہلاوین
۳۶ عارف اور جاہل کے جیو آتما سے وہ منزہ ہے اور انہین کے جیو آتما مین

حالتون جاگرت اور سپن اور سکہپت اور تریا مین اس شہر کی سیر کرتا ہے
باآنکہ ہر وقت شہر کی سیر کیا کرتا ہے شہر سے جدا ہے اور شہر کا حاکم ہے -
جیو آتما نہ آنکہہ ہے اور نہ کان اور نہ ہاتہہ ہے اور نہ پانو اور نہ کوی عضو مگر
سب کے افعال کی طاقت رکہتا ہے اور وہی سبکی اصل اور سب کی طاقت ہی
اور تمام عقلا اور علما اول روز سے اسی کی تعریف اور توصیف اور تصدیق
کرتے رہے ہین - اور اسکے علم سے ہر قسم کا غم اور ہر نوع کا ملال اور خوف جاتا
رہتا ہے - ۲۹ وہ پُرش نہ پیر ہے اور نہ جوان اور نہ اوسکا اول ہے اور نہ آخر
اور نہ کوئی اوسکا شریک ہی نہ سہیم باوجود اس صفت کے اشکال گونا گون سے
ظاہر ہو رہا ہے اور آگ اور آفتاب اور چاند اور ہوا اور پانی اور ثوابت اور
سیارہ اور عرش اور کرسی اور لامکان اور ہرن گربہہ اور پرجاپت
وہی ہے دوسرا کوئی نہین ہے - یعنی ہرن گربہہ اور پرجاپت وغیرہ اسما ہی
صفاتی ہین کوئی شی مجسم علیحدہ نہین ہے ۳۰ عورت اور مرد اور مخنث
اور بیٹا اور بیٹی اور پیر اور جوان اور نابالغ اور انسان اور حیوان اور فرشتہ
اور درندہ اور پرندہ اور چرندہ اور حشرات الارض اور رنگ سیاہ اور سبز اور سُرخ
اور سفید اور زرد اور صندلی اور چرم اور جسم اور آنکہہ اور کان اور ابر اور برق اور
تمام فصول مثل ربیع اور خریف اور بہار اور خزان کہ چہہ ہین اور تمام دریا اور تمام
پہاڑ اور تمام عالم غرضکہ جو بیان مین آوے اور محسوسات سی باہر رہے تو وہ
اور مایا تیری خواہش کا نام ہے اور وہ بھی ازلی ہے اور لاثانی ہے اور
تینون رنگ سُرخ اور سفید اور سیاہ کہ یہہ اشارہ رج اور ست اور تم سے
ہے سبب وجود موجودات کے ہین - ۳۱ عارفونکے جیو آتما اس کی لذات
لوا جبی حاصل کرتے ہین پہر اسکو چہوڑ کے پرم آتما ہو جاتے ہین - ۳۲ جب کوئی
پرندہ اوڑتا ہے اوسکا سایہ پڑتا ہے پس دو نظر آتے ہین انکو دو دوست
فرض کرو - اور بدن کو ایک درخت - پہر ایک درخت پر دونون پرندونکو بیٹہا

اور وہ صاحب عالم اور عالمیان کا ہے اور زمان ثلاثہ کا یعنی بہوت اور
اور بہوشید اور برتمان کا مالک ہے ۵ نہ رہی کچہہ دہیان تعین کا +
لاتعین ہی اک تعین ہے + ۲۳ تمام عالم کا مبدا اور تمام موجودات سی مقدم
ہران گربہہ ہے اور وہی راہ حقیقت کو دکہلاتا ہے اور یہی عقل کل اور خبر دلیل
کہلاتا ہے - اسے مددچاہ کہ راہ حقیقت کی ملے اور دروازہ معرفت کا
کہلے - ۲۴ سنت اُسہر نے اپنے شاگردون کو سمجہایا ہے جو نور مثل آفتاب کے
متخیل ہے اور وہ ظلمت جو مثل شب دیجور مظنون ہے اور عقل اور حکمت
اور جہل اور نامعقول اور منقول ہے اور جنکے نفی اور اثبات پر بحث ہی وہ وہ
نہین ہے ان سے برتر اور ان سے منزہ ہے - جو اس مضمون کو سمجہے وہ اُنکے
توہمات اور تعینات سے منزہ ہو جاوے اور اوس سے وصل اسے اعلے راہ
حقیقت کی سمجہہ مین نہین آتی ہے - ۲۵ ہران گربہہ سے کہ عالم کوی متعین نہین ہے
اور جو اسسے برتر ہے وہ لاتعین اور بے نام ونشان ہے اور وہی عالم کا
خالق ہے اور لازوال ہے - ۲۶ دل کے حجرے مین جو مقیم ہے وہی انگشت
سر و سینہ ہی - سینہ مین جگہہ مختصر ہے اس وجہ سے اوسکے جسم کو ایک انگشت کا
قرار دیتے ہین اور حقیقت مین وہ انداز حساب سی زیادہ ہے اور تعینات سے
منزہ - ہر ایک کے دلمین جسقدر وسعت یعنی فضا ہے اوسیقدر عقل کی روشنی
ہے - اور جسقدر روشنی ہے اوسیقدر علم ہے اور اوسیقدر مدعا فہمی ہے اور
جسقدر مدعا فہمی ہے اوسیقدر نیک افعالی ہے - ۲۷ اوس پرش کے بہت
سر ہین اور بہت آنکہہ ظاہری اور باطنی اور وہ جملہ عناصر کا محیط ہے اور ناف
سے دس انگشت کی بلندی پر چڑہا ہے اوس مین مقیم ہے - مایا یعنی خواہش فانی
کے سبب سے نظر نہین آتا ہے اور باوجود وحدت کے کثرت سی نظر آتا ہے -
وہ ایسا ہی کہ مایا سے جدا ہے اور مایا سے ملا ہی - ۲۸ بدن ایک شہر ہے اور
اوس شہر کے نو دروازہ ہین - جیو آتما کہ اوس کا ایک نام ہنس ہی ہے چاروں

- دہارنا کی یہہ راہ ہے - ۱ دل کو زمین کے تصور مین لگاوے اور خیال
رے کہ مین کرہ خاک ہون - ۲ کرہ آب کا تصور کرے - ۳ کرہ ہوا کا -
م کرہ نار کا - ۵ اکاس کا - جب پنج تت کا تصور اختیار مین مکمل ہو جاوے یقین
رے کہ آفات بیماری وغیرہ سے امن مین آیا - اور جب یہہ قدرت ہوگی سبکی
اور لطافت اور تندرستی ازخود ہوگی اور اوسکے چہرہ پر حد سے زیادہ روشنی
اور درخشانی نمایان ہوگی اور اوسکا دل ایسا مستقیم ہو جائیگا کہ کسی طرف
کو نہ بہکیگا اور آواز خوش ہو جاویگی اور اسکے بدن سے مطلق بدبو نہ آویگی
اور بول اور براز بھی کم کریگا یہہ اول منزل سالک کی ہے - ۲۱ ہر کوئی غور کرنے
سے سمجھہ سکتا ہے کہ جو کوئی جواہر شفاف اور مجلی مثل الماس اور یاقوت اور زمرد
اور نیلم اور لہسنیہ اور فیروزہ کے ہو یا آبدار موتی یا بلور یا آئینہ یا اور کوئی شئی
جلادار اور وہ کیچڑ مین گر پڑے اور کثافت سے آلودہ ہو جاوے اور اوسکی لطافت
اور اوسکا حسن محجوب ہو جاوے جب پانی سے دہویا جاوے اور کدورت اوسکی دور
ہو جاوے اوسکا جیسا کہ جوہر ذاتی ہے پھر نمایان ہو جاوے اور اوسکی روشنی
چمکنے لگے - اسی طرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہہ نور بے نہایت ہے لیکن تخیل
محسوسات اور تمنائے لذات سے کدر نظر آتا ہے اور گر یہہ مین عناصر کے پڑا ہے
اور سیکا نام اوڈیا اور مایا اور جہل و نادانی اور اگیان ہے - جب جیو آتما کو عقل
یعنی گیان ہووے اور ریاضت اور نیک افعالی کے پانی سے دہویا جاوے
اور محسوسات اور لذات کی آلائش اسکے دل کے جسم سے جاتی رہے پھر وہی پرم آتما
اور آتما اور نور ذات ہی سے ۵ ہے ہمارا ظہور لیست ولیند ہے آپ ہی ارض اور
سما مین ہم ہے اس سے زیادہ کوئی منزل اور مقام اور اسسے اعلی کوئی علم اور
گیان نہین ہے یہی انتہائی مراتب ہے اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے - ۲۲ جو کوئی
یہہ سمجھہ پیدا کرے وہ تمام عالم کی نیکی اور بدی سے پاک ہو جاوے اور وہ
محیط عالم کا ہو جاوے جیسا کہ تہا وہ یگانہ ہے اور دوئی سے دور سے

قوت مجہے حاصل ہو کہ تواضع اور تعریف تمہاری کر سکون - ۱۸ سناک وغیرہ
رکہیشر ہرن گربہہ سے اوت پت ہوئے اور اوس مقام مین پہونچو کہ آگ
دہان سو روشن ہے اور ہوا وہان سیر کرتی ہے - اور چاند وہان سے کم
اور بیشی ہوتا ہے اور دل اوس نور سے پیدا ہوا ہے اور شہوت اور غضب اور
تمیز وہان اعتدال پر ہین یعنی اعتدال حقیقی وہان ہے اور وہ مرتبہ آفتاب کا ہے
۱۹ - برہم سے مشغول ہونے کی یہہ راہ ہے - ۱ چار زانو ہو کے بیٹھے ۲ سر اور
گردن کو بلند رکہے - ۳ کسی عضو کو ہلنے نہ دے - ۴ دل اور حواسون کو کسی طرف
محسوسات کے جانے نہ دے اور دل سے حواسون کو ملا وے - ۵ دل کی سوا خیال
برہم کو نہ رکہے - جو جو توہمات اور خطرات اور خوف دل مین ہون سبکو
دور کرے اور جانے کہ برہم میرا محافظ ہے - ۲ دوسری راہ ہوا کو روکے
یعنی حبس دم کرے - ۲ - اکل اور شرب اور خواب اندازے سے کرے اور افراط اور تفریط
نکرے - ۳ جب ضبط کرنا دم کا دشوار معلوم ہو آہستہ آہستہ نتھنے ناک کے سے
ہوا کو خارج ہونے دے مگر کوشش کرے کہ ہوا مونہہ سے نکلنے نپاوے - ۴ دم کے
چڑہانے اور روکنے اور اوتارنے کیوقت ہوشیار رہے اور اوسوقت سے بیدار رہے
کج نہو جاوے - ۵ جس مقام مین بیٹھہ کے یہہ عمل کرے وہ اونچی اور نیچی جگہہ نہو
ہموار ہو اور وہان گرمی نہو اور حشرات الارض اور حیوانات سے خوف نہو اور
گذرگاہ عام کی نہو اور ایسی جگہہ ہو کہ وہان غیر کی آواز مسموع نہو اور مرغوب اور
دلچسپ جگہہ ہو تا کہ عامل کو کسی طرح تکلیف نہو اور ایسی جگہہ ہو کہ تند باد کو وہان
دخل نہو غرض کہ شغل سے پہلے یہہ بندوبست کر لے - ۲ علامت ظاہر ہونے
روشنی برہم کی سالک کے دل پر یہہ ہین - ۱ کبہی تاریکی نظر آوے - ۲ کبہی مثل گاس کے
دہوئین کے نظر آوے - ۳ کبہی مثل روشنی آفتاب کے دکہلائی دیتی ہے - ۴
کبہی مثل بجلی کے آنکہہ کے آگے چمک ہوتی ہے - ۵ کبہی مثل شب ماہ موسم گرما کے دکہلاتا ہے
۶ کبہی مثل ہوا چلنے والی کی - ۷ کبہی سفیدی اور صفائی مثل مشعل کے - ۸ کبہی جاہن تو

اور سمجھا کہ تمام برہم اور رہا اسی عالم مین ہین اور جب جسم کی قید سے آزاد
ہوگا فضا مین کل عالم کے ملیگا - ۱۵ سبت آسر کا قول ہے کہ جیسے اپنے گروہ سے
سُنا ہو کہ جو لذت کی لینے والی ہے اور جو لذت کی دینے والی ہے وہ ناپاہے اور
برہم کے ملنے سے سکو حرکت ہوتی ہے - جیسے لکڑی مین آگ اور دہوان اور
حرارت ہی مگر انکی صورت لکڑی مین نظر نہین آتی ہے اوسیطرح بدن مین اور با
اور برہم دونون ہین مگر برہم نظر نہین آتا ہے - جب دو لکڑی باغور رگڑتی ہین
آگ ظاہر ہوجاتی ہے اسیطرح جب کوئی دلکو پر نور سے محو کرے تو ظاہر ہوجاوے
۱۶ جسطرح تیل تل مین ہے اور پہول مین بو اور زمین مین گنج اور دہی مین گھی اور لکڑی
مین آگ اوسی طرح جیو آتما مین آتما ہے - اور جسطرح تیل کولہو کے چلنے اور بو عرق
کے کہینچنے اور گنج زمین کے کہودنے اور گھی بلونے سے اور آگ لکڑی رگڑنے سے
غرض کہ عقل اور حکمت سے حاصل ہوتا ہے اوسی طرح برہم سلوک سے ملتا ہے -
۱۷ ہر عاقل کے قول سے ظاہر ہے کہ ضبط کرنے سے حواسون اور دل کے
حرارت غریزی کل عالم کی قابو مین ہوتی ہے اور کرنیوالا اس عمل کا عالم فضا کی
سیر کرتا ہے پس جو چاہے یہہ مرتبہ حاصل کرے - اسکے عامل کو چاہیے کہ قبل
شروع کرنے اس عمل کے آفتاب سے مدد چاہے اور یہہ دعا پڑہے - کہ آفتاب جو
منور ہے اوسکی مدد سے مجھے قوت سلوک کی میسر ہو تاکہ برہما کے لوک مین پہونچ کے
آزادی پاؤن اور میرے دلکو حق الیقین اور احدیت نصیب ہو - اور آفتاب مجھے
اجازت دیوے تاکہ دیوتاؤن کے نزدیک بہشت مین جانے کو راہ مین روشنی
کر سکون - اور وہ مقام میسر ہو جہانکا آفتاب ایک دروازہ ہے - جو کوئی
حواسون کو روکے اور دل کو آفتاب سے لگاوے اوسکو آفتاب اپنے نور کی
شعاع سے یعنی کرنون سے اپنی طرف کہینچ لے پہر برہم لوک کو پہونچاوے -
اس تمہید سے آفتاب تعظیم اور تعریف کے مستوجب ہے - جب تک برہما کے
لوک مین رسائی نہو آگ اور آفتاب اور نور ذات کو ایک سمجھتا ہے اور کہے کہ

بھیہ اوس ذرا کے کہاتے ہین - ۱۱ برہم جیکر بسبب ظہور پیدائش اور حیات
اور موت کا ہے اور جیو آتما کہ اسی کو ہنس کہتے ہین اوس مین قیام کرنیوالا ہے
اگر بھیہ جیو آتما پرم آتما سے ملجاوے تو لازوال ہوجاوے کیونکہ سب اوسکے
سے ظاہر ہے کہ برہم بزرگ ہے اور خود بخود موجود ہے - اور جیو آتما اور مایا
اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اور اوسی مین یہہ لین ہوجاتے ہین
۱۲ بیہ عالم دو نوع کا ہے ایک ظاہر دوسرا پوشیدہ وہ دونون کا صاحب
اور دونون سے منزہ اور عالم اور عالم کے لوگ اپنے صاحب سے لاعلم ہین اور
لذات محسوسات اور فانی کی قید مین پہنسے ہین اور نادانی سے کہتے ہین کہ مین
کہتا ہون اور دیتا ہون غرضکہ اپنے تئین جان لیتا ہے - اگر یہہ اپنے صاحب
کو جانے تو بالیقین کہے کہ مین برہم ہون پھر تمام قیود و تعینات سے نجات پاوے
اور آزاد ہووے - ۱۳ پرم آتما اور جیو آتما دونو قدیم ہین پرم آتما کی اصطلاحی
معنے ہین دانائی کل جیو آتما کے معنے ہین دانائی جزوی پرم آتما ذی اختیار ہے
جیو آتما مجبور ہے - مایا کے معنے ارادہ الہی کے ہین اور کل عالم صورت پذیر
ابدی ہین ہے گو کہ سب کو تماشا دکھلادیتی ہے اور پرم آتما لا نہایت ہے
اور طرفہ یہہ ہے کہ تمام عالم کا وجود اوس کی قدرت یعنی مایا سے ہی ہے اور یہہ وہ
اکرتا ہے بمعنی منزہ افعال سے جو بالا ہو اور پرم آتما اور جیو آتما کی حقیقت جانے
وہ برہم ہوجاوے مایا مقید اور فانی ہے اور جیو آتما مطلق اور لازوال ہے
اور اسکو مفقود رہے کہ مایا کو فنا کرے کیونکہ مایا فانی ہے اور جیو آتما جاودانی
ہے - ان کا صاحب ان دونون سے جدا ہے جو اس مضمون کو سمجھے اور
اپنے دل کو اوسمین محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی
قید سے رہا ہوجاوے - اور تمام قیود جبل مرکب سے کہ انانیت اور شہوت اور عناد
اور خوف وغیرہ ہین آزاد ہووے اور آواگون دوسرے عالمون سے نجات پاوے
۱۴ جسنے اوس ذات کو پہچانا نہ جانا اوسکو لمہات دوزخ اور بہشت سے آزادی

۱۴ جہل یعنی اودیا ۱۵ انغلاق ۱۶ مفلسی ۱۷ مہربانی یعنی دیا ۱۸ تحمل اور بُردباری ۱۹ عدل ۲۰ لطافت و پاکیزگی ۲۱ خوشی اور شادی ۲۲ آسانی ۲۳ سخاوت ۲۴ استغنا۔ اشٹ سدّہی۔ ۲۵ آسمان ۲۶ جہان ۲۷ لگیان ۲۸ گربان ۲۹ پرایت ۳۰ پراکم ۳۱ اشٹ ۳۲ بسٹ پنچ تت یعنی پنچ بہوت ۳۳ اکاس ۳۴ ہوا ۳۵ آگ ۳۶ پانی ۳۷ خاک ۳۸ عقل کل ۳۹ پرکرت یعنی اعتدال تینون صفتون کا ۴۰ نفس کل ۴۱ انانیت یعنی اہنکار ۴۲ برہما ۴۳ پرجاپت ۴۴ ہرن گربہہ ۴۵ تمام دیوتا ۴۶ دیوتا نغمہ خوان یعنی گندہرب ۴۷ دیوتا خزانہ کے ۴۸ اسر یعنی شیطان اور بدافعال ۵۰ ارواح شیطانون کے۔ یہہ سب شہوت یعنی خواہش کے جال سے بندے ہین ۶ تین راہ کل ہین ۱ راہ سے عالم ذات کو جاتا ہے یعنی مکت پاتا ہے ۲ راہ سے بہشت کو جاتا ہے ۳ راہ سے دوزخ پاتا ہے۔ نتیجہ تینون کا خوشی ور غم ہے۔ ۷ برہما اور مایا مثل ایک دریا کے ہے اور پانچون حس بمنزلہ چشمون کے اور پانچون عنصر لطیف مثل گرداب کے اور پانچون پران مثل حباب کے اور پانچون عنصر کثیف مثل موجون کے اور اہنکار چشمہ ھی۔ ۸ پانچ حالت تمام جانداروں کو ہوتی ہین اور یہہ سراپا رنج کا سبب ہے ۱ وہ جب مان کے پیٹ مین رہتا ہے۔ ۲ وہ جب مان کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ ۳ حالت بیماری اور لاچاری کی ہے ۴ حالت پیری اور ناتوانی کی ہے۔ ۵ حالت مرگ کی ہے کہ یہہ سب سے زیادہ باعث ملال کی ہوتی ہے اسکو تیزروئی اوس دریا کی فرض کرو۔ ۹ پچاس حرف ہین کہ تمام نطق انسے ہوئے ہین۔ اور تمام ولایتونکی زبان سے جو جو لغت اور حرف اور ضمیر ہین انہین حرفون سے بنے ہین یہہ مثل کران یعنی کنارہ اوس دریا کے ہین۔ ۱۰ پانچ قسم کی اودیا یعنی جہل ہے۔ ۱ غضب ناجایز ۲ محبت ناجائز ۳ جزئیات کیطرف میلان۔ ۴ کلیات کی تلاش ۵ لاعلمی یعنی کو ہدیدہ رہنا

قیاس ہے ـ یہی اور شی ہونی چاہئے وہ سرور اور الم کا سبب ہو بہت
غور سے معلوم ہوا کہ جو مادہ پیدائش عالم کا ہے وہ عین روشنی اور تمام نور
اور پرکاش ہے اور حد سے زیادہ محجوب اور مستتر ہی اور جملہ اسباب موجودات
وجود کا وہ ہے ـ **مولف** ـ اس جملہ کے معنے اندک مشکل ہیں او
بغیر علم و دلائل حکما سمجھنا آسان نہیں ہے چونکہ اسی مضمون کو بطور دیگر حکمای
یونان نے لکھا ہے اوسکو ظاہر کرتا ہوں ـ مدرک معقولات قسم سے اجرام
اور اجسام اور قوت کے نہیں ہے کیونکہ ادراک وہ چیز ہے کہ صورت او
ذات میں دراٰئندہ کے ہو اور دھیان ایک چیز ہے کہ بالفعل ذات میں دراٰئندہ کے
ہو مگر ممکن ہو کہ جب چاہے ذہن میں ـ دھیان وہ چیز ہے کہ صورت اوسکی ذات
میں دراٰئندہ کے معدوم مطلق ہو ـ نیستی ہونا ایک چیز غیر کا ذات میں دراٰئندہ کے
ضرور ہے اور یہہ روشنی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو دھیان اور نشان نہ ہوتے
حال آنکہ وہ ہیں ـ نقطہ ـ ۳ اوس روشنی سے جب مایا شامل ہوئی یعنی اوس نے ارادہ
پیدا کرنے عالم کا کیا بیس یا پچاس شی پیدا ہوئیں ـ ۱ حس ۲ محسوس ۳ دیوتا
حس اور محسوس کے ۱۰ ـ ۴ پران باو ۵ ـ ۵ انتہکرن ۴ ـ ۶ رک انتہکرن
۴ ـ ۳ دیوتا تینوں مالت کے ۳ ـ غرض کہ برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات
ہے یعنی تینوں کے ملانے سے تینوں عالم موسوم ہوئے اس ہیئت مجموعی کا نام
برہم چکر ہے ـ ۱ مایا بطور دھری کے ہے ۲ ست اور رج اور تم بمنزلہ پہیے
کے ہیں ـ ۳ پانچوں پران باو اور دل اور پانچوں گیان اندری اور پانچوں
کرم اندری اور دسوں محسوس بمنزلہ متفرقات چوب پہیہ کے ہیں ـ ۵ یہہ
پچاس چیزیں مثل اون لکڑیوں کے جیسے پہیہ کی لکڑیاں قایم رہتی ہیں اور پا
دینے اٹھہ بس بھیہ بمنزلہ چول پہیہ کے ہیں ـ اور پچاس چیز اس برہم چکر میں
ہیں ـ ۱ اسنہ ۲ چرم ۳ گوشت ۴ خون ۵ چربی ۶ ہڈی ۷ مغز
یعنی نطفہ ۹ عمل نیک ۱۰ معرفت یعنی گیان ۱۱ ترک ۱۲ تو ۱۳ علم

ن طرح یعنی بچہ اور جسم اور باپ کہلاوے زیادہ تشریح فضول ہے کہ جو اسما ہی صفاتی
ودر کے اس آپ نکھہد میں رقم ہیں وے اوبھی بوا جیسا او جیو دیکے ہیں اور رنگے
رہانے اور بھجنے سے تمام کرم اور اودیا شنا اور گیان کا پھل ملتا ہے -
۲ سنت اُپنپت اوپ نکھہد سترا کیرتن نمبر ۱۳ اور جیجر بید میں نمبر ۵ ہے

تحقیقات بین راہ حق کے

۱- ایک گروہ طالبان الٰہی نے ہرطرف فکر کو دوڑایا تاکہ معلوم ہو کہ مادہ پیدا
عالم کا کیا ہے اور تمام جاندار کس چیز سے زندہ ہیں اور کسطرح سے موجود ہوئے
اور قایم رہتے ہیں اور کسکے سبب سے حرکت ارادی رکھتے ہیں اور سرور کس چیز سے
ہوتا ہے اور سبب ملال کا کیا ہے - ۲ پہر خیال کیا کہ پیدائش عالم کی بصورت
مختلف متخیل ہے - ۱ بعضے کہتے ہیں کہ یہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہے اور قایم
رہتا ہے اور فنا ہو جاتا ہے کوئی صانع اس صنعت کا نہیں ہے - ۲ بعضے
کہتے ہیں کہ سبب پیدائش موجودات انکے کرم یعنے افعال ہیں کہ جیسے فعل
جسکے ہوتے ہیں ویسی صورت اوسکی ہوتی ہے - ۳ بعضے کہتے ہیں کہ زمانہ مادہ
پیدائش اس عالم کا ہے اور اوسی سے قایم رہتا ہے اور اوسی میں محو ہو جاتا ہے
۴ بعضے کہتے کہ پیدائش کرنے والا عالم کا ایک ہی مگر بے اختیار اوس سے پیدائش
ہوتی ہے - ۵ بعضے کہتے ہیں کہ پیدائش عالم کی اعتدال سے تین صفت کے
ہوتی ہے جسکو پرکرت کہتے ہیں - ۶ بعضے پیدائش عالم کی عناصر سے بتاتے ہیں
کہ تمام موجودات میں عناصر کے جزو نظر آتے ہیں - ۷ بعضے کہتے ہیں کہ سبب
پیدائش اس عالم کا ہرن گربہ ہے یعنی مجموعہ عناصر بسیط اور لطیف کا -
۸ بعضے ان سب اسباب کو مادہ اس عالم کا بتاتے ہیں - غور کرنا چاہئے
تاکہ حق کی باطل سے تمیز ہو کہ ہماری الفت میں یہ سب اسباب لذات دنیا کے
ہیں پیدائش عالم کے نہیں ہیں کیونکہ جیو آتما لینے والا لذات کا ہے اور سرور
اور ملال بھی اسکو ہوتا ہے لیکن یہہ مادہ پیدائش کا نہیں ہو سکتا ہے اور قرین

ورگا ؤ اور اسپ اور تمام لوازمات جنگ کو تمہاری روبرو پیش کرکے تمکو نمسکار کرتا ہون - تم مجھے سرور دایمی عطا کرو اور اپنے سلاحات سے میرے دشمنوکو دفع کرو - ۲۵ جو کچھہ ہے وہ تم ہو پس مجھہ پر مہربان رہو **مولف**

۱۰۵ دشمن جن کی آفات سے حفاظت چاہتا ہے وہی نہین ہین جو زن اور زمین اور زر کے سبب سے ہوتے ہین آدمی کا دشمن اگیان ہے کہ اس کے سبب سے دنیا اور عقبی سبکا ناس ہوتا ہے اور آتمک اگیانی کو پشو کہتے ہین - ۲ وے جو مطلب اور معنی بید اور شاستر سے ناواقف ہین اپنے تئین شیو کا او پاسک یا بشن کا او پاسک بتاتے ہین اور برہما اوسکو قرار دیتے ہین جسکے چار موہنہ ہین اور بشن اوسکو جسکے چار ہاتھہ ہین اور رودر یا شیو اوسکو جسکی تین آنکھہ ہین وے جو رمز اور اشارہ کو سمجھتے ہین اور حاصل کلام کو پاتے ہین اور بید اور شاستر سے علم رکھتے ہین یہ سمجھتے ہین کہ نرگن کے سبب او پر یہہ تینون گن ہین اور سب گن پرم آتما کے ان تینون گنون کے ذیل مین ہین - **رج یا رجوگن** کے مرادی معنی فریدگار برہما ہے اور چار موہنہ سے مراد ہے کہ ہر چار طرف محیط ہے یونانی حکما اس صفت کو شہوت اور اسکی صفای کو عفت کہتے ہین **ست یا ستوگن** جسکے مرادی معنی پروردگار بشن ہی اور چار ہاتھہ سے اشارہ ہے کہ دو ہاتھہ والا ان کا پرورش کرنے والا چار ہاتھہ رکھتا ہے اور یونانی حکما اس صفت کو تمیز اور اسکی صفای کو حکمت کہتے ہین - **تم یا تموگن** جسکے مرادی معنی قہار رودر ہے اور تین آنکھہ سے مراد ہے کہ تینون عالم کا فنا کرنیوالا ہے اور شہوت اور غضب اور تمیز کو اعتدال دینے والا ہے یونانی حکما اس صفت کو غضب اور اوسکی صفای کو شجاعت کہتے ہین - اور شجاعت حکمت اور عفت سے ہوتی ہے اور چارم مرتبہ مین عدالت معنی پر کرت ہی پس برہما اور بشن اور مہیش یعنی رودر دیرا سے نام ہین حقیقت مین یہہ تینون صفت ایزد لایزال کی ہین - اگر کسی آدمی کو اوسکی ماں بچہ اور جورو خصم اور بیٹا باپ کہے تو وہ آدمی وہی رہے گا جو تھا گو کہ تین کی زبان سے

اور علین ہستی اور ہستی کے دینے والے تم ہو - ۸۳ سعیر خورد اور کلان اور گذر
وار اور پار تم ہو - ۸۴ جہاز ہر قسم کے اور چلانے والے جہازون کے اور
اجورہ کرنے والے سب تم ہو - ۸۵ ریتی جو درمیان مین دریا کے ہوتی ہے
اور کف دریا اور عمق دریا کا اور لہر اور کنار دریا کے اور سب متعلقات اسکے
مثل سیپ اور سنکھ وغیرہ تم ہو - ۸۶ زمین شور اور کلر اور ممکن الزراعت
تم ہو - ۸۷ گواہ اور واقف افعال نیک اور بد کے تم ہو - ۸۸ محل اور گہر دیو
کے اور دیوتاؤن کے اور گھونسلہ پرندون کے اور بیٹھنے حیوانات کے تم ہو - ۸۹
باغ اور بوستان اور صاحب باغ اور بہار اور آبشار کے تم ہو - ۹۰ موسم بہار
اور خزان اور پھول اور پھل تم ہو - ۹۱ گھانس ہر قسم کی اور تمام روئیدگی تم ہو
۹۲ - تم وہ آگ ہو جو سمندر کو خشک کرتی ہے اور قیامت کی آگ ہو - ۹۳
برگ اور شاخ تر اور خشک تم ہو - ۹۴ اوٹھانیوالے [illegible] مارنے کے
اور ڈرانے والے اور آزار کے دینے والے تم ہو - ۹۵ دل سب فرشتون کے
اور تفریق کرنیوالے عمل نیک اور بد کی تم ہو - ۹۶ دل سب بیمارون کے تم ہو - ۹۷
تمام نیکی اور بدی تم ہو - ۹۸ پست اور بلند تم ہو - ۹۹ گویا اور خاموش تم ہو -
۱۰۰ جو کچھ گویائی مین آوے اور نطق سے باہر رہے وہ تم ہو اور تمہاری صفات
پس تمکو بار بار نمسکار ہے - ۲۱ اے راہ دکھلانے والے گمراہون کے وای صاحب
آبحیات کے وای سبزہ سبز اور سرخ رنگون سے وای بلند تر چونا اور چہرا اسکے
تم کسیکو نہین ڈراتے ہو نہ آزار دیتے ہو اب بھی کسیکو آزار نہ دو اور ہمیشہ تندرستی
اور تندرستی دیتے رہو اور دوا مجھے بخشو جس سے ایسی صحت حاصل ہو اور ہمیشہ تندرست
رہون - ۲۲ میری عقل کو اپنی طرف رجوع کرو کہ تم قادر ہر فعل پر ہو اور [illegible]
۲۳ میری التماس ہے کہ تمام دوپایے اور چارپایی اور پرندار اور پیٹ پر اور
اور حیوان اور جنگلی اور شہری کو آسودہ اور تندرست رکھو کہ بیمار اور ناتوان
نہ ہوون اور سب سے ممتاز کرو - ۲۴ تمام پیر اور جوان [illegible]

تم ہو۔ ۴۱۔ تمام جانداروں کے صاحب ہو اور مرگ کے بھی ۴۲۔ لمبے بال رکھنے
والے اور بالوں کے منڈوانے والے تم ہو۔ ۴۳۔ بہت آنکھ اور بہت کان رکھنے والے ہو اور
۴۴۔ پہاڑ اور نکھان میں مقیم بھی تم ہو۔ ۴۵۔ تمام عالم کے منتظم ہو یا انہیں
کابل نہیں ہو۔ ۴۶۔ کوتاہ قد اور طویل القامت اور لاغر اندام اور فربہ اندام
تم ہو۔ ۴۷۔ پیر اور جوان اور طفل ہو اور ہر ایک کی عادت رکھتے ہو۔ ۴۸۔
اصل بیت کی اور سب سے پیشتر ہو۔ ۴۹۔ تیز رو اور آہستہ چلنے والے ہو۔ ۵۰۔
ہر کام کو جلد کرتے ہو اور توقف سے بھی تمہیں کرتے ہو۔ ۵۱۔ دریا اور امواج اور
ندی اور نالہ اور ان سب کے جزیرے تم ہو۔ ۵۲۔ عمر میں زیادہ اور کم تم ہو۔ ۵۳۔ اول
اور اوسط اور آخر ہو۔ ۵۴۔ شکم مادر سے برآمد بھی ہوئے ہو اور ہستی میں بھی ہو
اور باہر بھی ہو۔ ۵۵۔ جو چاہتے ہو اسکے پیدا کرنے کی قدرت رکھتے ہو۔ ۵۶۔
سیاست کرنے والے اور حفاظت کرنے والے ملکوں کے ہو۔ ۵۷۔ زمین مزروعہ اور
جو بین اور غلہ بھی تم ہو۔ ۵۸۔ مفرد اور ستائش اور منتہای مراتب تم ہو۔ ۵۹۔ صحرا نشین
اور مسند نشین اور سبزہ پر بیٹھنے والے ہو۔ ۶۰۔ آواز اور صدا بھی تم ہو۔
۶۱۔ سریع السیر ہو اور جلد مرنے والے ہو۔ ۶۲۔ شجاع ہو اور ایک کو دو کرنے والے
اور زرہ کے پہننے والے ہو۔ ۶۳۔ عین نور ہو۔ ۶۴۔ مشہور اور صاحب مشہوروں کے ہو
۶۵۔ صاحب نقارہ اور نشان کے ہو۔ ۶۶۔ اناہد یعنی آواز مطلق ہو۔ ۶۷۔ عارف
اور شوخ ہو۔ ۶۸۔ پیغام اور پیغامبر بھی تم ہو۔ ۶۹۔ تمام سلامات ہو۔ ۷۰۔ تمام
چشمہ اور چاہ اور جھرنہ بھی تم ہو۔ ۷۱۔ پانی اور نہر تم ہو۔ ۷۲۔ گھڑا اور کوزہ تم ہو
۷۴۔ بارش کا پانی اور اوس یعنی شبنم تم ہو۔ ۷۵۔ ویران اور ویران کرنیوالے
اور آباد اور آباد کرنے والے تم ہو۔ ۷۶۔ سفید اور سیاہ اور سبز اور زرد اور سرخ
اور صندلی اور سب رنگ تم ہو۔ ۷۷۔ رنج اور راحت اور انکے دینے والے تم ہو
۷۸۔ مہیب ہو اور صورت مہیب رکھتے ہو۔ ۷۹۔ پیشوا بہادروں کے ہو۔ ۸۰۔ قابل
اور مقبول اور مبسوط ہو۔ ۸۱۔ بار اوتار لینے والے دو تنوں کے ہو۔ ۸۲۔ عین علم

بالذات ہوں ۔ مولف رگ بید کی تینوں اوپ نکھید تمام ہوئیں ان سب کا خلاصہ فقیر نے یہہ سمجہا ہے ۔ ۱ سوائے آتما کے اور کو پرم آتما سمجہنا نہ چاہیے ۔ ۲ عقل اور علم کے سوا کوئی رہبر اور دستگیر اور شفیع اور درد دور کرنے والا حیرت اور حسرت اور بیم و رجا کا نہیں ہے ۔ ۳ عیش اور آرام روح اور جسم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعالی وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت نہو ـــ

۲ یجر بید اس بید کے متعلق بارہ اوپ نکھد ہیں	

۱ ۔ ست رودری اوپ نکہد	

یہہ ستر اکبر میں نمبر ۱۹ ۔ اور یجر بید میں نمبر ۶ ہے اور اسمیں ہیونام رودر کے ہیں یعنی صفت نمو گن کی	

۱ ۔ پرجاپت نے کہا اے رودر نما اور تمہارے جلال اور غضب اور تمہارے اون تیروں کو جو سب کو فنا کرتے ہیں اور تمہاری اوس کمان کو جس سے تیر لگاتے ہو اور تمہارے اوس ترکش کو جسمیں تیر رکہتے ہو اور تمہاری بازو کو جس سے تیر کہینچتے ہو نمسکار ہے تم اپنے تیر اور کمان اور بازو سے مجہے ظفر دو ۲ تم میں دو صفت ہیں ایک جمالی دوسری جلالی ۔ جمالی صفت دور کرنیوالی گناہوں کی ہے اور جلالی صفت سے غم کو دور کرو اور سرور بخشو ۳ تم نگاہ رکہنے والے پہاڑونکے اور بہیجنے والے ابر اور باران کے ہو میری مدد کرو ۔ ۴ اپنے غضب سے محفوظ رکہو اور درد کو میرے دور کرو اور مسرت عطا کرو اور ہر طرح سے حفظ اور امان میں رکہو اور بے زوال کر دو ۵ بیماری اور ناتوانی اور شہوت اور غضب اور جہل اور ظلم کو مجہسے دور کرو ۶ میرے حواس ظاہری اور باطنی جو صفات ملکی کو چہوڑ کے حرکات شیطانی کی طرف مائل ہیں انکو نیکی کیطرف لگا دو ۔ ۷ آفتاب جو ہزاروں شعاع سے تمام عالم کی ظلمت کو دور کرتا ہے وہ تمہاری عظمت کا نمونہ ہے ـــ

اور شیطان ملقب ہے ہزتر جو بصورت مانپ کے ہے اور بہار مین رہتا ہے اور شیطان ملقب ہے
اور سبکو ڈراتا اور بہکاتا ہے اوسکو مارنے والا مین ہون ۳ تجھے جاہئے کہ میرے
جاننے کا جیسا کہ حق ہے ویسا مجھے پہچان کہ مین لاثانی اور یگانہ ہون ۔ ۴ مایا کے
سبب سے باشکال مختلف نمایان ہوا ہون ۵ مین بذات ہون اور سب کے
دل مین سما کر جو جاہتا ہون کرتا ہون ۔ ۶ کوئی میری حقیقت نہین جانتا ہے
زمین مین مین ہون اور آسمان پر ہون اور سب پرورش عوام کا ہون ۔ جگ اور
عمل جگ کا موجد مین ہون ۔ اور باپ تمام عالم کا مین ہون اور جو قطرۂ شبنم
کا گرتا ہے وہ بھی مین ہون ۔ بیدا ور بید کا جاننے والا اور وہ آگ جو سمندر
مین ہے مین ہون ۔ آفتاب جو بارہ مہینے سیر کرتا ہے اور چاند بھی مین ہون
۷ ۔ جو کچھ دیدا ور شنیدا ور نطق اور تصور اور یقین مین آتا ہے یا اس سے
منزہ ہے مین ہون ۔ ۸ مجھے اپنے دل کے حجرہ مین تلاش کر پھر تو بھی بیخوف
ہوجاویگا ۔ مین پانچ اور دس اور ہزار قسم کی صورت دکھاتا ہون جو میری
حقیقت کو سمجھتا ہے مجھسا ہوجاتا ہے ۔ ۹ جو جو کچھ جانتا ہے اور جو کچھ
بولتا ہے اور بدفعلی کرتا ہے گو کہ وہ ہزار جگ اور تمام عمر تپ کرے اور کہانا
اور پینا اور سونا سب چھوڑ دے اور دان پن بھی کرتا ہے وہ میرا دیدار
نہین پاتا ہے ۔ ۱۰ مین سب کو دیکھتا ہون مجھے کوئی نہین دیکھ سکتا ہے
۱۱ تو نے جو ریاضت کی اور غرض مجھسے کہی اس سبب سے مین تجھے اوبہالا یا
اب جو مین ہون وہی تو ہے ۔ مین بھیجا تھا اور پہلے تو نادانی تہا اس
سے مجھسے جدا تہا اب تو گیانی ہوگیا پس مجھسا ہوگیا ۔ ۱۲ پیدا کرنے والا تمام
عالم کا مین ہون اور پالنے والے اور فنا کرنے والے تمام عالم کے میرے
گن ہین تنبیہہ برہما کے چار موہنہ مین اپنے مطلب کے سمجھو کہ میرا
چارون طرف کو ہے پس جاننا چاہئے کہ سوا میرے اور کسی طرف کو دنیا
اور سب فانی ہین اور مین جاودانی ہون اور سب تاثیر بالغیر ہین اور مین

اور وھی اندرا اور پرجاپت اور سب دیوتا ہے اور پانچوں تت بھی وھی ہے
اور تخم اور نطفہ بھی وھی ہے - اور جو تخم سے اور انڈے سے اور پسینہ سے پیدا ہوتا
اور انسان اور حیوان اور چرند اور پرند اور درند غرض کہ جو موسوم اور مجسم ہو اوھی
ہے کیونکہ سب اوسیسے ہوتے ہین اور اوسی مین رہتے ہین اور اوسی مین محو ہو
جاتے ہین - اور وہ چیتن ہے اور متحرک کرنے والا تمام عالم کا - ۳۴ جو اس قدر کو
سمجھے اور لذات فانی کو ناچیز سمجھے وہ رستگار ہووے - ایشر سے پرارتھنا کرے
کہ قول اور فعل یکسان ہو جاوین اور بید کے احکام فراموش ہو وین اور راستی
نصیب ہووے **مولف** ایک آتما کی پوجا سے سب دیوتاؤن کی پوجا ہو جاتی ہے
ایک دیوتا کی پوجا سے ایک قسم کی نعمت حاصل ہوتی ہے آتما کی پوجا سے ترلوکا
کی نعمت بھی ناچیز معلوم ہوتی ہے اکل حلال اور صدق مقال سب افعالون سے
افضل ہے اور اس سے کل سے محبت پیدا ہوتی ہے - جو سب مین آتما دیکھا ہے
جانتا ہے وہ کسی کو آزار نہین دیتا اور جو کسی کو آزار نہین دیتا وہ کہیں اور کبھین
ستایا نہین جاتا ہے - علم اور عقل سب سے اعلی ہے کیونکہ بغیر اسکے ثواب اور بد
اور چھوٹے اور بڑے اور چھوٹے اوسچے کی تمیز نہین ہوتی ــــ

سم ماشکل اپ نامدیہ سہرا اکبر مین نمبر ۲ ہے اور رگ بید مین نمبر ۳ ہے

توحید کے بیان مین

ا - جدنا تھہ نام ایک رکھیشر کو اندر بہشت مین اوٹھا لے گیا تب کہیشر نے اندر سے پوچھا
کہ تو کون ہے - اندر نے جواب دیا کہ تو ریاضت اور جگ دیوتاؤن کے خوشش
کرنیکو کیا کرتا تھا وے تو کچھہ چیز بھی نہین ہین اگر اونہین کچھہ بھی سامرتھہ ہوتی تو
تجھکو میرے چنگل سے چھوڑا لیتے ۲ جو نتیجہ کسی فعل کا دیتا ہے وہ مین ہون
اور جگ اور نتیجہ جگ کا بھی مین ہون - اور وہ دودھ جو جگ کے عمل کو پورا
کراتا ہے مین ہون - وہ آگ جو جگ کی سامگری کو جلاتی ہے مین ہون - گواہ
تمام عالم کے فعلون کا مین ہون - تمام عالم مین ہون اور تمام عالم سے جدا بھی مین ہون

بدن مین داخل ہوا ہے اور یہہ عقل کا خزانہ ہے اور عقل سے علم ہوتا ہی اور علم
انتہا ہو جاتا ہے ۔ ۳۱ جب اتما عناصر سے مخلوط ہوا اور دہا گرت اور سین
اور سنکہیت کے احاطہ مین گھر گیا جیواتما موسوم ہوا ۔ جب گرو یعنی مرشد کے ذریعہ
علم اور عمل ہو دوسے شکل جیواتما کے تمام عالم کا محیط ہوتے ہے اور اس کا نام ...

اپدیش کی تعریف مین

۔ ۱ ۔ نطفہ پشت پدر
اور اندر رکہا جاتا ہے ۔ یہہ ... بدن کا جز ہوتا ہے اسکی حفاظت
مین ہوتا ہے اور وہ خلاصہ اعضا اور اجزا و بدن کا ہوتا ہے
باپ کرتا ہے ۔ ۲ ۔ جیسا ماں کے پیٹ مین مخلوط ہوتا ہے جو ہر اجزاے بدن
کا تولد اول کہلاتا ہے اور ماں کے پیٹ اور عضو جسم کے بیچ مین بھی ہوتا ہے
۳ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر نطفہ کی ... کے رحم مین جو حصہ
رہتا ہے اور حمل کی مدت مین جو ور وخسم کی حفاظت ہی ہے اور شوہر اسکو جہوڑ
کہ اختلاط جوہر اجسام کا کرتے وہ حمل ہوتا ہے الفت اور حفاظت کرتا ہے
۴ ۔ جیسے بچہ پیدا ہوتا ہے سمجھنا چاہئے کہ شوہر خود دوسرے مرتبہ تولد پاتا ہے
۵ ۔ جب بچہ قرار دیا جو کہ اوپر ذکر ہوا مین جو فعل نیک یا بد بچہ کرتا ہے گویا
کرتا ہے اسی واسطے مقرر ہوا ہے کہ بعد پیدا ہونے فرزند کے باپ اعمال سے
فارغ ہو جاتا ہے ۔ ۶ ۔ جب وہ لوٹ کا ہو کے مرنے فرض کر دو کہ تیسرا مرتبہ تولد
دیکھو وہی ایک جو میرے ہے ایک منزل مین پہلے گرفتار تھا اب دوسرا منزل بھی اسکو
ہوگا گویا ایک قفس سے دوسرے قفس مین پڑتا ہے ۔ جب موت بعد
کی ہوتی ہے معلوم کرتا ہے کہ مین تنزلات مین گرتا ہوں ... پستی گردن کا اس سے
رہا ہوں اور دوسری مرتبہ شکم مادر مین نہ جاؤنگا ... انہوں نے ... خاک
کرتا ہت ہو کہ منجملہ ... اور ہواس اور دیوتاؤں کے اتما کون ہے کہ اوسکو تعظیم
کرین کہ ایک یا انکی طرف سے جسم مین داخل ہوا اور دوسرا اندر کی ...
خوب غور کیا معلوم ہوا کہ وہ آتما ہے جو کہ عین علم ہے اور جو قوت تمام حواسون
اور پرانون اور اوران کے دیوتاؤن مین ہے سب آتما کی ہے ... اور وہ ہی

ناف مین سمایا - دیوتا نطفہ کا پانی ہو کی آلہ تناسل مین سمایا - ۲۶ پھر ہوا
اور بیاس نے کہا کہ ہمارے واسطے جو کچھہ تجویز کرنا چاہی آتما نے اونکو دیوتاؤ کے
شریک کردیا کیونکہ بھوکھہ اور پیاس کی خاطر دیوتاؤن کے دل جگ کو اختیار کرتے
ہین اگر بھوکھہ اور پیاس نہو تو جگ کو کون کرے - ۲۷ پھر آتما کا ارادہ ہوا کہ
تمام عالم کیواسطے خوراک پیدا کرے - پھر خیال کے پانی سے مثل زمین کی اہر کے
غذا کی صورت پیدا ہوئی - غذا نے جانا کہ سب مجھے کہاوین گے لیکن بھاگی
پھر دسے جنہین جو اس داخل ہوئے تھے غذا کے پیچھے دوڑے تا پکڑ سکے
مراد یہہ ہے کہ اگر کوئی جنس اپنی قوت سے غذا کو پکڑ سکتی تو سیر ہو جاتی حالانکہ کوئی
سیر نہین ہوتا ہے - اگر کوئی زبان سے غذا کا نام لیوے تو وہ سیر نہوگا ۵
حلوا حلوا اگر گوئی صد سال * از گفتن حلوا نشود دہن شیرین کام + اگر کوئی ناک
سے سونگہے تو بھی سیر نہوگا + اگر کوئی آنکہہ سے دیکہے تو بھی پیٹ نہ بہریگا -
اگر کوئی ہاتہون سے مس کرے تو بھی سیر نہوگا + اگر دلمین غذا کا تصور کرے تو بھی سیر نہوگا
آلہ تناسل کی لذت سے بھی کوئی سیر نہین ہوتا - پھر پران ایان یا وہ ہو کے منہہ
مین داخل ہوا کہانیوالا اور پکڑنے والا اور جذب کرنے والا اور نگلنے والا اور ہضم
کرنے والا اور اعضا کو قسمت کرنے والا پران ہے - دلیل ظاہر ہے کہ پران سے بدن زندہ
اور متحرک ہی اور پران غذا سے زندہ ہے اور پران جیسا حواسون سے افضل ہے
ہے پھر آتما نے خیال کیا کہ اگرچہ یہہ جسم مینے پیدا کیا مگر بغیر میرے اس کام کا قیام محال
ہے پس کسی راہ سے جسم مین داخل ہونا چاہیے - پھر غور کیا کہ پران پانو کی راہ سے
داخل ہوئے ہین اور حواس اپنے اپنے راہون سے پس مجکو ان سے افضل راہ چاہیے
پس سر مین جہان کہ دو ٹکڑے کہوپری کے ملے ہوئے ہین شگاف کیا اور اوس راہ سے
داخل کیا - اس مقام کا نام اُم الدماغ ہے اور در بدرتہ بھی لیتے چرا ہوا اور ناندلت
بھی اسکو کہتے ہین یعنی سرور - ۲۸ تمام راہین جو حواسون کے متعلق ہین یا نین
یعنی دماغ کی راہ عالی ہے وجہہ یہہ ہے کہ آتما بادشاہ ہے وہ اس راہ سے

ظاہر ہوئی۔ ۵ پہر دو شگاف اوس مین ہوئے اوسسے وہ دونون ناک کے نتھنے
کہلائے اونسے تنفس ہوا اور تنفس ہوا کا دیوتا پیدا ہوا۔ ۶ پہر دو سوراخ
آنکہ کے پیدا ہوئے اون سے بینائی اور بینائی سے آفتاب یعنی جو بینائی کا
دیوتا ہے پیدا ہوا۔ ۷ پہر دو سوراخ کان کے ظاہر ہوئے اور اوسسے جہات
اور اطراف پیدا ہوئے کہ یہہ کان کے دیوتا ہین۔ ۸ پہر جرم اوسمین
قوت لامسہ پیدا ہوئی۔ ۹ پہر بال پیدا ہوئے اوسمین نباتات ظاہر ہوئین ۱۰
پہر سینہ اوسسے دل پیدا اوس سے اوسکا موکل چاند پیدا ہوا۔ ۱۱ پہر ناف
اسکے گرد پران اور اپان باہم پیدا ہے۔ ۱۲ پہر محل غایط کا اس کا
دیوتا موت ہے۔ ۱۳ پہر آلہ تناسل یہہ سبب تولید اور تناسل کا ہوا۔ ۱۴
پہر اوس سے نطفہ پیدا ہوا اسکا موکل پانی ہے۔ یہی دیوتا عالم کے نگہبان ہین
اور ان سے عالم قائم ہے اور یہی عالم کی قید مین پڑے ہین اور یہی دریاء عمیق ہے
۱۵ یہہ سب دیوتا بہوکہ اور پیاس سے عاجز تہے اسلیئے ان دیوتاؤن نے
آتما سے کہا کہ ہمارے کہانے اور پینے کو جگہہ مقرر کرو تا کہ ہم کہاوین اور پیوین
پہر گائی کی صورت پیدا ہوئی کہ اس سے کہانے اور پینے کا نفع بہت سی پیدا ہوا
اور آتما نے کہا کہ اسمین حلول کرکے کہاؤ اور پیو۔ دیوتاؤن نے کہا کہ اگرچہ گائی
سے کہانے اور پینے کے بہت فایدے ہین اور گہوڑے سے سواری کے مگر یہہ واسطے
انسان کے ہین ہمارے لائق نہین ہین ہمارے واسطے اور کچہہ تجویز کرو۔ تب صورت
انسان کی پیدا ہوئی اور دیوتاؤن نے اوسکو پسند کیا اور کہا یہہ اچہی جگہہ ہے
پس یہہ صورت جگ کے عمل کرنے والون کی ہوئی۔ جگ دیوتاؤن کی غذا ہے اسواسطے
آتما کی مرضی ہوئی کہ سب دیوتا اپنے اپنے مقام پر حاضر ہون۔ پہر دیوتا آگ کا
نطق ہوکے منہہ مین سمایا۔ دیوتا ہوا کا پران ہوکے ناک مین سمایا۔ دیوتا بینائی
آفتاب بنکے وہ آنکہہ مین سمایا۔ دیوتا شنوائی کا جہات ہی وہ کان مین سمایا۔
دیوتا لمس کا نباتات ہی بال ہوکے مسامات مین سمایا۔ دیوتا مرت کا اپان باد ہوکے

ہر ایک سے دوسرے مین اور دوسری سے تیسرے مین روشنی زیادہ ہے
نباتات کو قوت نشو و نما کی ہے اور حیوانات کو عقل کہانے اور پینے اور چلنے اور
پہرنے کی ہے - انسان کو وہ قدرت ہی کہ حق الیقین حاصل کرسکے - اور اعتقاد الٰہی
حقیقی کو پیدا کرے - حیوانات کی جتنی عقل ہے اوس ہی دوسرے عالم جاتے ہین
انسان اپنی دانائی سے تمام عالمون سے بلند مقام مین پہونچتا ہے - مگر جاہل
اور بے عقل اوس مقام کو نہین جانتے - ۴۲ پانچ چیز سے جسم مرکب
ہوا ہے - ۱ حرارت یہہ آگ ہے - ۲ خون اور بلغم اور نطفہ یہہ پانی ہے -
۳- تمام جسم یہہ مٹی ہے - ۴ پانچون پران یہہ ہوا ہے - ۵ آکاش یعنی جوف
اور خلا یہہ آکاش ہے - اور تمام دیوتا یعنی قوت حواس بینائی اور شنوائی اور
گویائی اور نطق اور لمس جب پران جسم کو چھوڑتا ہے پران کے ہمراہ جاتے ہین
اور پران اور ہوا ایک ہوجاتے ہین - ۴۳ جگ کا کرنا ایک عادت جسمانی ہے
اور دستگاہ نطق اور دل کی یعنی جو دل مین سمایا زبان پر لایا اور جو زبان
پر آیا عمل مین لایا - جگ کے پانچ نوع ہین - ۱ اگنہوتر ۲ درس ماس ور پورن
ماس ۳ چترماس ۴ بشن ۵ ہوم - سب جگ ان پانچون جگ مین ہین
اور پانچوان ہوم سب سے افضل ہے ۴۴ پیدائش عالم کا بیان -
اول سب سے پہلے ایک آتما ہی اور کچھہ نہ تھا اس کی خواہش سے عالم پیدا ہوا اور تمام
موجودات سے پہلے چار چیز پیدا ہوئین - ۱ انبہ یعنی سرگ لوک و بہشت -
۲ مریچ یعنی انترچھہ لوک یعنی عالم فضا اور اعراف ۳ مرت یعنی زمین جسمین
مرنے والے رہتے ہین اور مرت اسکا مشہور ہے ۴ آپ یعنی پانی جو زمین کے
طبقات مین ہے اور پاتال لوک بھی اسکو اشارہ کرتے ہین ۲ پہر لوکپال یعنی
نگاہبان پیدا ہوئے تاکہ انتظام کرین - ۳ پہر پانی سے ایک شکل پیدا ہوئی
جسکے حواس کچھہ نہ تھے - ۴ پہر انڈے کی مانند وہ شکل ہوگئی اور اوس سے موہنہ
پیدا ہوا اور اوس سے گویائی یعنی نطق ہوئی اور اوس سے دیوتا نطق کا یعنی آگ

۱۵ اور سب جہات بھی پران ہین - غذا پران کی بید کی سُرتی جو بر دزن پر بہت
ہین ہے اور اسی کو آبحیات کہتے ہین - نتیجہ پڑہنے ان ہزار سُرتی کا اندر
یہہ دیا کہ فرمایا پڑہنے کے ۳۶ حرف ہین جو انکو ہزار مرتبہ قراوت کری تو ۳۶ ہزار
شمار مین ہو دین - آدمی کی سو برس کی عمر کے ۳۶ ہزار دن ہوتے ہین - لگمات
یعنی اعراب حروف کی بجاے رات اور دن کے ہین - بسوامتر نے اس کلام کے مطلب
سمجھنے سی سو برس کی عمر جو طبعی ہے پائی - جو کوئی اس کے حاصل کلام کو سمجھے اور اوس پر
عمل کرے وہ عمر طبعی پاوی ۳۰ آتما اگہتہ ہے کیونکہ سب اوسسے موجود ہوئے
ہین - آتما پانچ ہین ۱ زمین ۲ پانی ۳ ہوا ۴ آگ ۵ آسمان اور پران بھی
پانچ ہین اور سب ان سے موجود ہوئے ہین اور انہین محو ہون گے - جو اس
رمز سے واقف ہووے وہ ہمسرون پر فضیلت پاوی - ۳۱ پانی اور زمین
خوراک ہین کیونکہ خوراک انکے وسیلہ سے پیدا ہوتی ہے آگ اور ہوا خورندہ ہین
کیونکہ انسے نشو و نما ہوتا ہے - آسمان ان کا محل ہے کیونکہ خوراک اور خورندہ
اسکے اندر رہتے ہین - زمین اور پانی خوراک ہی اور خورندہ بھی ہے کیونکہ اس سے
نباتات پیدا ہوتی ہے جو خورندہ ہین - غرض کہ نباتات کو حیوان کہاتے ہین
اور حیوانات کو حیوانات بھی کہاتے ہین - جن حیوانات کے تلے کے دانت ہین
اور اوپر نہین ہین وہی خوراک ہین - جن حیوانات کی دونو طرف دانت ہین وے
خورندہ ہین - خوراک سی خورندہ کو شرف ہی جو نباتات اور حیوانات ناطق اور
مطلق اور خوراک اور خورندہ کو یکسان جانتے اور آتما کو سب مین بیاپک سمجھے
وہ سب مین روشن اور نامور ہووے ۳۲ نباتات مین جو رطوبت ہی وہ
آتما ہے اور یہہ نفس نباتی کہلاتا ہے - جاندارون مین دل جو سب حرکت ارادی
کا سبب ہے آتما ہی - انہین رطوبت بھی ہے اور دل زیادہ ہی اسوجہ سے انہین آتما کی روشنی
زیادہ عیان ہی - انسان مین عقل یعنی گیان زیادہ ہوا اور وہ نفس ناطقہ سوم
ہوا یعنی رطوبت علامت نفس انسانی تینون اسمین ہوئین - تینون مین آتما ہے

عرصہ مین حواسون کو اونکی جگہہ پر قایم رکھتا ہے حاصل کلام کا یہہ ہے کہ آدمی
کی عمر سو برس کی مقرر ہے - جب قوت حواسون کی زایل ہوتی ہے پران جیو جسم
سے جدا ہو جاتا ہے اسواسطے اسکا نام ستنج ہے بمعنی بڑہنے والا بیدکی رچا کا
۲- نام پران کا ادہم ہے کہ سب کو نگاہ رکہتا ہے - ۳ - نام کرلس کہ سب
حواسون کو ضبط کرتا ہے ۴ نام بدہ کہ اندازکرنے والا نطفہ کا ہے - ۵
نام بسواہتر یعنی دوست رکہنے والا عالم کا - ۶ نام کرولسمد یعنی دو صفت کا
جمع کرنیوالا - ۷ نام پران یعنی سردار عظیم - ۸ نام باسدیو یعنی گناہون سے باز رکہنے
والا ۹ نام اتر یعنی نگاہ رکہنے والا جانداروں سے ۱۰- نام ہود واج
اس وجہہ سے کہ سب دیوتا اس کو بزرگ جانتے ہین ۱۱- بسوپت یعنی پناہ
سب کی ہے ۱۲ نام پرکاش یعنی سب سے اول ہے ۱۳ نام بادہانی یعنی
پاک کرنے والا - ۱۴ چہودرسوکپ اور مہاسوکپا وپہ سوکپ نام ہے کیونکہ نیک اور
بد اور شریف اور رزیل یعنی جانداروں مین سماتا ہے ۱۵ نام ات بمعنی بزرگ
ہے ۱۶ نام اردہرج یعنی چہوٹا بھی ہے اور بڑا بھی ۱۷ نام پر بمعنی پانو کہ
روان کرنیوالا ہے ۱۸ نام اچہرہی پران کا ہے کہ یہہ نتیجہ دینے والا عملون کا
ہے اور اسکو نتیجہ دینے والا کوئی نہین ہے - چونکہ یہہ سب نام اور سب بید
اور سمرتی اور ہر قسم کی آواز اسمین ہین اور اس سے ہوئی ہین اسواسطے اسکا نام
پران ہوا ہے - ۲۹ بسوامتر نے ایک وقت مہابرت جگ کیا تب اندر بھی وہان
آئے بسوامتر نے ہزار سمرتی بید کی جو دن پہر پڑہنے کے تہین پڑہین اور اندر
کہا کہ یہہ ان کی غذا ہے - اسکے پڑہنے سے اندر سے دوستی ہوئی پہر اندر نے
خوش ہوکر کہا کہ تم اب میری مرتبہ مین پہونچے چاہیے کہ مکرر پڑہو - بسوامتر نے
مکرر اون سمرتی کو پڑہا تب نر اندر کے مقام مین پہونچا پہر اندر نے کہا سر کر پڑہو
پہر بسوامتر نے تعمیل حکم اندر کی پہر اندر نے کہا کہ مانگ جو چاہتا ہو - بسوامتر نے
کہا تمہاری معرفت جانتا ہون اندر نے کہا کہ مین پران ہون اور تو بہی پران ہے

پران کی بھی دو فرزند قرار دو ایک اطراف اور جہات عالم کو اوس سے آو
منی جاتی ہے دوسرے سال اور ماہ جس سے تمیز وقت گھڑی اور پل اور روز
اور مہینہ اور برس کی ہوتی ہے - پران کے قلب ہی بھی دو بیٹے فرض کرو ایک پانی
جس سے بدن پاک ہوتا ہے اور نشو ونما پاتا ہے اور اعتقاد درست رہتا ہے -
دوسرا برن جو پانی کا دیوتا ہے اور سبب تولید اور تناسل کا ہے - پانی سب عناصر کو
جمع کرتا ہے پس اسکی قوت باعث اجتماع ہے - ۲۴ پران تمام عناصر کا باپ ہے
اور جو بیٹا ہے وہی باپ ہے اور جو جسم کے اندر ہے وہی آفاق مین ہے پس دو
ہنین ہین ایک ہی ہے اور محقق کا قول ہے کہ حواس اور حواسون کے دیوتا ایک
ہی ہین انکو جدا جاننا نہ چاہی - ۲۵ سمجھو کہ مین پران ہون اور سب مجھہ سے
پیدا ہوئے ہین اور پرورش پاتے ہین اور پران کو پہاڑ اور قوت بینائی اور شنوائی
اور گویائی اور دل وغیرہ کو پہاڑ کے متعلقات تصور کرو - اسی پران کو معدن اسکے
حواسون کے برہم کہتے ہین - پران کو پہاڑ اس سبب سے کہا کہ جسطرح پہاڑ مین کان
جواہرات کی ہے اسمین کان حواسون کی ہے - پران کو اسو بھی کہتے ہین وجہ یہہ ہے
کہ یہہ حرکت دینے والا سب چیزون کا ہے - ۲۶ پران دولت اور نعمت ہے
اور بے دولتی بھی ہے - دیوتا اس سے ہر جگہہ فتح پاتے ہین اور اسکی قدر لوا جبی
سمجھتے ہین - اُسر بھی اسکو بزرگ اور غنیمت جانتے ہین مگر ہزیمت پاتے ہین
جو پران کو نعمت عظمے سمجھے وہ دیوتا ہو جاوے کبھی پران مرگ ہے اور یہی امرت ہے
اور بھی صاحب ہے - جب پران تلے کو حرکت کرتا ہے اس کا نام اپان ہوتا ہے اور جب
وہ پر کو چلتا ہے پران کہلاتا ہے اسی طرح حرکت سے سمان اور اودان وغیرہ
کہلاتا ہے - ۲۷ پران کے ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس رہتے ہین اور جہان پہر جاتا ہے
عالم بہشت اور عالم پایٔن یا دوزخ ہوئے جاتی ہین باآنکہ پران ان سے
ہے کہ بدن اور حواس فانی ہین اور پران جاودانی - ۲۸ یہہ پران صورت
تمام ہو کے مُدتش کہلاتا ہے اور سو برس تک بدن مین قیام کرتا ہے اور اس

اور باطنی پر غالب ہووی ستی موسوم ہوا اور ستی کے تین حواس حرف ہائیں
س ت ی س پران ہے ت غذا ہے ی آفتاب ہی - تریوپرت
اوسا کو کہتے ہین جو ان تینون کو اکٹھا کرے جیسے آنکھ مین سیاہی اور سفیدی
اور پوتلی اکٹھی ہین - جو ستی کی حقیقت کو سمجھے اور جھوٹھ نہ بولے اوسکی
زبان سے ایک سچا جھوٹھہ بات بھی نکلجاوے سچ ہوجاوے - ۱۹ پران
نے نطق کی رسی سے تمام عالم کو باندھ رکھا ہے یعنی دنیا کی آدمی نام کی قید مین
پھنسے رہتے ہین اور نام کو مرتے ہین یہہ نام نطق سے پیدا ہوا ہی اور نطق سے ظاہر
اور مشہور ہوتا ہے ۲۰ تمام وزن منظوم سنسکرت مین پرتھی بجھند پران ہی
ہے اور سب وزن مثل حواسون کے چونکہ حواسون مین پران پوشیدہ ہے
اسواسطے نظم کو چہند کہتے ہین - ۲۱ ایک رکھیشر عین الیقین سے فرماتے ہین
کہ پران وہ ہے جو تمام حواسون کو بیدار رکھتا ہے اور سب کام کرم اندری
گیان اندری اور انتھہ کرن سے لیتا ہے اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے کبھی سوتا نہین
ہے اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہے - ۲۲ تمام
عالم مین پران محیط ہے جیسے بھوت آکاش اربعہ عناصر کو احاطہ کیے ہے یا کہ جیسے
اکاش پران کی قوت سے کہرا ہے - اور جسطرح بھوت آکاش پران کی قوت سے
قایم ہے تمام اجرام اور اجسام برہما سے چیونٹی تک پران کے سبب سے قایم ہین
پس تصور کرو کہ پران مین ہون ۲۳ پران کی گویائی کے دو بیٹے فرض کرو
ایک زمین کو کہ نباتات اوس سے پیدا ہوتی ہے دوسرے آگ جو پکانے والی غذا کی
جسطرح باپ بیٹون سے خدمت طلب کرتا ہے اوسی طرح سے نطق انسے غذا چاہتا
ہے - پران کی قوت تنفس کے دو بیٹے فرض کرو ایک اکاش جسمین تمام جاندار
حرکت کرتے ہین دوسری ہوا جو خوشبو لاتی ہے قوت بینائی پران کے بھی دو بیٹے
فرض کرو ایک وہ عالم جس سے بارش ہوتی ہے اور بہشت موسوم ہے کہ تمام آدمی
سے پیدا ہوتا ہے - دوسرا آفتاب کہ اس سے تمام شی دکھلائی دیتی ہین - قوت سمع

کو جو معدہ مین ہوتی ہے اور دل کو جو سینہ مین ہے برہم خیال کیا - ۵
سینہ سی پران سر مین گیا یعنی ام الدماغ مین تمام قوت گویائی اور شنوائی
ذائقہ اور بینائی کہ نعمت الہی ہین حاصل ہوئی - اس مرکو جو سمجھے وہ تمام نعم
پاوی اور سب دیوتاؤن کو مسخر کری - ۱۶ پران اور حواسون نے باخود بحث
کی تاکہ جسکو سب مین بزرگی اور فضیلت ہو ظاہر ہوجاوے - آنکہہ نے اپنی فضیلت
دکہلانے کو جسم سے مفارقت کی اگرچہ جسم اندہا ہوگیا مگر زندہ رہا اور حرکت کرتا
رہا - اسیطرح جب سماعت نے اور ہر ایک قوت لامسہ اور شامہ نے مفارقت
کی زندگی مین ہرج نہ ہوا اور بغیر اونکے کام چلتا رہا - جب پران یعنی روح نے
قصد روانگی کا جسم سے کیا سب حیران اور پریشان اور مضطرب ہوئے اور بانے
سمجہا کہ ہم سب بغیر پران کے ہیچکارہ اور ناکارہ ہین - اس سبب سی کہ جسم اور
حواس بغیر پران کے پراگندہ اور ناکارہ ہوتے ہین جسم کا نام سریر ہوا - پھر
حواسونکو یقین ہوا کہ جو کچھہ فضیلت ہی پران کو ہے کہ بغیر پران کے جسم ناکارہ ہے
پس پران کا نام اگتھہ رکھا - ۱۷ بید کی شرتی ہے کہ پران اور حواس ایک دیگر کے
محتاج ہین اس وجہ سی ایک ہی ہین اور پران سے سب کو طاقت ہی اسواسطے
اسکا نام پربہات ہی بمعنی صبح صادق - جب سونے کے وقت حواس پران سے
ملجاتے ہین تب پران کا نام شانیگ ہوتا ہی بمعنی شام اور شانیگ کال
بیداری کیوقت حواس پران سے جدا ہو کے اپنے اپنے مقام مین آتے ہین پس
پران کا نام اُنہہ ہوتا ہی بمعنی دن - جب پران اپان ہوکے حواسون کو چھپا دیتا
ہے نشا نام ہوتا ہے بمعنی رات - نطق کا دیوتا یعنی موکل آگ ہی بینائی کا دیوتا
آفتاب ہی - سماعت کا دیوتا جہات مین یعنی سمت مشرق و مغرب اور شمال
ور جنوب وغیرہ اور دل کا دیوتا چاند ہے - قوت ذلی اور نظر اور سمع اور نطق
ن کے سبب سی ہے اور مقام ان حواسونکا سر مین ہے - پس بالیقین سمجھنا
ہئے کہ سب دیوتا تمہاری جسم مین ہین اور اگتھہ ہین - ۱۸ جب پران نطق

اور پرورش غذا سے پاتے ہین - آنکہہ بجای آفتاب کے ہین اور سرتی بید کی
اوسکی غذا ہے - ۹ غذا سے عبادت کرنے کو قوت ہوتی ہے اور عبادت سے
اوس عالم پر فتح ملتی ہے - اور غذا کو دینے سے اس عالم مجازی کے جاندار مطیع
اور فرمانبردار ہوتے ہین - ۱۰ تمام عالم غذا ہے اور کہانیوالا بھی غذا کا ہی
اور کہانیوالے عالم کے جانداروں کی ہے - ۱۱ زمین غذا بھی ہے اور کہانیوالی
غذا کی بھی ہے اور دلیل ظاہر ہے کہ سب چیز غذا کی زمین سے پیدا ہوتی ہین اور
جگ مین زمین کی پیداوار دیوتاؤن کی غذا ہوتی ہے پس زمین غذا ہوئی -
بارش کے مینہہ کو زمین کہاتی ہے اس وجہہ سے زمین کہانیوالی غذا کی ہے - اس رمز کو
جو کوئی اچھی طرح سمجھے وہ کل عالم کو کہا جاوے اور خود غذا کل عالم کی ہو جاوے اور
ایک دوسرے کو لازم اور ملزوم تصور کرے - ۱۲ کل عالم کی پیدائش جو شکل اور
صورت رکہتی ہی اوسکی شروع پرجاپت ہے یعنے نطفہ اور تخم اور مبدا اس کا پرجاپت
ہے - پرجاپت سے دیوتا یعنے حواسون کے موکل پیدا ہوئے - اون سے ابر اور
باران اوس سے نباتات اوس سے غذا اوس سے نطفہ جانداروں کا اوس سے جسم
جانداروں کا اوس سے دل اوس سے عقل اوس سے گویائی تاکہ پہلے عقل سے سمجھے پیچھے
زبان سے بات کرے پہر اوس سے عمل اوس سے وجود اوس شخص کا جو پرم آتما کا گیان
یعنے علم رکہتا ہے ایسا عالم مین خدا ہی اور عین غذا ہی اور چاند ہے جو کہ نباتات کا
دیوتا ہی - جو عالم خدا کو عین خدا اور عین غذا اور عین قمر سمجھے وہ چند روز لوگ پہونچے اور
دوسرون کے قلب اور ذہن مین مثل چاند کے روشن ہووے جیسے اوس
مفروض غیر محسوس سے پرجاپت اور درجہ بدرجہ کثافت پاتے پاتے وجود انسانی ہوا
اوسیطرح علم اور عمل سے لطافت پاتے پاتے غیر محسوس ہوجاوے - ۱۳ برہما
پران ہی اور عالم اوسکا جسم اور جسم مین پران نے اسطرحسے دخل کیا ہی - پہلے پانو
کے انگوٹہے مین آیا اور پانو کہلایا پہر ساق مین پہر شکم مین پہر سینہ مین غرض جہان
پہونچا ایک جدا نام اسکا قرار پایا - ۱۴ اسر کراچہ کے شاگردون نے حرارت غریزی

۲ چوہوا تعظیم ـتے ہین اورجبن دم مین مشغول رہتے ہین یہہ یون ا
مشہور ہین اگرچہ یہہ تمام عالم مین پہیل سکتے ہین مگر کرہ باد سے بلند پر
نے کوسا مرتبہ نہاین رکہتے ۔ ۳ آتش پرست اوراگن ہوتری یہہ ہ
اورجگ کیاکرتے ہین ان کے کمال کا مرتبہ کرہ نار ہے اورجو چاند کو پوجتے
وی چندرلوک سے بلند جانے کی طاقت نہاین رکہتے ۔ ۴ جسنے اس راہ کو چہوڑا
وہ بے علم ہے اوراُس کا عمل خلاف علم کے ہے پس پشو یعنی حیوان مطلق
گوکہ بصورت انسان کے ہو ۔ ۵ اگنہہ کے معنی ہین کہ سب چیزین اوس سے
ظاہر ہووین ۔ چونکہ سب چیزین زمین سے پیدا ہوتی ہین اس وجہ سے اسکا نام اگنہہ
ہے اوراس سے بہت منفعت ہین ۔ آفتاب سے بہی بہت نفع ہوتا ہے اس وجہ سے
اسکوبہی اگنہہ کہتے ہین اوربید کی رچا مین بہت تعریف اسکی رقم ہے زمین سے غذا
پیدا ہوتی ہے جس سے سب پرورش پاتے ہین اورنفع اوٹہاتے ہین ۔ اور آکاش
یعنی عالم فضا ظاہر کرنے والا تمام موجودات کا ہے اوراسکے اندر تمام پرند اور ٹڈے
ہین اور آفتاب اور ہوا وغیرہ سب سیر کرتے ہین اور ابر اور مینہہ سب اس کے
اندر ہین جس سے روئیدگی اگتی ہے اور عالم کے جانداروں کی غذا ہوتی ہے
اس وجہ سے بید کی رچا مین اسکی مہما بہت لکہی ہے گویا یہی بہشت ہے ۔ ۶ یہہ دوہا
جنکو عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور بیرونی ہین اور وہ جو ظاہر اور پیدا کرنیوالا
سب [illegible] ہے اور حقیقی ہے اندرون بدن کے ہے اور اوس سے پیدائش اولاد کی
ہوتی ہے ۔ پس چاہی کہ آتما کو جو کہ اندر بدن کے ہے ظاہر اور پیدا کرنے والا
جہان [illegible] سمجہکے پوجے ۔ ۷ جسطرح زمین سے سب چیزین پیدا ہوتی ہین اسیطرح
زمین سے [illegible] آفتاب کے برآمد ہوی بید نطق سے روشن ہوی پس انکو
غذا تصور کیا [illegible] اور غذا سے سب کی پرورش ہوتی ہے ۔ ۸ دونو سوراخ
ناک کے سب [illegible] آکاش یعنی عالم فضا سب پیدائش عالم کا ہے ۔ جیسے
[illegible] پران ۔ [illegible] مین ہے ذکر جس [illegible] کرکے کرتے ہین

رتبہ اعلی کو پاتا ہے **مولف** - سوائے ایک واجب الوجود دوسرا کوئی
اس لایق نہین ہے جسکو دلمین جگہہ دیجاوے اور جاہلی سے زیادہ کوئی
گناہ نہین ہے کیونکہ تمام گناہ اسکی مصاحبت سے پیدا ہوتے ہین جو کوئی جہل سے
نکل آوے ہرگز مرتکب بدافعالی کا نہ ہووے اور جب بد فعلی نکرے خوف دوزخ سے
ایمن رہے اور جسکو گیان یعنی علم اور عقل ہووے وہ معلوم کرے کہ جو جگ اور تپ
اور تیرتھہ اور برت اور دان اور پُن باسید پانے کسی نتیجہ کے کرتا ہے وہ داخل
نیک افعالی کے نہین ہے ایک قسم کا بیوپار ہے جسمین جو کہوں ظاہر ہے اور نفع
مستطون ہے نیک افعالی وہ ہے کہ زندگی اپنی آرام سے قطع کرے اور لذات
دارین کو فانی سمجھے اور وہ حرکت نکرے جس سے کسی جاندار کو تکلیف ہووے اور جہانتک
امکان ہو نیک اور بد اور امیر اور غریب کو جس قسم کی قوت رکھتا ہو یا جس چیز کا
دوسرا محتاج ہو مدد دیوے اور تمام افعال مثل دنیا داروں کے کرے مگر کسی مین
محو نہو جاوے اور سمجھتا رہے کہ یہہ دنیا گذشتنی اور اسکی اسباب گذاشتنی ہین
جسکو یہہ سمجھہ ہووے اور سمجھہ کے موافق عمل کرے اوسکو جیون مکت پرایت ہووے
اور جب قالب عنصری کو چھوڑے بدیہہ مکت پاوے فقیر کی دانست مین یہہ خلاصہ اس
اوپ نکھد کا ہے - ۲ اسرہ اوپ نکھد یہہ اتھربن مین نمبر ۱۱ اور رکھہ بید مین نمبر ۱

آتما کی تعریف مین

۱ - آتما کو تلاش کرنا عمدہ کام ہے اور راہ نیک اور پسندیدہ فعل ہے کیونکہ اس
سے برہم کو پہچانتا ہے اور یہہ راہ گیان اور معرفت کی ہے ۲ جو اس راہ
کو چھوڑتا ہے یا اسکی تلاش مین غفلت اور سستی کرتا ہے یا دوسری راہ کو اس پر فضیلت
دیتا ہے وہ گمراہ ہے کیونکہ بزرگ سب اس راہ پر چلتے رہے ہے اور بید کی شرتی بھی
بھی یہی راہ سیدہی ہے ۳ تین قسم کی مخلوق نے اس راہ کو چھوڑا ہے اور علم
کی ضد پر عمل کیا ہے - ۱ جسنے آفتاب کی روشنی کو بسیط سمجھا ہے یہہ آفتاب
پرست اور سورج مکہی معروف ہین انکو سورج کا لوک ملیگا اور مرتبہ بلند نہین ملیگا

اور ناتوانی اور بے شعوری کا غلبہ ہی حقیقت مین تمام حواس اپنی اپنی تعیناتی
کا مقام چھوڑ کے پران کے ہمراہ جسم سے باہر جانے کو پران ہی جا ملتے ہین - اوسی
حالت مین جب افاقہ ہوتا ہی یعنے پران جسم سے جدا ہونے کو توقف کرتا ہے تب
سب حواس اپنے اپنے محل مین جا حاضر ہو اپنا فعل کرتے ہین - اب سمجھو کہ حواس
اور دانائی اور قوت پران کے ہمراہ ہین - پران ایک درخت ہی اور یہہ سب اوس
کی شاخین ہین - ۳۴ نطق سے تمام حرف اور اسم اور فعل اور ہر ملک کی زبان
اور ذائقہ اور مزہ تلخ اور ترش کا ہوا ہے - کان سے آواز اور راگ کی لذت ہے
آنکہہ سے اشکال مختلف اور رنگ کی کیفیت معلوم ہوتی ہے - ناک سی تمیز بو نیک
اور بد ہوتی ہی - لمس سے تمیز سخت اور نرم متعلق ہے - ہاتہہ سے لکہنا اور ہتہیار
کرنا اور دینا ہوتا ہے - پانو سے چلنا اور پہرنا کر سکتا ہے - آلہ تناسل سے تولید
اور تناسل اور لذات مباشرت ہوتی ہے - مقعد سی کثافت دور ہوتی ہے -
اس طرح چارون انتہہ کرن سی جا فعل ہوتے ہین - لیکن حرکت سب حواسون
اور عضوونکی پران کے اختیار مین ہی عقلمند کو چاہئے کہ فروعات کو چھوڑ اصل کو دیکہے -
پران کے یہہ سب جزو ہین اور ایک دوسرے سے تعلق رکہتے ہین اور بغیر ایک کے
سب عاجز رہتے ہین پس چاہئے کہ سب کو ایک خیال کرے - یہی چین سرور ہے اور
سبب اطمینان کا خوف سی موت کے ۳۵ - اس علم سے جیو آتما پرم آتما اور آتما
ہوجاتا ہے - یہہ علم تمام دیوتاون کی اوپاشنا اور تمام قسم کے کرمون سے افضل ہے
۳۶ - اندر کا قول ہے کہ جو آتما کو پہچانے وہ سب گناہون سے پاک ہوجاتا ہے کیونکہ وہ
آتما ہوجاتا ہی - ۳۷ - راجہ اجات ستر اور درپت بالاک کا بیان جو برم دارن اوپنکہد
مین ہی وہ ہی اس موقع مین دیکہنا چاہئے ۳۸ جب تک جیو آتما آتما کو نہین
پہچانتا ہی اوس پر شیطان غالب رہتا ہی اور بیم و رجا مین پہنسا رہتا ہی اور جہل
سے نتائج کی امید پر نیک افعالی کرتا ہی اور آفات کے خوف مین بدافعالی سے پرہیز
کرتا ہے - اور جب آتما کو پہچان لیتا ہے تمام نیک اور بد عالم کو ناچیز جان کے مرتبہ

آتما کا جلتا ہی کہ جسکو آتما کا گیان نہین ہے اوس سے مین راضی نہین ہون اور
وہ کیسا ہی نیک افعال ہو اوسکی میرے پاس کچھہ قدر نہین ہی پس نعمت عظمی آتما
کا گیان ہی - ایک شخص کے تین سر تھے اور وہ تینون لوک کا جاننا تہا مگر آتما کا گیان
نہین رکہتا تہا مینے اوسکو قتل کیا تہا جو محسوسات کی لذات کا شوق رکہتا ہی اور عالی
چیزون پر نظر رکہتا ہی مین اوسکو سگ اور سور کے برابر سمجہتا ہون اور جسکو علم الہی
نہین ہی وہ کسی عالم مین ہو محض ناچیز ہے - جسکو معرفت الہی ہو اور اتفاقا اوس سے
کوئی گناہ کبیرہ بہی ہو جاوے وہ حساب سے خارج ہی کیونکہ گیانی سے جو خطا ہووے تکرار نہوگی
اور اگیانی سے نیکی اتفاق سے ہوگی - راجہ کو اس نصیحت سے گیان ہو گیا اور کہنے لگا کہ مین عین
پران ہون اور محیط عالم کا ہون اور حیات دائمی رکہتا ہون اور موت سے آزاد ہون کہ
حیات اور پران بمعنی واحد ہین کہ حیات اور پران دونون ایک ساتھہ جسم سے جدا
ہوتے ہین - پران کو جب گیان ہوتا ہی برہم سے لین ہو جاتا ہی اور تمام حواس اوسکے
ہمراہ ہو جاتے ہین - ۳۳ بعضے کہتے ہین کہ حواس اور پران ایک ہی ہین - دلیل یہہ
ہے کہ نطق کو طاقت بغیر پران کے گویائی کی نہین ہی اور نہ آنکہہ کو اور کان کو علی ہذا القیاس
ہر ایک حواس کو اوسکے فعل کی پران کے ہمراہ اور بہی چار پران موسوم ہین مثل
اپان اور سمان باوکے حقیقت مین وے بہی جدا نہین ہین - جو طاقت نطق کی نہین
رکہتا ہی گونگا کہلاتا ہی مگر اوسکی زندگی مین کچہہ حرج نہین ہوتا ہے اسی طرح اندہا
اور بہرا ہونے سے حیات مین خلل نہین ہوتا ہی - پس واجب ہی کہ پران کو سب کا
سردار تصور کرو اور تعظیم کرو - پران اور دانائی ایک ساتھہ قالب کو چہوڑتے ہین
پس پران کی حقیقت کو جاننا عین دانائی ہی - حالت سکہپت مین تمام حواس پران سے
ملجاتے ہین کہ اوس وقت نہ کچہہ نظر آتا ہی اور نہ کچہہ سنتا ہی اور نہ کچہہ حرکت کرتا ہے -
جب حالت جاگرت مین آتا ہی تمام حواس آتما سے جدا ہوکے اپنے اپنے مقام پر آجاتے
ہین جیسی آگ سے چنگاری جدا ہوکے ہر طرف گرتی ہین پہر وے اپنی اپنی قوت کے
موافق فعل کرتے ہین - جب آدمی قریب المرگ ہوتا ہی عوام سمجہتے ہین کہ اسمین ضعف

یہہ ہی کہ بات کرنا پران کی قوت ہی اور جب خاموش ہوجاتا ہی وہ قوت پران جا ملتی ہے - دیکہنا آنکہہ سے بقوت پران کے ہوتا ہی جب کوئی دیکہنے سے عاجز ہوتا ہے وہ قوت بصر پران سے وصل کرتی ہی اسیطرح ہر ایک قوت سمع اور لمس وغیرہ کو سمجہو عوام اوسکو جو بے حس اور حرکت ہوجاتا ہی مُردہ تصور کرتے ہین اور حقیقت مین تمام قوتین یعنے تمام دیوتا اوس حالت مین اپنا اپنا مقام چہوڑکے پران مین محو ہوجاتے ہین جب یہہ دیوتا یعنے قوتین پران سے جدا ہوتی ہین کہتی اور سنتی اور دیکہتی ہین اور جب اوسسے ملجاتی ہین بے حس اور حرکت معلوم ہوتی ہین - ۳۰ پران سب دیوتاؤن سے بڑا ہی اور دلیل ظاہر ہی کہ جب پران جسم سے جُدا ہوجاتا ہی سب حواس یعنے انہہ کرن اور گیان اندری اور کرم اندری اپنے اپنے افعال سے عاجز ہوجاتے ہین یعنے اندہا ہوجانے سے پران کو نقصان نہین ہوتا ہی اور پران کے جُدا ہونے سے آنکہہ دیکہہ نہین سکتی ہی اسطرح سب حواسون کو قیاس کرو - ۳۱ - حالت سخت بیماری مین بیمار کو واجب ہی کہ دوب یعنے ہری گہاس کا فرش بچہاکے اوس پر لیٹے اور آگ کو روشن کرے اور کوزہ پانی کا بہر اور سرپوش اوسپر رکہہ آگ کی برابر رکہے اور سفید چادر اوڑہے اور بیٹے کو روبرو بٹہاوے اور کہے کہ اپنا ہاتہہ میری آنکہون پر رکہہ اور سمجہہ کہ اب مین تمام حواسون یعنے دیوتاؤن کو تیرے سپرد کرتا ہون اور اعمال اور اوسکے نتائج اور لذات طعام اور شراب تیرے اختیار مین دیتا ہون - بیٹے کو چاہیے کہ باپ کے گرد پہر کے کہے کہ مین نے اس امانت کو اوٹہا لیا - پہر باپ کہے کہ جو جو اوصاف نفسانی اور معرفت الٰہی مین رکہتا تہا اب تیرے سپرد کرتا ہون تجہکو برکت ہو - پہر بیٹا سر کو زمین پر رکہہ کے کہے کہ بیکنٹہہ آپ کے نصیب ہووے - بعد اس وصیت کے اگر وہ بیمار نہ مرے اور بچ جاوے تو چاہیے کہ اوس مال پر جو بیٹے کو وصیت کرکے دیا متصرف نہو بلکہ اوسی کے اختیار مین چہوڑ دے اور خود فقیر ہوکے گذران کرے - ۳۲ - کاشی کا راجہ پرت ردن جنگ کے نتائج سے اندر کے لوک مین پہونچا اور اوسنے اندر سے کہا کہ وہ نعمت جو سب سے بہتر ہی مجہے دے - اندر نے کہا کہ تجہہ کو اور تمام مخلوق کو سب سے اعلے نعمت

ہوجاوی جیسے کوئی سنیاسی کسی گانوین جاکے کسی سے کچھہ سوال کرتا ہی جب کوئی کچھہ نہ دیے
پہر وہ صبر کرکے گانوسی باہر نکل ایک جگہہ جا بیٹہتا ہے اور قصد کرتا ہے کہ اب کسی
سوال نہ کرونگا اوسیوقت دیہہ کے باشندے اوس کی خوشامد کرنے لگتے ہین
اورنہایت التجا سے اوسکو اپنی آبادی مین لیجاکے حلقہ کرتے اور محتاج سے زیادہ
پلیس کرتے ہین - ۲۵ سنیاس کا کمال تب ہی جب کسی سی کچھہ درخواست نہ کرے اور
غرض نرکہی اور پران اور برہم کو ایک سمجھے اور قوت بصر اور سمع وغیرہ کو بہی غیر نہ سمجھے
بلکہ تمام موجودات کو ایک ہی تصور کری اور جو ایسا سمجھے اور اس پر عمل کرے وہ صاحب
عالم کا ہوجاوے اور بغیر طلب سب کچھہ موجود ہوجاوے - ۲۶ جسطرح نوکر اپنی آقا کی خدمت
مین ہمہ تن متوجہ ہوتے ہین اور جان اور مال آقا کے نثار کرتے ہین اوسی طرح ایسی
ایسی سمجھہ والے کے روبرو تمام دیوتا یعنی ہو کلان حواسون اور پرانون کے حاضر رہتے
ہین اور عالم اور عامل اس راہ کی فرمانبرداری کرتے ہین - ۲۷ پرانون کی تعریف جسمین
بیدکے یہہ ہی آگ جب جلتے جلتے بجہہ جاتی ہے عام سمجہتے ہین کہ یہہ مرگئی حالانکہ روشنی
آگ کی برہم ہی جسکو فنا نہین ہی اور وہ اوس حالت مین ہوا کے آفتاب سے جا ملتی ہے
اور آگ کی روشنی آگ کی پران ہی - آفتاب کی تابندگی پران ہی جب شام کو مغرب
مین غروب ہوتا ہی عوام کہتی ہین کہ اب آفتاب مرگیا حقیقت مین اوسکی حالت مین
کچھہ تغیر نہین ہوتا ہے روشنی اوسکی قمر مین اور پران اوسکے ہوا مین آجاتے ہین
چاند جب چھپتا ہی نادان اوسکو مرا سمجھتے ہین وہ مرنے والا نہین ہے اوس حالت
مین روشنی اوسکی برق مین اور پران اوسکے ہوا مین ملجاتے ہین - بجلی جب چمکنے
سے معطل ہوتی ہی بے علم سمجھتے ہین کہ وہ فنا ہوئی اور حقیقت یہہ ہے کہ روشنی اور
پران اوسکے ہوا ہوجاتے ہین اور ہوا مین رہتی ہین - ۲۸ خلاصہ یہہ ہی کہ تمام دیوتا
ہوا سی پیدا ہوئی ہین اور ہوا سے زندہ رہتی ہین اور آخر کو ہوا مین محو ہوجاتے ہین

مؤلف حکمائی یونان بہی اس قول کو تسلیم کرتے ہین اور وجود تمام موجودات کا
بخار اور دخان سے بتاتے ہین اور نفس ناطقہ کو امر بتاتے ہین - ۲۹ جسم کی تعریف

اور دو پای مغربی زمین اور آسمان ہی - اور پای طول کی دو شرت شام بید کی ہین
جنکو اہنگ سی پڑہتے ہین اور دو پای عرض اور دو شرت شام بید کی ہین یہہ چارون شرت
زیادہ فضیلت رکہتی ہین - اور تمام شرتی رگ بید اور شام بید درمیان مین اوس تخت کے
چوکہٹے کی بجای نواڑ کے ہین اور شرت ججربید کی بجاے تانے بانے نواڑ کے چاند روشن اوس
تخت کا فرش ہے اور اہنگ شام بید کی چادر اوس تخت کی اور تمام بیدون کا مضمون
اوس تخت کا خزاوہ ہے - ۱۴ اوس تخت پر بیٹہنے والا برہما ہی جو ایسی سمجہہ پیدا کرتا ہی
اور علم کے موافق عمل کرتا ہی وہ بے منت غیر کی اپنے پاؤن سی چل اوس تخت پر جا بیٹہتا ہی
۱۵ جب کوئی اوس تخت پر جا کر بیٹہتا ہی برہما اوس سی پوچہتا ہی کہ تو کون ہی - یہہ جواب دیتا ہے
کہ مین عین زمان ہون یعنی جو زمان ماضی مین تہا اور زمان استقبال مین ہوگا اور زمان
حال مین ہی مین ہون اور مین وہ چیداکاس ہون جو بجو درروشن اور ظاہر ہوا ہی اور جو کچہہ
تو ہے وہی مین ہون - ۱۶ - پہر برہما سوال کرتا ہی کہ مین کون ہون - یہہ جواب دیتا ہی کہ تو ستی ہے
۱۷ - پہر برہما کہتا ہی کہ ستی کی تعریف کرو - یہہ جواب دیتا ہی کہ جو بالاتر وہم اور خیال او عقل اور
حواس سے ہی وہ ست ہی اور عقل ستی کی ست ہی - ۱۸ - پہر برہما پوچہتا ہی کہ تو کس وجہہ سی مجہکو
بضمیر مذکر خطاب کرتا ہی یہہ جواب دیتا ہی کہ تو پران ہی اور جسم مین تصرف کرتا ہی - ۱۹ - پہر برہما
کہتا ہی کہ مونث کا اطلاق مجہپر ہوسکتا ہے - جواب دیتا ہے کہ ایک وجہہ سی کہ نطق
جسم کی مدد سی ہوتی ہے - ۲۰ پہر برہما پوچہتا ہی کہ مخنث مجکو کیون کہتے ہین - جواب بسبب دل کے
کہ یہہ نہ مرد ہی اور نہ عورت - ۲۱ سوال برہما کا ضمیر من تو دیکہو سو اطلق ہوئی جواب جسم کی اور جسم کی
قوتون کے - ۲۲ - برہما کہتا ہی کہ انتہہ کرن اور گیان اندری اور کرم اندری سب تمہاری تابع ہین یا معدوم ہین
اور ہرن گربہہ یعنی مجموعہ عناصر لطیف اور بیرجات یعنی مجموعہ عناصر کسیف بہی مین ہون - جب میرے تیرے
درمیان سے دوئی جاتی رہی پہر تمام عالم جو میرا ہے وہ تیرا ہی اور میری فتح تیری فتح ہی اور میری قدرت تیری قدرت
ہی - مین اور تو ضمایر خطابی ہین - اور علامت دوئی کی انکو دور کر پہر وحدت ہی - ۲۳ - پران برہم ہے اور دل
اور نطق اور خوراک غذا اور بینائی آنکہہ کی قدر اور قوت سمع کی عرض ہوگی - ۲۴ - پران سے آزاد دیگر منتری
موجودات کو منتر کرتے ہین ہر کوئی پران سے مشغول ہو اور محسوسات کا دہیان چہوڑ دے اوسکو سب سامان بغیر طلب ملتا انکے سبب سے

بزرگ جانتا ہی اور کہتا ہے کہ مین برہما ہون - ۷ اوس محل کے درمیان مین ایک چبوترہ ہے اوسکا نام بجھین ہے بمعنی عقل کل اور اوس چبوترہ پر ایک تخت بچھا ہی اوسکا نام انت جوت ہی بمعنی بہت روشنی - ۸ اوس تخت پر ایک عورت بیٹھی ہے اوسکا نام باسنی ہی بمعنی خواہش پیدا کرنیوالی اور یہہ اشارہ تینون گن سی ہے - وہ حد زیادہ حسین اور محبوب ہے اور تمام عالم اوس کے گرد ایک پہول سے چہوٹے نظر آتے ہین - ۹ اوس عورت کے گرد کثرت سی اچہرا ہین ان سی زیادہ مہربان اور شیرین کلام اسکے درمیان نور معرفت کا ہی اس مقام مین وہ پہونچتا ہے جسکا دل پاک ہوتا ہے اور برہم سی مشغول رہتا ہے - ۱۰ برہما کی شوکت کی یہہ تعریف ہی کہ پانسو حور اوسکے حکم سے وہان کی جانیوالے کے استقبال کو جاتی ہین اور احتیاج کا اسباب فراہم کرتی ہین اور دوسو حور پہولون کے ہار ہاتہون مین لئے حاضر رہتی ہین - اور تین سو حور پانی کے برتن ہاتہون مین واسطے غسل کے رکہتی ہین - اور چار سو حور عطر وغیرہ خوشبو لئے رہتی ہین - اور پانسو حور پوشاک لئی رہتی ہین اور چہہ سو حور زیورات مہیا کرتی ہین - ۸ - جو ان خواہشون کو ناچیز سمجہہ کے چہوڑتا ہے وہ دوسری کہائی سی پار ہوتا ہے اور جسکی دل مین ان فانی اسباب کی خواہش رہتی ہے وہ دوسری نہر کی کہائی مین گر پڑتا ہے اور جو محسوسات کی لذات کو فانی سمجہہ کے چہوڑتا ہی وہی اوس ندی مین نہا سکتا ہے جسمین نہانے سے جوان ہو جاتا ہی اور نیک اور بد اعمالون سے آزاد ہو جاتا ہے کہ اسکے بد اعمال بدون سے چمٹ جاتے ہین اور نیک عمل اسکے یارون اور فرزندون پر قسمت ہو جاتے ہین اور یہہ سب سی آزاد ہو جاتا ہے - ۹ جب اوس درخت کے تلے پہونچتا ہے جسکا ذکر پہلے ہوا تمام برہمانڈ کی لذات سے سیر ہو جاتا ہے ۱۰ جب اوس شہر مین پہونچتا ہی ہمہ تن نور اور گیان ہو جاتا ہی اور اندر اور پرجاپت کو بجائے دربانون کے خیال کرتا ہی اور جس طرح برہما اپنے تئین سب سی بڑا جانتا ہی یہہ اپنے تئین خیال کرتا ہے - ۱۱ جب اوس چبوترہ پر پہونچتا ہے عقل کل یعنی جبرئیل ہو جاتا ہے اور کل عالم کو بنظر عقل کل کے دیکہتا ہی - ۱۲ تخت اشارہ روشنی بے نہایت اور برہما سے ہی جسکو [illegible] پہونچا کمال حاصل ہوا - ۱۳ اس تخت کے دو پائی مشرقی اشارہ زمان ماضی و مستقبل اور حال [illegible]

گہر کیا پہراس عالم مین اپنے باپ کی صورت متمثل کی ہے - افسوس ہے کہ پہلے
مجہے گیان نہین ہوا تہا اور جاہل رہی تہی اوسکے نتیجہ سے سخت تکلیف وقت
برآمد ہونے شکم مادر سے پائی - اب مین گیان حاصل کرونگا کہ مکرر یہہ تکلیف
اوٹہانی نہ پڑے - اور کبہی نظر نتایج اعمال پر نہ کہونگا کہ آخر کو اوس سے
جہنم کی آفتین اوٹہانی پڑتی ہین - اور اب جو کوئی مجہسے پوچہے کہ تو کون ہے تو
کہون کہ جو تو ہے وہی مین ہون اور گیان کی راہ کو چہوڑ کر ہرگز دوسری راہ مین
نہ بہٹکونگا - ۷ سلوک یعنی گیان راہ کے بیان مین تمام رمز اور کنایہ ہین جو غور
اور فکر سے سمجہیگا وہ مطلب پاویگا اور جو لفظی معنی کریگا وہ مطلب سے دور رہیگا
۱- اس راہ کا نام دیوجان ہے بمعنی برم ہدیا جو اس راہ پر چلتا ہے جب وہ
قالب عنصری سے مفارقت کرتا ہے اوسکو برہما رہبر ہوکے اچہی راہ مین لیجاتا ہے
۲- پہلے آگ کے دیوتا کے گہر مین دوسرے ہوا کے دیوتا کے گہر مین تیسرے پانی کے
دیوتا کے گہر مین چوتہے سورج لوک مین پانچوین اندر لوک مین چہٹے پرجاپت کے
گہر مین ساتوین برہما کے لوک مین پہنچتا ہے - ۳- درمیان مین ان ساتون مقام
ایک کہائی ہے اوسکا نام اور ہے بمعنی پیٹ اسمین خواہش اور غضب اور حرص
اور حسد اور بغض اور تعصب اور غرور اور شہوت بہرا رہتا ہے اس کے کنارون پر
دو دیوتا مانع ریاضت متعین ہین تاکہ کوئی عبور کرنے نپاوے جو کوئی ریاضت
کرے وہ پار ہو جاتا ہے - ۴- اوس سے آگے ایک ندی ہے اوسکا نام برجا ہے
جو کوئی اوسمین نہاوے وہ جوان ہو جاوے - ۵- پہر ایک درخت ہے اوسکا نام
ان ساندہی بمعنی غلہ صحیح یعنی اکل حلال تمام قسم کے میوے اوسکے پہل ہین - ۶-
پہر ایک شہر ہے اوسکا نام سالج ہے بمعنی کمال وسیع اسکے درمیان مین ایک
محل یعنی مندر ہے اوسکا نام اپراجیت ہے یعنی کوئی اوس پر فتح نہین پا سکتا
اس کے دو دربان ہین - ۱- اندر جو تمام دیوتاؤن کا بادشاہ ہے - ۲- پرجاپت جو
... ادشاہ ہے جو کوئی اوس گہر مین پہونچتا ہے وہ اپنے تئین سب سے

جگ کے نتایج سے بخوبی آگاہ ہوگا تھوڑی مہلت دو کہ اون سے تحقیق کرکے جواب دون۔ جیرمن نے مہلت دی پہر سویت کیتو نے اپنے باپ کو سوال کے مضمون سے آگاہ کر جواب طلب کیا۔ باپ نے جواب دیا کہ اس سوال کے جواب مین میری بھی عقل گم ہی اور زبان گنگ اب یہہ بہتر ہے کہ مین اور تو دونون بصورت شاگرد اوسکی خدمت مین آداب بجالاوین اور ماہیت اس رمز کی دریافت کرین — ۳
جب یہہ دونون جواب دینے سے عاجز ہوئے معتقدانہ بحضور جیرمن کے حاضر آئے اور رسوم عجز و انکسار کو ادا کر کہنے لگے کہ اب ہمکو اپنا مرید کیجیے اور جگ اور تپ کے عمل سے جو عمل اعلے اور اکبر ہے اوس سے آگاہ کیجیے — ۴ جیرمن نے خندہ پیشانی سے فرمایا کہ جو علم مجھکو ہے اوسکے پڑہانے اور بتانے اور سمجھانے مین ہرگز بخل نہین ہے اب مین جگ کی حقیقت ظاہر کرتا ہون تم دل لگا کے سنو — ۵
جگ اور تپ وغیرہ عمل کے کرنیوالے مرنے کے وقت اپنے اعمال کے نتایج کی امید رکہتے ہین — اور جگ کے کرنے سے جگ کا کرنے والا چندر لوک کو جاتا ہے اور وہان دیوتاؤن کا خدمت گذار ہوتا ہے پس دیوتاؤن کو ایک طرح کی مسرت ہوتی ہے کہ خدمت کو خدمت گار ملتا ہے جگ کے کرنیوالے کو بفکری اور آزادی اور آرام کچھ نہین ہوتا ہے اور جب میعاد معینہ تمام ہوتی ہے وہ اوس لوک سے نکال دیا جاتا ہے اور جب وہ وہان سے نکلتا ہے مرت لوک مین آتا ہی گویا بہشت سے نکل جہنم مین پڑتا ہے — اور جیسا اوسکا شوق ہوتا ہے یا اوسکے عمل ہوتے ہین ویسا قالب پاتا ہے مثل خوک اور خر اور سگ اور سانپ اور زاغ اور زغن اور مرد اور عورت — ۶ جب کوئی اس سے دریافت کرتا ہے کہ تمہارا کیا حال تہا اور ہوا ہے — تب جواب دیتا ہے کہ مین وہ ایک نطفہ ہون کہ چندر لوک سے ٹپکا ہے اور وہ لوک دینے والا عوض اعمال کا ہے اور پاک ارواح کا عالم بھی ہے — پہلے مین برہمن تہا اور ہر روز صبح اور شام جگ کیا کرتا تہا اب سے پہلے اول پشت پدر مین قیام کیا پہر واسطے بھگتنے نتیجہ اپنے اعمالون کے شکم مادر میا

ہوگا اور بیم ورجا سے دور رہیگا جسکا بیٹا یا بیٹی ایسی تربیت پاوے اور ایسا مرتبہ حاصل کرے کیا وہ اپنے بزرگون اور خوردونکو مکت نہ دلاویگا بے شک یقین کرو کہ وہ ایک ایک عالم کی مکت کا سبب ہوگا - اور کسی مخالف کی مجال نہوگی جو اوسکے حضور مین بے ادبی سے لب کشا ہوگا - اگرچہ اس ترکیب سے بہی ہنود کے مذہب کو ترقی نہوگی مگر زوال کا بہی سبب نہوگا - ویسی زبان مین مشکل علوم کا سمجہنا آسان اور بغیر علم کے منفعت دنیا اور عقبیٰ محال ہے اور یہہ انگلستان کی تواریخ سے ظاہر ہے کہ جب تک انکی ولایت مین کوئی کتاب انکی زبان کی نہ تہی اور لاطینی پڑہا کرتے تہے روم کے حد سے زیادہ فرمان بردار تہے جب سے اپنی زبان مین علم کو ترقی دی گئی ولایت کے شہنشاہ ہوگئے جنہے اس درخت کو اس امید سے نہین لگایا کہ اس کا پہل مجہے کہانے کو ملے مگر اس خیال سے کہ بزرگون کے لگائے ہوئے باغونکا پہل ہم کہاتے ہین ہمپر واجب ہے کہ بچون کیواسطے ہم بہی باغ لگاوین - خدا کرے یہہ کتب ہر جنہ خاص اور عام کی منوکامنا پورن کرے - اور جو اس کتاب کو پڑہے اور پڑہاوے اور ناخواندون کو سناوے اور سمجہاوے وہ دنیا اور عقبیٰ مین سب سے بڑا مرتبہ پاوے یہہ بہی عام کو معلوم رہے کہ علم بغیر عمل مثل طعام بے نمک اور قالب بے روح اور گہر بے چراغ کے ہے ہر کہ عاقل بود از خوبی عنوان داند ٭ کہ درین نامہ خبرہا ئے نکو خواہد بود

اول رگ بید اسمین ایک تہہ ہے

اکو کتک ایک تہہ یہہ سترا کہر مین ہو نمبر ۱۲ ہے اور رگ بید مین بہ سبب

کیان اور اعمال کی تعریف مین

ارجن نے سویت کنتو سے کہا کہ مین جگ کرنا چاہتا ہون مگر اس شرط سے کہ اوس عالم کی نعمتون سے فیض ملے جسکی حقیقت جاہلون کو معلوم نہین ہے اور وہ عالم ایسی فضیلت رکہتا ہے کہ جو وہان پہونچ جاتا ہے آواگون سے رہت ہوجاتا ہے اور مثل اوسکے کوئی مقام نہین ہے - سویت کنتو نے جواب دیا کہ مجکو اتنا علم نہین ہے کہ تمہارے سوال کا معقول جواب دے سکون مگر میرا باپ ہمیشہ جگ کروا تا ہے یقین ہے وہ جگ

مناسب سمجھا کہ چارون بید کی اوپ نکہدون کو بموجب ترتیب بید کے مقدم اور
موخر کرے اور ایک بید کے متعلق جسقدر اوپ نکہد ہین اونمین پہلے اوسکو لکہے جسکا
علم پہلے درکار ہے کہ موت کا ذکر بعد پیدایش کے چاہیئے - ۵ - فارسی اوپ نکہد مین چند
الفاظ کے معنی دیباچہ مین رقم تھے مولف نے ایک فرہنگ جدا بنا ہے - ۶ مولف نے
جہان اپنی راے کو دخل دیا ہے پہلے لکھدیا ہے کہ قول مولف تاکہ میرے قول کو کوئی
اوپ نکہد کا مضمون نہ سمجھے - ۷ - فارسی اوپ نکہد مین مسلسل عبارت تھی اور بجاے
فصل لفظ برہمن رقم تہا فقیر نے چہوٹے چہوٹے فکرے جدا کئے تاکہ طالب علم آسانی سے
مطلب کو سمجھے - ۸ کل پچاس اوپ نکہد اس تفصیل سے ہین - ۱ - رگ بید ۳ اوپ نکہد
۲ - یجر بید کی ۱۳ - ۳ شام بید کی ۱۰ - ۴ - اتہربن بید کی ۲۴ - مفصل فہرست علیحدہ ہے
۳ - اسنیاسی اور برہم چاری اور بیدانتی اور پنڈت باتفاق فرماتے ہین کہ اپنکہدون
کے پڑہنے اور پاٹ کرنے اور مضمون کو غور کرنے اور سننے کا پہل تمام کرمون اور ہر
قسم کی اوپاسنا سے زیادہ ہے اور جب کوئی سنیاس کو دہارن کرے تب ضرور
ہے کہ سنکہا اور سوتر کو تیاگ دے اور شاستر اور بید کا پڑہنا چہوڑ دے مگر اوپ نکہدون کا
پاٹ کرنا نہ چہوڑے ع بر رسولان بلاغ باشد و بس - ۴ جو کوئی اپنی اولاد کو چہوٹی
عمر مین یہہ کتاب پڑہاویگا جیسے عیسائی انجیل اور محمدی قرآن کو پڑہاتے ہین وہ اپنی
نسل کی عزت اور حرمت اور آسودگی اور تن آسانی کا تمام اسباب مہیا کردے گا
کہ جو لڑکی لڑکا اس مضمون سے واقف ہوگا وہ جہوٹے ہیم ورجا مین نہ پہنسیگا اور
دم بازون سے بازی نہ کہاویگا اور چوری اور رشوت خواری اور کسی قسم کی بدکاری
نہ کرے گا اور جس حرکت سے ایک چیونٹی کو بھی ملال خاطر ہو روا نہ رکہیگا اور جب بد افعالی
سے باز رہیگا دوزخ اور محبس کے خوف سے امین ہوجاوے گا اور پہانسی اور سولی کے
تلے بچاویگا اور لعنت اور ملامت کا مستحق نہو گا - اور جب نیک افعالی اختیار کریگا
فیاض بھی ہوگا پس بہشت کو بھی ایک اسباب لذت فانی کا سمجھکے مغلوبان شہوت
اور غضب کو بخشیگا پس جو ایسا دہرماتما ہوگا وہ جیون مکت اور بدیہہ مکت کا مستحق

اور موکش بغیر گیان کے نہین ہوتی ہے اور گیان بغیر مطالعہ بید کے بہر انصاف سے بعید ہے کہ بید کو کسی متنفس سے بخیال اوسکی قومیت کے پوشیدہ کیا جاوے اور مستورات کو باعتبار اونکی حیثیت کے محروم رکھا جاوے - کسی کی دانست مین اس فقیر کی غلط فہمی ثابت نہوا سواسطے متقدمین کے قول کو پیش کرتا ہون سے جات و پات پوچہے نہین کوی ✣ ہر کو بہجے سو ہر کا ہوے ✣ بندہ عشق شدی ترک کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست ✣ ۱۲ اس کتاب مین زیادہ اپنے افکار کو رقم کرنا فضول تصور کیا اور اوسکی تحریر کو خواب اور خیال فقیر الکھہ سوامی اور الکھہ اکاس مین مناسب سمجہا لہذا اس مطلب پر متوجہ ہوتا ہون - ۱ جن صاحبون نے کوئی کتاب تصنیف اور تالیف اور ترجمہ نہین کی وے عیب چینونکی زبان سے خوب محفوظ ہین مجہہ سے ایسے قصور دیدہ اور دانستہ بار بار ہوے پہر کوئی صورت نہین ہے جو بدگویان کے طعن سے ایمن رہون بجز اسکے کہ وے اپنے حوصلہ کو فراخ کرین - بد مطلق اور نیک مطلق ممتنع الوجود ہے اور سہو اور خطا لازمہ بشری ہے اور مین بہی بشر ہون اس سبب سے صاحبان عقل اور علم سے امید ہے کہ جہان کچہہ خطا پاوین گے اصلاح دین گے - عبارت آرائی صورت پرستون سے خوب ہوتی ہے فقیر سیرت پرست ہے - ۲ - کچہہ شک نہین کہ جو منشا کلام بیاس جیو کا تہا اوس سے تفاوت مولفان اوپنکہد کی تالیف مین ہوا ہوا اور اون کی تالیف سے تفاوت فارسی کے ترجمہ مین اور اوس سے اس اردو ترجمہ مین کہ معنے شعر فی البطن الشاعر مثل مشہور ہے پس صاحبان نظر سے امید ہے کہ جہان ایسی خطا پاوین درگزر کرین - ۳ - اگر سنسکرت کی اوپنکہدون سے اردو ترجمہ کرتا تو ضرور ہوتا کہ لفظی ترجمہ ہوتا یہہ ترجمہ فارسی سے ہوا قلت اور کثرت الفاظ پر نگاہ نہین رکہی مگر مطلب پر اور ظاہر ہے کہ جو مطلب کو نہین سمجہتا ہے وہ جہان مکہی چیکی ہوتی ہے ایک مکہی مار کے چپکا دیتا ہے فقیر اپنے اوپر فضل الہی سمجہتا ہے - دارا شکوہ نے کثرت کار سلطنت سے ترتیب پر کچہہ نظر نہین فرمائی تہی فقیر نے

اور سختی ہند کے باشندگان پر گذری اور گذرتی ہے اور شدنی ہے ایک بہی پیش نہ آتی - ہاتہی کے برابر آدمی زور آور نہین ہے بلکہ سو آدمی کے زور سے ایک ہاتہی قوی ہی پہر جو ہاتہی فیلبان بچہ کا جو رسہتا ہی اوسکا سبب فقط جہالت اور نادانی ہے - جو آدمی جاہل اور نادان ہی وہ حسب قول حکما گوبر کے کیڑے کے برابر ہی - پس دل سے شکر کرنا چاہئے اس حکیم لاثانی کا کہ اس کی مہربانی سے کیمیا سعادت دارین کا نسخہ ہر ایک کو معلوم ہوگیا - ہر ایک کیمیا ساز جو چاندی اور سونا بناتے ہین اوس مین ایک آنچ کی کسر رہتی ہے اس نسخہ مین فروگذاشت نہین ہی اگر علم کے موافق عمل کرے اور لذات محسوسات کی طرف مایل نہو جاوے ۹ - حضرت داراشکوہ کو میرا دل جو جہک جہک کے سلام کرتا ہی کوئی گمان نکرے کہ آبائی اور ملکی رسم کو ادا کرتا ہون کیونکہ فقیر نے پچاس برس اوسکا تجربہ کیا اور بالیقین ثابت کیا کہ وہ پیشواے راہ ہدایت کا ہے اور بیشک اوس کی تمیز شہوت اور غضب پر غالب ہی اور ستوگن سے رجوگن اور تموگن کو فرمانبردار کرنے والا ہے - جو اس صفت سے موصوف ہو وہی حکیم ہے اور وہی مہارشی اور وہی قلندر اور وہی بادشاہ - الحمد للہ کہ یہہ میرا مرشد باگرو ایسا ہی ہے جیسا کہ مینے سمجہا - ظاہر بین ضمیر حال ہی کو غلطی عبارت تصور کرینگے کیونکہ داراشکوہ کو دو سو برس سے حاضر نہین پاتے اور غائب سمجہتے ہین اسواسطے رقم کرتا ہون کہ غایب وے ہوئے ہونگے جو جہالت سے شہوت اور غضب مین پہنس کے ظلم کرتے رہے - یہہ عادل اعتدال حقیقی کی حفاظت کرکے عقل کل سے واصل ہوا پس جب عقل ہی یہہ حاضر ہے - ۱۰ فقیر نے تمام سِرِّ اکبر کا ترجمہ کیا مگر دیباچہ کے ایک جملہ کا ترجمہ نہو سکا لہذا بجنسہ اوسکو نقل کیا - طایفۂ موحد ہند را بر وحدت انکارے و بر موحدان گفتارے نیست بلکہ پایۂ اعتبارے ہست برخلاف جہلاے اینوقت کہ خود علما را قرار دادہ در پے قتل و آزار و تکفیر و انکار خدا شناسان و موحدان افتادہ اند و جمیع سخنان توحید را رد می نمایند - ۱۱ - بید کی شتریون اور شاستروں کی شرتیوں سے ثابت ہے کہ آتما ایک متنفس مین بیا ناساز

کرم اور او پاسنا کا ہنین ہے مگر یہہ ہے کہ گیان بغیر کرم اور اوپاسنا کے نتیجہ نہیں
۹- چارون مہا باک کے ارتہہ سری بیاس جیو مہاراج نے ہند کے مردم کی ہدایت
چار بید موسوم کیئے تہے گویا اسباب جیون مکت مہیا کر دئے تہے - جب ہند سے
کی تعلیم اور تلقین جاتی رہی سمجہنا چاہئی کہ بید محجوب اور مفقود ہو گئے تہے - اس
ہزارون راجے اور مہاراجے ہندو پت ہو گذرے مگر کسیکو اسطرف توجہ نہوی کہ اس
آبحیات کو خاص اور عام کیواسطے سبیل کرتا - آفرین صد آفرین شاہزادہ عالی ہمت
اور بلند مرتبت داراشکوہ بہادر دارین و سرور کونین کو کہ جو دولت اور نعمت پہلے خاص
کو نصیب نہ تہی وہ عام کو بے منت بخش دی یعنی تمام ادب نکہدون کا جو گیان کے متعلق
تہین برس ور محنت کر اور لاکہون روپیہ خرچکر اور صدہا پنڈت اور سنیاسیونکو جمع کر
اور کشمیر اور کاشی کی سیر کر اور متعصبان کے طعن کو تحمل کر سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ کیا
گویا دسترخوان صلح کل عام اور خاص کے واسطے بچہا دیا - اور دروازہ جیون مکت اور بیدیہ
مکت کا کس و ناکس کے واسطے کہولدیا اور نفسانیت کو مطلق دخل نہ دیا اور ہر مغلس کو شہنشاہ
دارین کا بنا دیا اور اپنے پردادا اکبر بادشاہ کے نام کو روشن کیا جسنے سری بہاگوت
اور رامائن اور مہابہارتہ اور جوگ بششٹ اور گیتا کا واسطے عوام کی ہدایت کے ترجمہ
کیا تہا اور بہر ولایت کے علما کے دستور العمل کو ہند مین پہیلا دیا تہا اور صلح کل کا مذہب
اختیار کر ہر ایک کو مادی راہ راست کا ہوا تہا - اور سری بیاس جیو مہاراج اور سرشنکر
سوامی جیو مہاراج اور راجہ بکرماجیت پر دکہہ بہنجن ہار اور راجہ بہوج اور اکبر بادشاہ کے
تخت او تاجکو استحکام دیا - کیسکی تعریف یا مذمت کرنا پیروان معقولات کو منع ہی کہ یہہ
عادت غرض گویان اور متعصبان اور مغلوبان شہوت اور غضب اور اسیران جہل
اور ظلم کی ہے اگر یہہ حجاب درمیان مین نہ آتا تو جو جو حمد اور مدح ہر ایک نے اپنے اپنے
ممدوح کی شان مین رقم کی ہے اوسکا ترجمہ اس اجات شر کی ملازمان کیواسطے کرتا - اور جو سوائے
پاک پروردگار کسی کو سجدہ کرنا جایز ہوتا تو اسی مخزن موجودات کو نشان دیتا - اگر مثل اون
چند کے دو ہزار سال کے اندر مسلسل ایک بہی تمام ہند مین پیدا ہوتا رہتا تو ہم جو ذلت اور حقارت

ساتوین یا چار دن ولایت مین ایک مرد سے کام معقول پر ایک مذہب و ملت تا آب ب

کے حکیم ہدایت کرتے ہین کہ آدمی کو چاہئے پہلے برہم چرج اختیار کرے - یونانی تعلیم علت و حکمت

ہند حکیم اور عملی کا جو تعریف کرتے ہین اصل مطلب ایک ہی معلوم ہوتا ہے - یورپ کے علما بھی علم کا

دستور العمل بھی نظر آتا ہے کہ بچپن مین عمر تک سوائے تعلیم و تربیت کے

خانگی مین دخل پاتا ہے - یعنی دنیا کی لذات مین پڑنے کو مجال رکھتا ہے - ہندو حکما کے

بعد تکمیل شرائط برہم چرج گرہست آسرم قبول کرنا واجب ہے - یونانی حکمت کی تعریف جو کرتے

ہین یہہ لوازمہ دنیاداری کا ہے - انگریزون مین بھی کوئی ہنوز سنا جاتا ہے کہ جوان ہو کے

باپ کی دولت پر ناز کر کے محنت بازو بیکار رہے یا محنت نہ کرے بلکہ ان کے کما سے

دہرے اور بہت کم ہونگے جو سوا ایک ابای کے دو چار سے دل بہلاتے ہونگے اور

اور چوری کر چلیجا نہین عمر تمام کرتے ہونگے - ۳ - مرتبہ جب آئین حکما ہندوان

کا ہے یعنی گوشہ گزینی تعلقات اور معاملات دنیا سے - یونانی اس مرتبہ مین شجاعت

بتاتے ہین - انگریز بھی جب ۲۵ یا ۳۰ برس نوکری یا تجارت کرتے ہین گوشہ اختیار کر کے فقط

تعلیم اور تلقین اطفال کو کیا کرتے ہین ۴ مرتبہ بطریق ہنود سنیت کا ہے اور حکماء یونانی

کے بیان سے عدالت کا یہہ مرتبہ عام کو حاصل نہین ہوتا ہے - مگر خاص کو - غرض کہ آئین متقدم

دنیا اور عقبی ہنود کے آئین سے برہم چرج اور گرہست اور بان پرست اور سنیت کے

آداب مین رقم ہے اور یونانی حکما کی ہدایت سے حکمت اور عفت اور شجاعت اور عدالت

مین ہے - یہہ فقیر کا خیال نہین ہے متقدمین ہی یہی فرماتے ہین سو سیانے اور ایک مت

اختلاف اور نفاق حکما مین ہرگز نہین ہوتا ہے کہ یہہ فقط بسبب جہل مرکب ظہور پکڑتا ہے

اور شہوت اور غضب بہت قوی ہو کے مرتکب ظلم کا ہو جاتا ہے - علم ہدایت جسمین بیان کیا جا

ہمہ تن حکمت اور معقولات ہے - اس کی حقیقت اونکو خوب معلوم ہوگی جو کچھ حکماء یونانی

کے اقوال سے بھی واقف ہوگا - جاہل فقط حکماء یونانی کو گمراہ نہین کہتے - ہندوانی کو بھی

کرم کانڈی اور راہ و پاشک گمراہ جانتے ہین - نیک مردون میں اور بد نیکون مین جو عالم جاہل

اور جاہل عالمون مین ایسا دکھاتا ہو ہے جیسے نکمو مین نکو - اسی طرح سے ہین جسقدر بیان ہین کا

اور تواریخ بر ولایت کی بہتر سمجھا وہ سب ایک کتاب مین جمع کیا اور اوسکا نام خواب خیال سری الکہہ سوامی رکہا - منجملہ انکے چراغ حقیقت اور شمع معرفت اور بہاگ بہری در انوار نا متناہی طبع ہوگئین اور باقی کے چہاپنے کے فکر مین ہون - اگر اسی طرح پر ہر کوئی تہوڑی تہوڑی محنت گوارا کرے تو عوام کیواسطے بہت بہتر ہوا ور کار آمد - میری دانست مین تمام قسم کی ریاضت اور تمام جہان کی عمدہ عمارت سے یہہ مکلف محل ہے اور خیرات اور حسنات اس سے بہتر کوئی نہین ہے - اور دلیل ظاہر ہے کہ جسقدر عمر کتاب کی ہے اور چیزون کی نہین ہے - اگر یہہ حرکت اور حرکتون سے نیک بھی نہ ہو تو بھی چوسر اور گنجفہ کہیلنے اور کبوترا ور تینگ اوڑانے اور لال و مرغ لڑانے آور آدمی اور ہاتہی کی کشتی دیکہنے اور قصہ او کہانی سننے اور کہنے سے تو بدتر نہین ہے - ۱- ہرن گربہہ نے فرمایا کہ یہ کتاب صلح کل کی ہے اسمین تعصب مذہب کو دخل نہین ہے - جیسے برہمن کہتے ہین کہ سواوگی ناستک ہین اور سب ولایت کے مردم ملیچہہ اور عیسائی کہتے ہین کہ جو حضرت عیسیٰ کو اپنا شفیع نکریگا وہ مردود دارین ہوگا - اور محمدی سمجہتے ہین کہ جو حضرت محمد صلعم کی نبوت اور ہمارے طریق کی اطاعت سے باہر ہے وہ واجب القتل ہے - تو اسکو سمان دشمنی ہوکے لکہا اور حکما کی مانند اعتدال کو نگاہ رکہا افراط اور تفریط مین مبتلا نہ ہوا کہ دارا شکوہ نے لاکہون روپیئے خرچ کرکے اور صدہا پنڈت اور سیناسی جمع کرکے سنسکرت سے فارسی سیواسطے کیا تہا کہ اردو ہوا ور سب کو مفید نظر آوے اور لفال اسکو پہلے اور کتابون سے پڑہنا شروع کرین - فقیر نے جواب دیا کہ محمدی مردم کے مذہب اور معقولات کی کتب کو آگ مین جلانا اور دریا مین غرق کرنا فرض سمجہتے ہین دہبار دانش کو جسمین بید کی مذمت ہے کروہ واہیات بید پنجم ہے اور برہمن اوسے ایک بڑا نقش ہے اور منشات مادہورام کو جسمین جا بجا لکہا ہے کہ سنتا اور دیا گئے عبارت رنگین سمجہہ کے پڑہتے ہین اس کتاب کی عبارت اوس کے برابر نہین ہے بجای اونکے اسکا درس کوئی کرے یا معلم پسند کرے - ہرن گربہہ نے فرمایا کہ ہا سمجہہ جزوی ہے اور مین کل ہون اور کلیات پر نظر رکہتا ہون جب ایک برس مین تمام انسانون کے دل کسطرح تو برا بر سمجہتا ہے - جیسے آفتاب

اور مین بھی بیمار یون سو نہاین ڈرتی ہون مگر یہہ فکر ہے کہ اس راہ سو کسی بیدانتی کا گذر
ہو تو وہ اوٹھا لیگا کہ وہ غیر کے مال کو ہضم کرنا عیب نہین جانتے ہین حاصل کلام یہہ ہے کہ
کہ عالم اس عالم کو جملہ محسوسات سے استغنا چاہئی یہہ نہین کہ بکاری اور بیدا دھیا کو
ہو جاوے - بیدانتی اوسکو سمجھنا چاہئی جسکے ذہن مین دنیا اور عقبی کی نعمتین ناچیز ہو گئی ہین
اور اوسکے خیال مین سب فانی نظر آوین اور فنا مرتبہ جسکے دل کو ایسی سمجھا ہی ہو گئی
اور یہہ بیدانتی کا استعمال نکریگا بلکہ ثواب اعمال کو بھی ناچیز سمجھکے چھوڑ دیگا - ہمسا صاحبان
انگریزی کی رسم ہے کہ اپنی اولاد کو پہلے انجیل پڑھاتے ہین بلکہ غیر قوم کے طالب علمون کو بھی
یہی کتاب پڑھنے کو ہدایت کرتے ہین اور مسلمان قرآن اور حدیث کی تعلیم اور تاکید مین گرمی
رہتے ہین اور ہماری قوم کے پیشوا خود شوق پڑھنے بید اور شاستر کا نہین رکھتے اور جو کچھہ
جانتے ہین وہ بجای تعلیم کے چھپاتے ہین اور امیر اور غریب اور فقیر سب ناکس اور مال اور
عیش اور آرام کے طالب اور شایق ہین اور اون سو بات مین گرفتار ہین جنکی سبب سے بید
اور شاستر کے کچھہ اصول ہی نہین ہے - مجھہ سے شہر بہار وغیرہ بہت ارادہ کرتے ہین
کہ تمام بید اور شاستر کا ترجمہ کرین اور عام کو تربیت کرین اور سب بید اور شاستر جمع کرین
اور ناخواندون کو تعلیم ہووے لیکن اسکا نتیجہ کچھہ نہین - اگر راجہ اور مہاراجہ کوئی ایسا
فکر کرین تو ہندو سے گمراہی جاتی رہے - میرے ملاحظہ مین جو کتاب انگریزی یا فارسی یا عربی
یا سنسکرت کی گذری اسے انتخاب دل مین یا کہ اسکا ترجمہ ہو تو عام کو مفید ہو لیکن بہ تیسرا حال اور
بار میرا ارادہ پورا ہوا اسکا مشکل تمام سا اکبر دارا شکوہ سے بچا من وپ نکہد کا ترجمہ کیا
اور اسکا نام الکہہ پرکاش رکھا اور جوگ باشسٹ کا دارا شکوہ کے فارسی ترجمہ سے اردو مین
اور اوسکا نام الکہہ امراج رکھا - اور حکمت عملی کا اخلاق ناصری سے ترجمہ کیا اور اسکا نام
بہاگ بہری رکہا اور حکمت نظری کے اصل اصول کا انتخاب کے کتاب سو کیا اور اسکا نام الوام
ناستاہی رکہا - اور قدرت الہی کے بیان مین دو کتاب نظم کہین ایک کا نام چراغ
دوسری کا نام شمع معرفت رکہا - اور اپنے تمام علم و تجربہ سے جو کچھہ مناسب اور بجا
سمجھہ مین آیا اور دنیا دارون اور فقیرونکو مفید معلوم ہوا اور انتظام سلطنت

اٹھارہ اوپ پورانون ۱-درباشا کا قول ۲ تتمہ
بہاگوت ۳ نرسنگہہ اوتار کا بیان ۴ کپل دیو کا بیان ۵ سوکر کا بیان ۶ برن یعنی
پانی کے موکل کا بیان ۷ سنت کمار ۸ تتمہ کورم پوران ۹ پاراسری ۱۰ ناند ۱۱ منو ۱۲
کالکا دیبی کا بیان ۱۳ ادتی یعنی سورج کی تعریف ۱۴ شیو دہرم ۱۵ مہیشر ۱۶
شمبہو ست کا حال ۱۷ تتمہ نارد پوران ۱۸ تتمہ برہمانڈ پوران - اصل اس جملہ بیان او
کلام کی فقط چارون مہا باک ہین اوسکی تفسیر مین چارون بید اور چہہون شاستر اور
سب سُرتی اور سمرتی اور پوران اور اوپ پوران ہوے ہین - جس کلام مین اختلاف واقع
ہو اوسمین فضیلت بید کو پہر سُرتی کو پہر سمرتی کو ہے اور صداقت مسایل کی چار طرح سے ہوتی ہے
اول بید اور شاستر کی سُرتی اور سمرتی سے تصدیق - دوسرے اوستاد کامل کے قول سے
صداقت ہو - تیسرے اور پنڈتون اور فاضلون سے اور رسم و رواج سے معتبر ہو -
چوتھے معقول و عدالت سے قرین ہو ورنہ اگھوری اور بام مارگی بھی سُرتی کے معنی بطور
خود سمجھا کے لذات دنیاوی کی طمع سے عوام کو راہ راست سے ہٹاتے ہین - بھہ اوپنکہد مین
اون سنیاسیون کیواسطے ہدایت نامہ ہے جو بالکل لذات فانی سے کنارہ کرتے ہین اور سوا
محبت الٰہی کچھہ دلمین نہین رکہتے اور جو کام کرتے ہین اوس سے عام کی منفعت خیال
کرتے ہین اور جو لذات ترلوک کو زہر قاتل جانتے ہین اور چارون بید سے منتخب ہوے ہین
جو لوگ لذات دُنیا کو لذیذ سمجھتے ہین اس علم سے ہدایت نہین پاتے ہین اور نہ اسکے پڑہنے
کے مستحق ہین کہ وے ہمہ اوست بناکے تمام بد افعال کرتے ہین اور اورونکو سکھلاتے ہین
جیسے کہ بیدانت کی مذمت مین ایک حکایت ہے - ایک عورت بدری نارائن کے درشن کو
پہاڑ پر جاتی تھی اور تہوڑا سوت اوسکے پاس تہا اوسکو عزیز رکہتی تہی اتفاقاً کہین راہ مین
رکہہ کے چلتے وقت اوٹھانا بہول گئی جب دو تین کوس آگے بڑہی اوسکو یاد آیا اور اوسکی
تلاش کو پہری تب ایک پہاڑی نے اوسکے پہرنے کے سبب کو دریافت کرکے کہا کہ پہاڑ
کے مردم چور نہین ہوتے ہین تو بیفکر درشن کو چلی جا جب تو مُراد حاصل کرکے واپس آویگی
تو نے جہان رکہی ہوگی بجنسہ وہین دہری پاویگی - عورت نے جواب دیا کہ - کہتے ہو

اور مین بھی بہاڑیون سے نہین ڈرتی ہون مگر یہہ فکر ہے کہ اس راہ سے کسی بیدانتی کا گذر
ہو تو وہ اوٹھا لیگا کہ وہ غیر کے مال کو ہضم کرنا عیب نہین جانتے ہین حاصل کلام یہہ ہے
کہ عالم اس علم کو جملہ محسوسات سے استغنا چاہئی یہہ نہین کہ بدکاری اور بد ذاتی کا مرتکب
ہو جاوے - بیدانتی اوسکو سمجھنا چاہئی جسکے ذہن مین دنیا اور عقبی کی نعمتین ناچیز ہو گئی
اور اوسکے خیال مین سب فانی نظر آوین اور ظاہر ہے جسکے دل کو ایسی صفائی ہوگی وہ مکروہ
اور معیوب شی کا استعمال نکریگا بلکہ نیک افعالی کو بھی ناچیز سمجھ کے چھوڑ دیگا - ہم صاحبان
انگریز کی رسم ہے کہ اپنی اولاد کو پہلے انجیل پڑھاتے ہین بلکہ غیر قوم کے طالب علمون کو بھی
یہی کتاب پڑھنے کو ہدایت کرتے ہین اور مسلمان قرآن اور حدیث کی تعلیم اور تلقین مین سرگرم
رہتے ہین اور ہماری قوم کے پیشوا خود شوق پڑھنے بید اور شاستر کا نہین رکھتے اور جو کچھہ
جانتے ہین وہ بجای تعلیم کے چھپاتے ہین اور امیر اور غریب اور فقیر سب ناکسا اور مال اور
عیش اور آرام کے طالب اور شایق ہین اور اون سہوات مین گرفتار ہین جنکی سمجھ سبب بید
اور شاستر کے کچھہ اصول ہی نہین ہے - مجھہ سے غریب او مفلس بہت ارادہ کرتے ہین
کہ تمام بید اور شاستر کا ترجمہ کرین اور عام کو تربیت کرین اور سب بید اور شاستر جمع کرینگے
اور ناخواندون کو تعلیم ہووے لیکن اسکا نتیجہ کچھہ نہین - اگر راجہ اور مہاراجہ کوئی کچھہ
فکر کرین تو ہند سے گمراہی جاتی رہے - میرے ملاحظہ مین جو کتاب انگریزی یا فارسی یا عربی یا
سنسکرت کی گذری اختیار دلمین آیا کہ اسکا ترجمہ ہو تو عام کو مفید ہو لیکن بغیر مال اور
یار میرا ارادہ پورا نہو سکا بمشکل تمام سر اکبر دارا شکوہ سے بچاس اوپنکہد کا ترجمہ کیا
اور اسکا نام الکہہ پرکاش رکہا اور جوگ باشسٹ کا دارا شکوہ کے فارسی ترجمہ سے اردو کیا
اور اوسکا نام الکہہ امواج رکہا - اور حکمت عملی کا اخلاق ناصری سے ترجمہ کیا اور اسکا نام
بہاگ بہری رکہا اور حکمت نظری کے اصل اصول کا انتخاب کرکے کتاب سی کیا اور سکا نام انوار
نامتناہی رکہا - اور قدرت الہی کے بیان مین دو کتاب نظم کین ایک کا نام چراغ حقیقت
دوسری کا نام شمع معرفت رکہا - اور اپنے تمام علم اور تجربہ سے جو کچھہ مناسب اور سچا
سمجھہ مین آیا اور دنیا دارون اور فقیرونکو مفید معلوم ہوا اور انتظام سلطنت سے [illegible]

اٹھارہ اوپ پورانون کی کیفیت - ۱- درباشا کا قول ۲ تتمہ بہاگوت ۳ نرسنگہہ اوتار کا بیان ۴ کپل دیو کا بیان ۵ سوکر کا بیان ۶ برن یعنی پانی کے موکل کا بیان ۷ سنت کمار ۸ تتمہ کوُرم پوران ۹ پاراسری ۱۰ ناند ۱۱ منو ۱۲ کالکا دیبی کا بیان ۱۳ ادیتی یعنی سورج کی تعریف ۱۴ شیو دہرم ۱۵ مہیشر ۱۶ شمبہوست کا حال ۱۷ تتمہ ناردپوران ۱۸ تتمہ برہمانڈ پوران - اصل اس جملہ بیان اور کلام کی فقط چارون مہاباک ہین اوسکی تفسیر ہین چارون بید اور جیتھون شاستر اور سب سُرتی اور سمرتی اور پوران اور اوپ پوران ہوی ہین - جس کلام مین اختلاف واقع ہو اوسمین فضیلت بید کو پہر سُرتی کو پہر سمرتی کو ہے اور صداقت مسایل کی چار طرح سی ہوتی ہے اول بید اور شاستر کی سُرتی اور سمرتی سے تصدیق - دوسرے اوستاد کامل کے قول سے صداقت ہو - تیسرے اور پنڈتون اور فاضلون سی اور رسم و رواج سی معتبر ہو - چوتھے معقول و عدالت سی قرین ہو ورنہ اگھوری و بام مارگی بھی سُرتی کے معنی بطور خود سمجھا کے لذات دنیاوی کی طمع سی عوام کو راہ راست سی ہٹاتے ہین - بھہ اوپنکہدین اون سناسیون کیواسطی ہدایت نامہ ہی جو بالکل لذات فانی سے کنارہ کرتے ہین اور سوا محبت الٰہی کچہہ دلمین نہین رکہتے اور جو کام کرتے ہین اوس سے عام کی منفعت خیال کرتے ہین اور جو لذات تر لوک کو زہر قاتل جانتے ہین اور چارون بید سے منتخب ہوی ہین جو لوگ لذات دُنیا کو لذیذ سمجھتے ہین اس علم سے ہدائیت نہین پاتے ہین ورنہ اسکے پڑھنے کے مستحق ہین کہ وہ ہمہ اوست بنا کے تمام بد افعال کرتے ہین اور اوروںکو سکہلاتے ہین جیسے کہ بیدانت کی مذمت مین ایک حکائیت ہی - ایک عورت بدری نارائن کے درشن کو پہاڑ پر جاتی تھی اور تھوڑا سوت اوسکے پاس تہا اوسکو عزیز رکہتی تہی اتفاقاً کہین راہ مین رکہہ کے چلتے وقت اوٹھانا بھول گئی جب دو تین کوس آگے بڑہی اوسکو یاد آیا اور اوسکی تلاش کو پہری تب ایک پہاڑی نے اوسکے پہرنے کے سبب کو دریافت کرکے کہا کہ پہاڑ کے مردم چور نہین ہوتے ہین تو بیفکر درشن کو چلی جا جب تو مُراد حاصل کرکے واپس آویگی تو نے جہان رکہی ہوگی بجنسہٖ وہان دہری پاویگی - عورت نے جواب دیا کہ تم سچ کہتے ہو

پیدایش اور فنا عالم کی عناصر سے بتاتے ہین اور ہیولی یعنے مجموعہ عناصر لطیف کو جسکو ہرن گربہہ کہتے ہین یعنے بمنزلہ واجب الوجود کے کہتے ہین اور روح کو حرارت غریزی اور حصول لذات کو بہشت اور وقوع مکروہات کو دوزخ کہتے ہین ۔ غرضیکہ نمبر ۷ و ۸ و ۹ مذہب والے بید اور شاستر اور پوران کو فضیلت نہین دیتے اور برہمنون کو اپنا دشمن جانتے ہین اور حیوانات کے آزار دینے کو سخت گناہ جانتے ہین اور ہر کوئی ان کے مذہب کا عالم ہوتا ہے اور جب انکا مذہب ہند مین تہا کچہہ تفریق ۳۶ قوم کی نہ تہی اب کم ہین **اٹھارہ سمرتی** ۱۔ بشن سمرتی اسمین بشن کی مہاسے ۔ ۲ ۔ اسمین بیاس کی تعریف ہے ۔ ۳ ۔ ہاریت اسمین ہاریت کی تعریف ہے ۔ ۴ ۔ جاگولکی ۔ اسمین جاگ ولک کی رای ہے ۔ ۵ ۔ اتری بشرح صدر ۔ ۶ ۔ انگرا ۔ ایضاً ۔ ۷ ۔ سُنا ایضاً ۔ ۸ ۔ گوتم ۔ ایضاً ۔ ۹ ۔ پراشر ایضاً ۔ ۱۰ ۔ سنکہہ لکہت ایضاً ۔ ۱۱ ۔ سن ایضاً ۔ ۱۲ ۔ بششٹ ایضاً ۔ ۱۳ ۔ جم ایضاً ۱۴ ۔ ستاتپ ایضاً ۔ ۱۵ ۔ بشنہہ ایضاً ۔ ۱۷ ۔ برسپت ایضاً ۔ ۱۸ ۔ دچہہ ایضاً **اٹھارہ اوپ سمرتی** ۔ ۱ ۔ جابال ۲ ۔ بیاس ۳ ۔ دیاگہر ۴ اسکندہ ۵ لوکاس ۶ ۔ انگرہ ۷ ۔ سنت کمار ۸ ۔ کشب ۔ ۹ ۔ سمنتا ۔ ۱۰ اشرنج ۱۱ ۔ جنک ۱۲ ناچکیت ۱۳ جات گربہہ ۱۴ کپنجل ۱۵ اگودہاین ۱۶ کاتاین ۱۷ اکناد ۱۸ ابسو امتر ۔ **اٹھارہ پورانون کی تعریف** ۔ ۱ ۔ بشن پوران اسمین گیان کی تعلیم ہے ۔ ۲ ۔ بہاگوت اسمین وتارونکی تعریف ہے ۔ ۳ ۔ متسیہ پوران اسمین مچہہ وتار کا حال ہے ۴ ۔ اسکند پوران اس مین نصیحت ہین ۵ مارکنڈے پوران بشرح صدر ۶ بہوشت پوران اسمین آئندہ کی اسورات ہین ۷ برہم بیور تک پوران اسمین نصایح ہین ۔ ۸ ۔ کورم پوران اسمین کچہوا وتار کا حال ہے ۹ ۔ پدم پوران اسمین چار برنون اور جات یعنی اقوام کا حال ۱۰ برہم پوران برہما کا حال ۱۱ ۔ بایو پوران اسمین ہوا کی کیفیت ہے ۱۲ ۔ باون پوران باون اوتار کا حال ہے ۱۳ گرڑ پوران پترکرم کا بیان ہے ۱۴ اگن پوران آگ کی کیفیت ہے ۔ ۱۵ ۔ باراہ پوران باراہ اوتار کا حال ہے ۱۶ لنگ پوران شیو جیو کی تعریف ہے ۱۷ ۔ نارد پوران اسمین نارد کا قول ہے ۱۸ ۔ برہمانڈ پوران اسمین [illegible]

بہت ٹا اسکی عقیدہ مین ایشر اکرتاہی اور عالم کی ابتدا اور انتہا کچہہ نہین اور مُکت گیان سے ہوتی ہے
اور برہما بھی نیک فعال آدمیون سے مراد ہے ۴ - بیدانت شاستر یہہ سام بید سے بنا ہے
اور مصنف اسکا سری بید بیاس ہے یہہ توحید کے قایل ہین اور عالم کو مثل خواب کے تصور
کرتے ہین اور مُکت کو گیان سے قرار دیتے ہین اور برہم کو اپنے سے جُدا نہین جانتے
اور ہر ایک اصول حکمت نظری اور عملی اپنے بیان کے ہمراہ رقم کرتے ہین ہم سانکہہ
شاستر یہہ اتہربن بید سے برآمد ہوا ہے اور اسکے مولف کپل مُن حکیم ہین یہہ بھی ایشر کو
اکرتا کہتا ہے اور انتظام عالم کا پورکہہ اور پرکرت یعنی عقول اور نفوس سے بتاتے ہین
اور گیان اور جوگ سے مُکت کا ہونا قرار دیتے ہین - ۵ - پاتنجل شاستر یہہ بھی اتہربن بید
سے بنا ہی اور مصنف اسکا پتنجل ہے انکا قول سانکہہ شاستر سے قریب ہے اور وجہہ ظاہر ہے
کہ ایک ہی بید سے دونون نے بدایت پائی ہے - ۶ - بیشیش مصنف اُس کا کنادہے
اور اتہربن بید سے برآمد ہوا اور زیادہ اختلاف بھی اسمین ہوا - ۷ - جین شاستر کو
راجہ گوتم نے بنایا اور اسمین بہت کچہہ حکمت نظری اور عملی کا بیان ہے اور
بسبب اسکے کہ انہون نے سری شنکر اچارج جیو سے بہت خرابیان اُٹھائی ہین بید کے مذہب
والون سے اپنا راز پوشیدہ رکہتے ہین مگر اسیقدر معلوم ہے کہ اونکے گیان مین آفرید
لاتعین ہے اور آدمی نیک فعالی سے مرتبہ نجات کا حاصل کرتا ہی اور حکیم باعلم اور عمل کا کلام کلام پرمیشر
کا ہے ۸ - بودہ شاستر یہہ خدا کو نہین مانتے ایسا برہمنون کی زبانی سُنا جاتا ہی اور
عالم کی ابتدا اور انتہا نہین بتاتے اور جاندار کیجان کرنا سخت بدافعالی بتاتے ہین مگر مردے
کے کہانے سے کچہہ کراہیت نہین رکہتے اور زیادہ اختلاط مستورات سے سخت عیب جانتے ہین
جب سے سری شنکر اچارج جیو کا غلبہ ہوا یہہ لوگ ہند سے ہجرت کر گئے اب چین اور برہما کے
ملک یعنی آوا مین اور لنکا مین بکثرت ہین اور خدا کو ضرور مانتے ہین کہ چین کی زبان مین
خدا کو سانتی کہتے ہین اور کل شی مین محیط بتاتے ہین اور پرتما پوجن بھی کرتے ہین
اور پورش اور پرکرت کو بھی مانتے ہین - چین کی تواریخ مین ان کا حال مفصل ہے
کت نظری اور عملی مین بے نظیر ہین ۹ - ناستک اسکا مصنف موسوم بچارباک ہے

بھہ برہما کے موہنہ سے پیدا ہوا ہے اور برہما کا مہا باکیہ فقط یہہ ہے تتو مسی
تت کے معنے - البشر تو نگ کے معنی جیو - اسنی کے معنی ہون - اسکو سرو کے ساتھہ پڑہتے
ہین اور ہر طرح مطابق اول بید کے ہے - ۴ - اتہربن بید برہما کے شمالی دہن سے نکلا ہے
اور یہہ تینون بیدون سے منتخب ہوا ہے اسمین مہا باکیہ اہنگ آتما برہم ہے
اہنگ کے معنی ہین مین آتما کی معنے ہین آپا برہم کے معنی ہین برہم البشر تتلبیہ
چارون بید کے ایک لاکھہ اشلوک ہین - کرم کانڈ کے اسی ہزار - اوپاشنا کی سولہہ ہزار گیان کے
چار ہزار ہر ایک بید مین چار ترکیب ہین - ۱ - بدہی یعنی وہ ترکیب جسسے ہر کام کو سرانجام کرسکے
۲ - ارتہہ واد بمعنی استت یعنی تعریف اور نتیجہ عمل کا ۳ منتر یعنی دعا جو ہر دیوتا کے
خوش کرنے کو ضرور ہے ۴ - تمام مقدسون کا احوال - ہر ایک بید مین چھہ قسم کا مضمون ہے
۱ - پیدائش عالم کا بیان ۲ - قیامت کبری اور صغری کا حال ۳ - دیوتا اور رکہیشرون کا حال
۴ - چودہ منونکی تعریف اس سے عمر برہما اور ست جگ وغیرہ معلوم ہوتی ہے - ۵
راجہ اندر اور راجون اور فرشتون کا حال - ۶ - دہرم شاستر اسمین تمام علوم حکمت نظری
اور عملی یعنی الہی اور ریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست
مدنی ہے اور کوئی علم اور ہنر ایسا نہین جسکا بیان اسمین نہین ہے - یہہ چارون بید جامع تمام
علوم کے ہین اور تمام شاستر اور جنکا ذکر ہوگا سب انکی فرع ہین - ہنود کے مذہب کے اصول
یہہ چارون بید ہین اور انسے کوئی ہندو منکر ہوکے ہندو رہ نہین سکتا ہے - ان بیدون
سے چھہ شاستر بنے گو کہ مین ۹ کا ذکر کرتا ہون نمبر سات سے ۹ تک کے شاستر علیحدہ ہین *

نو شاستروں کی تعریف

۱ - نیای شاستر یہہ رگہہ بید سے بنا ہے اور اسکا مولف گوتم نیایک ہے - یہہ برہم البشر کو
کل شی مین محیط قرار دیتے ہین اور وحدت سے کثرت ہوئی یہہ کہتے ہین اور قیامت کے
بہی قایل ہین اور ہر نوع کی حکمت نظری اور عملی کو ظاہر کرتے ہین کہ ہیئۃ مثل حکماء یونان ہند کے
حکیم تہے اور نیک عمل تہے اسواسطے رکہیشر کہلائے ۲ - میمانسا شاستر یہہ یجر بید سے منتخب
ہوا ہے اور جیمن نیایک نے بنایا ہے اور انکے بہی شاگرد نامور ہوئے مثل پراری پربہاکر اور کماری

واقف ہو اس سبب سے اونہین سے کم اپنے مذہب سے منحرف ہوکے دوسری طرف رجوع کرتے ہین - ہرچند ہنود کے مذہب کی اکثر کتب نایاب ہوگئین اور جو ہین اونکا سمجھنا سخت مشکل ہوگیا تاہم ہنوز ناپید نہین ہوئین - اگر اونہین سے ایک کتاب پر بھی کسیکا عمل ہو تو وہ کبھی دوسری کیطرف متوجہ نہو بلکہ اپنی طرف کھینچنے کا ارادہ کرے اور سوائے پرم آتما دنیا اور عقبی کے مہمات کا منصرم دوسریکو نہ سمجھے - اور ظاہر ہے کہ اندھا آنکھہ والے سے راہ پوچھتا ہے اور ناواقف واقف کار سے اور واقف کار بغیر امداد دوسرے کے منزل کو پاتا ہے بلکہ لشکر کا رہبر ہوکے جماعت کثیر کو راہ راہ منزل پر لیجاتا ہے اسیطرح جاہل اپنے مہمات کے سرانجام کو محتاج عالمون کے ہوتے ہین اور بسبب لاعلمی کے اونکی مراد سے ناواقف رہتے ہین - نہایت شرم کی بات ہے کہ باوجود موجود ہونے عقل اور حواس کے جہالت اور نادانی سے دنیا کھوئے اور عقبی کو بباد دے - بید اور شاستر کا پڑہنا جو عام نے چھوڑ دیا اس سبب سے اب چارون بید کا فراہم ہونا سخت مشکل ہے اور جو معتبر کتب ہین وے بھی مثل بیدون کے نایاب ہوگئین تاہم چند کتاب کا نام اس ارادہ سے لکھتا ہون کہ لوگ انکے پڑہنے اور سننے اور سمجھنے کو متوجہ ہووین تب بیدانت کا مطلب اونکو حاصل ہو -

چارون بید کی تعریف

۱ - رگ بید یہہ برہما کے مشرقی دہن سے ہے اور برہما کا فقط اتنا قول ہے پرگیا ننگ برہم ایکہی پرگیان کے معنی ہین مہاگیان برہم کے معنی ہین پرم ایشر ایکہی بھی پیچھے سے لگایا گیا ہے برہما کا قول فقط پرگیا ننگ برہم ہے - اس بید کی نظم چار مصرع برابر سے ہوئی ہے اور سری بید بیاس نے اوس مہاباک کے معنی مین یہہ بید بنایا ہے اسمین تین قسم کا مضمون ہے - اکرم کانڈ یعنی شریعت ۲ اوپاسنا یعنی طریقت ۳ گیان یعنی حقیقت اور معرفت ۲ - ججر بید یہہ برہما کے جنوبی دہن سے برآمد ہوا ہے اور برہما کا قول یہہ مہاباک ہے اہنگ برہما سمی - اہنگ کے معنی ہین مین - برہم کے معنی ہین پرمیشر سمی کے معنی ہین - ہون - یعنی مین برہم ہون اسکے چارون مصرع برابر ہین مگر حروف کم زیادہ ہین اور اسکو بھی سری بید بیاس جی نے بشرح صدر ترتیب دیا ہے ۳ شام بید

تو اجبی لیوے تو جو کام پہلے وقت کی انسان کر سکتے تھے یا اور دیس کے آدمی اب کر سکتے ہین
یہہ بھی کر سکتے ہین نتیجہ بے علمی اور جاہلی کا ظاہر ہی اگر کوئی غور سے دیکھے تمام ہندوستان مین
تخمیناً بارہ کروڑ آدمی ہین تو برس ہی پہلے یہہ سب بید اور شاستر کے مذہب مین تہے اب نصف کی
قریب مسلمان ہو گئے اور لاکہون سو برس کے اندر کرسٹان ہوئی اب بھی آمدنی کی مد معمور ہی اور خرچ
روز بروز زیادہ ہے بزرگون کا قول ہے ؎ بر احوال آنکس بباید گریست * کہ بید اکند
نو زدہ خرچ بیست * اس حساب ہی گمان ہوتا ہی ؎ گر ہمین مکتب ست و این ملا * کار
طفلان تمام خواہد شد * جو برائے نام ہندو ہین اونکا یہہ حال ہے کہ مسلمان قصابکی دوکان سے گوشت لیکر
کہاتے ہین جو حضرت محمد صاحب کے کلمہ سے ذبح ہوا ہے باوجود اسکے کہ محمدی ہندو کے جھٹکے کے گوشت کو کہانا
حرام مطلق سمجھتے ہین - دہلی کے ۳۶ قوم کے اور شہرون کے اکثر اقوام ہنود کے لوگ بہشتی سے
پانی بھرواتے ہین اور وہ یہان ہین لاتا ہی محرم مین اکثر ہندو تعزیون کے روبرو وہ حرکت کرتے ہین
جنکو مسلمان بھی ناجائز سمجھتے ہین اکثر ہندو شہیدون اور غازیون اور پیرون کی قبرون
سی مراد چاہتے ہین جسکو محمدی بھی گناہ سمجھتے ہین گوگا پیر اور سرور سلطان اور خواجہ پیر اور جاہر
اور شیخ سدو کو جات دینے جاتے ہین اور جب جات کو دینے جاتے ہین راہ مین اتفاق سے
گنگا یا جمنا پڑے نہانا تو جایز ہی نہین اگر سہو سے کہین گنگا مین پانو پڑجاوی جانتے ہین
کہ جات قبول نہوگی - ایسی بہت رسوم مروج ہین کہ جو کل کی نشانی ہی کرون تو اصل مطلب رہ
جاوے - گو کہ اس بیان سی بعضے ناانصاف بنظر سرسری ناخوش ہونگے مگر جب غور کرینگے
تو معلوم ہوگا کہ یہہ حرکات سب خلاف بید اور شاستر اور پوران کے محض خام طبعی سے مروج ہوئی ہین
ہندمین جسقدر ہندو ہین اون مین سی نصف عورت ہین اور نصف مرد اور مرد ۳۶ قوم کے ہین
اونمین سے برائے نام تین قوم کے مردم کو بید کے پڑہنے کا ادہکار ہے اور کل مستورات اور ۳۳
قوم کے مردم کو ادہکار نہین ہے اس حساب سے ۲ آدمی سے تین بید کے پڑہنے کی ادہکاری
ہین پس جنکو ادہکار ہے اونمین سی ہزار مین دس بھی بید کے عالم بمشکل دستیاب ہونگے -
اس سبب سی عوام بید اور شاستر کے احکام سی ناواقف ہو کے رسومات مستورات کے پابند ہو گئے
سراوگی اور محمدی اور عیسائی اور نانک ہنتھی وغیرہ ہر ایک اپنے مذہب کے اصول اور فروع سے

زبان ہے اس مین مطلب اور نتیجہ کا سمجہنا ہر بشر کو آسان ہے اور اس کتاب مین خلاصہ ہر
گیان کا اردو زبان مین ہوا ہے امید ہی کہ جو اس کو پڑہیگا اور سمجہیگا وہ اندہی کی مانند دوسرے
کا ہاتہ نہ پکڑیگا اور حیوانونکی مانند چالاکون کو اپنی جان اور مال کا مالک کر دیگا اور چالاکون کیطرح
جہوٹی بہرم ورجا مین پہنسا نہ رہیگا۔ جیسے اسوقت مین ادہکاری اور غیر ادہکاری بید اور شاستر
سے ناواقف ہوگئے پچہلے زمانہ مین ایسے نہ تہے۔ اور ہر قوم کے زن و مرد عالم علوم الہی اور
ریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزل اور سیاست مدنی کے ہوتے تہے جن صاحبون کو
کچہ علم تواریخ کا ہوگا وہ میری بیان کو تصدیق کرینگے راجہ بہوج کے زمانہ مین کوئی پنڈت بید اور
شاستر اور پوران کا فاضل بہوجلی نگری مین آیا تہا راجہ نے اوسکے رہنے کو کسی تیلی کا مکان خالی
کروانا چاہا تہا تب مالک مکان نے راجہ سے کہا کہ قطع نظر اس سے کہ یہہ حکم خلاف عدالت کہ ہے
آیا ان پنڈت جیو کی خاطر باعتبار انکی فضیلت کے کرتے ہین جس علم مین انکو کمال ہو مجہسے بحث کرین
اگر انکے سوال کے جواب سے مین لاجواب ہوجاؤن تو میرا امکان دوام کو انکی ملک ہووے اور جو یہہ
میری جواب سے عاجز ہو دین تو میرے بچون کا حق آپ ان کو ندین۔ آخر مجمع عام مین شاسترارتہ ہوا
اور طوالت کلام سے کئی شاستر کا ذکر ایک ہی بحث مین آگیا اور فتح تیلی کو ملی علم ہندسہ یونان مین
گیا تہا علم عدد جسکو تحریر اقلیدس کہتے ہین یہہ علم ہندسہ ہی چین مین اور چین سے فیثاغورس یونان مین
لیگیا جب اس ولائت ہند مین ہر قوم کے مرد اور زن صاحب علم تہے جو جو علم انگلستان کے اب
خلائق کو حیرت پیدا کرتے ہین سب یہان موجود تہے۔ بلون کا نام اوڑن کہٹولہ تہا اور وہ
ترکیب سے بنا تہا کہ آسمان سے ہین اوڑتا تہا اور توپ کا نام اگن بان تہا الغرض جب علم اور عقل اور عمل
ہند مین تہا سب کچہ یہان موجود تہا دو ہزار سال سے منجملہ ۳۶ قوم ۳ قوم کو اور ۳۳ قوم کی مستورات
کو بید اور شاستر کے پڑہنے سے ممانعت ہوئی رفتہ رفتہ علم اور عمل بید کا بالکل جاتا رہا اب ہزار
برہمنون مین سے دو چار رون بید اور چہیون شاستر کے پنڈت ہونگے ورنہ ۳۶ قوم کے مردم جو کچہ
جانتے ہین وہ علم معاش ہے علم معاد نہین ہے انسان کو جب خالق نے خلق کیا چار انہتہ
کرن اور پانچ گیان اندری تینون لوک کے مہمات کے سرانجام کو عطا کئے وے چودہ چیزین اب
سب آدمیون کے پاس موجود ہین مرد ہین یا عورت اگر کوئی اون چودہ سے اون کا کام

اور کب تک رہیگا اور اسکا نام کیا اور کیسی اوسکی شکل ہی اور کس حرکت نیک یا بد سے وہ خوش
یا ناخوش ہوتا ہی اور کتنا بڑا ہی اسکی حقیقت کوئی نہین جانتا ہی کیونکہ یہہ حال اوسنے کسی کو نہین بتایا
اور نہ کسی کو وہان جاکے معلوم کر بتانے کی طاقت ہوئی پس جو کوئی جو کچھہ بیان کرتا ہی وہ اپنی خام خیالی
ظاہر کرتا ہی عجب نہین کہ صاحب علم اور عمل اور کشف اور اشراق اور وہ سب وہان پہونچے ہونگے مگر حق
الیقین سے یہہ ثابت ہی کہ جو وہان جا پہونچے وے واپس نہوئے اور لذت بیغایت مین محو ہوکے تمام سے
مستغنی ہوگئے ؎ دیدار دلربا کا دیوار قہقہا ہے ٭ جو اوسطرف کو جہانکا پہر اسطرف کہان آ
اسوجہ سے ہر کوئی اپنے علم اور اپنے عقل سے اوسکو بصورت اور بسیرت علیحدہ بیان کرتا ہے۔ فقیر کسی متکلم کے
قول کو رد نہین کرتا اور نہ کسی کے بیان کو باور کرتا ہی کیونکہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭ منکر
کہتے ہین کہ وہ کوئی نہین ہی۔ فقیر کہتا ہی کہ جب وہ موصوف جملہ صفات سے متیقن ہی اور نفی بہی ایک
صفت ہی پس اونکے قول سے کیا غم ہے اور جن اسباب اور دلایل سے وے ثبوت اجرام اور اجسام کا رواج
کرتے ہین اور اوسمین شک پاکر منکر اوسکے وجود سے ہوتے ہین فقیر اون سے اوسکو منزہ جانتا ہی اگر اون
کے دلایل سے ثابت ہو جاوے تو پایہ اعتبار سے گر جاوے پس منکر اپنی سستی اور ضعف فکر سے
منکر ملقب ہوئے۔ بعضے اوسکو موجودات سے جدا خیال کرتے ہین انکی سمجھہ مین آیا ہی کہ جو شے نام اور
شکل اور رنگ اور بو اور ذائقہ رکہتی ہی اور لمس کہیچتی ہی اور محسوسات مین آتی ہے خواہ منجملہ اجرام
فلکی ہی خواہ اجسام ارضی سب کو فنا ہوگی اور وہ جاودان یکسان ہے پس وہ صانع ہی اور یہہ مصنوع
اور بازوال اور وہ لازوال۔ فقیر کہتا ہی کہ جبتک گفتگو مین مین اور تو او ر وہ اور یہہ ہے وہ درکنار
ایک ایک ذرہ جدا ہے اور جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بیشک دو ہین کہ عشق جسکو عام وجہہ اتصال
تصور کرتے ہین وہ وجہ منفاصل ہی۔ یکتائی خاموشی سے ہوتی ہی جب تک گویائی ہے انکی راے لایق
نزدیک کے نہین ہی کہ جب تک دوئی ظاہر ہے دعوی یکتائی کا بیجا ہے۔ بعضے اوسکو کل شے مین محیط جانتے
ہین وہ یہہ سمجھتے ہین کہ پہلے وہی ایک تہا اور آخر کو بہی وہی اکیلا رہے گا۔ پس یہہ اشکال مختلف اور
باکثرت جسکو جدا فرض کرتے ہین اوسی مین تہی اور اوسی مین مخفی ہو جاوینگی۔ جیسے آفتاب سے دہوپ
برآمد ہوتی ہے اور اوسی مین محو ہو جاتی ہی جب آفتاب برآمد ہوتا ہے دہوپ بہی برآمد ہوتی ہے
اور جہان دہوپ نہوگی آفتاب بہی نہوگا الغرض آفتاب اور دہوپ سے

157

ناراین

ایکو برہم دوتیو ناستی

الکہہ پرکاش

الکہہ اور نرنجنی اور لاتعین وہ مفروض ہستی ہی جو حواسون ظاہری و باطنی سی باہر ہی اور شکل اور صورت اور
نقطہ اور آواز اور اشارہ اور ضمایر سی منزہ ہی پس جن لفظون سے مین اشارہ کرتا ہون یہہ بہی تصور بیان مین ہے
کیونکہ نرگن اور الکہہ کہنی سی بہی ایک گن ہوجاتا ہی۔ وہی مفروض سرگن ہی اور متعین اور عقل کل اور نفس
کل اور جسم کل اور برہم اور آتما اور پرش اور پرکرت اور نارائن اور الہ اور ایزد اور گاڈ اور ہیولات
کی زبان سی مبدا اور شروع عالم اور عالمیان کا ہی۔ اوسی کی خواہش اور اوسی کی مایا سے اوسکا اور
اوسکی مایا اور تمام اسما اور اشکال اور اوہام کا ظہور ہوا ہے۔ اس مقام مین نفی اور اثبات پر حکم کرنا
یا دلیل کا پیش کرنا انتہاے نظر اور امکان بشر سی بعید ہی کیونکہ حواسون ظاہری اور باطنی کی رسائی
وہان تک نہین ہی اور جہان تک حواسون کی مداخلت ہی وہ مقام اوس مقام سے پستی مین ہے۔ ہر ایک
متکلم کا کلام یہہ ہی اور انتہای نظر اور امکان بشری یہی ہی گو کہ ہر متنفس نے اسی مضمونکو بعبارت مختلف بیان
کیا ہی۔ بالاتر وہم و قیاس سے اور ہیولا اور ہرن گربہہ اور صانع صنعت اور واجب الوجود اور ممکن الوجود
اور ممتنع الوجود اور پرجاپت اور تخم اور ثمر اور شاخ اور برگ اور مصدر مع اوسکے مشتقات اور وجود
اور عدم اور جوہر اور عرض اور جہان سے شروع اور وہان پر ختم متخیل ہو یہہ ہی ہی۔ اس ایک عدد سے
مہا شنک سی زیادہ عدد ہوے اور اس ایک نقطہ سی بیشمار خط اور شکلین مدور اور مثلث ظاہر ہوئین اور اس
ایک حرف سی نوع بنوع کے حرف اور اسم اور فعل اور لغت اور معنی نمود ہوے اور اوس ایک نقطہ سی یہہ
تینون عالم مع اسکے جزئیات کے پیدا ہوئے اور اوسی کو علم ہی کہ کتنے مثل ان تینون عالم کے اوسکے تینون
زمان ماضی اور مستقبل اور حال ہی بنے اور بگڑے اور بنینگے اور بگڑینگے اور ہین۔ انسان اور انسان کے
بزرگون کے ذہن کو اسیقدر بیان کی قوت ہے اور تہی اس سے آگے چلنے کی طاقت نہین ہی۔ وہ
کیا ہی اور کہان ہی اور کیسا ہی اور کیا کرتا ہی اوس سی کیا اوسکی غرض ہی اور کب سی ہی اور کیونکر ہوا

اور کب تک رہیگا اور اسکا نام کیا اور کیسی اوسکی شکل ہی اور کس حرکت نیک یا بد سے وہ خوش یا ناخوش ہوتا ہی اور کتنا بڑا ہی اسکی حقیقت کوئی نہین جانتا ہی کیونکہ یہہ حال اوس نے کسی کو نہین بتایا اور نہ کسی کو وہان جاکے معلوم کر بتانے کی طاقت ہوئی پس جو کوئی جو کچھہ بیان کرتا ہی وہ اپنی خام خیالی ظاہر کرتا ہی عجب نہین کہ صاحب علم اور عمل اور کشف اور اشراق اور وہ سب وہان پہونچے ہونگے مگر حق الیقین سے یہہ ثابت ہی کہ جو وہان جا پہونچے وے واپس نہوئے اور لذت بےنہایت مین محو ہوکے تمام سے مستغنی ہو گئے ؎ دیدار دلربا کا دیوار قہقہا ہے ٭ جو اوسطرف کو جہانکا پہر اسطرف کہان آتا ہے - اسوجہہ سے ہر کوئی اپنے علم اور اپنے عقل سے اوسکو بصورت اور بسیرت جداگانہ بیان کرتا ہے - فقیر کسی متکلم کے قول کو رد نہین کرتا اور نہ کسی کے بیان کو باور کرتا ہی کیونکہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ٭ منکر کہتے ہین کہ وہ کوئی نہین ہی - فقیر کہتا ہی کہ جب وہ موصوف جملہ صفات سے متیقن ہی اور نفی بہی ایک صفت ہی پس اونکے قول سے کیا غم ہے اور جن اسباب اور دلائل سے وے ثبوت اجرام اور اجسام اور ارواح کرتے ہین اور اوسمین نہ پاکر منکر اوسکے وجود سے ہوتے ہین فقیر اون سے اوسکو منزہ جانتا ہی اگر اون کے دلایل سے ثابت ہو جاوے تو پایہ اعتبار سے گر جاوے پس منکر اپنی سستی اور ضعف فکر سے منکر ملقب ہوئے - بعضے اوسکو موجودات سے جدا خیال کرتے ہین انکی سمجھہ مین آیا ہی کہ جو شی نام اور شکل اور رنگ اور بو اور ذائقہ رکہتی ہی اور لمس کیجاتی ہی اور محسوسات مین آتی ہے خواہ منجملہ اجرام فلکی ہی خواہ اجسام ارضی سب کو فنا ہوگی اور وہ جاودان یکسان ہے پس وہ صانع ہی اور یہہ مصنوع اور بازوال اور وہ لازوال - فقیر کہتا ہی کہ جبتک گفتگو مین مین اور تو اور وہ اور یہہ ہے وہ درکنار ایک ذرہ جدا ہے اور جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بیشک دو ہین کہ عشق جسکو عام وجہہ اتصال تصور کرتے ہین وہ وجہ منفاصل ہی - یکتائی خاموشی سے ہوتی ہی جب تک گویائی ہے انکی رائے لایق تردید کے نہین ہی کہ جب تک دوئی ظاہر ہے دعوی یکتائی کا بیجا ہے - بعضے اوسکو کل شے مین محیط جانتے ہین اور یہہ سمجھتے ہین کہ پہلے وہی ایک تہا اور آخر کو بہی وہی اکیلا رہیگا - پس یہہ اشکال مختلف اور باکثرت جسکو جدا فرض کرتے ہین اوسی مین تہی اور اوسی مین مخفی ہو جاوینگی - جیسے آفتاب سے دہوپ برآمد ہوتی ہے اور اوسی مین محو ہو جاتی ہی جب آفتاب برآمد ہوتا ہے دہوپ بہی برآمد ہوتی ہے اور جہان دہوپ نہوگی آفتاب بہی نہوگا الغرض آفتاب اور دہوپ برائے نام جدا ہین اور آفتاب